خطباتِ مشاہیر
منبرِ حقانیہ سے
عظیم بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی جامعہ حقانیہ کے منبر ومحراب سے تقریباً پون صدی پر مشتمل اساطین علم وفضل ، علماء و محدثین ، مشائخ واکابرین امت ، دانشور و مصنفین اور نامور خطباء کرام کے خطبات، مواعظ ونصائح کا علمی، فقہی ، روحانی مجموعہ ......
علم وعمل، معارف وحکم ، دعوت وجہاد، حکمرانی وسیاست اور تصوف وارشاد کا بحر ذخار مکمل تحقیق وتخریج کیساتھ مستند دستاویز
شناوران علم وحکمت کیلئے ایک نایاب تحفہ
جلد دوم
ترتیب وتدوین ، توضیح وحواشی
مولانا سمیع الحق
مشائخ واساتذہ دار العلوم دیوبند
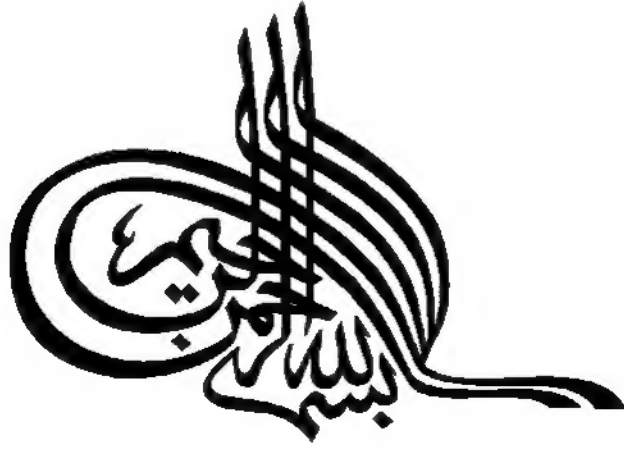
خطباتِ مشاہیر

جلد دوئم

(مشاہیر عالم اسلام)

منبرِ حقانیہ سے

خطباتِ مشاہیر

(جلد دوم)

ترتیب و تدوین .... حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

معاون .... محمد اسرار ابن مدنی

نظرثانی و تخریج .... مولانا محمد اسلام حقانی / مفتی یاسر نعمانی

کمپوزنگ .... بابر حنیف

ضخامت .... ۵۷۲ صفحات

تعداد 1100

اشاعت اوّل .... جون 2015

برقی رابطے .... editor_alhaq@yahoo.com

www.jamiahaqqania.edu.pk

ملنے کے پتے

☆ مؤتمر المصنفین ...... جامعہ دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ☆ القاسم اکیڈمی ...... جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

☆ مکتبہ ایوان شریعت ...... جامعہ دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ☆ کتاب سرائے، اردو بازار لاہور

☆ تحقیقات پبلشرز نوشہرہ ☆ یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار پشاور

☆ مکتبہ محمودیہ، سردار پلازہ، اکوڑہ خٹک (0300-9610409)

فہرست

● مدنی شیخؒ کی مجلس میں

● حصول علم کے لئے استقامت کی ضرورت

(۳) رئیس التبلیغ مولانا یوسف کاندہلویؒ (انڈیا)

● علم، عمل اور یقین

(۴) مفکر ملت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (انڈیا)

- **مفکر ملت سید ابوالحسن علی ندویؒ کی جامعہ حقانیہ آمد اور خطاب**

- **اکوڑہ خٹک کی سرزمیں جہادی اور علمی سرگرمیوں کا مرکز**

(۵) علامہ سید سلمان ندوی مدظلہ (انڈیا)

● ڈاکٹر سید سلمان ندوی مدظلہ کی آمد اور خطاب

● عصر حاضر میں علماء اور طلباء کی ذمہ داریاں

(۹) مولانا محی الدین خان (بنگلہ دیش)

● دارالعلوم حقانیہ اور ماہنامہ الحق کا عظیم کردار

(۱۰) قاضی فضل اللہ جان حقانی (حال مقیم امریکہ)

● انسانیت کے دشمن صفات شرک مالی اور اخلاقی خیانت

(۱۱) حضرت مولانا مفتی رضا الحق (جنوبی افریقہ)

● رواۃ احادیث صحابہ کرامؓ کی تین قسمیں

(۱۲) ضیاء المشائخ مولانا **ابراہیم جان مجددی شہید** (افغانستان)

(۱۳) بدرالمشائخ الحاج مولانا **فضل الرحمٰن** مجددی (افغانستان)

(۱۴) شیخ محمد یونس خالص صاحب (افغانستان)

● دَ ظلم خلاف جهاد کول دَ مسلمانانو حق دے

(۱۵) امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ (افغانستان)

● امیر المومنین ملا محمد عمر سے ملاقات کی تقریب

(۲۴) جناب استاذ سید عبداللہ نوری صاحب (تاجکستان)

● سنٹرل ایشیاء میں غلبۂ دین اور بیداریٔ ملت کی لہر

(۲۵) شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ (سعودی عرب)

● الأدلة النقلية والحسية على إمكان الصعود إلى الكواكب

● چاندتک انسان کی رسائی

(۲۶) شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ (سعودی عرب)

● تحديات القرن الواحد و العشرين ومسئوليات الأمة

● اکیسویں صدی اسلام کی سربلندی اورعظمت کی صدی

(۲۷) الشیخ الدکتور عبداللہ بن الزائد (وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی)

● نصائح لطلاب دارالعلوم

● دارالعلوم کے طلباء کو نصائح

(۲۸) الشیخ فالح بن محمد الصغیر (سعودی عرب)

(۲۹) الدکتور الشیخ صالح بن العساف (سعودی عرب)

(۳۰) شیخ عبدالرحمٰن بن زبید الزبیدی (سعودی عرب)

(۳۱) الشیخ الدکتور عبداللہ عمر نصیف (سعودی عرب)

(۳۶) شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ (شام)

(۳۷) شیخ بشیر الابراہیمی الجزائری (الجزائر)

(۳۸) الشیخ علامہ محمد محمود صواف (عراق)

(۳۹) الشیخ علامہ عبدالمجید زندانی صاحب (یمن)

● بذل جهود الجامعة الحقانيه وخريجيها فى تطبيق الشريعة والثورة الا سلامية

● نفاذ شریعت اور اسلامی انقلاب کی جدوجہد میں جامعہ حقانیہ کا کردار

(۴۰) ڈاکٹر حسن ترابی (سوڈان)

● عالمی اسلامی کانفرنس سوڈان میں شرکت کی دعوت

(۴۵) الشیخ محمد محسن الرفاعی (لبنان)

● التبرك بشعر النبی ﷺ وسنده

● موئے مبارک ﷺ اور اِس کی سند

(۴۶) علامہ محمد علی تسخیری (ایران)

● التضامن بین الأمم صرخة القرن الواحد والعشرین

● **تعلیم وتربیت احسان وسلوک کی اہمیت**

مقدمۃ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء
والمرسلین و علیٰ الہ وأتباعہ الغر المحجلین و علیٰ ورثتہ من
العلماء و الدعاۃ واصحاب الرشد والھداۃ واعلام الجھاد
والذب عن الدین المدرسین و المحققین مصداق بشارۃ
النبی الصدیق الامین علیہ الصلاۃ والسلام لایزال طائفۃ من
امتی ظاھرین علیٰ الحق وفی روایۃ ینفون عنہ تحریف الغالین
وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین(مسلم:۱۹۲۰،مشکوٰۃ۲۴۸)

أما بعد ! خطبات مشاہیر کی اس جلد کا تعلق پاکستان سے باہر عالم اسلام برصغیر پاک وہند و پاکستان عرب وعجم کے ممالک سے ہے، علم وحکمت اور دین کے تمام شعبوں سے وابستہ یہ علمی وروحانی، جہادی ودعوتی وسیاسی شخصیات اپنی حیثیت امت سے منوا چکے ہیں، گویا یہ ایک ایسی قوس قزح ہے، جو کسی ایک ملک کے اُفق پر اپنی سحر انگیزیاں نہیں بکھیر رہا بلکہ اسلامی دنیا کے لگ بھگ ڈیڑھ درجن ممالک کے مناع علم وعرفان، اصحاب رُشد وہدایت، ارباب جہاد وسیاست کی روشنیوں کو لیکر آفاق سماوی میں جگمگا رہا ہے، آسمان علم اورعرفان کا شاید ہی کوئی ایسی کہکشاں ہو جو زمین پر اتر کر متلاشیانِ نور اور تشنگانِ حق کی تسکین کا سامان کرسکتا ہو۔

اگر اللہ تعالیٰ کا خاص لطف وکرم دستگیری نہ کرتا تو یہ ذخیرہ علم وحکمت کب مدون

ومرتب شکل میں آنے والی نسلوں کے لئے سامان رشد وہدایت اور تسکین قلب ونظر بن سکتا؟ یہ اس کی کرم نوازی ہے، ورنہ اپنی حالت تو عیاں ہے، اور عیاں را چہ بیان ......

کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہو گا
ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہو گا
جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جوکچھ کہ ہو گا تیرے کرم سے ہوگا

خطبات مشاہیر کے دیگر جلدوں کی طرح شریک مشاہیر کا آغاز میں مختصر اور جامع انداز میں تعارف بھی کیا گیا ہے، خطاب کے اہم موضوعات کو عنوانات کے ذریعہ اُجاگر کیا گیا ہے، پھر محولہ عبارات آیات واحادیث کی تخریج بھی بڑی محنت اور عرقریزی سے کی گئی ہے۔ کتاب کے آغاز میں دی گئی فہرست مضامین کی شکل میں ایک ایسا آئینہ ہے جسے دیکھ کر قارئین ایک نظر میں اپنے کسی مطلوبہ موضوع تک رسائی پاسکتے ہیں، تمام دس جلدوں میں اس طریقہء کار کو ملحوظ رکھا گیا ہے، اللہ کرے کہ ہم سب اور پوری امت بالخصوص اہل علم وطلبہ علوم نبوت کیلئے یہ گنجینہ بے بہا، ذریعہ نجات واصلاح نفس ثابت ہو......

دادیم ترا از گنج مقصود نشان
گرما نرسیدیم تو شاید کہ بہ رسی

وما ذلك على الله بعزيز والحمدلله اولاً وآخراً

(مولانا) سمیع الحق
خادم دارالعلوم حقانیہ
۱۸ مئی ۲۰۱۵ء بمطابق ۲۹ رجب المرجب ۱۴۳۶

خطبات

مولانا شیخ شاہ عبدالغفور عباسی مہاجر مدنیؒ

تعارف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مایہ ناز بزرگ اور روحانی رہنما، مہاجر مدینہ طیبہ ، وطن اصلی علاقہ چغرزئی ضلع ہزارہ، المتوفی یکم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۷ مئی ۱۹۶۹ء ، مدفن بقیع الغرقد مدینہ منورہ۔

خدائی نعمتوں کے حقوق اور تقاضے

قیامت کے دن پانچ سوالات

شیخ مولانا شاہ عبدالغفور صاحب مجددی عباسی مہاجر مدینہ طیبہ قدس اللہ سرہ العزیز (المتوفی ۱۳۸۹ھ۔۱۹۶۹ء) کی جامعہ حقانیہ آمد اور ارشاداتِ عالیہ

علم و حکمت سے لبریز روح پرور وعظ حضرت مولانا قدس سرہٗ نے دارالعلوم حقانیہ اپنی آمد کے موقع پر ۱۸؍رجب ۱۳۸۱ھ بمطابق ۲۷؍دسمبر ۱۹۶۱ء بروز بدھ دارالعلوم کی زیر تعمیر جامع مسجد میں بعد از ظہر علماء وصلحاء اور طلباء کے بہت بڑے مجمع میں ارشاد فرمایا جسے اس وقت من وعن ضبط کیا گیا آج جبکہ حضرت مرحوم دنیا میں نہیں ہیں تو ان کے ارشادات مواعظ اور گرانمایہ ملفوظات میں متوسلین کیلئے کافی سامانِ تسکین و ہدایت موجود ہے تو افادہ عام کی خاطر حضرت کے یہ مواعظ اور ملفوظات شامل خطبات کئے جارہے ہیں۔(سمیع الحق)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الأنبياء سيدنا و مولانا محمد وآله وصحبه اجمعين اما بعد فقد قال رسول الله ا لا تزول قدم ابن آدم يوم القيامة من عند

ربه عزوجل حتى يسأله عن خمس: عن عمره فيما أفناه وعن شبابه فيما أبلاه وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقهٗ وعلمه ما عمل فيما علم (المجالسة وجواهر العلم، ح ٥)

مولانا عبدالحق اور مولانا سمیع الحق کے لئے مدینہ میں دعاؤں کا وعدہ

میرے بھائی مولوی سمیع الحق صاحب نے سپاس نامہ کے ضمن میں اس فقیر کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا میں اس کا لائق نہیں میں محض ایک طالب علم ہوں یہ محض ان کا حسن ظن ہے کہ انہوں نے اس فقیر کا اکرام و اعزاز فرمایا ہے درحقیقت یہ رحمتِ کائنات ﷺ کیساتھ قلبی محبت اور والہانہ عقیدت کا نتیجہ ہے اور مدینہ منورہ شرفها الله و کرمها کا احترام ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرما کر ان نیک جذبات کا انہیں اجر عطا فرما دے میں تمام مدارس دینیہ کیلئے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ کے وجود کو تا دیر قائم و دائم رکھے اور مدرسہ کے تمام اراکین و مدرسین کو اللہ تعالیٰ طویل زندگی نصیب فرماوے میں ان کے ان عقیدت مندانہ کلمات کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا البتہ مدینہ منورہ میں ان کے لئے دعا کرتا رہوں گا اگر خداوند قدوس نے خیریت کے ساتھ وہاں پہنچایا، میرے دل میں علوم دینیہ کے ساتھ گہری محبت ہے، علماء دین اور طالبان علوم دینیہ کا خادم اور دعا گو ہوں۔

حدیث کا خلاصہ ومطلب

محترم بھائیو! یہ ایک مختصر حدیث ہے جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی یہاں علماء کرام موجود ہیں جو حدیث شریف کے معنی ومقصد سے بخوبی واقف ہیں لیکن یہاں کی اس اجتماع میں عام لوگ بھی بیٹھے ہیں میں ان کے سمجھانے کے لئے حدیث شریف کا مقصد بیان کرتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں قیامت کے بعض احوال کا ذکر فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن قائم ہو جائے تو بنی آدم کے دونوں قدم اپنی جگہ سے نہیں ہلیں گے جب تک اس سے پانچ سوالوں کا نہ پوچھ لیا جائے۔

پہلا سوال

پہلا سوال عمر کے متعلق کیا جائے گا عن عمرہ فیما افناہ اے انسان! میں نے تجھے بیش قیمت عمر سے نوازا تھا آپ نے اس بیش بہا عمر کو کس مد میں خرچ کیا اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمان برداری اور اسکے ذکر میں صرف کیا یا کہ معصیت اور غفلت میں ضائع کیا؟

اوقات کی اہمیت اور ہماری بے قدری

ہماری زندگی کے اوقات اور عمر کے یہ لمحات انتہائی قیمتی ہیں۔ایک ایک سیکنڈ اور لمحہ میں انسان بڑی بڑی نعمتیں اور طرح طرح کے اعمال صالحہ اپنے لئے فراہم کر سکتا ہے اس چند روزہ زندگی کی فرصت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے فرامین و احکام کی تعمیل کے صلہ میں آخرت کی دائمی زندگی اپنے لئے حاصل کر سکتا ہے صد افسوس! کہ ہماری زندگی کے زرین اوقات اللہ تعالیٰ کی تابعداری کی جگہ معصیت اور نافرمانی میں بسر ہوتے ہیں آج عصریت کا ایک دور ہے، دہریت کا سیلاب ہے جس میں مسلمان ڈوبے ہوئے بہتے جا رہے ہیں نہ اپنے خالق سے لگاؤ ہے، نہ اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانات اور لامتناہی نعمتوں کا احساس ہے خداوند قدوس کی بے شمار کرم فرمائیوں کا شکریہ ہم کبھی بھی ادا نہیں کر سکتے اگر ہم تمام عمر نفس وجود کا شکریہ ادا کرنے میں لگے رہیں تو اس کے شکریہ سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے حضرت داؤد علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ انسان کے جسم پر جتنے بال ہیں اگر ہر ایک بال کو دو دو زبانیں عطا کی جائیں، اور ہر زبان قیامت تک شکریہ

ادا کرنے میں مصروف ہو جائے تو شکریہ کا حق ادا نہ کر سکے گا دل، دماغ، ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، کان، زبان، ناک اور جسم کے دیگر اعضاء اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کی ہوئی بیش بہا نعمتیں ہیں۔

شکریہ اور کفرانِ نعمت

زبان خداوند کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے قرآن مجید کی تلاوت کی جائے احادیث نبویہ ﷺ کی اشاعت کی جائے وعظ و ارشاد کا مقدس فریضہ اس کے بدولت سر انجام دیا جائے امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں استعمال ہو، نہ کہ غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ، القاب قبیحہ میں کیونکہ یہ اس نعمت کا شکریہ نہیں بلکہ کفرانِ نعمت ہوگا اگر زبان سے ارشادات نبویہ ﷺ اسرار و رموز قرآنیہ، امر بالمعروف نہی عن المنکر کا کام نہ لیا گیا، بلکہ قوت گویائی، گانے بجانے، جھوٹ اور فحش کلامی میں صرف کی گئی، تو زبان اور قوت گویائی جیسی عظیم نعمتوں کا شکریہ ادا نہ ہوا اس زبان سے اگر ذکر و تلاوت نہ ہوتی تو کاش! اس سے غیبت بھی نہ ہوتی گانے بجانے جھوٹ وغیرہ کا کام بھی زبان سے نہ لیا جاتا تو پھر بھی اچھا ہوتا ایک چیز جس مقصد کیلئے پیدا کی گئی ہے اس کو اس مقصد کے ضد میں استعمال کرنا کفرانِ نعمت ہے، اسی طرح کان قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور مواعظ حسنہ کے سننے کے لئے ہیں یہ نعمت اسی لئے بخشی گئی ہے کہ قال اللہ اور قال الرسول سن کر اس پر عمل درآمد کیا جائے اگر اس سے گانے بجانے، ریڈیو کے فواحشات سننے کا کام لیا گیا آنکھوں سے قرآن بینی اور احادیث نبویہ ﷺ کے مطالعہ اور دیگر جائز امور کے معائنہ کی بجائے سینما، تھیٹر اور فحاشیوں کے مراکز دیکھنے کا کام لیا گیا تو یہ ناشکری اور کفران نعمت ہوگا اور یہ کفر دون کفر ہے اسی طرح ہمارا دل جو اشرف الاعضاء فکر حق کا مرکز ہو اگر کینہ وحسد بغض و عناد، مسلمانوں کے ساتھ نفرت، ماسویٰ اللہ

سے محبت اور اس قسم کی چیزوں کو دل میں جگہ دی گئی تو ہم نے دل کا استعمال اپنے ضد میں کیا جو غایت درجہ کی شوخ چشمی اور کفران نعمت ہے، میں عرض کر رہا تھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہ ہلے گا، قدم نہ اٹھائے گا جب تک پانچ باتوں کی جواب دہی نہ ہو جائے گی من عمرہ فیما افناہ پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے اوقات کو کن کاموں میں صرف کیا۔

حقوق الاوقات اور حقوق اللہ فی الاوقات

ہر چیز کے حقوق کی طرح وقت کے بھی حقوق ہیں ایک حقوق اللہ فی الاوقات ہیں اور ایک خود حقوق الاوقات ہیں حقوق اللہ فی الاوقات کا مطلب یہ ہے کہ اوقات میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کئے جائیں اور حقوق الاوقات سے یہ مراد ہے کہ خود وقت ایک نعمت ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اس کام میں صرف کیا جائے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے پہلی قسم یعنی حقوق اللہ فی الاوقات اگر اپنے وقت میں کسی عذر کی بناء پر ادا نہ ہوسکیں تو ان کی قضا دوسرے وقت میں جائز ہے جیسے ظہر کی نماز اگر اپنے وقت میں ادا نہ کی جائے تو عصر کے وقت میں قضا پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ وقت ظرف ہے معیار نہیں (یہ ایک اصولی اصطلاح ہے) اور دوسری قسم یعنی حقوق الاوقات یہ حقوق اگر بر وقت ادا نہ کئے جائیں تو ان کی تلافی اور تدارک ممکن نہیں یہ غیر ممکن القضاء ہیں مثلاً یہ ایک وقت ہے جسمیں ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اور اس وقت کے ہمارے اوپر حقوق ہیں جو وقت گزر گیا وہ دوبارہ نہیں لوٹ سکتا وقت ہمیں بزبان حال پکارتا ہے کہ میرا تمام حصہ ذکر حق، فکر حق اور اطاعت و عبادت میں مشغول کرو اگر وقت یاد خدا اور بندگی حق میں گذار دیا (جیسا کہ یہ مبارک وقت ہے) تو یہ وقت کے حقوق کی ادائیگی ہوگی دوسرے الفاظ میں یہ نعمت وقت کا حق تشکر ہے اور اگر وقت معصیت میں، غفلت میں صرف کیا گیا تو وقت پکارتا ہے اے

غافل! توبہ کر، اللہ تعالیٰ کی طرف تمام تر توجہات مبذول کر کے اس کے ساتھ تعلق پیدا کر ہم نہ تو توبہ کرتے ہیں، نہ انابت الی اللہ صرف زبانی توبہ ہے قلبی توبہ نہیں۔

توبہ کی حقیقت

زبان کی توبہ تو ہر وقت زبان پر ہے، بلکہ بعض لوگ توبہ کرتے وقت دائیں کان سے بائیں کان تک لے جاتے ہیں اور ہزار بار توبہ کہتے ہیں لیکن دل بدستور غافل ہوتا ہے صرف زبان پر استغفر اللہ ہوتی ہے ادھر حالت یہ ہوتی ہے کہ ذوق گناہ اور لذّات معصیت میں اتنے بے ہوش ہوتے ہیں کہ کوئی گناہ بھی نہ چھوٹے، داڑھی مونڈائیں گے، شکل وصورت غیر اسلامی، تہذیب وتمدن غیر شرعی، انگریزی بال نہ ہٹا سکیں، نکٹائی کو گلے سے نہ پھینک سکیں دعویٰ تو کریں محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی کا اور صورت وسیرت سے دشمنانِ رسول ﷺ، اعداء اسلام کی غلامی عیاں ہوتی ہے......

سبحہ برکف توبہ برلب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت راخندہ می آید زِ استغفار ما

ہاتھ میں تسبیح اور زبان پر توبہ مگر دل میں گناہ کرنے کی لذت اور شوق، ہماری اس استغفار سے معصیت کو ہنسی آتی ہے توبہ حقیقت میں وہ ہے جو دل کی تختی سے گناہوں کا میل کچیل اور ماسوی اللہ کے زنگ دھوڈالے التوبة الندامة توبہ حقیقت میں شرمندگی اور کئے ہوئے گناہوں پر پشیمانی کا نام ہے اور آئندہ کیلئے عہد کرنا ہے کہ اپنی زندگی کو شریعت کے مطابق بسر کروں گا حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتا رہوں گا، تب توبہ قبول ہوگی۔

عہد سعادت اور موجودہ مسلمانوں کا عظیم تفاوت

آج بھی ان ایام کو غنیمت سمجھ کر توبہ کیجئے اپنی اوقاتِ عزیزہ کو ضائع نہ کیجئے۔ اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کر کے آخرت کی زندگی کو سنواریں عصریت اور دہریت کا

ایک سیلاب ہے جو عالم اسلامی کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے بہا رہا ہے یہ بہت باریک اور نازک ترین دور ہے امام حسن بصریؒ جلیل القدر تابعی ہیں صحابہ کو دیکھ چکے تھے اپنے زمانے کے لوگوں کی بدعنوائیوں کو دیکھ کر پکار اٹھے:

واللہ قد ادرکنا اقواماً لو راؤکم لقالوا ھو لاء لایومنون باللہ والیوم الآخر

''خدا کی قسم ہم نے ایک ایسی پاکباز اور صالح جماعت کو دیکھا ہے اگر وہ تمہیں دیکھ لیں تو چیخ اٹھیں کہ یہ لوگ خدا اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے''

یہ اس عہد کی حالت تھی جسے خیر القرون کی مجاورت اور قرب کا شرف حاصل تھا، آج ہم کس دور سے گذر رہے ہیں اس کا اندازہ لگائیں؟ حسن بصریؒ کا یہ قول علامہ امام شعرانیؒ نے اپنی کتاب لطائف المنن میں ذکر کیا ہے۔

حب دنیا تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے

صوفیا و مشائخ دین ایک جگہ اکٹھے ہو گئے تھے ان میں سے ایک خدارسیدہ بزرگ نے کہا کہ ہم تو لوگوں کی اصلاح کر رہے ہیں اور تمام ناجائز امور سے توبہ کر چکے ہیں مگر ایک چیز سے ہم نے ابھی تک توبہ نہیں کیا، آؤ! سب مل کر اس سے بھی توبہ کر لیں ساتھیوں نے عرض کیا وہ کونسی چیز ہے؟ فرمایا حب الدنیا وہ چیز دنیا کی محبت ہے جس میں ہماری اکثریت مبتلا ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے:

حب الدنیا رأس کل خطیئۃ (مشکوٰۃ المصابیح، ح ۵۲۱۳)

''دنیا تمام خطا کاریوں کا سرچشمہ ہے''

صوفیائے کرام نے حدیثِ نبوی ﷺ کے ساتھ یہ جملہ اضافہ فرمایا ہے:

وترکھا مفتاح کل فضیلة

"دنیا کی محبت کو چھوڑنا تمام فضیلتوں کی کنجی ہے"

یہ دنیا ساحرہ ہے اور اس کا سحر ہاروت و ماروت کے سحر سے کئی درجہ بڑھ کر مضر اور خطرناک ہے

فانّ سحر هاروت و ماروت يفرق بين المرءِ وزوجه وهذه السحارة تفرق بين العبدوربه

"ہاروت ماروت کا سحر تو میاں بیوی کے درمیان جدائی کا باعث تھا اور یہ دنیا مخلوق کو خالق سے کاٹتی ہے عبد اور معبود کے تعلقات کو توڑتی ہے"

آج لوگ کیوں عیسائی بن رہے ہیں، کیوں مرزائیت و پرویزیت کو اپنایا جارہا ہے معمولی رقم، معمولی گندم، علاج معالجہ کی خاطر یہ دین فروشی دنیا کا سحر نہیں تو اور کیا ہے؟ ان دین فروش ظالموں کو بخوبی معلوم ہے، کہ یہ زندگی چند سالہ زندگی ہے اس زندگی کو بہتر بنانے کے لئے آخرت کی دائمی زندگی سے اپنے آپ کو محروم کر دیتے ہیں اور دنیا کی فانی نعمتوں کے لالچ میں آخرت کی دائمی نعمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں تمہیں بار بار مشاہدات سے معلوم ہوگیا ہے کہ دنیا اور دنیا کی نعمتیں فانی ہیں آخرت اور اس کی نعمتیں باقی ہیں آخرت کی نعمتوں سے اگر انسان محروم رہ جائے تو اس کا تدارک ہوسکتا ہے کیونکہ اخروی نعمت کا خلف نہیں اور دنیوی نعمت کا خلف موجود ہے اگر کسی کا بیٹا مر گیا، تو اللہ تعالیٰ دوسرا بیٹا عطا فرمائے گا اگر بیوی مر گئی تو دوسری بیوی مل جائے گی مال ہاتھ سے چلا گیا تو اللہ تعالیٰ اور مال دے دیگا اسی طرح دنیوی نعم کے فوت ہو جانے سے ان کے بدلے اور نعمتیں حاصل کی جاسکتی ہیں مگر آخرت کی نعمتوں کا خلف نہیں وہ نعمتیں باقی ہیں جو چیز باقی ہو اس کا خلف نہیں ہوتا ایک صوفی شاعر نے فرمایا ہے......

لکل شيء اذا فارقته عوض

ولیس للّٰہ ان فارقته من عوض

''دنیا کی ہر جدا ہونے والی چیز کا بدل اور قائم مقام مل جاتا ہے مگر اللہ جل مجدہٗ سے جدا ہو جانے کا کوئی بدل اور تدارک ممکن نہیں''

تو آخرت کی دائمی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کے ان فانی نعمتوں کو مول لینا دنیا ہی کا سحر ہے ہر قسم کے گناہ اسی دنیا کے ساتھ محبت رکھنے کے سلسلہ میں سرزد ہوتے ہیں اسی محبت دنیا نے ابو جہل کو اسلام جیسی نعمت عظمٰی سے محروم کر دیا۔

ابو جہل کی گمراہی کی وجہ

سیرت و تاریخ کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا گیا ہے کہ جب غزوۂ بدر میں حضور نبی کریم ﷺ صحابۂ کرام کی صف بندی کر رہے تھے ادھر مد مقابل میں ابو جہل مشرکین مکہ اور کفار عرب کو مسلمانوں کے مقابلہ میں صفوں میں مرتب کر رہے تھے اتنے میں امیہ بن خلف ابو جہل کے قریب جا کر کہنے لگے، کہ بھائی ابو جہل! ہم تو لڑائی کیلئے گھر سے نکلے ہوئے ہیں اور خوب ڈٹ کر لڑیں گے صرف اتنا بتا دیجئے کہ محمد مصطفٰے ﷺ نبی ہیں، یا نہیں؟ ابو جہل نے جواب دیا یقیناً نبی ہیں، ان کی نبوت میں ذرا برابر شک نہیں لیکن اگر ہم ان کی رسالت و نبوت تسلیم کریں تو ہم سے ہماری موجودہ وجاہت دنیا کا یہ جاہ و جلال اور مال و متاع چلا جائیگا پس ابو جہل اس دنیا کی محبت میں مدہوش ہونے کی بدولت دولت اسلام اور نعمت ایمان سے محروم رہ گیا بزرگوں کا یہ جملہ بالکل درست ہے:

فان هذه السحّارة تفرق بين العبدوية

''یہی دنیا باپ اور بیٹے، بیٹے اور باپ کے درمیان عداوت ڈالتی ہے''

اسی دنیا کی محبت کی خاطر بھائی بھائی کو، بیوی شوہر کو، باپ بیٹے کو، بیٹا باپ کو چھوڑ بیٹھتا ہے اور یہی دنیا بندے کو اس کے رب سے جدا کر دیتی ہے۔

دنیا کی محبت کو دلوں سے نکالنا

مسلمانو! اس دنیا کی محبت دل سے نکالدو اپنے اوقات کو خالق حقیقی اور منعم حقیقی کی یاد میں اور اسی کی فکر میں لگا دو پھر افسوس کرو گے، پچھتاؤ گے مگر ندامت وحسرت کا کوئی فائدہ نہ ہوگا حدیث شریف میں آیا ہے کہ خداوند کریم اہل جنت سے خطاب فرمائیں گے اے اہل جنت! تم کیا چاہتے ہو جنتی کہیں گے اے باری تعالیٰ! یہاں تو کسی چیز کی کمی نہیں البتہ ہمیں ایک چیز کی خواہش ہے وہ یہ کہ ہمیں پھر دنیا کی طرف واپسی کا موقع دیا جائے تا کہ جو اوقات ہم نے غفلت اور معصیت میں ضائع کئے ہیں، ان کے بدلے اور اوقات تیری یاد میں تیری عبادت میں لگالیں :

لیس یتحسر أهل الجنة إلا علی ساعةٍ مرت بهم لم یذکروا الله فیها (شعب الإیمان، ح ۵۱۰)

''اہل جنت کو صرف ان لمحات پر حسرت ہوگی جو غفلت دبے پروائی میں گزرے''

مگر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اب تمہیں واپسی کی اجازت نہیں تم دنیا ہی میں کیوں اپنے اوقات عزیزہ کو میری عبادت میں صرف نہ کرتے تھے میں نے پیغمبروں کو بھیجا ، علماء دین اور اہل اللہ نے تمہیں اللہ کی یاد اور اس کی اطاعت کی طرف بارہا توجہات دلائے اب تمہاری یہ خواہش پوری نہیں ہوسکتی یہ حالت ان لوگوں کی ہے جو جنت کو پہنچ چکے ہیں ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جنہوں نے دنیا کو اپنے سینوں سے چمٹائے رکھا آخرت کو پس پشت ڈال دیا مگر دنیا کی محبت سے ایک سیکنڈ بھی غافل نہ رہے آج ہم اپنے اوقات کو دنیا کے کمانے میں صرف کر رہے ہیں ہمیں اس کا فکر نہیں کہ مرنے کے بعد ہم کیا اثرات چھوڑیں گے؟

اولاد کی بربادی کا وبال والدین کے سر پر

ہم خود دین سے غافل، ہماری اولاد دین سے بے فکر، ہمارا ماحول دنیا پرست، اپنی اولاد کو انگریزی پڑھا پڑھا کر ان کو دھری بنا لیتے ہیں، خدا اور رسول سے بے خبر ہو جاتے ہیں پھر ماں باپ نے جو دولت حلال کی کمائی ہو تو والدین کے مرنے کے بعد یا ان کی زندگی میں اولاد اسے حرام مصارف اور فحاشیوں میں اڑا دیتی ہے جس کے باعث ماں باپ ہوئے تھے جس کا وبال بھی والدین ہی کے سر پر ہوگا اس رذیل دنیا کی خاطر اپنی اولاد کو انگریزی کی تعلیم دلائی جاتی ہے تا کہ وہ تعلیم یافتہ ہو کر دولت کے جائز اور ناجائز ذخیرے جمع کر دیں۔

اسلام کی قدر و قیمت

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اسلام کی گرانمایہ نعمت کو محفوظ رکھیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کے لالچ میں ہم سے یہ بے بدل نعمت سلب ہو جائے، دنیا تو ایک رذیل اور ادنی چیز ہے دنیا میل کچیل ہے التکبیرۃ الا ولیٰ خیر من الدنیا و ما فیھا ایک تکبیر تحریمہ کو امام کے ساتھ ادا کرنا کائنات دنیا اور دنیا میں جو نعمتیں موجود ہیں سب سے بہتر ہے حضور ﷺ نے دنیا کے حق میں فرمایا:

حلا لھا حساب وحرامھا النار (شعب الإیمان، ح ۱۰۱۳۸)

''حلال کی کمائی کا حساب کتاب لیا جائے گا اور حرام دنیا تو عذاب اور آگ ہے۔''

دنیا کی حقیقت

اکثر دنیا دار، اغنیاء، امراء لوگوں کو فقیروں، درویشوں اور اولیاء اللہ کی صحبت کا شرف نصیب نہیں ہوتا امیر لوگ اس قسم کی مجالس کو نہیں آتے یہ کیا ہے؟ یہ دنیا کی محبت

ہے كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى O اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى (العلق:٦-٧) یہ تمام طغیانی اور سرکشی احکام خداوندی سے حکم عدولی کرنے کی وجہ سے ہے إن الدنيا حلوة خضرة (صحیح مسلم، ح: ۹۹) دنیا ذائقہ میں میٹھی محسوس ہوتی ہے اور دیکھنے میں سرسبز و شاداب اور خوش منظر ہوتی ہے مگر حقیقت میں مکار اور ساحرہ ہے اس دنیا کی محبت سے توبہ کرو آخرت کو حاصل کرنے کیلئے اعمال صالحہ کا ذخیرہ اور توشہ مہیا کرنے میں مصروف ہو جاؤ آخرت کی دائمی آرام و راحت اور خوشیوں کی تلاش میں اہل اللہ کی صحبت اختیار کر:

إذ موضع شبرٍ فيها خير من الدنيا (فتح الباری: ص ٥٤٦، ج١)

"جنت میں ایک بالشت مقدار جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے"

وہاں کی ایک حور کی چٹکی کی قیمت دنیا و مافیہا سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کامل اور اس کے ارادے وسیع ہیں وہاں معاملہ كُنْ فَيَكُوْنُ کا ہے ہمیں چاہئے کہ اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح کریں:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم: ٦)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور ڈراؤ"

حضرت ابن عباسؓ حبر الأمة اور حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے:

اى بتقوى الله و امتثال ما امر الله به واجتناب مانهى الله عنه

"اہل و عیال کو خدا کے تقویٰ اور اس کے اوامر کی امتثال اور منہیات خداوندی سے اجتناب کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ"

بعض ایسے افعال ہیں جن کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ ان کو ادا کرو اور بعض ایسے افعال ہیں جن سے ہمیں باز رہنے کی تاکید کی گئی ہے، تو مامورات پر عمل کرنا اور منہیات سے بچنا دائمی وبال سے اپنی جانوں کو محفوظ کرنا ہے۔

ہر راعی اور مسئول سے باز پرس

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

الا کلکم راعٍ و کلکم مسؤل عن رعیته (صحیح بخاری، ح: ۷۱۳۸)

''تم میں ہر ایک راعی اور نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس کی جائیگی''

بادشاہ سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا کہ میں نے تجھے سلطنت وحکومت اور تخت وتاج سے سرفرازی بخشی تھی، رعیت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھوں میں دی تھی آپ نے رعیت کی کیا خدمت کی شرعی قوانین کو کس حد تک جاری کیا؟ ضلعدار سے ضلع کے لوگوں کا اور تحصیلدار سے اپنے علاقہ اور گاؤں کے چودھری سے اپنے گاؤں کے باشندوں کے متعلق پوچھا جائے گا خاوند سے بیوی اور باپ سے بچوں کے متعلق دریافت کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے آپ کو اولاد کی نعمت بخشی تھی آپ نے ان کو کس راستہ پر لگایا تھا؟ دینی مدارس کو بھیجا تھا تاکہ وہاں قرآن مجید اور اسلامی علوم سیکھیں اور اگر ایک شخص کی بیوی بھی نہ ہو، اولاد بھی نہ ہو، مال و متاع بھی نہ ہو تو اس سے اس کے اعضاء کے متعلق پوچھا جائیگا، کہ میں نے آپ کو دل و دماغ، ہاتھ پاؤں، آنکھیں وغیرہ اعضاء دیئے تھے آپ نے ان اعضاء کو اطاعت و عبادت میں صرف کیا، یا نافرمانی میں ضائع کیا:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:۳٦)

''کان اور آنکھ، دل ان تمام نعمتوں کی باز پرس کی جائیگی''

ہمارا کتنا بڑا مہربان خدا ہے جس نے ہم پر ظاہری اور باطنی نعمتوں کی بارشیں برسائی ہیں......

شکر نعمت ہائے تو چند انکہ نعمت ہائے تو
عذر تقصیرات ما چند انکہ تقصیرات ما

وقت کی تلوار نے کاٹ دیا

میں عرض کرر ہا تھا کہ قیامت کے دن پہلا سوال زندگی کے متعلق ہوگا

الوقت سیف اما تقطعهٗ او يقطعك

''وقت ایک تلوار ہے یا تو آپ اس تلوار کو کاٹ دیں گے یا تلوار آپ کو کاٹ دے گا''

صد افسوس ! کہ وقت کی اس تلوار نے ہمیں کاٹ ڈالا اب بھی فرصت ہے تو بہ کرلو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلو ورنہ اگر سکرات الموت شروع ہوگئیں، تو پھر توبہ کار آمد ثابت نہ ہوگا اتباع سنت، عمل صالح اور اہل اللہ علمائے ربانی کی صحبت کار آمد ہوگی۔

دوسرا سوال جوانی کے بارے میں

قیامت کے دن دوسرا سوال جوانی کے متعلق ہوگا ومن شبابه فيما ابلاهٗ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ میں نے آپ کو جوانی دی تھی آپ نے یہ جوانی کس چیز میں بسر کردی جس طرح کپڑا جب نیا ہوتا ہے تو مضبوط ہوتا ہے اور جب پرانا ہوجاتا ہے تو کمزور ہو

جاتا ہے اسی طرح جوانی بھی کپڑے کی طرح رفتہ رفتہ پرانی ہوتی جاتی ہے صحیح حدیث شریف میں ہے:

اغتنم خمساً قبل خمس شبابك قبل هرمك و صحتك قبل سقمك وغناءك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك (الترمذی، ح: ٥١٧٤)

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، مفلسی سے پہلے تونگری کو، مشغول ہونے سے پہلے فرصت کو اور موت سے پہلے زندگی کو''

جوانی ایک نعمت ہے اسی حالت میں بندگی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر میں مشغول ہونا سعادت ہے بڑھاپے میں تو مجبوراً توبہ کرنا پڑتا ہے جوانی میں خدا کیطرف توجہ کرنا جہاد اکبر ہے اسی طرح زندگی اور صحت بھی نعمت ہے اور تونگری میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا کمال ہے فقیری میں مبتلا ہونے سے قبل امیری کو نعمت سمجھنا چاہئے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

كادالفقر أن يكون كفراً (بحرالفوائد، ص٥٦، ج١)

''بسا اوقات فقیری کفر کی باعث ہوتی ہے''

حضور ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اعوذبالله من الكفر والفاقة والفقر (الحدیث)

''خدا سے پناہ مانگتا ہوں کفر، فاقہ اور فقر سے''

غریب بوجہ تکالیف بسا اوقات کلمات کفر استعمال کر لیتے ہیں''

تیسرا سوال مال کے بارے میں

تیسرا سوال مال کے متعلق ہوگا ومن ماله من اين اكتسبه اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تونے یہ مال کہاں سے کمایا ہے، حلال طریقہ سے کمایا ہے یا حرام ذرائع سے سمیٹ لیا ہے؟

اصلاح اعمال کیلئے اکل حلال کی ضرورت

علامہ حافظ منذریؒ نے اپنی کتاب الترغیب والترھیب میں لکھا ہے، اگر کسی نے کپڑا ایسا اس میں نو حصے حلال کے ہوں اور ایک حصہ حرام کا ہو اور وہ اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی انسان کے معدہ کی مثال حوض جیسی ہے اگر حوض یا تالاب کا پانی میٹھا ہو، تو جس باغ کو اس پانی سے سیراب کیا جائے گا تو وہ باغ میٹھا پھل دے گا اور اگر اس پانی میں کڑوا پن یا شوراپن ہو تو میوہ اور پھل میں بھی کڑوا پن پایا جائے گا تو اس طرح معدہ میں اگر حلال کا رزق ہو تو اس کا اثر خون میں ہوگا اور انسان سے اچھے اعمال شریعت کے موافق زندگی میٹھی باتیں سرزد ہوں گی اور اگر معدہ حرام مال سے متعفن ہو گیا ہو اور اعضاء کو (جو کھیت کی حیثیت رکھتے ہیں) معدے کے اس گندے حوض سے سیراب کیا گیا ہو تو سیئات اور مشکوک امور صادر ہوں گے یہی وجہ ہے کہ آجکل اکثر لوگوں کے کام غلط ہوتے ہیں اگر انسان خضوع اور خشوع سے وضوء کرے تو اس کی نماز میں بھی خضوع خشوع اور حضور کامل ہوگا اگر رزق چوری ڈکیتی، سینما وغیرہ سے جمع کیا ہو تو وہ شراب نوشی، زنا کاری، سگریٹ، حقہ نوشی، سینما بینی وغیرہ میں صرف ہوگا اور جائز محنت و مشقت حلال کی مزدوری اور ملازمت، صحیح تجارت سے کمایا ہوا مال ہو تو وہ صحیح مصارف میں خرچ ہوگا۔

چوتھا سوال مال کے مصرف کے بارے میں

چوتھا سوال یہ ہوگا واین أنفقه ؟ تو نے مال کس مصرف اور کس جگہ خرچ کیا تھا؟ تھیٹر اور سینما دیکھنے میں صرف ہوا تھا یا کہیں مسجد، دارالعلوم یا دیگر دینی امور میں خرچ کیا تھا اگر جائز مصرف میں لگا دیا تھا جیسے مسجد، دارالعلوم وغیرہ تو صدقہ جاریہ ہوا قیامت تک اجور اس کے عمل نامے میں لکھے جائیں گے، مسجد میں لوگ نماز پڑھیں گے،

دارالعلوم میں طلبہ علم دین حاصل کر کے علماء بنیں گے اور دنیا کے اطراف و اکناف میں پھیل کر قرآن و حدیث کی اشاعت و حفاظت کریں گے، جس کا ثواب دارالعلوم بنوانے یا اس کے ساتھ امداد کرنے والوں کو برابر پہنچتا رہے گا۔

دنیا داروں کو نصیحت

افسوس! کہ آج اکثر مسلمانوں کا مال سینما تھیٹروں میں صرف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمادے کہ حلال مال کما کر جائز مصارف میں خرچ کریں حدیث شریف میں آیا ہے:

من بنی للّٰہ مسجداً بنی اللّٰہ له بیتا مثله فی الجنة

''جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اسکے صلہ میں بنانے والے کو جنت میں اس مسجد جیسا گھر بنوا دیگا'' (سنن الترمذی، ح:۳۱۸)

مثله میں مثلیت نفسِ بناء میں ہے مثلیت فی الکمیة والکیفیة مراد نہیں کمیت میں مشابہت اسلئے نہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

إذ موضع شبرٍ فیها خیر من الدنیا (فتح الباری، ص ٥٤٦، ج١)

''جنت میں ایک بالشت جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے''

مثلیت فی الکیفیة اس لئے نہیں کہ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (الانعام: ٦٠) یعنی ہر نیکی کے بدلے دس گنا اجر ہے، تو تشبیہ نفس بناء میں ہے۔

پانچواں سوال علم کے متعلق

علماء سے پانچواں سوال علم کے متعلق ہوگا وعن عالم ما ذا عمل فیما علم؟ عالم سے پوچھا جائے گا کہ آپ نے علم جیسی نعمت کا شکریہ ادا کیا علم کا تقاضا عمل ہے آپ نے اپنے علم پر کس حد تک عمل کیا؟ ابوداؤد شریف میں حدیث ہے حضور نبی کریم ﷺ نے

ایک دفعہ حضرت عویمرؓ کو فرمایا کہ قیامت کے دن آپ سے پوچھا جائے گا کہ آپ نے کونسا عمل کیا ہے اور اگر جواب دیں کہ میں جاہل ہوں تو آپ سے باز پرس ہو گی، کہ آپ نے علم کیوں حاصل نہ کیا دونوں حالتوں میں جواب دینا پڑے گا۔

طالب علموں کو نصیحت

طالب علم بھائیو! علم حاصل کرو اور اس پر عمل کیا کرو اور عمل کے ساتھ اخلاص شامل کرو انسان عمل کی بدولت اشرف المخلوقات ہے عمل نہ ہو تو انسان و حیوان میں کچھ فرق نہیں میرے حضرت الشیخ فرمایا کرتے تھے کہ بے علم انسان سے پیاز اچھا ہے پیاز کو اگر کوٹو تو اس سے پانی نکل کر اس سے بدبو چلی جائے گی اور انسان کو اگر کوٹو تو اس سے خون اور بدبو پھیل جائے گی:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات: ۱۳)

"اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بہتر متقی ہیں اللہ بہتر علم اور جاننے والا ہے"

حقیقت میں دار و مدار تقویٰ پر ہے بہت سے بدقسمت مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں رہتے ہیں مگر ان میں تقویٰ نہیں ڈاڑھیاں منڈواتے ہیں، سگریٹ پیتے ہیں اگر چہ شرف جوار اور حرمین شریفین کی ہمسائیگی کی سرفرازی ان کو حاصل ہے مگر تقوی سے بے بہرہ ہیں۔

علم عمل اور اخلاص کا روح

والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه (بخاری، ح: ۱۰)

"مہاجر تو وہ ہے جس نے ممنوعات خداوندی کو ترک کیا"

جسم کیلئے روح باعث حیات ہے اور روح کیلئے روح علم ہے علم کا روح عمل ہے اور عمل کا روح اخلاص ہے اور اخلاص کیلئے روح علم رویته الاخلاص فی نفسه

مخلصاً کہ اپنے اخلاص میں بھی اخلاص نظر نہ آئے یکون مخلصاً ولا یظن نفسہ مخلصاً مخلص ہونے کے باوجود اپنے کو مخلص نہ سمجھے اخلاص کے بعد خود بخود خشیت من اللہ نصیب ہوگی علم، عمل، خشیت اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔

خدا کی شانِ رحمت و بے نیازی

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (العنکبوت:٦) اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے چاہے تو ایک نکتہ پر مواخذہ فرماوے چاہے تو ایک نکتہ پر مغفرت و رحمت سے نوازے امام غزالیؒ بہت بڑے عالم اور صوفی گزرے ہیں بغداد میں انہوں نے دارالحدیث بنائی تھی کئی جگہ انہوں نے قرآن وحدیث کے درس دیئے احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت جیسی بلند پایہ تصانیف کیں کسی نے ان کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا، اور امام غزالیؒ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیسے بخشا، تو امام غزالیؒ نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری پیشی ہوئی تو باری تعالیٰ نے پوچھا غزالی تو نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا، کہ قرآن وحدیث کے درس دیئے، تصنیفات کیں تو خداوند کریم نے فرمایا کہ یہ تو کچھ عمل نہیں آپ نے تو اپنی علمی خواہش پوری کی عالم ربانی تو یہ چاہتا ہے کہ وہ کسی مسئلہ کو بیان کرے عالم کی انگلیاں کسی تحریر و کتابت کی تلاش میں ہوتی ہیں کیا تدریس و تالیف کے علاوہ بھی اور کوئی عمل ہے؟ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ میں خاموش رہا اور بدن پر خوف وخشیت کے مارے لرزہ طاری ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے جواب ملا کہ غزالی مت ڈر! ایک دن آپ کچھ لکھ رہے تھے آپ نے جب قلم دوات سے اٹھائی تو اس پر ایک مکھی بیٹھ گئی آپ نے قلم کو جنبش نہ دی اور آپ نے کہا کہ مکھی بھوکی پیاسی ہے سیاہی پی کر سیر ہو جائے گی میں نے آپ کا وہ عمل قبول کر کے آپ کو بخش دیا سبحان اللہ۔

جنید بغدادیؒ کا واقعہ

حضرت جنید بغدادیؒ جب انتقال کر گئے تو کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا ماصنع اللہ بك تو حضرت جنید بغدادیؒ نے جواب دیا، کہ وہاں تو کچھ کام نہ آیا مگر چند ٹوٹی پھوٹی رکعات کام آگئیں الا رکیعات اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ عمل مقبول ہے جس میں اخلاص وللّٰہیت ہو اسی اخلاص ہی کی وجہ سے انسان میں خشیت پیدا ہوتی ہے پھر انسان اپنی ہستی کو نیستی سمجھنے لگتا ہے......

نیستی ام باعث ہستی ما

پستی ما باعث سر بلندی ما

علماء کو نصیحت

اللہ تعالیٰ ہمیں علم وعمل، اخلاص اور خشیت نصیب فرمائے علم تھوڑا عمل زیادہ ہونا چاہئے حضرت امام مالکؒ بہت بڑے عالم اور امام مذہب ہیں احادیث پڑھایا کرتے تھے اپنے شاگردوں کو ہر وقت یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے:

احعلوا العلم ملحا والعمل دقيقاً

"علم نمک جتنا اور عمل آٹے کے مقدار میں"

جس طرح آٹے اور نمک کی نسبت ہے اسی طرح علم اور عمل کے درمیان نسبت رکھنی چاہیے علماء کو عمل ہی کی بدولت کامیابی ہوگی۔

تعلق علم وخشیت اور علماء کے نکتے

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس آیت کریمہ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر:۲۸) کے ذیل میں لکھا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سے علماء ہی ڈرتے

ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ علماء اس آیت پر فخر کرتے ہیں اور اپنی بڑائی کیلئے یہ آیت پیش کرتے ہیں مگر یہ آیت علماء کے حق میں وعد نہیں وعید ہے کیونکہ خشیت کو عالم کیساتھ لازم قرار دیا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ انتفاء لازم سے انتفاء ملزوم وابستہ ہے حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ مصنف فتح الباری دمشق میں ایک دن احادیث پڑھا رہے تھے کسی عالم نے آیت اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر:۲۸) کے متعلق پوچھا کہ اس آیت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں اور دوسری آیت میں آیا ہے ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ یہ جنت صرف ان لوگوں کیلئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں تو نتیجہ ظاہر ہے کہ صرف علماء ہی جنت میں جائیں گے، حالانکہ ایسا نہیں تو محدث موصوف کافی دیر تک خاموش رہے اور بالآخر انہوں نے کہا کہ علماء سے مراد الموحدون ہیں یعنی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا : ای الموحدون تو اس بنا پر جنت موحدون کیلئے ہے اس توجیہ سے تو تعمیم ہو جاتی ہے مگر میرے دل میں یہ نکتہ جاگزیں نہ ہوا کیونکہ یہ آیت علماء کی مزیت وفضیلت بیان کرنے کے متعلق اتری جو کہ شان نزول سے ظاہر ہے تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایک نکتہ کا القاء کیا کہ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا میں خشیت سے مراد الخشیۃ المطلقۃ الکاملۃ ہے اور الخشیۃ المطلقۃ الکاملۃ صرف علماء ہی کو نصیب ہوتی ہے اور ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ میں خشیت سے مراد مطلق الخشیۃ ہے تو جنت ان لوگوں کیلئے ہے جن کے دلوں میں مطلق خشیت ہوگی اس صورت میں جو آیت علماء کی فضیلت میں اتری ہے اپنی حالت پر رہ گئی۔

علم کے ساتھ ادب کی ضرورت

اللہ تعالیٰ ہمیں علم وعمل اور علم کے آداب نصیب فرمائے علم کے ساتھ ادب

لازم ہے علامہ شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ میں نے اٹھارہ سال ادب سیکھنے میں صرف کئے اور دو سال علم حاصل کرنے میں مگر افسوس ہے کاش! یہ دو سال بھی ادب ہی میں گذارتا......

ادب تاجیست از لطف الٰہی
بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی
بے ادب خود رانہ تنہا ساخت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

اللہ تعالیٰ وہ علم ہمارے دلوں میں جاگزیں فرمادے، جو مسلمانوں کی یگانگت اتفاق و اتحاد کا باعث ہو ایسا علم جو کہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی اور اختلافات پیدا کر دے، وہ علم نہیں......

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

اتحاد اور اتفاق پر زور

نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لے آئے، اوس اور خزرج کو آپس میں بھائی بھائی کر دیا یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مخالف ہو رہے ہیں ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ میری جماعت بڑھ جائے ہر پیر یہ چاہتا ہے کہ میرے مرید زیادہ ہوں ہر عالم اس تلاش میں ہے کہ میرے شاگردوں کی تعداد بڑھ جائے ایسے علوم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا، ایک عالم ربانی وہ کام کر سکتا ہے جو کئی علماء نہیں کر سکتے۔

یہ دارالعلوم باغ محمدی ﷺ ہے

وقت زیادہ گزر گیا، تین بج گئے آپ کے ساتھ میرا وعدہ تھا کہ تین بجے دارالعلوم حقانیہ سے روانگی ہوگی، اس لئے اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ

کو ایسا مدرسہ بنادے کہ اس سے علمائے حقانی نکلیں جس طرح یہ مدرسہ حقانیہ ہے، اسی طرح حق کے علماء اس سے نکلتے رہیں جو حق بیان کرنے میں کسی سے نہ ڈریں اور لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کے مصداق بن جائیں خاص کر حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ کے علم میں ان کی عمر میں اور ان کی اولاد کے علم میں برکت عطا فرمادے آمین دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ اور اسکے اراکین کو دارین کی سعادتوں سے نوازے یہ دارالعلوم باغ محمدی ﷺ ہے، مناسب ہے کہ ہر ایک مسلمان اس کو سرسبز شاداب رکھنے کی کوشش کرے میرے بس میں بھی یہی ہے کہ اس کیلئے دعا کروں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اس کی کامیابی و ترقی کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوار اور روضہ مبارک کے ساتھ دعائیں کرتا رہوں گا "العلم أساس" علم تو بنیاد ہے، پھر علم القرآن و الا حادیث میں نے اپنے لئے اور اپنے طالب علموں اور آپ حضرات کو کچھ نصیحت کی اللہ تعالیٰ ہمیں عبادات میں اعتقادات میں معاملات میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کا اتباع نصیب فرماوے ہمیں غلامان مصطفیٰ ﷺ بننے کی توفیق بخشے آجکل دعویٰ تو غلامانِ رسول ﷺ کا کرتے ہیں، مگر صورت وسیرت میں یورپ کی غلامی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں جو اپنے گلے میں نکٹائی دور نہیں کر سکتا وہ کس منہ سے رسول ﷺ کی غلامی کا دعویٰ کرتا ہے الحمد للہ میری تبلیغ کامیاب ہے کیونکہ نیت خالص للہ ہے للنفس نہیں:

اللّٰھم وفقنا و وفقھم لما تحب و ترضیٰ واحفظنا و احفظھم
واسترنا واسترھم برحمتك یا ارحم الرّاحمین

"اس کے بعد حضرت مولانا مدظلہٗ نے نہایت تضرع والحاح سے جامع مانع دعا فرمائی اور اپنی جیب خاص سے تین صد روپے دارالعلوم کے زیر تعمیر مسجد کیلئے عطا فرمائے اور سینکڑوں طالبان معرفت کو بیعت کی نعمت سے نوازا"

(الحق: ج۴،ش۹۔ ربیع الاوّل ۱۳۸۹ھ، جون ۱۹۶۹ء)

انسان کا مقصدِ حیات
ذکرِ حق، فکرِ حق، رضائے حق

مدینہ طیبہ میں تصوف و ارشاد کے مشہور بزرگ شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی نقشبندی مدظلۂ مہاجر مدینہ نے ۷؍دسمبر ۱۹۶۶ء کو سفر پاکستان سے واپسی سے دو دن قبل یہ تقریر ارشاد فرمائی جسے اس وقت دارالعلوم حقانیہ کے قابل و فاضل مدرس مولانا شیر علی شاہ صاحب نے قلمبند فرمایا، اب اس کو شامل خطبات کیا جارہا ہے۔ (س)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الا نبیاء والمرسلین سید نا و مولانا محمدٍ وآلہ وصحبہ اجمعین امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرہ: ۱۵۲)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذاکرین کی قدر

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ وعز برہانہ نے اس آیت کریمہ میں اپنے مومن بندوں کو مخاطب فرمایا ہے ''اے میرے بندو! تم مجھے یاد کیا کرو، میں تم کو یاد کیا کروں گا''

خداوند قدوس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ذکر کرنے والوں کو یادفرمائی کی عظیم نعمت سے نوازتے ہیں۔

ذکر ذاکر کو مذکور میں فنا کر دیتا ہے

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب مجھے اللہ تعالیٰ یاد کرتے ہیں تو میں سمجھ لیتا ہوں مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یاد فرمایا ہے کیونکہ جب مجھے ذکر کی توفیق میسر ہوتی ہے اور اللہ اللہ کا ورد کرنے لگتا ہوں تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے یاد فرمایا ہے ذکر کی یہ برکت ہے کہ وہ ذاکر کو مذکور میں فنا کر دیتا ہے اور غیر سے کاٹ دیتا ہے ذکر کرنے والے کو پھر ذات مذکور کے علاوہ کوئی چیز بھی موجود نظر نہیں آتی حدیث شریف میں ہے:

إن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي ومن ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء هم خير منهم (صحیح مسلم، ح:۲)

”جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے ذکر قلبی کرتا ہے میں بھی اس کو خلوت میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھے محفل ذکر میں یاد کرتا ہے ذکر جہری کرتا ہے، میں بھی اس کا ذکر ملائکہ مقربین کی جماعت میں کروں گا“

اگر اللہ کا ذکر خلوت میں کیا تو وہ بھی تم کو خلوت میں یاد سے نوازیں گے اور اگر جلوت میں یاد کیا تو فرشتوں کی مجالس میں تمہیں یاد کیا جائے گا ذکر الٰہی سے تزکیۂ قلب ہوتا ہے دل سے معصیت کی کدورت دور ہو جاتی ہے۔

مقصد زندگی ذکر، فکر اور رضائے حق

ہمارے نقشبندی علماء لکھتے ہیں مقصد زندگی تین چیزیں ہیں ذکرِ حق ،فکرِ حق ، رضائے حق زبان اسلئے ہے کہ اس سے انسان ذکرِ حق کرے اور دل اسلئے ہے کہ اس

میں فکرِ حق ہو اور ان دونوں سے غرضِ رضائے حق ہو حدیث شریف میں تاجدارِ مدینہ علیہ الف صلواتِ ارشاد فرماتے ہیں إن هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد صحابہ کو متنبہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ دل زنگ آلود ہوتے ہیں جس طرح کہ لوہا زنگ آلود ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا فما جلاؤها یا رسول الله؟ حضور ﷺ اس زنگ کو دور کرنے کا علاج کیا ہے؟ کیونکہ سونے کا زنگ تو پگھلانے سے جل جاتا ہے لوہے کا زنگ سوہان سے دور کیا جا سکتا ہے کپڑے سے میل کچیل صابن کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے تو دل کا زنگ کس صیقل سے دور ہوگا تو فرمایا

لکل شیء صِقالة و صِقالة القلوب ذکر اللّٰہ (مشکوٰۃ، ح: ۲۲۸٦)

"ہر چیز کے زنگ دور کرنے کیلئے اسی کے مطابق صیقل (ریگمال) ہیں اور دل کا صیقل ذکر الٰہی ہے"

ذکر سے غفلت کے پردے دور ہو جاتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ شیطان انسان کے دل پر مسلط ہوتا ہے جب اللہ کا پیارا نام لیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے فاذا ذکر اللّٰہ خنس حالانکہ وہ چونچ لگا کر بیٹھا ہوا ہوتا ہے ذکر سے دل میں سکون و جمعیت اور دوامِ حضور نصیب ہوتا ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد: ۱۲۸) سرمایہ داری اور مادی ترقیوں سے بے چینی اور پریشانی بڑھتی ہے ذکر خداوندی سے دل مطمئن ہوتے ہیں ذاکر کثرت ذکر کی وجہ سے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر اس کی نظر میں غیر اللہ کی کچھ وقعت نہیں رہتی اگر تم اپنے دلوں کی صفائی چاہتے ہو اور دلوں کو معصیت کی کدورت سے صاف کرنا چاہتے ہو تو ذکر الٰہی کو اپنا وظیفہ بنا لو۔

صحبت صالح

اللہ والوں کی ہم نشینی اور صحبت اختیار کرو اللہ والوں کی مجالس میں شرکت کرو انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کی دولت نصیب ہو جائے گی ......

بے عنایاتِ حق وخاصانِ حق
گر ملک باشد سیاہ ورق

عباد اللّٰه اذا رؤ ا ذکر للّٰه اللہ والوں کی ملاقات سے ذکر الٰہی کی نعمت نصیب ہوتی ہے حضورﷺ کا ارشاد ہے عن أبی ھریرۃ أن النبی ﷺ قال الرجل علیٰ دِینِ خلیلِهِ فلینظر أحدکم من یخالِل (سنن ابی داؤد ،ح: ۴۸۳۳) ہر ایک آدمی اپنے دوست کے شیوہ وخصلت پر ہوتا ہے اگر کوئی شخص چوروں کی محفل میں بیٹھے گا تو وہ تھوڑے سے عرصہ میں چور بن جائے گا زنا کاروں کی صحبت میں ہو تو زنا کے مرض میں مبتلا ہو جائیگا شرابیوں کی سنگت انسان کو شراب پینے پر مجبور کرتی ہے ہر مجلس اثر رکھتی ہے اور اگر کوئی خوش قسمت اللہ والوں کیساتھ بیٹھے گا تو اسکے زباں اور دل میں اللہ اللہ کا یاد ہو گا امورِ آخرت کی طرف توجہ پیدا ہو گی القلب یأخذ من القلب و الطبع یأخذ من الطبع ...... ؏ دل را بدل رہے است

ہر ایک طبیعت اپنے ہم نشین کی طبیعت سے متاثر ہوتی ہے نیک بندوں کی مجلس میں بیٹھنے سے نیک اثرات اثر انداز ہوں گے تجربے شاہد ہیں مولانائے رومؒ فرماتے ہیں ......

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

نیکوں کی سنگت سے انسان نیک بن جائے گا ، اور بدکاروں کی سنگت سے انسان بدکار بن جائے گا مولانا نے فرمایا ہے......

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

اولیاء اللہ کی مجالس میں کچھ وقت کے لئے بیٹھنا سو سال کی مخلصانہ عبادت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنے ذکر کے صیقل سے صاف فرماوے، اور ہمیں صحیح بندگی کی توفیق بخشے۔

دنیوی معاملات ضرورت ہے مقصود عبادت ہے

بھائیو! یہ دنیا دار القرار نہیں یہاں ہمیشہ کے لئے ہمیں رہنا نہیں یہ تو وجود بین العدمین ہے پہلے ہم کہاں تھے اور مر کر کہاں ہوں گے؟ اصلی جگہ تو دارِ آخرت ہے اور اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے اس دنیوی زندگی سے مقصد تو معرفتِ رب ہے کہ ہمارا بھی کوئی منعم اور محسن ہے، جو دن رات ہم پر نعمتوں کی بارشیں برسا رہا ہے اسی ذاتِ اقدس کی بندگی اور تابعداری ہمارا فریضہ ہے رہا دنیوی کاروبار، دنیا داری کے معاملات رزقِ حلال کی کمائی تو یہ صرف اس لئے ہیں کہ عبادت و بندگی کے کام آجائیں اس لئے کھانے کی ضرورت ہے کہ انسان میں قوت پیدا ہو تا کہ وہ نماز پڑھ سکے، کپڑے کی اس لئے ضرورت ہے کہ اس سے عورت کو چھپا کر نماز پڑھ سکیں بیوی اور بچوں کو کھلا سکیں ایسا نہیں کہ اپنا نصب العین دنیا داری بنا لیں ہمارا نصب العین بندگی ہے معرفتِ ربانی ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے المعاملات وسائل و العبادات مقاصد دنیا کے کام کاج تو صرف وسائل اور آلات ہیں مقصد تو عبادت ہے ہم نے ناسمجھی کی وجہ سے آلہ کو مقصود سمجھ لیا ہے اسباب میں پھنس گئے اور مقاصد کو چھوڑ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر، اور اس کا صلہ

دوستو! ہمّت کرو اس زندگی کو غنیمت سمجھ کر آخرت کے لئے توشہ مہیا کر لو ایک حدیث شریف میں آیا ہے اغتنم خمساً قبل خمس پانچ چیزوں کو پانچ سے قبل غنیمت جانو جن میں سے صحت، عمر اور تو انگری بھی ہے صحت کی قدر کرو اور صحت کی حالات میں

بندگی اور طاعت سے مولیٰ کو راضی کر لو غنا اور ثروت کی قدر کر کے غریبوں اور یتیموں کی مدد کر لو، اللہ کی راہ میں خرچ کر دو جب فقر و فاقہ اور تنگی میں مبتلا ہو جاؤ گے تو پھر کہاں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے آج ہم نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ان پانچ کے علاوہ ہزاروں نعمتیں ہیں، جن کا شکریہ ہم کبھی بھی بجا نہیں لا سکتے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (ابراهيم: ۳٤) خدا کی نعمتوں کو تم نہیں گن سکتے اللہ تعالیٰ ہم کو شکر گذار بندے بنا دے جتنا بھی ہو سکے شکر ادا کرو صوفیائے عظام لکھتے ہیں الشكر قيد الموحود وصيد المفقود شکر سے موجودہ نعمتیں پائیدار ہو جاتی ہیں، اور جو نعمتیں ابھی شکر گذار کو نہیں ملیں وہ بھی مل جائیں گی:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراهيم:۷)

''اگر تم میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرو گے تو میں نعمتوں کو بڑھا دوں گا''

اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے لینا چاہے تو شکر کرے جہاں بھی نظر پڑے وہاں خدا کی نعمت نظر آتی ہے کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں نعمت ایزدی نہ ہو، یہ آسمان، سورج، چاند، تارے، دریا، پہاڑ سب کے سب انسان کیلئے ہیں خود انسان اپنے بدن کو دیکھے دماغ، آنکھ، ناک، کان، زبان غرض یہ تمام اعضاء کتنی قیمتی نعمتیں ہیں دل کتنی بڑی نعمت ہے۔

اعضاء و جوارح کا شکریہ کیا ہے؟

زبان کا شکریہ ہے کہ اس سے تلاوت قرآن کرو، حدیث رسول اللہ ﷺ پڑھو اللہ اللہ کا وظیفہ کرو، زبان جھوٹ، گالی اور فحش کلام کے لئے نہیں ہے یہ اس لئے نہیں کہ اس کو غیبت، چغل خوری، بدکلامی میں صرف کیا جائے تو جس چیز کے لئے زبان کی یہ نعمت دی گئی ہے اسی کے لئے استعمال کرنی چاہئے اگر ضد میں استعمال کیا تو بجائے شکر

کے کفرانِ نعمت ہوا اسی طرح کان اس لئے دیئے گئے ہیں کہ اس سے قرآن وحدیث سنیں، بزرگوں کی باتیں سنیں، والدین کے فرمان سنیں، پاؤں نیک کاموں کے لئے دیئے کہ نیکی کی جگہوں کو جایا کرو والدین کی اطاعت میں دوڑو، خانہ کعبہ کا طواف کرو، صفا ومروہ میں سعی کرو، بزرگانِ دین سے فیض حاصل کرنے کے لئے چلو، ہاتھ اس لئے دیئے گئے کہ اس سے قرآن مجید پکڑو، والدین کی خدمت کرو، مسلمانوں سے مصافحہ کروتو گناہ معاف ہوں گے یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھوتو حضور ﷺ کے جوارِ رحمت میں قرب کے مراتب نصیب ہوں گے یہ ہاتھ ظلم وستم اور جبر واستبداد کے لئے نہیں دیئے چوری اور جیب تراشی کے لئے نہیں دیئے، بے گناہ کسی کو مارنے کیلئے نہیں دیئے آنکھیں اس لئے دی ہیں کہ کارخانۂ عالم اور مصنوعاتِ الٰہی کو دیکھ کر ان کے پیدا کرنے والے کا یقین کرلو آنکھوں سے والدین کے چہروں کو احترام کی نگاہوں سے دیکھوتو جنت حاصل کرلو گے اور آنکھوں سے بیت اللہ کی عظمت وجلال کا معائنہ کرلو، گنبدِ خضراء کی دلکشی اور جمال کو دیکھو، قرانِ مجید دیکھو، آنکھیں اس لئے نہیں دی ہیں کہ ان سے اجنبی عورتوں کی طرف دیکھو حدیث شریف میں ہے العینا ن تزنیان و زنا ھما النظر(نصب الرایۃ، ح: ۴/۲۴۸) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی آنکھوں سے اجنبی عورت کو دیکھتا ہے تو وہ آنکھوں کے زنا کا مرتکب بن جاتا ہے آج کل یہ فتنہ بہت عام ہو گیا ہے عورتیں بازاروں میں ننگے سر پھرتی ہیں مسلمانوں میں حیائے ایمانی اور غیرتِ ایمانی باقی نہیں رہی اللہ تعالیٰ ہم کو ان نعمتوں کی شکر گزاری کی سعادت بخشے ......

شکر نعمت ہائے تو چنداں کہ نعمت ہائے تو
عذرِ تقصیراتِ ما چنداں کہ تقصیرات ما

خالقِ لایزال نے ہمیں وجود دیا اعضاء، جسم، روح، لباس، یہ تمام نعمتیں ہیں۔

ناشکری کی گرم بازاری اور اس کا خسارہ

کھانے کے لئے مختلف چیزیں پیدا فرمائی ہر قسم کے پھل دیئے پھر بھی ہم غفلت اور معصیت میں زندگی بسر کر رہے ہیں نہ نماز ہے، نہ روزہ اور سرمایہ دار نہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نہ فریضہ حج مادیات کی طرف دوڑ ہے، حیوانیت ہے، شہوت رانی اور نظر بازی کا دور ہے اب بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اصلاحِ نفس کا موقع اب بھی ہے خدانخواستہ اگر سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے یا موت آجائے اور توبہ نصیب نہ ہو تو پھر کیا کرسکو گے؟ خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ دنیا بھی پریشانیوں میں گزری اور آخرت میں خسارہ ہی خسارہ رہے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک بنائے اور ہم سب سے راضی ہو جائے اور اس فانی دنیا کی محبت ہمارے دلوں سے نکال دے اس دنیا سے جب سردارِ دو جہاں تشریف لے گئے، تو اور کون ہے جس کو اس میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہنا ہوگا ہم سب یہاں سے جائیں گے اور عالمِ آخرت جو ہمارے لئے اصلی مقام ہے، وہاں جانا ہوگا وہاں کے لئے اعمالِ صالحہ کا سرمایہ فراہم کرلو اب وقت کافی گذر گیا ہے جو حضرات بیعت کرنا چاہیں اب وہ آگے آجائیں میں یہاں صرف دو دن رہوں گا، پھر مدینہ منورہ چلا جاؤں گا۔

بیعت کی حقیقت

یہ بیعت جو اللہ والوں کے ہاتھ پر کی جاتی ہے، بیعت علی التوبہ ہے میں ان لوگوں کو بیعت کرتا ہوں جو خلوصِ دل سے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں بے حیائی، شراب نوشی، ناچ گانے، سینما، سگریٹ نوشی، ٹکٹائی وغیرہ سب چھوڑنی ہوں گی طریقت جال ہے لوگوں کو پھنسانے کیلئے تا کہ طریقت کے ذریعہ لوگوں کو شریعت کی طرف لایا جاسکے اصل چیز شریعت ہے الخیر کلہ فی اتباع محمد ﷺ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کی

غلامی میں رکھے اور ذکرِ الٰہی کے نور اور اتباع محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور سے ہمارے دلوں کو روشن فرمادے۔

شریعت مخدوم اور طریقت خادم

طریقت طریق الی الشرع ہے بزرگان دین طریقت کی طرف اس لئے توجہ دیتے ہیں کہ طریقت کی وجہ سے شریعت مقتضائے طبیعت بن جاتی ہے عارف کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے کسی نے پوچھا کہ شریعت اور طریقت میں کیا فرق ہے تو فرمایا کہ شریعت اور طریقت میں مخدومیت اور خادمیت کا فرق ہے شریعت مخدوم ہے اور طریقت خادم ہے طریقت اس لئے ہے کہ لوگوں کو شریعت کا تابعدار بنایا جائے۔

علم، عمل اور اخلاص

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے لکھا ہے کہ شریعت کے تین اجزاء ہیں (۱) علم احکام دین (۲) عمل (۳) اخلاص اگر یہ تین مکمل ہوئے تو شریعت مکمل ہے ورنہ ناقص ہے اور عمل نہیں تو یہ علم ناقص علم ہے، اگر اخلاص نہیں تو یہ عمل ناقص ہے علم کیلئے روح ہے عمل اور عمل کیلئے روح ہے اخلاص، جس طرح جسم کی تروتازگی اور نشوونما روح کی بدولت ہے اسی طرح علم کی تازگی عمل سے ہے اور عمل کی سرسبزی اور شادابی روح اخلاص کی بدولت ہے العلم روح ومشعل الطریق وصفة الله والمرادمن العلم ماصدر من مشکوٰۃ سیدنا صلی الله علیه وسلم بنقل صحیح لا علم الفلسفة والمنطق اعنی علم الکتاب المجید وسنة النبی ﷺ قرآن مجید وحی جلی ہے ۲۳ برس میں نازل ہوا ہے حدیث وحی خفی ہے فقہ واصولِ فقہ ان دونوں سے ماخوذ ہیں مولانائے روم فرماتے ہیں......

علم دین فقہ است تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند ازیں گرد و خبیث

صرف نحو قرآن وحدیث کے خادم ہیں منطق وغیرہ علوم آلیہ ہیں ان کا حصول من حیث المرآۃ والآلۃ درست ہے مگر زندگی اس کیلئے وقف کرنی مناسب نہیں والعمل روح العلم والعلم حیاۃ والجھل موت العلم بلا عمل کشجر بلا ثمر علم ہو اور عمل نہ ہو گویا بے میوہ درخت ہے والعمل بلا اخلاص وصفاء النیۃ کنھر بلاماءٍ عمل ہے مگر خلوص اور للّٰہیت نہیں تو عمل بیکار ہے جیسے خشک نالہ عمل سے مقصد اگر شہرت و ریاء ہو تو الٹا وبال وعذاب ہے الاخلاص سر من اسرار اللّٰہ اخلاص فیضان الٰہی ہے جس کے دل میں چاہے ڈال دے تو گویا اخلاص روح الاعمال ہے اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ اخلاص کے لئے بھی روح ہے اور وہ عدم رویۃ الاخلاص فی اخلاصہ للّٰہیت اور خلوص نیت اس حد تک پہنچ جائے کہ سالک کو اپنے خلوص میں خلوص نظر نہ آئے یہ وجہ ہے کہ مقربین باوجود کمالِ قرب کے ماعرفناك حق معرفتك و ما عبد ناك حق عبادتك کی فریاد کرتے ہیں اور اپنے وجود کو عدم سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کمالات عطائے الٰہی سے ہیں کمالات کی نسبت ذاتِ حق کی طرف کرتے ہیں تو اس مقام کو جب سالک پہنچ جاتا ہے تو نفس مر جاتا ہے، نفسانیت مٹ جاتی ہے تب گوہر مراد حاصل ہو جاتا ہے......

خاک شو خاک تا بروید گل
کہ بجز خاک نیست مظہر گل

فنائے نفس کمال ہے

فنائے نفس کمال ہے نفس مر جائے تو تمام گناہوں سے انسان بچ جاتا ہے مثلاً ایک شخص

بخیل ہے مال و زر کا شیدائی ہے بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دیتا، والدین کے حقوق بجا نہیں لاتا، صدقہ وخیرات نہیں کرتا، قرضے ادا نہیں کرتا، امانتوں میں خیانت کرتا رہتا ہے بخل کی یہ صفت نفسانیت سے پیدا ہوئی تھی، نفس نہ رہا تو یہ صفت کہاں رہتی تو میں عرض کر رہا تھا کہ شریعت علم الاحکام کا نام ہے اور طریقت علم الاحکام پر عمل کرنے کا نام ہے اور حقیقت عمل میں اخلاص پیدا ہونے کا نام ہے اور اخلاص کا نتیجہ مشاہدہ حق ہے جس کا ذکر حدیث جبرئیلؑ میں مبارک زبانِ نبوت نے ان الفاظ میں کیا ہے

أن تعبد اللّٰہ کأنك تراہ فإن لم تکن تراہ فإنه یراك (بخاری، ح: ۵۰)

"تم خدا کی ایسی عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو"

یہ مقام مشاہدہ ہے کیونکہ آنکھوں سے دنیا میں اللہ تعالیٰ کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا پھر آخرت میں آنکھوں کی بینائی میں اللہ تعالیٰ قوت بخشیں گے تو وہاں دیدارِ خداوندی کا شرف نصیب ہوگا سالک اور متقی کو تقویٰ کے انوار سے باطنی صفائی نصیب ہو جاتی ہے تو اسکو معلوم ہوتا ہے کہ میں عبدِ ذلیل ہوں، رب جلیل کے سامنے کھڑا ہوں تو وہ مراقبہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے یعنی اگر مقام مشاہدہ نہ ہو سکے، تو مقامِ مراقبہ تو ہو اگر ایک آدمی اس خیال سے نماز درست پڑھتا ہے کہ مجھے استاد دیکھ رہا ہے اگر نماز غلط پڑھوں تو استاد ڈانٹے گا یا لوگ ہنسیں گے تو وہ پوری احتیاط سے نماز پڑھتا ہے تو جب بندہ کے ڈر سے یہ حالت پیدا ہوتی ہے، تو معبود حقیقی کے مشاہدہ و مراقبہ کے عالم میں کتنی خشوع وخضوع پیدا ہوگی اور عبادت کی اصلی حلاوت محسوس ہو جائیگی اور یہی وجہ ہے کہ پھر صوفیاء دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتے ہیں:

اھل اللّٰہ فی لیلھم اَلَذُّ من اھل اللھو فی لھوھم

"اہل اللہ رات کے اشغال سے اہل عیش سے زیادہ لذت پاتے ہیں"

شاہ غلام علی اور اس کی شان استغنا

ہمارے سلسلہ کے بزرگ حضرت شاہ غلام علیؒ کو اپنے مرید نواب امیر خان نے تیس ہزار روپیہ کا تھیلا پیش کیا اور کہا کہ حضرت! اس حقیر رقم کو قبول فرمایئے تو شاہ صاحب نے انکار کیا اور لکھا......

بامیر خان بگو کہ روزی مقدر است
ما آبروئے فقر و قناعت نمے بریم

پھر اس نے کہا کہ اس کو اپنے مریدوں میں تقسیم کر لو تو شاہ صاحب نے جواب دیا کہ میں اپنے مریدوں کو دنیا کی مذمت بیان کرتا رہتا ہوں اور ان کو قناعت زہد عن الدنیا سکھاتا ہوں تو کس طرح ان کو دنیا دار بنا دوں پھر کہا کہ غریبوں میں تقسیم کر دو جواب دیا کہ میں آپ کا خزانچی تھوڑا ہوں......

غم دین خور کہ غم غم دین است
ہمہ غمہا فرو تر ازیں است

جو فکرِ حق میں لگا رہتا ہے، اس کے تمام ضروریات اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے اور جو دنیا کے طالب بن گئے ہیں ان کا کوئی کام بھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا۔

فکر کی نسبت اللہ کو صحیح نہیں وہ کارساز ہے

ایک کارخانہ بنایا تو پھر دوسرے کے فکر میں لگ گئے......

فکر مادر کارِ ما آزارِ ما
کار ساز ما بساز کار ما

بعض کہتے ہیں کارساز مابفکر کار ما مگر یہ درست نہیں فکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کو صحیح نہیں کیونکہ فکر نظر ہے اور نظر میں ترتیب امور معلومہ ہے اور اس سے ذاتِ حق منزہ

ہے ہمیں تو ذکرِ حق ،فکرِ حق ،اور رضائے حق میں مشغول رہنا چاہئے دنیا کے کام اللہ تعالیٰ ہمارے لئے پورا فرمائے گا:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:۲-۳)

''جو لوگ تقوی اختیار کر لیتے ہیں تو ان کے کام اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے اور غیب سے ان کی روزی کا انتظام فرماتا ہے۔''

متقین اور غیبی رزق

جو تقوی کا تعویذ گلے میں ڈالے گا اسکو غیبی رزق نصیب ہوگا رزق آدمی کی تلاش میں گھومتا پھرتا ہے ہمیں تو ایمان اور عمل صالح کا حکم ہے دولت و زر کمانے میں رات دن مصروف ہونا کس کا حکم ہے مسلمان کا کام ہے نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج اور حضور ﷺ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنا، دینِ الٰہی مکمل ہے، اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے، اس میں نہ ترمیم کی گنجائش ہے اور نہ اضافے کی ضرورت۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:۳)

دین کے علاوہ کسی دوسرے قانون کے پیچھے جانا حماقت ہے حضور ﷺ کی شفقت و محبت حد سے زیادہ ہے وہ ہمارے لئے قیامت کے ہولناک دن میں شفاعت کریں گے! ہم کس کے ہیں ، ہم نے کس کی صورت و سیرت اختیار کر رکھی ہے؟ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے امتی ہیں اور کام کرتے ہیں حضور ﷺ کے دشمنوں کا ، یہ کیسی غلامی ہے غلامی تو تعمیل حکم کو کہتے ہیں مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو لندن بھیجتے ہیں لندن سے واپس آ کر بچہ نہ اپنے لئے کسی کام کا بنتا ہے ، اور نہ ماں باپ کے لئے مسلمان کا کام تو یہ ہے کہ وہ خود بھی اور اپنے بچوں کو رحمت للعالمین ﷺ کی تعلیمات سے

آگاہ کرے میں نے اپنا بچہ قرآنِ کریم کی تعلیم پر لگا دیا ہے میں جانتا ہوں کہ میرا فائدہ اسی میں رہے گا۔

پیروں کی برائی روکنے میں کوتاہی

آج کل کے بعض پیر مریدوں کی رعایت کرتے ہیں نہ ان کو سگریٹ سے منع کرتے ہیں، نہ داڑھی منڈھانے سے اور نہ نکٹائی لگانے اور سینما بینی سے منع کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقتدا اور پیشوا حضورِ اکرم ﷺ کا فرضِ منصبی تبلیغ ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں :

من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه و ذلك أضعف الإيمان (مسلم، ح: ۷۸)

”برائی کو ہاتھ سے منع کرو اگر ہاتھ سے منع کرنے کی طاقت نہ ہوتو زبان سے منع کرلو اور اگر زبان سے بھی کہنے کی طاقت نہیں تو کم از کم برائی کرنے والے سے دلی عداوت رکھو۔“

نکٹائی صلیبیوں کا شعار

افسوس! کہ ان پیروں کا منتہائے نظر نذر و نیاز پر ہوتا ہے حصولِ زر اور جلبِ زر جس کا مقصود ہو وہ کبھی بھی حق نہیں بیان کرسکتا بحمد اللہ! اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مدنی مسکین سے یہ کام لے لیا ہے کہ ہزاروں مسلمانوں کی گردنوں سے نکٹائی کا طوق نکال دیا ہے نکٹائی تو نصاریٰ کا شعار ہے وہ نکٹائی صلیبی نشان سمجھتے ہیں جو نکٹائی گلے میں ڈالے تو ایک چھوٹا سا بت بھی گلے میں ڈال دے مجھے تو خطرہ ہے کہ جو لوگ نکٹائی گلے میں ڈالتے ہیں ان کا آخری خاتمہ کفر کے ساتھ نہ ہو جائے اور قیامت کے دن کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ فرمائے کہ چلو نصاریٰ میں شامل ہو جاؤ سگریٹ، حقہ، اور سینما بینی

وغیرہ سے منع کر دیا ہے یہ محض اللہ کا فضل ہے میرا کمال نہیں ، وہ چاہے تو چیونٹی سے بھی دین کی حفاظت کا کام لے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں راست گوئی اور حق گوئی کی توفیق بخشے :

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (الانفعال:٣٤)

جتنی پرہیز گاری زیادہ ہوگی اتنی ولایت میں ترقی وکمال ہوگا۔

کشف باعث حجاب

علماء نقشبندی فرماتے ہیں کشف را بر کفش زند خداوند مقصود من توئی لاهذه الکیفیات کبھی یہ کشف بھی حجاب بن جاتا ہے حجاب دو قسم کا ہے ایک حجاب ظلمانی ہے اور ایک حجاب نورانی ہے اصل طالب طالب مولیٰ ہے۔

طویل امیدیں باعث ہلاکت ہے

بعض لوگ انتظار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ چلو بڑھاپے میں توبہ کرلیں گے اب اگر بیعت کریں تو داڑھی رکھنی ہوگی، لذتوں سے ہمیں منع کر دیا جائے گا هلك المسوفون سوف سوف کرنے والے ہلاکت میں ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ آئندہ توبہ کریں گے، ان کو کیا علم ہے کہ کل تک زندہ رہیں گے یا نہ (حضرت نے فرمایا ہے کہ) ایک دن وہ ہے کہ جو گذرا وہ تو ہاتھ نہیں آتا اور ایک آنے والا دن ہے اس کے متعلق ہم کو علم نہیں کہ اس وقت تک زندہ رہ سکیں گے یا نہ اور ایک آج کا دن ہے اس دن کو غنیمت سمجھ کر مولیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرلو بہر حال بیعت سے مقصد اصلاح نفس ہے گناہوں سے توبہ کرنا اور آئندہ نیکیوں کا پختہ ارادہ کرنا۔

شریعت سے بے نیاز پیروں سے احتراز کریں

پیر و مرشد تو راستہ بتاتا ہے، راستہ پر چلنا ہے مرید کا کام، اور راستہ پر چلانا

ہے اللہ کا کام ،وہ پیر جو شریعت کا تابعدار نہیں اس سے بچنا چاہئے ہمارے ساداتِ صوفیہ لکھتے ہیں:

من لاحظ له فی الشریعة لاحظ له فی الطریقة ومن لاحظ له فی الطریقة لاحظ له فی الحقیقة ومن لا حظ له فی الحقیقة لاحظ له فی المعرفة فالمعرفة ثمرة الحقیقة والطریقة ثمرة الشریعة فالشریعة اصلها واساسها والطریقة فرعهاو ثمرها

گویا شریعت درخت ہے اور طریقت، حقیقت و معرفت اس کے فروع اور پھل ہیں شریعت علم احکام ہے طریقت ان احکام پر عمل کرنا ہے اور حقیقت اس عمل میں اخلاص کا ہونا ہے اور نتیجہ مشاہدہ حق ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت محمدی ﷺ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

(ضبط وترتیب: مولانا شیر علی شاہ صاحب الحق ج ۲، ش ۴)

مدنی شیخؒ کی مجلس میں

ملفوظات حضرت مولانا شیخ عبدالغفور العباسی مہاجر مدنی قدس سرہٗ

جامع و مرتب احقر سمیع الحق غفرلہ بزمانہ قیام مدینہ ۱۳۸۳ھ مقام مدینہ طیبہ علی صاجہا الصلوٰۃ والسلام زمانہ
ملفوظات ۲۲ رمضان المبارک تا ۲۸ ذی قعدہ

۱۳۸۳ھ میں مدینہ طیبہ کی پہلی حاضری اور طویل قیام کے دوران حق تعالیٰ نے حضرت مولانا عباسی مرحوم کی مجالس میں شمولیت اور بعض دفعہ ارشادات قلمبند کرنے کی توفیق عطا فرمائی پھر یہ ملفوظات صاحب ملفوظات کو سنانے اور ان میں اضافہ وترمیم کرانے کا موقع بھی ملا، اب انہیں خطبات مشاہیر میں شامل کیا جا رہا ہے کہ یہ بھی ایک گونہ منبر حقانیہ کا فیض ہے............ (سمیع الحق)

شاہ غلام علی دہلوی کا فیض مولانا خالد رومی کے ذریعہ پھیلا

فرمایا! مولانا خالد رومی بہت بڑے عالم اور بزرگ ہیں کردستان کے باشندے تھے، علوم معقول ومنقول، فلسفہ، دینیات، علم اصطرلاب و ساحتہ و ہندسہ کوئی فن فنون اور علوم کا ان سے نہیں چھوٹا تھا، اسی طرح علوم ریاضی میں جامع عالم تھے، نہایت استحضار تھا۔ ”رشحات“ ایک کتاب علم تصوف میں ہے، اس کے حاشیہ پر مولانا

کے حالات تھے اس میں یہ قصہ لکھا ہے کہ میں باوجود ان تمام علوم وفنون کے اپنے قلب کو خالی پاتا تھا، نہ ذوق تھا، نہ شوق اور نہ ذات حق سے لگاؤ، نہ جمعیت خاطر اور نہ قلب میں سکون پاتا تھا اس دوران حرمین الشریفین حاضر ہوا اصل مقصود حج و زیارت تھا، مگر ایک کامل و مکمل شیخ سے ملنے کا داعیہ بھی دل میں تھا کہ قلب سے جمود ختم ہو جائے، پہلی حاضری مدنیہ منورہ ہوئی مشائخ، فقراء، صلحاء سے طمانیت قلب کی تلاش میں ملنے لگا یہ زمانہ دولت ترکیہ کا تھا مشائخ اور صوفیاء پر بھی بندش نہ تھی، حرم نبوی ﷺ ہی میں سب خدمتیں درس اور ارشاد و اصلاح کی ہوتی تھیں۔

علم شریعت، عقیدہ اہل سنت، نسبت نقشبندیہ خوش بختی کی علامت

مسجد میں علماء کا مجمع لگا تھا، میں بھی حاضر ہوا، ایک بزرگ تقریر فرما رہے تھے کہ تین چیزیں جس بندہ کو خدا نے دیں وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ (۱) علم شریعت جو اساس اور بنیاد ہے ورنہ غلط راستہ پر بھٹک جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ (۲) عقیدہ اہل سنت والجماعت کا رکھتا ہو نہ وہابی ہو، نہ لامذہب ہو، نہ بدعتی ہو کہ شرک و رسوم اور بدعات میں گرفتار ہو جائے۔ (۳) اس کا سلسلہ حضرات نقشبندیہ سے قائم ہو، نسبت نقشبندیہ اس کو حاصل ہو مولانا خالد رومیؒ نے فرمایا! کہ میں نے سوچا کہ الحمد للہ خدا نے عالم شریعت بھی بنایا علم بھی صحیح دیا ہے، اور عقیدہ بھی صحیح ہے، لیکن تیسری چیز کی کمی ہے کہ قلب نسبت سے خالی ہے۔

مکہ جاتے وقت یمانی فقیر کی نصیحت

میں نے مجمع سے دعا کی درخواست کی کہ خداوند تعالیٰ نسبت بھی صحیح عطا کر دے، سب نے مسجد نبوی ﷺ میں میرے لئے دعا فرمائی اس کے یہاں کے ایک یمانی فقیر سے میرا لگاؤ ہوا مگر اتنا نہیں کہ ان سے ارتباط قائم کروں صرف اس کی مجلس میں شرکت کرتا، اور

جس وقت میں نے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ کیا تو ان کی خدمت میں حاضر ہوا کہ شیخ دعا میں یاد فرمایا کریں اور مکہ معظمہ کے بارہ میں کچھ وصیت بھی فرمادیں ، دعا فرمائی اور وصیت بھی کی کہ وہاں وقت ضائع نہ کرنا بلکہ سارے اوقات ، طواف ، نفل ، تلاوت ، ذکر اور قضا نمازوں کے اعادہ وغیرہ عبادات میں لگانا اور حرم مکہ میں کسی پر تنقید و جرح سے ہر حالت میں بچنا اپنے کام میں لگے رہنا (اس کے بعد ان سے رخصت لیکر مکہ معظمہ گیا) اور جس وقت میں نے طواف قدوم شروع کیا تو اسی اثنا میں ایک شخص کو دیکھا جو شاذ روان (خانہ کعبہ کے چاروں طرف پشتبانی کے طور پر جو پتھر ہے اسے شاذ روان کہتے ہیں) کعبہ کو تکیہ لگائے بیٹھا ہے ، سرخ داڑھی رکھتا ہے مجھے خیال ہوا کہ ہم لوگ بلاد بعیدہ نائیہ (یعنی دور دراز شہر) میں رہ کر خانہ کعبہ کے جہت کو پیٹھ اور پاؤں تک نہیں پھیلاتے اور اس گستاخ نے عین خانہ کعبہ کو پیٹھ کر کے تکیہ لگایا ہے ، اس خیال کا آنا تھا کہ اس شخص نے کہا کہ أنسیت نصیحة الشیخ الیمانی " تم یمنی شیخ کی نصیحت بھول گئے؟" میں سمجھا کہ یہ تو کوئی صاحب کشف ہے میری تنقید اور اعتراض کا کشف اس کو ہوا ، میں جلدی سے اس کے پاس دوڑا اور عرض کیا کہ علمنی مما علمك الله "اللہ کے دئے گئے علم سے مجھے بھی کچھ سکھا دے"

یمنی شیخ کا ہندی شیخ کامل کی طرف اشارہ

اور عرض کیا کہ میں عرصہ سے کسی شیخ کامل کی تلاش میں ہوں ، انہوں نے ہندوستان میں شاہ غلام علی دہلوی مجدّدی کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں جائیے ، میں سمجھا کہ نصیب حجاز مقدس میں نہیں ہے جس طرح جسمانی ارزاق مقرر ہیں اسی طرح روحانی غذا اور ارزاق بھی مقدرات خداوندی میں سے ہیں ، یہ غذائے روح ہے الغرض ہندوستان روانہ ہو کر پہلے پانی پت میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ سے ملاقات کی وہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے خلیفہ تھے ، اور شاہ غلام علی بھی ، عالم را عالم و ولی را

ولی می شناسد، خالد رومی کی گفتگو قاضی صاحب نے سنی تو پہچان گئے، کہ عالم اجل ہے، حضرت قاضی صاحب بھی بہت بڑے پایہ کے بزرگ اور عالم تھے، تفسیر مظہری ان کی تصنیف ہے، خیال آیا کہ حضرت خالد رومی کچھ فیض ان سے حاصل کر لیں جب توجہ دینے لگے تو اثنائے توجہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کا تمثال ان کو ظاہر ہوا فرمایا جاؤ! تمہاری قسمت شاہ دہلوی کے ہاں ہے ادھر شاہ دہلوی کو ان کی آمد کا علم ہوا تو خدام جماعت سے ہدایت کی کہ جاؤ! ایک عالم جلیل بہ قصد اصلاح باطن میرے پاس آرہا ہے، الہامات صحیحہ تھے، کشف و انوار تھے تو فرمایا کہ جس وقت وہ آجائیں تو اس کا اکرام کر کے یہاں لے آؤ یہی زمانہ ہمارے احمد سعید مدنی اور ان کے بھائی شاہ عبدالغنی مجددی کا تھا یہ دونوں حضرات یہاں بقیع میں مدفون ہیں، اور اسی زمانہ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مکہ معظمہ میں تھے، دہلی میں جب غدر ہوا تو احمد سعیدؒ وہاں سے نکلے، جامع مسجد دہلی میں جہاد کا علم اٹھایا پھر قلعہ ہمایوں میں تین دن چھپے رہے، انگریزوں کا وارنٹ لگا رہا پھر ڈیرہ اسمٰعیل خاں وغیرہ قبائلی علاقوں سے چھپ چھپا کر نکلے اور مدینہ طیبہ روانہ ہوئے، بہر حال خدام نے حضرت خالد رومی کو شاہ غلام علی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا، انہوں نے بلا انتظار اشارۂ باطنی سے انہیں بیعت کر دیا نو مہینے وہاں رہے اور برابر سقاوہ، وضو خانہ وغیرہ میں مشک بھر بھر کر ڈالتے رہتے کہ مہمان اس سے وضو کریں اور حلقہ میں بھی تادباً و تواضعاً مع الشیخ صفِ نعال میں بیٹھتے۔

مولانا خالد رومی کا علوم ظاہری و باطنی میں مقام

شیخ نے خلافت مطلقہ کی اجازت دی اور فرمایا! ہر چہ بود گردی ہمراہ خود برد "یعنی جو کچھ تھا گردی عالم اپنے ساتھ لے لیا گیا" ویسے ہی ہوا مولانا خالد رومی کا لقب علوم ظاہری و باطنی دونوں میں تکمیل کی وجہ سے ذوالجناحین ہے یعنی دو پروں والے تھے، علوم

تو ان لوگوں کے تھے کہ کمال علمی بھی اور پھر کمال نسبت بھی رکھتے تھے، رخصت ہوتے وقت اپنے شیخ سے کہا کہ حضرت جس علاقہ اور ملک میں میرا جانا ہے وہاں رفاعیہ اور شاذلیہ وغیرہ سلسلے ہیں، نقشبندیہ کو کوئی نہیں پہچانتا، فرمایا جاؤ! وہ لوگ تمہارے ہاتھ چومیں گے، تم ہی تم ہو گے، استقامت سے لگے رہو پھر کیا ہوا؟

محبوبیت اور فیضان عام اور حاسدین کی سازشیں

عجیب فیضان جاری ہوا اور شاہ دہلوی کے زمانہ میں ایسا فیضان کہ سبحان اللہ عجیب حالت تھی، مقبولیت کی وجہ سے علماء اور مشائخ رسم و رواج نے مخالفت شروع کر دی یہاں تک کہ ان کی تکفیر پر رسالہ لکھا گیا چھپ گیا تو بادشاہ وقت کو بھی پیش کی گیا، بادشاہ نے پڑھ کر شیخ کو حاضر ہونے کا حکم دیا کہ ان کی صورت، سیرت، گفتار و کردار بھی تو دیکھ لوں، اس وقت کے سلاطین زمانہ بھی تو دماغ رکھتے تھے، کلام، صورت، سیرت دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ شخص بھی کافر ہے تو پھر اس ملک میں مسلمان ہے ہی نہیں۔

بادشاہ وقت قدموں میں

پھر تو اتنا عروج ہوا کہ اللہ اکبر! بادشاہ خود عقید تمند ہوا اور اجازت وعظ و ارشاد کی دیدی، مخالفین بھی اپنے کام میں لگے رہے، ایک شخص نے مریدوں کو پریشان کرنے کی خاطر ایک دفعہ ختم خواجگان کے دوران آ کر کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تمہاری آنکھیں نکالی گئی ہیں کان اور زبان کاٹے گئے ہیں، اس کا خیال یہ تھا کہ معتقدین یہ سن کر بدظن ہو جائیں گے۔

خواب کی مبارک تعبیر

شیخ سمجھ گئے اور فرمایا کہ یہ تو بڑا مبارک خواب ہے اور کہا کہ آنکھیں محرمات

سے نکالی گئی ہیں ، زبان اور کان جھوٹ اور فواحش بولنے اور محرمات ومنکرات دیکھنے اور سننے سے روک دی گئی ہیں ، پاؤں منکرات کا قصد کرنے سے روک دیئے گئے ہیں یہی تیرے خواب کی تعبیر ہے پھر ایک معقول انعام بھی اس شخص کو دیدیا وہ شخص نہایت شرمندہ ہوا معافی مانگی اور صحیح واقعہ بیان کیا کہ مخالفین کی سازش اور پیسوں کے لالچ میں آ کر میں نے یہ کام کیا الحمد للہ کہ خدا نے مجھے ہدایت دی اور ان کے مقررہ پیسوں سے زیادہ انعام سے بھی نوازا ، اب تو ان کا انکے ممالک میں ایسا فیض ہے کہ خود نقشبند یہ کا نام بھی نہ رہا ، جب کسی سے پوچھو من أنت تو جواب میں انا خالدی (میں خالدی ہوں) سنیں گے ، یہ خواجہ دہلوی کا فیض ہے کہ عالم میں حضرت خالد رومیؒ نے اسے پھیلا دیا تو علم ہو ، صحیح اور اس کے ساتھ ایسا فیض تب مخلوق کو فائدہ ہوتا ہے۔

صفات سلبیہ اور شئون

فرمایا ! ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ یہ کام علماء کا ہے ، مثلاً کل آپ نے (احقر راقم ملفوظات) صفات سلبیہ اور شئو نات کے بارہ میں پوچھا تھا ، اور میں نے بتلا دیا کہ سلبی صفات میں نفی کا معنی موجود ہے ، قدم ، حدوث کی نفی کرتا ہے قائم بالذات ، نفی قیام بالغیر کی کرتا ہے مخالفت مع الحوادث سے مشابہت مع الحوادث کی نفی ہوتی ہے اسی طرح وحدانیت بھی سلبی صفت ہے کہ ذات اور صفات میں ان کی شبیہہ کی نفی اس سے ہوتی ہے اسی طرح وحدانیت بھی سلبی صفت ہے اور ذات اور صفات کی درمیانی حالت کا نام شئون ہے مثلاً قدرت صفت اور قدیر اسم ہے اللہ کا رحمت صفت اور رحیم اسم ہے یعنی مشتقات اسماء ہیں اور مشتق منہٗ صفات ہیں اسی طرح تکوین صفت ہے اور مکون اسم ہے کلام صفت اور متکلم اسم ہے اب ذات وصفات کے درمیاں جو حالت ہے اسے شئون کہتے ہیں ، یہ صفت اعتباری ہے جیسے بین الموضوع والمحمول' نسبت رابطی ہوتا ہے ، مثلاً

علیت ذات حق اور علم کے درمیان کیا چیز ہے؟ اب ان باتوں کو عوام کیا جانیں ان کو تو سرسری اذکار اور لطائف بتلا دیئے جاتے ہیں۔

حق مذاہب اربعہ اور سلاسل صوفیہ میں منحصر ہے

فرمایا! اس تصوف اور اصلاح باطن کے طرق پر ہزاروں کروڑوں لوگ متفق چلے آرہے ہیں، اور صرف عوام ہی نہیں بلکہ اہل حق اور علماء اجلہ ایسے اشرف علم کی مخالفت غلط چیز ہے اسی طرح مذاہب اربعہ پر اجماع ہے کہ حق ان میں دائر ہے تو اس کی مخالفت غلط چیز ہے ان علماء، فقہا اور صوفیہ کے مقامات تک کوئی نہیں پہنچتا، لوگ آج کل غلط قسم کی صحبتوں سے برا اثر لے لیتے ہیں موالک، شوافع، حنابلہ، احناف، سب میں بے حدو حساب صوفیاء عارفین اور بزرگ گزرے ہیں۔

شریعت وطریقت ایک شیبانی چرواہے کی نظر میں

فرمایا! امام احمدؒ نے امام شافعیؒ پر اعتراض کیا کہ تم کیوں ایک شیبانی چرواہے کی طرف دوڑتے پھرتے ہو، اس میں تو نے کیا دیکھا ہے، انہوں نے فرمایا کہ چلو! تم بھی ایک دن میرے ساتھ چلو، لے گئے سوال کیا فی کم کم؟ اس نے جواب دیا کہ شریعت میں یا طریقت میں، شریعت میں تو فی اربعین شاۃ شاۃ ہے ''چالیس بھیڑوں میں ایک زکوۃ میں دینی ہے'' اور طریقت میں تو سب کچھ اللہ کا ہے، ہمارا کچھ بھی نہیں ہے۔

اخلاص اور دوام ذکر مصاحبت کاملین سے پیدا ہوتی ہے

فرمایا! اگر یہ چیز (اخلاص اور خشیت) حاصل ہو تو مقصد حاصل ہو گا ورنہ......

ع راہے کہ تو می روی بترکستان است

والا معاملہ ہو گا اگر اخلاص ہو اور ریا و خودی سے ہر عمل دور ہو تو مزا ہے اور یہ

روح ہے تمام علوم کے،لیکن اخلاص اور جمعیت قلب ارباب ، اخلاص و جمعیت کی مصاحبت سے پیدا ہوتی ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے عن أبی هريرة أن النبیﷺ قال الرجل علیٰ دِینِ خلیلِهِ فلینظر أحدكم من يخالِل (سنن ابی داؤد ،ح: ۴۸۳۳) دیندار سے دوستی کرو گے تو دین آئے گا ، بے دین سے صحبت ہو گی تو بے دینی پیدا ہو گی جو لوگ غلط صحبت میں جائیں گے،تو تمام حالات اور معاملات غلط ہو جائیں گے اچھی صحبت میں صفات حمیدہ پیدا ہوں گی ، اور صفات ذمیمہ کٹ جائیں گے اور یہ چیز حاصل ہوتی ہے دوامِ ذکر سے اگر شیخ معتلد ہو، معتقد صوفیاء ہو، وہابیت وغیرہ سے دور ہو مگر ضرور رنگ چڑھتا ہے خالی نہیں رہتا، آجکل یا تو ذکر نہیں ، اگر ہے تو اتباع سنت نہیں ، عقیدہ نہیں غلط رسموں سے نہیں بچتے ، سلف صالحین کے طرق پر نہیں چلتے ، لوگ لهوالحديث میں گرفتار ہیں ، رات بھر گانے سنتے ہیں ، ڈھول سنتے ہیں حالانکہ قرآن کے سننے سے انوار پیدا ہوتے ہیں،توحید کا مادہ بڑھتا ہے کیونکہ یہ ذات پاک کا کلام ہے، اس کے پاک اثرات ہیں، کسی منافق کے کلام کے اثرات بھی غلط ہوتے ہیں ، ظلمت ہوتی ہے دل مردہ ہوتا ہے۔

روضہءنبوی ﷺ کی خوشبو اور بلا واسطہ فیض

فرمایا! پہلی مرتبہ جب حج کر کے میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر جالی مبارک کے سامنے کھڑا ہوا تو جالی مبارک سے اتنی خوشبو آ رہی تھی کہ میرے منہ سے بے اختیار نکلتا کہ یہ کافر لوگ کیوں یہاں نہیں آتے کہ حضورِ اقدس ﷺ کی زیارت کر کے ایمان لے آئیں اور وہ خوشبو ایسی تھی کہ مجھے دماغ تک محسوس ہوتی تھی اسی دوران ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ مواجہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں ، حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر شریف سے فیض و انوار اٹھتے ہیں اور امواج کی طرح جالی مبارک سے نکل کر میرے

قلب کی طرف آتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ جو فیض بالواسطہ ملتا تھا، اب بلا واسطہ مل رہا ہے اور مجھے حیرانی ہے کہ میں اس فیض کو کیسے برداشت کرسکوں گا، جب خواب سے بیدار ہوا تو عجیب خوشی اور انشراح کی کیفیت تھی۔رحمت کا وہ عظیم الشان دریا اب بھی مدینہ طیبہ میں بہتا ہے، میرا مشاہدہ ہے اور مجھے اس خواب کی حلاوت بھی کافی عرصہ تک محسوس ہوتی تھی۔

خواب میں حضور ﷺ کی زیارت

پھر ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک مقفل ہے، اور اسکی چابی مجھے دی گئی ہے۔ میں نے چابی لی دروازہ کھولا اندر دیکھا تو اوپر نیچے گلاب کے پھول دیکھے اور درمیان میں حضور اقدس ﷺ نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور بے حد خوش ہوئے، میں نے دل میں کہا کہ میرے متعلقین اور احباب واعزہ کہاں ہیں کہ انہیں بھی حضور ﷺ کی زیارت کراتا، اٹھا تو بے حد بشاشت تھی، میں اب بھی وہ کیفیت نہیں بھول سکتا۔

خواب میں حضور ﷺ کے بیعت

اسی طرح میں نے اپنے ملک میں ایک دفعہ خواب دیکھا کہ گاؤں میں ہمارے اپنے گھر سے مسجد کی طرف حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جارہے ہیں حضور ﷺ نے مجھے فرمایا! کہ میں آپ کو بیعت کرانا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ حضور! میں تو بزرگانِ نقشبندیہ سے بیعت ہوں جن کا سکونت مدینہ طیبہ میں باب جبرائیل کی طرف بقیع میں ہے فرمایا ہاں میں تمہیں خود اہل بیعت کے سلسلہ میں بھی بیعت کرنا چاہتا ہوں قادری سلسلہ میں میں نے وضو کیا پھر مجھے حضور اقدس ﷺ نے خود بیعت فرمایا یہی انہی کا فیض ہے کہ جہاں بھی جاتا ہوں لوگ جمع ہوجاتے ہیں اور میرے نزدیک خواب

اولیٰ ہے یقظہ اور کشف سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے من رآنی فی المنام فقد رأنی(صحیح بخاری، ح: ۱۱۰)

جنت البقیع میں بزرگانِ دیو بند کے اساتذہ کی آرامگاہ

مجھے اس زمانہ میں علم نہ تھا کہ باب جبریل کی طرف شاہ ابوسعیدؒ اور شاہ احمد سعیدؒ، شاہ عبدالغنی مجددیؒ دہلوی حضرت آدم بنوریؒ سیدنا عثمان بن عفانؓ کے پہلو مبارک میں دفن ہیں اب میں جب بھی جاتا ہوں وہاں فاتحہ پڑھتا ہوں(۱) بزرگانِ دیو بند کے اسانید میں ان حضرات کا نام نامی موجود ہے حضرت شاہ احمد سعید مجددی علیہ الرحمۃ کا مسجد نبوی ﷺ میں حلقہ ہوتا تھا لکھا ہے کہ فرماتے کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض حضرات کو خود توجہ دیتے ہیں، بڑے متورع بزرگ تھے، اور حاجی صاحب مرحوم کا زمانہ پایا تھا یہ کہنے کی باتیں نہیں تھیں مگر اس وقت زبان پر آگئیں......

ع گرچہ من ناپاک ہستم خود را بپا کاں بستہ ایم

اصلاح خلق کی خاطر مدینہ سے باہر کا سفر

بحمد اللہ میری زنجیر اور رشتہ اوپر سے مضبوط ہے، میں غلط باتوں کی تلقین نہیں کرتا، مقصد احیاء سنن ہے، ترویج شریعت ہے اس لئے باہر جاتا ہوں اگر یہ چیز نہ ہوتی تو مدینہ طیبہ سے باہر کبھی بھی نہ نکلتا میں خود جاتا نہیں وہ لوگ بلاتے ہیں، بحمد اللہ ڈاکو

---

(۱) احقر جامع ملفوظات کو بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب ملفوظات قدس سرہ کی رہنمائی اور نشاندہی سے ان حضرات کے مزارات پر فاتحہ خوانی کا شرف بخشا، نسبت باطنی اور انوار و برکات کی وجہ سے حضرت مرحوم کو جنت البقیع میں اس مقام سے بے حد الفت تھی اور حسن اتفاق کہ حضرت اقدس کو بھی اس مقام پر خوابگاہ آخرت میسر آئی، فضیلت اور شرف کے لحاظ سے اکثر علماء داخلہ نے بقیع میں حضرت عثمانؓ کے مرقد مبارک کو اولیت دی ہے (س)

اور چرسی قسم کے لوگ ان اسفار میں تائب ہو گئے ہیں یہ محض خدا کا فضل ہے، یہ میرا کام نہیں قدرت کا فضل ہے مجھے شرف دے رہا ہے حضور اقدس ﷺ کی برکت ہے اب کام دین کا ہو رہا ہے بدع و منکرات کو مٹایا جا رہا ہے میں تو یہی کہتا ہوں کہ سگریٹ چرس وغیرہ چھوڑنا ہوگا، بیوی کا پردہ کرنا ہوگا، جس سے کہا اس نے سر رکھ لیا، پھر مجھے رونا آنے لگتا ہے کہ یہ تیرا کام نہیں اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ تجھ سے کام لینا چاہتا ہے۔

دنیا داری کے الزام کا ڈر جنوبی افریقہ جانے سے انکار

فرمایا! کہ جنوبی افریقہ میں نیروبی کے لوگوں نے بہت کوشش کی کہ تم یہاں کم از کم ۱۵ دن کے لئے آجاؤ میں نے کہا کہ نہیں آسکتا، پاکستان بھی اس لئے جاتا ہوں کہ وہاں رشتہ دار ہیں، اقارب ہیں، پھر وہاں دنیا داری نہیں ہے اگر افریقہ جاؤں تو لوگ کہیں گے کہ عبدالغفور دنیا داری کیلئے افریقہ گئے پھر میں جو کہوں گا وہ مانو گے بھی نہیں، نہ ڈاڑھی کٹوانا چھوڑو گے، نہ اور برائیاں ترک کرو گے تو ایسے آنے سے کیا فائدہ؟

پیری مریدی کا اصل مقصد

فرمایا کہ پیری مریدی کا اصل مقصد تو شریعت پر لگانا اور حضور اکرم ﷺ کی صحیح محبت اور اتباع سنت پیدا کرانا ہے اگر ایسا پیر مل جائے تو پیری کے لائق ہے بشرطیکہ اسکی زبان میں اثر ہو اگر ایسا پیر چپ اور خاموش بھی بیٹھا رہے تب بھی فیض سے خالی نہیں ہوتا من لم ینفعه سکوتنا لم ینفعه کلامنا یہ ہمارے بزرگوں کا مقولہ ہے، یعنی جنہیں ہماری خاموشی سے فائدہ نہ ہو اسے ہماری باتوں سے بھی فائدہ نہیں ہوگا لان القلب یاخذ من القلب و الطبع یاخذ من الطبع تاجر کے ساتھ بیٹھو گے تو اس کے اثرات قلب پر پڑیں گے الصحبة موثرة صحبت بہر حال مؤثر ہے، الحمدللہ آج میری طبعیت ٹھیک ہے آرام ہے تو یہ چند باتیں خدمت میں عرض کیں۔

غرور سے اجتناب

فرمایا: دنیا فانی ہے موت سر پر ہے، انسان کو محتاط رہنا چاہئے نہ علم پر غرور ہو، نہ، مال پر، نہ تقویٰ و شیخی پر اور نہ دنیا پر کیونکہ یہ سب چیزیں کچھ بھی نہیں بلکہ عمل ضروری ہے صرف باتوں سے کام نہیں چلتا......

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ اندریں راہ فلاں بن فلاں چیزے نیست

علم وہ ہے جس سے عمل پیدا ہو، عمل وہ ہے جس میں اخلاص کی جان ہو، اخلاص وہ ہے جس سے خوف وخشیت پیدا ہو، اور اگر خوف پیدا ہو تو عجز و درماندگی پیدا ہوگی، سوئے گا تو جلدی اٹھ کر روئے گا اور گڑگڑائے گا، بدن پر ہر وقت خوف طاری ہوگا، اللہ کا فرمان ہے حدیث قدسی ہے کہ اناعند منکسرۃ قلوبھم ''میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے ساتھ ہوں۔''

صالحین پر تنقید سے گریز

فرمایا: کہ ایسا علم جس میں صالحین اور سب پر تنقید ہی تنقید ہوتا ہی ہے بلکہ اپنے نفس پر بدظنی کرتے رہو......

مرا پیر دانائی مرشد شہاب
دو اندرز فرمود بر روئی آب

خودی کے بت کو توڑ دو، یہاں لوگ حج کرنے آکر اوروں پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں، تمہیں کیا ہے؟ اپنا کام کرتے رہو یہاں شیاطین بھی اچھی طرح گمراہ کراتے ہیں، یہ تو امتحان اور عشق کا سفر ہے، ادب کا مقام ہے ہم تو عبید الامتنان ہیں نہ کہ عبید الامتحان۔

فاقہ، قناعت، یادحق اور ریاضت: لفظ فقیر کے چار حروف کے اچھے اور برے اشارے

فرمایا: کہ سلوک آج کل کہاں ہیں؟ کرنے والے کہاں ہیں؟ ہماری تو صرف تبلیغ ہے، مکہ مکرمہ میں ہمارے ایک سید صاحب ہیں، میں نے ان سے ذکر کی حالت پوچھی تو کہا کہ بریانی زردے کھاتے ہیں مجاہدہ کہاں ہوتا ہے؟ شاہ غلام علی دہلویؒ نے فرمایا کہ لفظِ فقیر میں چار حروف ہیں (ف) میں فاقہ کی طرف اشارہ ہے تو فاقہ کشی کہاں ہے (ق) میں قناعت کی طرف اشارہ ہے تو قناعت ہم لوگوں میں کہاں ہیں (ی) میں یادِ حق کی طرف اشارہ ہے (ر) میں ریاضت کی طرف اشارہ ہے تو وہ کہاں ہے؟ اگر فاقہ کرلیا تو فضل رب پیدا ہوگا تو وہی ف فضل بن جائے گا اگر قناعت کی تو قربِ حق حاصل ہوگا یادِ حق میں لگا رہا تو اس کو بھی یادحق حاصل ہوگی اور ''ر'' سے رحمتِ حق حاصل ہوگی ورنہ ''ف'' فضیحت ''ق'' قباحت ''ی'' سے یاس اور ''ر'' سے رسوائی کا موجب بن جائے گا۔

تبلیغ برائے اصلاح، ذکر اور صحبت حق

فرمایا: ہم نے تبلیغ کو ایک ذریعہ بنادیا ہے ورنہ سلوک کہاں؟ سلوک والے لوگوں کو ٹالتے تھے کہ جاؤ استخارہ کرو، غور وفکر کرکے بیعت کی فکر قائم کرو مگر ہم پھنساتے ہیں اور خود بلاتے ہیں تاکہ کسی طرح ادھر آجائے اور جس قدر اس راستہ سے اصلاح ہوتی ہے، بندگانِ حق کے ذریعہ سے، زبانی تعلیم سے اتنا اثر ہوتا جتنا اثر صحبت اور حال سے ہوتا ہے، صحیح طبیعت والے کے قلب سے صحیح اثرات کا انعکاس ہوگا بری طبیعت سے برے اثرات کا انعکاس ہوگا اسلئے ذکر اور صحبتِ صحیح اس زمانہ میں حفظ ایمان کیلئے ضروری چیز اور بہترین سامان ہے

عالم باعمل شیخ کامل سے بیعت قرون خیر سے جاری

فرمایا: یہ بیعت ابتدائے اسلام سے خاص و عام (علماء وعوام) میں جاری رہی، ہر زمانہ اور ہر قرن میں اہل اللہ کے ہاتھ پر علماء اور عوام نے بیعت کی ہے یہ بیعت بیعتِ توبہ ہے، ایسے شیخ کو تلاش کرے جو عالم شریعت ہو، باعمل ہو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہو، اس کا سلسلہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچ چکا ہو، تمام ظاہری، باطنی چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کرائے اور بیعت کرنے والا آئندہ زندگی کیلئے اس بات کا وعدہ کرے کہ جہاں تک ہو سکے زندگی میں حضور ﷺ کی شریعت کی پیروی کروں گا اور خلاف شرع کام نہیں کروں گا، مقصد اس بیعت سے قرب حق و رضائے حق ہے تاکہ آئندہ زندگی سنت اور شریعت والی زندگی ہو تاکہ خاتمہ ایمان پر ہو، اگر صغیرہ گناہ پر مداومت کی جائے وہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے، انگریزی بال رکھنا، داڑھی منڈوانا سب گناہ ہیں،

پاکستانیوں میں انابت کا جذبہ

ایک شخص کو بیعت کے وقت فرمایا: کہ پاکستانی زمین بڑی عجیب ہے، بڑی سرسبز ہے، قبولیت کی صلاحیت رکھتی ہے، لوگوں میں انابت اور توبہ کا جذبہ موجود ہے۔

داڑھی کی اہمیت: مولانا مودودی پر تنقید

فرمایا: ایک مجلس میں ایک صاحب مودودی جماعت کے امیر تھے، میرے سامنے اسکی اور جماعت کی بڑی تعریفیں کرنے لگے میں نے ڈانٹ دیا، کہ اتنی تیز باتیں مت کرو، سیاست تو ہمارا دین ہے، دین پر چلنا ہی سیاست ہے، افراد کی اصلاح کرو تو سیاست خود بخود ٹھیک ہو جائے گی، مودودی کا کام مجھے بتلاؤ اور میں ایسے بے شمار ایک ایک فرد کی مثالیں پیش کرتا ہوں کی ان کے ایک جگہ جانے سے سینکڑوں کی اصلاح

ہوجاتی ہے، داڑھی چھوڑنے لگتے ہیں گناہوں سے تائب ہوجاتے ہیں تم مجھے بتاؤ کہ مودودی صاحب نے کسی ایک کی بھی اصلاح کی کہ اس کا ظاہر بھی شریعت کے مطابق ہوجائے سب داڑھی کٹے ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ مجھے محمدی ﷺ داڑھی چاہئے مودودی داڑھی نہیں، مودودی کسی امام کا مقلد نہیں، کسی ایک بزرگ کا معتقد نہیں، اس نے صحابہؓ تک کو تنقید سے نہیں چھوڑا تو میں نے کہا کہ ایسے شخص کی تعریف مت کرو۔

پیدل حج میں لطف: خواب میں ابن عمرؓ کی ضیافت

بعد از نماز مغرب ایک دفعہ جب کہ مسجد نبوی ﷺ سے مکان جاتے ہوئے حضرتؒ کے ساتھ تنہا جارہا تھا تو فرمایا کہ ابتداء میں جب یہاں آیا تو کئی حج یہاں سے عرفات تک پیدل کئے پانی کی مشک اور سامان ضرورت اٹھاتے ہوئے جب ہمارے رفقاء پیدل جاتے اور ذکر واذکار میں محو ہوتے تو عجب لطف ہوتا اس قسم کے پر از مشقت حج میں پہلی دفعہ جو کیفیت محسوس ہوئی وہ پھر نہ ہوئی میں نے عرفات کے میدان میں عبداللہ بن عمرؓ کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے دو پلیٹوں میں دو تلی ہوئی مچھلیاں میرے سامنے رکھیں اور فرمایا کہ هذا حج مبرور وهذه عمرة متقبلة یہ ایک مقبول حج اور دوسرا مقبول عمرہ ہے۔

خوشبو مزار مبارک

ایک مرتبہ بعد نماز عصر مجلس میں قاری صاحب نے تلاوت فرمائی تو فرمایا کہ قرآن مجید کی یہ حلاوت کسی اور چیز میں نہیں یہ قرآن کریم کی نعمت ہے الحمدلله الذی اعزنا بالاسلام و شرفنا به میں جب پہلی بار حرم شریف میں حاضر ہوتا تو ایک عجیب خوشبو مزار مبارک کے اندر سے آتی تھی اور مجھے محسوس ہوتی تھی، جب رخصت ہوکر واپس جانے لگا تو رابغ تک محسوس ہوتی رہی، وہ ایک خاص قسم کی خوشبو تھی، جالی مبارک

اور قرآن پاک کی خوشبو اور حضور اقدس ﷺ کے مزار کے خوشبو سونگتا تو میری زبان سے بے اختیار نکلتا کہ کفار یہاں آ کر کیوں یہ خوشبو نہیں پاتے کہ مسلمان ہو جائیں؟ یہ کوشش چاہئے کہ اسلام کی نعمت حاصل ہو صحابہؓ کے اخلاق اور حضور ﷺ کی صفات نصیب ہوں۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مزار سے خوشبو

مولانا احمد علی لاہوری صاحبؒ کے وفات کے بعد مزار سے خوشبو آنے لگی تھی اور اخبارات میں بھی یہ خبر آئی تھی، اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا بیشک یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مثل أمتي مثل المطر لايدرى اوله خير أم آخره (ترمذی، ح: ۲۸۶۹)

''میری امت کی مثال بارش جیسی ہے اول میں بھی خیر ہے اور آخر میں بھی خیر ہے''

حضور اکرم ﷺ کی امت میں علماء، صلحاء اور مشائخ کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

بایزید بسطامیؒ کا انوکھا واقعہ: مولانا روم کا تبصرہ

بایزید بسطامیؒ ایک دن نصرانی لباس پہن کر نصاریٰ کے گرجے میں تشریف لے گئے ان کی عبادت کا ایک خاص دن ہوتا ہے جب پادری خطبہ دینے کھڑا ہوا تو اسکی زبان بند ہوگئی تو کہا کہ کسی اجنبی شخص کی وجہ سے میرے قلب پر اثر ہوا کہ زبان چلتی نہیں، لوگوں نے تلاش شروع کی مگر بایزید کو پہچان نہ سکے، جب پادری دوبارہ منبر پر کھڑا ہوا تو دوبارہ اس کی زبان بند ہوگئی تو پھر تلاش شروع کروائی اور کہا کہ ظاہری لباس کو مت دیکھو بلکہ اجنبی چہرہ اور صورت کو پہچاننے کی کوشش کرو، صورت نئی تھی تو حضرت بایزید کو پہچان گئے، پادری کو بتلایا تو وہ آیا، تو حضرت کی ہاتھ چومے اور فوراً کلمہ شہادت پڑھ لیا، اور کلمہ کیا پڑھا کہ مجلس میں جتنے لوگ تھے سب نے کلمہ پڑھا

مولانا رومؒ نے اس مقام پر لکھا ہے کہ شانِ الوہیت دیکھئے! کہ ایک شخص کو لباس نصرانیت پہنا کر سینکڑوں اور ہزاروں سے لباسِ نصرانیت اتروا دیتا ہے، تو اللہ والوں کی بعض ظاہری چیزیں اس قسم کی ہوتی ہیں اور اس سے بھی اتنا خیر ظاہر ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگوں پر تنقید سے بچائے۔

خواجہ عزیزاں رامتینیؒ کا اسلوبِ دعوت کے انوکھے واقعات

خواجہ عزیزاں رامتینیؒ سے کسی نے پوچھا کہ تصوف کیا ہے؟ فرمایا کہ اتصال و انفصال، جوڑنا اور توڑنا (اللہ سے جوڑنا اور مخلوق سے توڑنا)، سوال کرنے والا کپڑا بنتا تھا، جوڑنا توڑنا اس کا کام تھا، تو اس سائل کے پیشے کے مطابق اسے جواب دیا، ایک دفعہ آپ خوارزم تشریف لے گئے تو شہر میں داخلہ کے وقت فرمایا کہ بغیر اِذنِ ملکی اور خاص فرمان کے داخل نہیں ہوسکتا، بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ خواجہ عزیزاں اس شہر میں اِذنِ ملکی اور آپ کی سند سے داخل ہونا چاہتے ہیں، بادشاہ نے ہنسی مذاق کیا اور کہا کہ ہر نساج آئے گا اور اسے شاہی مہر دی جائے گی اور ہنسی مذاق میں اجازت دی اور مہر لگوادی اور شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کے مزدوروں کے پاس پہنچ کر کہا کہ آج عزیزاں کیساتھ کام کرو مزدوری بھی بہت ملے گی اور کام بھی آسان ہوگا، تو وہ مزدور راضی ہوگئے، تو انہیں اپنے ساتھ لیکر عصر تک بٹھایا نماز سکھائی، مراقبہ کروایا اور اچھی خاصی مزدوری بھی دی، تو دوسرے دن مزدوروں کا اور بھی جمگھٹا ہوگیا، یہاں تک کہ بازار میں مزدور نہ ملتا تھا، تو بادشاہ تک شکایت پہنچی کہ ایسا شخص آیا ہے اور اس نے یوں یوں سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور سارے مزدور اس کے پاس پہنچ گئے ہیں اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو سارا نظام گڑبڑ ہو جائے گا، کام کیلئے کوئی مزدور نہ ملے گا، بادشاہ نے خواجہ عزیزاں کو بلایا تو خواجہ نے فوراً کہا کہ میں تو بادشاہ کی اجازت اور مہر سے یہاں داخل

ہوا ہوں، بادشاہ نے یہ سن کر کہا کہ ارے! یہ تو بڑا عقلمند ہے، میں نے تو اسے دیوانہ سمجھ کر مذاق کیا تھا اور بادشاہ کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ بادشاہ مع اپنے مصاحب کے خواجہ صاحب سے بیعت ہوئے۔

شاہ خالد رومیؒ کا طرزِ عمل

ہمارے شاہ خالد رومیؒ نے مکہ میں ایک خلیفہ کو اپنی طرف سے رقم بھیجی کہ میں تم کو دیتا رہوں گا مگر کسی حاجی سے کچھ نہ لینا کہ ہمارے مشائخ پر کوئی ہاتھ نہ اٹھائے اور ان پر حرف نہ آئے، یہ تھے ہمارے اسلاف و اکابر......

أُوْلٰئِكَ آبَائِی فَجِئْنِی بِمِثْلِهِم

اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

جہاں بھی ہمارے بزرگوں نے قدم رکھا وہاں ایک عالم روشن کر دیا ہمارا مقصد بھی خدا کرے کہ صرف رضائے حق اور قرب حق ہو جائے، باقی سب (چھلکے) ہیں۔

مسجد نبوی ﷺ میں نماز کی فضیلت اور خواتین کیلئے پردے کا حکم

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت کہ ایک نماز کے عوض ایک ہزار کا ثواب ملتا ہے تو یہ مردوں کے لئے ہے عورتوں کیلئے نہیں بلکہ ان کیلئے گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے، خصوصاً اس زمانہ میں کہ عورت بناؤ سنگار کر کے اور عطر لگا کر جاتی ہیں تو اور بھی برا ہے، ہاں! چونکہ باہر دور دراز سے عورتیں سفر کر کے آتیں ہیں تو انہیں بھی چاہئے کہ سادہ اور باپردہ لباس میں جائیں، اگر پورے پردے میں جاتی ہیں شریعت کے حدود کے اندر رہتی ہیں تو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سنت کا اجر اور بدلہ انہیں دیدے۔

خواتین کی مساجد میں حاضری ایک فیشن

فرمایا! عورتوں کا مساجد میں جانا بھی آجکل فیشن بن گیا ہے، مسجد نبوی ﷺ میں فیشن کر کے جاتی ہیں اور وہاں جا کر باتیں کرتی ہیں اور گپ لگاتی ہیں، بلکہ اکثر لوگ آجکل ''حج کردن تماشا جہاں بودن'' کا مصداق بن گئے ہیں روح حج کی طرف آجکل بالکل توجہ نہیں لوگوں نے اسے سیر و سیاحت بنالیا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو آداب حج اور صحیح حج نصیب فرمائے۔

مدینہ کی تکالیف بھی ضیافت نبوی ﷺ ہے

ایک مریض کو مخاطب ہو کر فرمایا اس سفر میں مرض کا آنا، تکالیف کا آنا، سب کفارہ ہے ترقی درجات ہے، اور یہ تکالیف بھی ضیافت نبوی ﷺ ہے۔

تصوف کی حقیقت اور مقصد

فرمایا! تصوف کی روح اتباع سنت اور درستگی اخلاق و عبادات ہے میرا ایک رفیق تھا، میں نے اسے ایک دفعہ ڈانٹا اور ناراض ہوا، تو اس نے مجھے لکھا کہ تم اچھے اچھے کھانے کھاتے ہو، میں نے کہا کہ میرے بزرگ! تصوف خشک کھانے اور تر کھانے کا نام نہیں بلکہ حسن المعاملة مع الخلق و الخالق کا نام ہے کہ مخلوق کو بھی دھوکہ نہ دے اور خالق کو بھی دھوکہ نہ دے آجکل اس چیز کا لحاظ کم ہے لوگ کشف و کرامت، خوارق عادات وجد اور حالات میں پڑے ہوئے ہیں ہمارے حضرت بہاء الدین نقشبندیؒ فرماتے ہیں کہ کشف رابر کفش زند یہ سب قشور (چھلکے) ہیں ان کو پھینک دینا چاہئے مقصد صرف قرب حق رضائے حق رہے اور وہ محصور ہے حضور اقدس ﷺ کے عادات و اطوار میں ہر صورت میں جہاں بھی امکان ہو، معاملات ہوں، عبادات ہوں، اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا ہر چیز میں۔

اصطلاح تصوف نظر بر قدم

فرمایا! ''نظر بر قدم'' کے بارہ میں میرے شیخ فرماتے تھے کہ نظر بر قدم رسول ﷺ سالک کو ہروقت حضور ﷺ کے قدم پر نظر رکھنی چاہئے عادات، اطوار، عبادات اور معاملات میں۔

مدینہ کے پتھر کو بھی عقیدت اور محبت سے دیکھنے کا درجہ

فرمایا! ایک شاذلیؒ بزرگ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے کسی ایک پتھر کو عقیدت اور محبت سے دیکھنا قطب اور غوث کے دیکھنے سے بہتر ہے حضور ﷺ کے قدمین شریفین نے ان گلیوں کو مس کیا ہے پھر حضور ﷺ کی نظر کیمیا اثر سے تو مدینہ کے آس پاس کی کوئی جگہ خالی نہیں رہی عقیدت، اور ادب و احترام کی ضرورت ہے، پھر یہاں سے کوئی شخص خالی نہ جائے گا سیدنا، مصطفیٰ ﷺ کا دروازہ تو قیامت تک کھلا ہے جس کا جی چاہے وہ آئے اور لے جائے...... ع این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست

دین اور دنیا دونوں ملتے ہیں مگر محبت اور عقیدت شرط ہے۔

مدینہ منورہ پیدل سفر میں مشکلات اور حضور ﷺ کی مہمان نوازی

فرمایا! ایک دفعہ میں مدینہ طیبہ پیدل آرہا تھا، میرے بھائی مولوی عبدالقیوم صاحب جنکا انتقال ہو چکا ہے اور ایک دوسرے بزرگ مولانا مستجاب خان چترال والے ساتھ تھے، جو صحیح العقیدہ، شب خیز، کم سخن، تہجد گزار ہے، عاشق ہے، حضور ﷺ کا نام سنتا ہے، تو گریہ طاری ہوتا ہے ہم تینوں کا سفر پیدل تھا، جب "بیئر الشیخ" پہنچے، خادم میں تھا دونوں کا، مولوی صاحب عمر میں کچھ بڑے تھے یا قریب، اور بھائی چھوٹا تھا مستورہ سے بیر الشیخ تک کی منزل بہت سخت تھی، مولوی صاحب نے کہا تھکاوٹ اور سفر کی خشکی بہت چڑھ گئی ہے آج ہمارے لئے پلاؤ پکاؤ، پکایا کھا کر سو گئے تو خواب میں

دیکھا کہ مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوں، حضور اقدس ﷺ منبر پر تشریف فرما ہیں اور سو رہے ہیں مصافحہ کا خیال آیا، مگر آرام کے خیال سے تعرض کرنا مناسب نہ سمجھا اسی درمیان اپنے آپ کو خواب میں بیر الشیخ میں دیکھا کہ والدہ بھی ساتھ ہے اور دیکھا کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تشریف لائے ہیں شیخین (ابو بکرؓ و عمرؓ) بھی ساتھ ہیں میں نے والدہ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ حضور ﷺ کی دعوت کروں فرمایا کہ ہزاروں لوگ ہیں، کس کی دعوت قبول فرماویں گے؟ میں نے کہا میری دعوت اخلاص کی ہے قبول کر لیں گے اسی خیال میں تھا کہ جاگ اٹھا وہاں سے ابیار حسانی کی منزل ساتھ آٹھ گھنٹے کی ہے، ہم ذرا دیر سے ظہر کے بعد نکلے، چلتے چلتے صبح کا وقت ہوا، دیر سے نکلے تھے، ابھی منزل آئی نہیں تھی مگر اس وقت اندازہ یہ ہوا کہ منزل تک ۱۵ منٹ کا راستہ ہوگا بھائی کو میں نے پانی کی مشک اور چھتری دی اور خود استنجا کرنے ٹھہرا، فارغ ہوا تو غلطی سے دائیں طرف چلنے لگا اور منزل کا راستہ غلط ہو گیا چلتے چلتے دوپہر ہوئی، نہ پانی نہ چھتری نہ ساتھی، جنگلی راستہ تھا جس میں کسی انسان کی آمد و رفت نہیں تھی، اب سمجھا کہ حالت خراب ہے، سخت گرمی کا موسم، زندگی سے نا امید ہوا، پیاس بے انتہا تھی، خشک لو اور رات بھر کا چلا ہوا کہ اتنے میں ایک درخت نظر آیا اور خدا شاہد ہے کہ میں اس خیال سے ادھر چلنے لگا کہ وہاں جان دے دوں، کیکر کا درخت تھا جس میں پتے بھی نہ تھے، تو زندگی کی ظاہری امید کوئی نہ تھی۔

ضیف رسول ﷺ کو خوش آمدید اور ضیافت

وہاں پہونچا تو خدا کی شان کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی اور ٹھنڈی مشک لٹکی ہوئی ہے اور ایک بدو نے پلاؤ کی ایک دیگ چڑھائی ہے اور بار بار کہتا ہے کہ اهلاً و سهلاً و مرحباً بضيف رسول الله ﷺ ''نبی کریم ﷺ کے مہمان کو خوش آمدید'' فوراً پانی نکال کر پلایا

اور پلاؤ کی پلیٹ بھر کر میرے سامنے رکھ دی میں سمجھا کہ رحمت کا فرشتہ ہے جسے خدا نے یہاں بھیج دیا ہے پھر اس نے چائے بنا کر پلائی اور کہا کہ دوسری منزل کو ایک گھنٹے کا راستہ ہے، پہلی منزل تم نے ختم کر لی ہے اور تمہارے رفیق آدھی رات کو پہنچیں گے اور تم ابھی سے پہنچ گئے ہو اگر یہاں آرام کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ورنہ ابھی روانہ ہو کر وہاں سو جاؤ۔

جنگل میں منگل بھٹکے ہوئے ساتھیوں سے آملے

میں احتیاطاً اسی وقت اکیلا روانہ ہوا شفیہ منزل پر پہنچا اور وہاں لیٹ گیا صبح اشراق کے وقت ان کا قافلہ آیا بھائی بھی تھے اور مولانا چترالی بھی، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ لوگوں نے تمہاری تلاش سے منع کر دیا تھا کہ زندگی ہو تو مل جائے گا ورنہ تلاش میں تم بھی ختم ہو جاؤ گے الغرض میں نے یہ چشم دید واقعہ دیکھا کہ میرے لئے خدا نے جنگل میں منگل بنا دیا میرے پاس کچھ پیسے چار پانچ قرش تھے ساتھیوں کو دینے لگا کہ ان کے ساتھ تھا انہوں نے کہا نہیں تم تو حضور اقدس ﷺ کے مہمان تھے الغرض یہ سفر آخرت کا سفر ہے تکالیف پیش آتی ہیں جن پر خوشیاں کرے، صبر کرے اب تو موٹر ہے، برف ہے، پانی ہے، تربوز تک مل جاتا ہے اور عرفات میں ہر چیز مہیا ہو جاتی ہے اس زمانے میں لوگ منیٰ سے عرفات تک دو تین ریال کا پانی پی لیتے تھے۔

سفر حج میں تکالیف اور قدم قدم پر امتحانات

مولوی لطف اللہ صاحب (حضرت صاحب ملفوظات کے بھتیجے جو سامنے موجود تھے) کے والد صاحب نے ایک دفعہ صرف منیٰ سے عرفات تک ۵ ریال کا پانی خرید کر پیا، ٹھنڈا بھی نہ تھا، چھوٹے چھوٹے شربے (مٹی کی چھوٹی سی صراحی) تھے اس وقت لوگ اس سفر میں قدم قدم پر نفل پڑھتے تھے تمام راستہ میں اوراد، اذکار اور تلاوت قرآن کرتے تھے اور ہر چیز کو ذوق شوق سے دیکھتے تھے۔

اب تو حج کو سفر تجارت بنا دیا

اب لوگوں نے سفر حج کو تجارت بنا دیا بازاروں میں گھومتے ہیں مقصد ہی بھول گئے اب نہ دعا ہے، نہ ذکر و اذکار، نہ تلاوت، کچھ وہاں سے لانا اور کچھ یہاں سے نکالنا تو صحیح حج بہت بڑی محنت ہے اور اس زمانہ میں تو یہی حج کی شکل میں جہاد رہ گیا ہے اب کفار سے جہاد کہاں؟ اب تو کفار، مشرک، بدعتی سب سے ملتے ہیں ان کی نقلیں صورت سیرت چال ڈھال میں اتارتے ہیں حرمین میں انگریزی بال، ننگا سر اور ٹکٹائی، معلوم نہیں کہ یہ کون سا مقام ہے؟ انبیا کرام حرم مکی میں داخل ہو کر ادباً مع الحرم اپنے جوتے اتار لیتے تھے ہم تو روضہ شریف تک غلاظتوں سے بھرے ہوئے جوتے لیجاتے ہیں اور اصل چیز ادب ہے، اللہ تعالٰی توفیق دے اور حضور ﷺ کی سنت لباس، صورت، سیرت، اخلاق و عادات میں نصیب کرے پھر تو مزا ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں

مقصد مجاہدات سے باطن کا غسل ہے

فرمایا! اللہ تعالٰی کی شان ہے، جس طرح چاہیں مظاہرہ قدرت فرمادیں۔

فرمایا! کہ یہ دنیا فانی ہے، حیات مستعار ہے چند لحظات ہیں، کوئی بھروسہ نہیں، موت سر پر کھڑی ہے، اللہ تعالٰی کی ذات پاک ہے، وہ اپنے بندوں کی پاکی چاہتے ہیں کہ میرے بندے پاک ہو کر میرے پاس آئیں، جنت میں پاک لوگ جائیں گے آپ لوگ حج و زیارت کرنے اس غرض سے آئے ہیں کہ اللہ تعالٰی پچھلے گناہ معاف کر دے اور آئندہ پاک صاف رہیں، تو یہ باطن کا غسل ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

التائب من الذنب کمن لا ذنب له (سنن ابن ماجه، ح: ٤٢٥٠)

''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس سے کوئی گناہ سرزد ہی نہیں ہوا''

جس طرح بدن سے میل کچیل کی صفائی صابن پانی سے ہوتی ہے، ایسے ہی

دل کی صفائی توجہ (الی اللہ) سے ہوتی ہے، ان تمام طرق اور صحبت اہل اللہ اور ارشاد و تلقین کا مقصد یہی ہے کہ شریعت پر عمل اور اخلاص نصیب ہو، نہ اڑنا مقصد ہے، نہ اڑانا، نہ سمندروں کے اوپر تیرنا یہ چیزیں تو مسمریزم بھی کراتا ہے، کوا بھی ہوا میں اڑتا ہے، اسے کوئی بھی ولی، قطب یا غوث نہیں کہتا اللہ تعالیٰ نے قدرت سے ہوا کو ان کے لئے مسخر کر دیا ہے مچھلیاں بھی سمندر میں تیرتی ہیں، اگر آدمی بھی ایسا کرنے لگے تو کیا کمال؟ بھینس، خچر بھی سمندر میں تیرتے ہیں، خدا نے ان کو تیرنا سکھا دیا ہے ''سمندر'' نام کا ایک پرندہ ہے جو آگ کھاتا ہے تفسیر جلالین کے حاشیہ جمل میں اس کا ذکر ہے۔

سلوک مقصد زندگی تک رسائی کا ذریعہ

مقصد زندگی تین چیزیں ہیں

(۱) ذکر حق (۲) فکر حق (۳) رضائے حق

ذکر حق زبان سے، فکر حق دل سے، اور ان دونوں کا مقصد بھی رضائے حق ہے، ذکر و فکر حق سے قرآن بھرا پڑا ہے عجیب نعمت ہے یہ صحبت اور سلوک، کوئی مانے نہ مانے کروڑوں لوگ اس راہ سے اپنے مقصد تک پہنچ گئے ہیں۔

ذات شریف کی برکت خاک مدینہ میں جاری وساری

مدینہ طیبہ کی مٹی بھی ایماندار ہے، اور مٹیوں کی طرح نہیں، کیوں نہ ہو کہ حضور اقدس ﷺ نور مجسم چودہ سو برس سے اس میں آرام فرما ہیں، تو ذات شریف کی برکت اس زمین کے رگ و ریشہ میں جاری ساری ہے، اعتقاد اور ادب کی ضرورت ہے۔

توسل کا ثبوت انکار کی وجہ تصوف سے جہالت

فرمایا! اگر توسل (کسی کو وسیلہ بنانا) شرک ہوتا تو حضور ﷺ نے کیوں کیا؟ حضور ﷺ سے اولیاء و انبیاء سے ثابت ہے ترمذی شریف کی روایت میں ہے:

إنه كان يستفتح بصعاليك المهاجرين: اى فقراء المهاجرين(مشكوٰة:۵۲۴۷)

''حضور اقدس ﷺ مساکین اور فقراء مہاجرین کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتے تھے''

ایسے موقع پر حکم مبدأ اشتقاق کی وجہ سے لگتا ہے، تو صفت فقر و ہجرت کی وجہ سے حضور ﷺ نے ان پر توسل کیا جب اعلیٰ ذات نے ادنیٰ پر توسل کیا تو بطریق اولیٰ اعلیٰ پر توسل کرسکیں گے، اگر حیات میں اعمال صالحہ پر توسل ہوسکتا ہے تو کیا بعد از وفات اعمال صالحہ فنا ہوجاتے ہیں اگر حیات مبارک میں توسل توحید ہے تو بعد میں کس طرح وہ شرک بن جائے، دراصل یہ لوگ تصوف کے منکر ہیں اگر تصوف کے جواز کے قائل ہوں تو توسل کا قائل ہونا پڑے گا یہ شجرات صوفیہ کے بحرمۃ فلاں وغیرہ الفاظ اسی توسل پر مبنی ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم زندگی میں حضور ﷺ پر توسل کرتے تھے اب ان کے چچا حضرت عباسؓ پر توسل کرتے ہیں، چونکہ حضور ﷺ کی ذات پر بعد از وفات بھی توسل کرنا شائع اور ذائع تھا، اور معلوم و معروف تھا اس لئے حضرت عمرؓ نے اس طرف توجہ دلائی کہ ہم حضور ﷺ کی قرابت کی وجہ سے ان کے عم محترم پر بھی توسل کرسکتے ہیں، نہ یہ کہ اب حضور ﷺ قابل توسل نہیں رہے اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی سنت پر چلنے کی توفیق دے، اگر قول وفعل، عمل عبادات و معاملات سب سنت کے مطابق ہوجائیں تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے باقی سب جھگڑے افراط و تفریط کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

علامہ تھانویؒ جامع الکمالات تھے انکے تین مواعظ میں شرکت

راقم کے ہاتھ میں حضرت تھانویؒ کی مناجات مقبول دیکھ کر فرمایا! حضرت تھانویؒ شیخ وقت تھے، غزالی وقت تھے، خدا نے علم بھی دیا، فہم دیا، دین کی خدمت کی

تالیفاً وعظاً اور تقریراً ہر حیثیت سے خدا نے انہیں بڑا موقع دیا، بڑے کامل شخص تھے میں نے تین وعظ حضرت کے سنے، شاہ گل والی مسجد دہلی میں یہ بات کہی کہ ''جو کچھ سناتا ہوں، رنج نہ کرو، اوّل مخاطب میرا نفس ہوتا ہے اور تم ثانیاً ہوتے ہو اگر زبان پر سخت لفظ آجائے تو ناراض نہ ہوں۔

عندالناس زندیق عنداللہ صدیق

یہ بھی فرمایا کہ اس زمانہ میں جب تک انسان عندالناس زندیق نہیں بنتا ہے، عنداللہ صدیق نہیں بنتا یہ جملے مجھے ان کے یاد ہیں مدرسہ عبدالرب والے دو وعظوں کے جملے یاد نہیں رہے مولانا بزرگوں میں سے تھے، اللہ والے اور اپنے وقت کے امام تھے۔

اکابر کی سیاسی اختلاف میں لب کشائی سے گریز

علماء کے مشارب کے اختلاف میں ہمیں لب کشائی کا کوئی حق نہیں، صحابہؓ کا بھی سیاست میں اختلاف ہوا مولانا تھانوی کے وقت مسئلہ خلافت بھی اجتہادی مسئلہ تھا، حضرت تھانویؒ اس کے حق میں نہ تھے، تو اور خدمت میں اس وقت مشغول تھے ہمارا حسن ظن ہے سب کے بارہ میں تحریک شیخ الہندؒ کی تھی، ان کے اتباع بھی مجبور تھے اور اخلاص پر ان کے مساعی مبنی تھے۔

زاہد کے لئے تین اصول

فرمایا! ہر زاہد اور فقیر کے لئے تین باتیں چاہیں

(۱) سخاوت کالبحر ''سمندر جیسی سخاوت''

(۲) تواضع کالأرض ''زمین جیسی عاجزی'' جو بھی پھینک دیں برداشت کریگی

(۳) شفقت کالشمس، جو عام ہو آفتاب کی طرح۔

تفویض الی اللہ سب سے بڑا تعویذ: امام شعرانی اور مولانا گنگوہی کی مثالیں

حضرت گنگوہی مرحوم کا واقعہ ہے کہ کسی نے محبت کا تعویذ مانگا، انکار کیا مگر وہ نہ مانا تو ایک پرزہ میں یہ تحریر فرمادیا کہ "یا اللہ میں جانتا نہیں اور یہ مانتا نہیں یہ تمہارا بندہ ہے، تم جانو اور یہ جانے، غرض تفویض الی اللہ (اللہ کو سپرد کرنا) سب سے بڑا تعویذ ہے، امام شعرانیؒ نے لکھا ہے کہ میرا ایک لڑکا تھا، وہ پڑھتا نہ تھا، مجبور ہوکر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو تیرے سپرد کیا، تم جانو اور یہ جانے تفویض کا نتیجہ نکلا کہ وہ پڑھنے لگا، اور تھوڑے دنوں میں علمی نکات اور معارف اس کی زبان پر جاری ہوئے، تو انہوں نے تجربہ لکھا ہے کہ جو کام ہوا سے خدا کے سپرد کر دیا کرو، تو میرا ابھی طریقہ ہے کہ کچھ نہیں کر سکتا تو خدا کے سپرد کرنے لگتا ہوں۔

حضرت حاتم اصمؒ کی دو باتیں

حضرت حاتم اصمؒ نے فرمایا کہ چند باتوں پر عمل ضروری ہے (۱) ہر ایک کے ساتھ احسان کرو، اور احسان کی امید کسی سے نہ رکھو (۲) کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ، اور اگر تمہیں کوئی پہنچائے تو صبر سے کام لیتے رہو۔

علم اساس، بنیاد اور اللہ کی صفت

فرمایا! علم دین اساس اور بنیاد ہے صفۃ اللّٰہ "اللہ کی صفت" ہے میراث انبیاء، مشعل راہ اور روح کی غذا ہے، حق و باطل کی تمیز اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی ورنہ غلط آدمی بسا اوقات غلط راستہ پر لگا دے گا صحیح طریقت اور سلوک وہ ہے جو کہ شریعت کے میزان پر پورا اترے۔

تقبیل انامل و ید بدعت

مثلاً اب اذان کے وقت کلمہ رسالت سن کر بعض لوگ انگوٹھا چومتے ہیں، نام حضور ﷺ کا سنا اور انگوٹھا اپنا چوما تو حضور ﷺ کا کیا احترام وتعظیم ہوا، خدا کے بندو! یہ حضور ﷺ کا انگوٹھا تو نہیں، ایسی محبت غلط ہے یہ ناک اور پیشانی بھی شیخ کے ہاتھ پر لگانا سخت غلط ہے۔

ضبط وترتیب: مولانا سمیع الحق

الحق ج ۴، ش ۱۰، ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ، جولائی ۱۹۶۹ء

حاجی محمد امین کے ہاں موئے مبارک کی زیارت

حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مہاجر مدنیؒ کی دارالعلوم حقانیہ میں تشریف آوری
دارالعلوم میں حضرت عباسیؒ کا خطاب اور جامع مسجد کا سنگ بنیاد

مولانا عباسی صاحب اور حاجی محمد امین صاحب کی صحبت میں

جمعہ ۱۴/ مارچ ۵۸ء ۲۲ شعبان ۷۷ھ مدینہ منورہ کے مشہور شیخ عالم اور مہاجر رہنما و مرشد حضرت مولانا عبدالغفور صاحب عباسی مہاجر مدنی باب مجیدی (متوطن چنغرزئی جدبی ریاست سوات) دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے صبح سویرے ۴ بجے بندہ نور بادشاہ کی معیت میں کار لے کر مجاہد آباد گئے' وہاں حاجی محمد امین صاحب مدظلہ کے کتب خانہ میں حضرت مولانا جلوہ افروز تھے' اولین نظر پڑی اور اہل اللہ اور اکابرین کا نمونہ سامنے آ گیا' حضرت صاحبؒ بیعت کر رہے تھے' فراغت کے بعد مصافحہ ہوا فرمایا اچھا تم آئے، کار لائے ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں، نور بادشاہ نے بندہ کا تعارف کرایا غور سے دیکھا اور فرمایا ''اچھا یہ تو بڑے اچھے ہیں'' سامنے بٹھلایا مجلس علماء و دیندار افراد و مریدین سے بھری تھی، اتنے میں حاجی صاحب بھی آئے ان سے بات چیت ہوئی، چائے آئی ہماری قسمت میں حضرت کے ساتھ شرکت کی سعادت آئی، اپنے ہاتھ سے حقیر کو انڈا جو کھا

رہے تھے، حصہ دیا وہاں چائے کے بعد نبی اقدس ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت ہوئی، بڑے احترام واکرام سے کئی صندوق اور بے شمار مندیل وغلافوں میں بند تھا سب لوگ درود پڑھ رہے تھے اور زیارت ہوئی۔

نبی ﷺ کا جبہ مبارک اور شفاء امراض: موئے مبارک کو پانی میں ڈال کر پینے کی سعادت

حضرت نے فرمایا کہ "حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک جبہ تھا جسے ہم لوگ بیماری وغیرہ کیلئے پانی میں ڈال کر پیتے وہ پانی موجب شفاء ہوتا ظاہر ہے کہ اس جبہ کو ملابستہ وملاست بدن مطہرہ کی وجہ سے کرامت حاصل تھی' اور یہ تو جسد اطہر کا ایک جزء بدن ہے' اسلئے اسے پانی میں ڈال کر پانی مجمع پر پلا دیجئے' پھر فرمایا کہ یہی طریقہ وہاں مدینہ منورہ میں موئے مبارک کیساتھ کیا جاتا ہے' جو شاہ عبدالغنی مجددیؒ کے خاندان میں موجود ہے' چنانچہ حاجی صاحب نے اسے خود شیشے کی بوتل سے احتراماً نکال کر پانی کے کاسہ میں ڈالا وہ برتن بھی مدینہ سے حاجی محمد امین لائے تھے وہ پانی اولاً حضرت صاحب نے تناول فرمایا پھر لوگوں نے اس حقیر کو بھی چند قطرے نصیب ہوئے......

ع   ایں سعادت بزور بازو نیست

وہاں سے کاروں کے ذریعہ حضرت صاحب کو روانہ کیا' بندہ کو حضرت کے ساتھ کار میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی بندہ نے موئے مبارک کے متعلق سوال کیا فرمایا' اس کے متعلق تو کوئی دلیل ہمیں معلوم نہ ہوسکی' لیکن مدینہ میں جو ہے وہ تو متواتر ثقہ افراد میں چلا آرہا ہے اور قابل اطمینان ہے۔

حضور ﷺ سے نسبت ہی قابل احترام

بہرحال ہمیں تو جو چیز بھی آپ ﷺ کو منسوب ہو احترام ہی کرنا ہے" راستہ میں اتمان زئی میں شاہنواز خان کے مکان میں چند منٹ کے لئے اترے جنہوں نے بیعت

کی اور داڑھی رکھنے کا عہد کیا۔ وہاں مجلس میں خاص مراقبہ وتوجہ فرمائی اس حلقہ میں یہ ناچیز بھی بیٹھا۔

اکوڑہ میں حضرت عباسی صاحب کا استقبال: سپاسنامہ پر ناچیز کی قدر افزائی

۱۱ بجے کے قریب اکوڑہ پہنچے دارالعلوم معتقدین ومعززین سے کھچا کھچ بھرا تھا اکثر وہ حجاج تھے جن کو کبھی مدینہ میں حضرتؒ سے ملنے کا شرف حاصل ہوتا تھا، والد ماجد نے پھول پیش کئے اور لوگوں سے مصافحہ کرتے ہوئے تعارف کرایا، دارالعلوم کے تعمیرات وغیرہ کا معائنہ کیا دارالشوریٰ بالائی حصہ دارالحدیث میں نماز نفل پڑھی پھر دارالحدیث میں جلوہ افروز ہوئے کافی معززین کے ساتھ چائے نوش فرمائی پھر کاروں میں بیٹھ کر بادشاہ گل صاحب کی دعوت پر چند منٹ کیلئے جامعہ اسلامیہ میں اترے مزار کے قریب دعا کی اور وہاں سے روانہ ہوکر مسجد قدیم (محلہ ککے زئی) تشریف لائے' والد ماجد نے ان کے متعلق مختصر تقریر کی اور خطبہ پڑھا حضرت صاحبؒ نے نماز جمعہ پڑھائی نماز کے بعد اس حقیر نے حضرت کی بارگاہ میں سپاسنامہ عقیدت و اخلاص حضرت مہتمم و اراکین و اہلیان اکوڑہ کی جانب سے پیش کیا جس سے حاضرین متاثر تھے خود حضرت صاحبؒ نے بعد میں پوچھا کہ تم نے خود بنایا تھا الفاظ آپ کے تھے' میں نے کہا حضرتؒ آپ ہی کی کرامت وتوجہ تھی' فرمایا تمہارا کمال ہے' پھر کتابوں وغیرہ کے متعلق پوچھا کہ کیا پڑھتے ہو؟ مردان میں اس سپاسنامہ کے متعلق تحقیق کی کہ کہیں گم نہ ہو، اسے ساتھ لے جاؤں گا کہ اس علاقہ کے علماء کی یادگار رہے گی۔

مولانا عباسی صاحب کی بصیرت افروز تقریر

سپاسنامہ کے بعد حضرت والا نے ایک گھنٹے تک بصیرت افروز تقریر کی جس میں ترک دنیا' ترک اعمال شنیعہ' ذکر حق، فکر حق اور عبادات صالحہ و اعمال صالحہ پر خصوصاً

ظاہری صورت کو بھی ٹھیک کرنے پر قرآن وسنت کے اور حضرات صوفیاء کے اقوال و سیرت کی روشنی میں زور دیا' جس سے ہر شخص پر گریہ طاری تھا' حضرتؒ نے بھی حمد وثنا کا آغاز حالتِ گریہ میں کیا' تقریر کے اختتام میں اس خوش قسمت ناچیز کا بھی سپاسنامہ پر شکریہ ادا کیا اور فرمایا یہ آپ لوگوں کا حسن ظن ہے کہ "اچھے الفاظ سے یاد کیا ورنہ میں کیا"

تقریر کے بعد رقت انگیز دعا اور بیعت زیادت علم کی دعا

تقریر کے بعد عجیب رقت انگیز انداز میں دعا فرمائی لوگ آمین کہتے رہے' تقریر کے بعد عام لوگوں نے جن میں علماء وفضلاء شامل تھے بیعت کی اس ناچیز کے ہاتھ کو بھی ہاتھ میں لے کر بیعت کرایا اور قلب پر "اللہ" کے ضرب لگائے مجاہد آباد سے آتے ہوئے راستہ میں زیادتِ علم کے لئے دعا بتلائی کہ اللهم نور بالعلم قلبي واستعمل بطاعتك بدني وبارك وسلم کا ورد کیا کرو اس وقت بھی ہم بھائیوں کو خاص دعا کی میرے ہاتھوں کے ساتھ جو دیگر ہاتھ ان کے مبارک ہاتھوں میں تھے ان میں میرے استاذ مولانا عبدالغنی دیروی کے ہاتھ بھی شامل تھے' نماز کے بعد مسجد کے دالان کے شمالی کمرہ (سابقہ درسگاہ صدر صاحب مرحوم) میں کھانا تناول فرمایا۔

میری والدہ ماجدہ کے لئے دعا اور ورد کی تلقین

والدہ ماجدہ کیلئے دعائے صحت کرنے کا عرض کیا تو فرمایا یا الله، یاسلام، یاقوی کا ورد بعدد اہل البدر (۳۱۳) مرتبہ کیا کرے اُسے میری طرف سے سلام کہہ دو ان شاء اللہ صحت وقوت وسلامتی ہوگی نماز عصر دار العلوم کے دار الحدیث میں پڑھائی بندہ کو بھی اقتداء کی سعادت نصیب ہوئی نماز کے بعد اپنے خاص خادم مولانا ابوالخیر کو رائے بک میں رائے کے لئے الفاظ کہہ دیئے کہ اس طرح لکھ دو۔

دست مبارک سے مسجد کا سنگ بنیاد: سفر مردان کی رفاقت اور عنایتیں

پھر دارالعلوم کے مغربی سمت ملک شریف خان کے دیئے ہوئے اراضی میں اپنے دست اقدس سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اوراس کے لئے کدال ماری پھر اپنی جیب خاص سے مسجد کے لئے دس روپے کی مبارک رقم عنایت فرمائی اور حاضرین سے بھی ہزاروں روپے چندہ کرایا شام کے قریب مردان روانہ ہوئے بندہ بھی دوسری کار میں ساتھ روانہ ہوا شام کے بعد مردان گنڈیری حکیم صاحب کے مکان پر پہنچے، بندہ کو پاؤں دبانے کی سعادت حاصل ہوئی، کھانے میں بھی ساتھ بیٹھا اورایک ہی پلیٹ میں خود شریک کرتے رہے اور بار بار کھاؤ کھاؤ کے مبارک توجہات سے بہرہ یاب' فرماتے رہے' عشاء کی نماز اس مکان میں انکے پیچھے پڑھی اوررات کو بھی یہی قیام ہوا' صبح کی نماز مسجد میں ان کی اقتداء میں پڑھی، تقریر اور عام بیعت کثیر الناس کے بعد چائے پی' بندہ کو اپنے ساتھ خاص چائے میں شریک کیا اور بار بار کھلاتے رہے اور پوچھتے تھے کہ "خفه خونه ئی" (ناراض تو نہیں ہو) دارالعلوم کے متعلق حاضرین کو کہتے تھے کہ بڑی خوشی ہوئی مولانا عبدالحق مخلص ہیں وہاں ان کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں ۲ بجے کے قریب ان سے دل مغموم کے ساتھ اجازت لی فرمایا ! ہاں مولانا پریشان ہوں گے' آج تم جاؤ پھر معانقہ کا شرف حاصل ہوا اور فرمایا تم لوگ میرے ساتھ وابستہ ہوئے ہو فرمایا کہ وظیفہ وذکر پر مداومت کرو اور مولانا کو میرا بہت بہت سلام عرض کردو، پھر مصافحہ کرتے ہوئے رخصت کیا اور زیادت علم کی دعا دہرائی۔

خطبات

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ

تعارف

حضرت العلامہ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اجل، اکابر علماء دیوبند اور اسلاف کی یادگار

علمی جدوجہد
کے ساتھ عملی جدوجہد کی ضرورت
طلبہ دارالعلوم سے زرین نصائح

حضرت العلامہ مولانا شاہ ابرارالحق صاحب حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اجل، اکابر علماء دیوبند اور اسلاف کی یادگار ہیں گذشتہ دنوں بھارت سے پاکستان تشریف لائے تو ۱۷ نومبر ۱۹۸۶ء کو دارالعلوم حقانیہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت تھانویؒ کے صاحبزادے، مولانا عبدالرحمٰن صاحب اور مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی کے صاحبزادہ بھی ان کے ہمراہ تھے اس موقع پر دارالحدیث میں طلبہ دارالعلوم سے مختصر مگر جامع اور ایمان افروز درج ذیل خطاب بھی فرمایا اب افادہ عام کی غرض سے شامل خطبات کیا جارہا ہے...... (س)

مولانا فقیر محمد بکائی کے ہاں حاضری

خطبہ مسنونہ کے بعد! روشنی اللہ کی نعمت ہے روشنی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دیکھنے والوں کے چہرے نظر آئیں ادب خدا تعالیٰ کی عظیم روشنی ہے اہل لاہور نے بلایا تھا پشاور میں حضرت مولانا فقیر محمد صاحب (خلیفہ حضرت تھانویؒ) کی خدمت میں حاضری ہوئی

تو خداتعالیٰ نے آپ کے ہاں بھی حاضری کی توفیق ارزانی فرمائی طلبہ کی زیارت بھی ہوجائے گی اور تھوڑی دیر دین کی باتیں بھی، خداتعالیٰ عمل کی توفیق ارزانی فرمائے۔

ہر انسان کا اپنا اپنا مقام اور منصب ہوتا ہے

عزیز دوستو! ہر انسان کا ایک منصب، درجہ، مقام اور رتبہ ہوتا ہے اپنے مقام منصب، رتبہ اور درجہ کو سمجھ کر معاملہ کرتا ہے دوسرا یہ کہ انسان رتبہ ومقام سے قطع نظر اپنے فہم اور اپنی سمجھ کے موافق عمل کرتا ہے اس کو آپ اس مثال سے بآسانی سمجھ سکتے ہیں جو ۵۰ ساٹھ سال کا ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے ایک شخص پریشان حال اور بے چین ایک شہر میں پہنچے بے چارے بوڑھے تھے مزدوری ان کا ذریعہ معاش تھا اس شہر کے رئیس کے ہاں مزدوروں اور بوڑھوں کے قیام کا انتظام تھا اس بوڑھے مزدور نے بھی ان کے ہاں چند روز قیام کیا چارپائی ملی، کھانا بھی ملتا رہا مگر چند روز قیام کے بعد رئیس شہر کو معلوم ہوا کہ یہ بوڑھا مزدور اس کا والد ہے نیرنگی تقدیر نے بچھڑنے کے بعد پھر دونوں کو ملایا جب رئیس شہر کو معلوم ہوا کہ بوڑھا مزدور میرا والد محترم ہے پھر تو اس کا رویہ، ادب واحترام، خدمت وتعلق خاطر بدل گیا پہلے وہ اسے عام مزدور اور ایک نووارد سمجھ کر اپنی سوچ اور فہم کے مطابق اس کی خدمت کرتا رہا اب جب کہ اسے اس کا مقام ورتبہ اور درجہ ونسبت معلوم ہوئی تو اسی کو ملحوظ رکھ کر معاملہ بدل گیا۔

علمی تکرار کے ساتھ عملی تکرار کی ضرورت

عزیز طلبہ! ہم سب طالب علم ہیں تو ہم بھی عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں مگر رتبہ اور مقام طالب العلم والعمل ہے آہستہ آہستہ عمل کٹ گیا اب صرف طالب علم رہ گیا طالب علم کا معنی، چاہنے والا، عاشق زار پہلے زمانہ کے طلبہ میں جس طرح علمی تکرار ہوتا تھا اسی طرح عملی تکرار بھی ہوتا تھا مگر اب صرف علم رہ گیا ہے اور عمل نہیں رہا

علمی تکرار تو اب ہوتا ہے لیکن عملی تکرار کی طرف کسی کی توجہ نہیں ہوتی وضو کی سنتیں یاد ہیں نماز میں سنتیں یاد ہیں، فرائض اور مستحبات یاد ہیں، کتابیں پڑھ لی ہیں مگر سنت کے مطابق ان پر عمل کرنے والے کم ہی نظر آئیں گے۔ بھائیو! علمی تکرار کی طرح عملی تکرار بھی مقرر کرلو اس کے لئے اپنا دینی دوست بنالو دینی دوستوں کی بڑی فضلیت اور مقام ہے عرش کے سایہ تلے ان کو جگہ ملے گی دینی دوست سے حاصل کردہ علم پر عمل کی تکرار کیا کرو آج اقامت کی عملی مشق نہیں، اذان کی مشق نہیں، اذانیں ہوتی ہیں اقامتیں ہوتی ہیں مگر سنت کے مطابق اذان واقامت کا ہونا نادر ہے شرح وقایہ کو سامنے رکھو اور آج کی اذان واقامت پر غور کرو کم موافقت نظر آئے گی۔

دورنگی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے

علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ کوئی بات کسی بھی درجہ میں نامناسب ہوگی تو دل میں ضرور کھٹکے گی تو اسے چھوڑ دینا چاہیے اللہ کو دورنگ پسند نہیں ایک رنگ ہونا چاہئے اعمال کا بھی، ظاہر اور باطن کا بھی کپڑوں کا رنگ بھی سفید ہونا چاہیے جسے اللہ نے پسند کیا ہے اللہ کے نبی کریم ﷺ نے پسند کیا ہے فرانس میں ۸۰ فیصد کاروں کا رنگ سفید ہے اسلام کی اچھی چیزوں کو، اسلام دشمن لوگ لے رہے ہیں اور اہل اسلام انہیں ترک کر رہے ہی۔

صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے

طلبہ دارالعلوم میں قیام کریں تو دارالعلوم کا احترام، درسگاہ اور قیام گاہ کا احترام اور صفائی کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہئے ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ درسگاہوں اور قیام گاہوں میں روٹی کے ٹکڑے پڑے ہوتے ہیں ہفتوں ان کو اٹھانے اور سنبھال کر رکھنے کی نوبت نہیں آتی یہ بے سلیقہ زندگی ہے اس سے طعام کی برکتیں ختم ہوجاتی ہیں حدیث

میں آتا ہے کہ رزق کی برکت اس کا آخری حصہ ہے اگر انگلی پر لگ جائے تو انگلی کو چاٹ لینا چاہیے برتن میں بچ جائے تو اس سے چاٹ لینا چاہیے اور اگر اسے ضائع کر دیا تو رزق میں تنگی ہوگی حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے اگر مکان کے سامنے میدان ہے تو اس پر کوڑا کرکٹ نہیں چھوڑنا چاہئے صفائی اختیار کرو ورنہ یہود کے ساتھ مشابہت ہوگی حکیم الامت تھانویؒ نے فرمایا جب مکان کے سامنے کوڑا کرکٹ یہود کی مشابہت کی وجہ سے نہیں چھوڑا گیا تو یہود کی چیز اگر کمرہ میں ہو، گھر میں ہو، درسگاہ میں ہوتو اسے کب برداشت کرتی ہے کمرہ صاف ہوا کپڑے صاف ہوں، درسگاہ صاف ہوتو مطالعہ وعبادت میں لذت محسوس ہوتی ہے دیکھئے! عرب میں پانی کی قلت تھی بے جا پانی بہانا اور وضو میں بھی زیادہ پانی استعمال کرنا اسراف قرار دیا گیا مگر اس کے باوجود ایام حج میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو علی الوضوء کو بہتر اور پسندیدہ عمل قرار دیا کہ سفر کی گرد وغبار سے صفائی ہو جائے گی اور برکات وانوار اس پر مستزاد ہیں۔

صفائی ایسی کہ لوگ تعجب کریں

ہردوئی میں اللہ کی مہربانی ہے ایک چھوٹا سا مدرسہ قائم کرنے کی توفیق ارزانی فرمائی ہے بزرگوں کی باتیں سننے، سنانے اور ان پر عمل کرنے کی برکت ہے کہ ہم نے اپنے مدرسے میں ایسا نظام رکھا ہوا ہے جیسے شادی کا موقع ہو یا سالانہ جلسہ ہو اور مہمانوں کی آمد کے موقع پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے ہمارے ہاں وہاں مدرسہ میں ایک جدید تعلیم یافتہ اچانک مدرسہ آئے صبح کے ۸ بجے تھے مدرسہ دیکھنے کی خواہش کی، میں نے دارالاقامہ کی چابیاں منگائیں کہ طلبہ جب تعلیم میں مصروف ہو جاتے ہیں تو درسگاہوں میں مصروفِ تعلیم رہتے ہیں اوقاتِ تعلیم میں انہیں اپنے قیام گاہوں اور ہاسٹل میں آنے کی اجازت نہیں طالب علم بیمار ہو جائے تو شفاخانہ میں رہے گا عمر کے تناسب سے لڑکوں

کو مختلف ہاسٹلوں میں رکھا جاتا ہے، صفائی ستھرائی کا کام بھی طلبہ خود کرتے ہیں غیر ملکی طلبہ جو مالی حالت کے اعتبار سے خود کفیل ہیں مگر پھر بھی صفائی وغیرہ کا کام وہ خود انجام دیتے ہیں طلبہ کے لئے کوڑا دان علیحدہ اور کاغذدان علیحدہ بنایا ہوا ہے کیونکہ کاغذ آلاتِ علم سے ہے، اکرام کی چیز ہے، بہر حال وہ صاحب جب میرے ساتھ پہنچے تو صفائی وغیرہ دیکھ کر ششدر رہ گئے کہنے لگے آج کوئی باہر سے مہمان آنے والے ہیں یا کوئی جلسہ کا پروگرام ہے میں نے عرض کیا ہمارے مدرسہ کے طلبہ ہر وقت ایسے ہی تیاری میں رہتے ہیں ان کا مزاج ہی یہی بن گیا ہے۔

وقت ضائع کرنے سے بچیں

بہر حال یہ آپ کی محبت ہے کہ اتنی باتیں ہوگئیں اللہ پاک عمل کی توفیق دے میرا تو معمول ہے کہ وقت ضائع نہیں کرتا کسی بھی مسجد میں پہنچا تو نمازیوں کو کبھی پانچ منٹ کیلئے کبھی تین منٹ کے لئے کبھی صرف ایک منٹ کے لئے روک لیا اور بعض اوقات صرف ۳۰ سیکنڈ کے لئے بیٹھے رہنے کی درخواست کی اور تین مسئلے بتا دیئے ہردوئی میں نماز فجر کے بعد ایک منٹ کا معمول ہے اور ایک سنت بتا دینا روزانہ کا سبق ہے مہینے میں تیس اور سال میں ۳۶۵ سنتیں بتادی جاتی ہیں لوگوں کو یاد رکھنا بھی آسان ہوتا ہے اور بوجھ بھی نہیں ہوتا خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق ارزانی فرمائے (آمین)

(الحق ج ۲۲، ش ۳، دسمبر ۱۹۸۷ء)

حصول علم کے لئے استقامت کی ضرورت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اجل حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب مدظلہ ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹/جنوری ۱۹۸۸ء علماء کی ایک جماعت کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ سے ملاقات کی اس موقع پر نماز ظہر کے بعد دارالعلوم کی جامع مسجد میں اساتذہ اور طلبہ کے ایک بھرپور اجتماع سے مختصر خطاب بھی فرمایا احقر نے اسی وقت ضبط کرلیا، اب افادۂ عام کے پیشِ نظر شامل خطبات کیا جارہا ہے (س)

دارالعلوم حقانیہ میں حاضری کی سعادت!

خطبہ مسنونہ کے بعد! محترم بزرگو! حضرات اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ! اس دفعہ پاکستان میں میری حاضری اپنے ایک برادر نسبتی کی شدید علالت کی وجہ سے ہوئی اب خدا نے ان کو افاقہ بخشا تو میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور ابھی چند روز اور ٹھہرنا ہے تو اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہیے پاکستان کے اہم علمی مراکز، مدارس، وہاں کے اکابر اساتذہ اور طلبہ سے زیارت وملاقات کی سعادت حاصل کرلی جائے چنانچہ اسی سلسلے میں حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ کی

خدمت میں حاضری کا پروگرام بنایا جب یہاں آنا ہوا تو یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ دارالعلوم حقانیہ میں حاضری کی سعادت حاصل نہ کی جائے پہلے بھی میری یہاں حاضری ہوئی تھی آج پھر خدا تعالیٰ نے اس کا موقع مرحمت فرمایا اورآپ بزرگوں کا حکم بھی ہے کہ کچھ بات بھی ہوجائے۔

دین کی بات سنانے سے انکارنہیں کرنا چاہئے

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی دین کی بات سنانے کا کہے تو انکارنہیں کرنا چاہیے میری زیادہ تر گزارش تو طلبہ دورۂ حدیث، مشکوٰۃ شریف کے طلبہ سے ہوگی کہ وہ بات کو زیادہ سمجھ سکیں گے، دوسرے طلبہ کو بھی اس سے فائدہ ہوگا باقی اکابر موجود ہیں یہ اچھی بات ہے کہ میں بزرگوں کی کتابوں سے جو کچھ نقل کرکے یہاں بیان کروں گا ممکن ہے اس میں غلطی ہو اور بعض اوقات نقل میں غلطی ہو جاتی ہے تو بزرگ بیٹھے ہیں اس میں میرے لئے دو فائدے ہیں، اگر غلطی تھی تو میری اصلاح فرمادیں گے اور اگر بات درست تھی تو تصدیق ہوجائے گی۔

قرأت صلوٰۃ یا اقامت صلوٰۃ

قرآن میں ایک لفظ أَقِيْمُو الصَّلٰوۃَ آیا ہے وَأَقِيْمُو الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّكٰوۃَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ اور ایک لفظ صَلُّوْا استعمال ہوتا ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: صلوا کما رأیتمونی أصلی تم ایسی نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن میں صلوا کے واضح اور مختصر لفظ کو چھوڑ کر أَقِيْمُو الصَّلٰوۃَ کا جملہ کیوں اختیار کیا گیا ہے؟ اسی طرح قرآن حکیم نے متقین کی صفت بیان کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ اَلَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ بلکہ ارشاد فرمایا اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ گویا

اقامت صلوٰۃ پر زور دیا گیا ہے اقامت صلوٰۃ کا معنی یہ ہے کہ نماز کو اس کے حقوق وآداب اور سنن اور مستحبات کے ساتھ ادا کرنا۔

ایک نماز کا پڑھنا ہے اور ایک نماز کا قائم کرنا ہے، جس شخص کی ٹانگیں توڑ دی گئی ہوں اسے کھڑا کرنا، قائم کرنا مشکل ہوتا ہے، اسی طرح جس نے سنن اور مستحبات کے آداب کو ترک کر کے نماز کی ٹانگیں توڑ دیں تو اسے اقامتِ صلوٰۃ سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا، جملہ اردو کا ہے کہتے ہیں مریض کھڑا ہوگیا یعنی شفایاب ہوگیا، قائم ہونے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ نماز پڑھو مگر بیمار اور مجروح نہیں بلکہ قائم درست، اعلیٰ اور عمدہ طریقہ کے ساتھ۔

ایک ہی جگہ جم کر استقامت سے علم حاصل کرلینا

آج کتابوں اور مسائل کی کمی نہیں، مسائل کا علمی تکرار بھی ہوتا ہے، مگر اعمال کی کمی ہے اور اعمال کا کوئی تکرار نہیں ہوتا پہلے زمانے میں طلبہ ایک مدرسہ میں جم جاتے تھے وہاں مکمل طور پر علمی عبور حاصل کرلیتے تھے، پک جاتے تھے، ماہر بن جاتے تھے اور کامل ہوکر نکلتے تھے، مگر آج وہ استقامت نہیں رہی، طلبہ دوسال ایک مدرسہ میں، سال دوسرے مدرسہ میں، کبھی یہاں، کبھی وہاں آج اعمال کی کمی ہے خاص کر نماز کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔

نماز کی عملی مشق کرانے کی ضرورت

میں نے ایک علاقہ میں نماز کے بعد جب نماز کے مسائل بیان کیے اور بتایا کہ لوگ نماز میں کوتاہی کرتے ہیں مثلاً پاؤں کی انگلیاں رو بہ قبلہ نہیں ہوتیں، رکوع میں پنڈلیوں کو درست نہیں کرتے، کئی ایک مسائل بیان کیے، بعد میں میرے قریب ایک صاحب آئے اور کہنے لگے جناب! ہماری مسجد کے امام صاحب بہت بڑے عالم ہیں، جید عالم ہیں ایک وقت درسِ قرآن پڑھاتے ہیں اور ایک وقت درسِ حدیث دیتے

ہیں، علمی تقریریں فرماتے ہیں مگر ایسی نماز انہیں بھی کبھی پڑھنا نصیب نہیں ہوئی ہمارے ہاں دعاؤں کی باقاعدہ مشق کرائی جاتی ہے، نماز کی عملی مشق کرائی جاتی ہے، حتی کہ اذان، امامت اور اقامت تک کی مشق کرائی جاتی ہے۔

استفادہ عوام کے لئے عملی مشق

اب کچھ دنوں سے بات دل میں آئی کہ طلبہ تو استفادہ کر لیتے ہیں، عام لوگوں اور مسلمانوں کو بھی فائدہ کی آسان صورت بنانی چاہیے، لہٰذا اب نماز فجر کے بعد ایک منٹ کا معمول بنالیا ہے، فجر کی نماز کے بعد مقتدیوں سے عملی مشق کرائی جاتی ہے، نماز کا ایک عمل، ایک فرض، ایک سنت اور ایک مستحب ایک ایک کر کے بتایا جاتا ہے ہمارے ہاں کے ایک وکیل صاحب پچھتر سال عمر کے ہیں مگر دین کے علم سے نا آشنا تھے اب کی اس آسان ترکیب سے انہیں ۷۵ سال میں ۵۱ سنتیں یاد ہوگئی ہیں مثلاً ہم سب کو بتاتے ہیں کہ انگلیوں کی تین حالتیں ہیں (۱) کھلا رکھنا (۲) بند رکھنا (۳) اپنے حال پر رکھنا تو بتایا جاتا ہے کہ رکوع میں کھلی ، سجدے میں بند اور التحیات میں اپنے حال پر رکھی جانی چاہئیں۔

دین کو آسان تر صورت میں پیش کرنا

بہر حال قرآن کو، نماز کو، دین کو آسان سے آسان تر صورت میں پیش کرنا چاہئے، مثلاً قرآن مجید ہے، حافظ آسانی سے پڑھ لیتے ہیں، غیر حافظ چاہتے ہیں کہ انہیں بھی اگر سارا نہیں تو قرآن کا ایک حصہ یاد ہونا چاہئے، مثلاً حدیث میں آتا ہے، یٰسین شریف صبح کو پڑھو، سارے روز کے کاموں میں برکت ہوگی، سورۂ واقعہ پڑھو فاقہ نہ ہوگا، تبارك الذی پڑھو سوتے وقت تو آخرت میں آرام ہوگا، یہ سنت ہے یہ حضور ﷺ کی تعلیم ہے سب برکت بھی چاہتے ہیں، عجلت بھی چاہتے ہیں، فرحت بھی چاہتے ہیں اور یہ تینوں چیزیں حضور ﷺ کی سنت میں موجود ہیں۔

یومیہ نماز کے بعد ایک منٹ تعلیم و تبلیغ

تو ان سورتوں کو یاد کرنے کا آسان طریقہ صرف یومیہ ایک منٹ کے لئے ضروری ہے کہ گناہوں کو ترک کر دیا جائے چھوٹے چھوٹے گناہ وضو نماز سے معاف ہو جاتے ہیں مگر بڑے بڑے گناہ طاعات کو کھا جاتے ہیں، آپ لازمی طور پر اپنے ہاں اس کی تبلیغ کریں، نیکیوں کے فوائد اور منکرات کے نقصانات بتائیں مثلاً گناہوں سے علم سے محرومی، رزق میں تنگی آتی ہے، دل پر سیاہ نقطہ لگتا ہے۔

طاعات کے فوائد

طاعات کے فوائد یہ ہیں کہ رزق میں برکت اور علم میں وسعت آتی ہے، قلب میں نور پیدا ہوتا ہے، اس سلسلہ میں جزاء الأعمال حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی بہترین اور مفید کتاب ہے، اس کا مطالعہ کرو اور عملاً اس کو نبھا کر دکھاؤ۔

منکرات نہ روکنے کا عذاب

منکرات کو مٹانے کی کوشش کرو حدیث شریف میں آیا ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کسی خاندان یا کسی حلقہ اور علاقہ میں منکرات پھیلائے جا رہے ہوں اور کوئی ان سے منع کرنے والا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم، ایسے خاندان اور ایسے محلّہ کے افراد کو مرنے سے پہلے پہلے عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں (العیاذ باللہ)

کلمہ طیبہ حل مشکلات

کلمہ طیبہ فضائل کو کھینچتا ہے، مصائب کو دور کرتا ہے بشرطیکہ اس کے حقوق میں کوتاہی نہ کی جائے، تو آج کل کے معاشرہ میں ٹیلی ویژن تو سانپوں کا پٹارہ ہے، کتے کے زہر سے بڑھ کر اس کا زہر ہے، جب کسی کو اس کا دورہ پڑتا ہے تو بچ نہیں سکتا جب

بھی کوئی قدم اٹھایا جائے، کوئی کام کیا جائے تو سب سے پہلے یہ سوال اٹھایا جانا چاہئے کہ ایسا کیوں؟ جواب اپنے اپنے فہم کے مطابق حاصل ہوتے ہیں، کوئی کہتا ہے میرے باپ دادے کا طریقہ ہے، کوئی کہتا ہے رواج ہے، کوئی کہتا ہے دوستوں کی خواہش ہے، کوئی کہتا ہے میرے خاندانی روایات ہیں، مگر خوش نصیب وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کا یہ طریقہ ہے۔

عجب کی بیماری اور آج کا معاشرہ

آج ساری دنیا عجب کی بیماری میں مبتلا ہے سب کہتے ہیں کہ ہم تو ٹھیک ہیں مگر فلاں کی وجہ سے کام خراب ہے، فلاں کی تبدیلی تو سب چاہتے ہیں مگر اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی تیار نہیں اجتماعی توبہ تب قبول ہوگی جب ہر فرد دوسرے کی توبہ کے بجائے اپنی توبہ کی طرف توجہ کرے۔

ماحول کے اثرات

آج عام طور پر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ ماحول خراب ہے کیا کریں کس طرح دین پر عمل کریں مگر یہ ماحول کے اثرات کا اس طرح قائل نہیں کہ اسے دین سے فرار کا ذریعہ بنالیا جائے آپ دیکھتے ہیں گرمی کا موسم ہے، باہر فضا اور ہوا گرم ہے، سورج کی تپش ہے ماحول سارا گرمی کا ہے لیکن اگر اندر ایک کمرہ کا کولر چالو ہے تو سارا کمرہ ٹھنڈا ہوتا ہے دیکھئے ماحول کا اثر اس کمرہ پر مرتب نہ ہوسکا کہ اس کے اندر کا کولر چالو ہے باہر ماحول درست ہے بہار ہے بارش ہوتی ہے اور ارد گرد سبزہ اُگ آتا ہے مگر درمیان کی پکی سڑک پر کوئی گھاس نہیں اُگتا، ماحول تو بہار کا ہے پھولوں اور سبزہ زار کا ہے مگر اس کے باوجود سڑک پر کوئی پھول نہیں وجہ یہ ہے کہ ماحول کا اثر کچھ نتیجہ مرتب نہ کرسکا کہ اس کی اپنی صلاحیت نہیں ہے اس کا اندر درست نہیں۔

فرشتوں کو حکم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، ابلیس کو بھی یہی حکم تھا، ماحول فرشتوں کا مقدس مخلوق کا، مگر ابلیس کا اندر خراب تھا، کبر اور عجب تھا بہترین ماحول کے باوجود وہ بغاوت اور سرکشی کا مرتکب ہوا، کتنے لوگ تھے جو خود سرورِ دو عالم ﷺ کے ماحول میں رہتے تھے آپ کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے مگر اپنا اندر ان کا خراب تھا منافقت تھی تو منافق ہی رہے حضور ﷺ کی صحبت اور ماحول بھی ان پر اثر انداز نہ ہوسکا بہرحال اصل چیز دل ہے اندر اور باطن کی کیفیت ہے باری تعالیٰ سب کو نیک عمل کی توفیق مرحمت فرمائے احقر مرتب عرض کرتا ہے کہ یہ تب ہے جب شاہِ خواہاں کو خانہ دل میں مہمان بنالیا جائے اور یہ کیفیت طاری ہو......

چھوڑ دو افکار باطل، چھوڑ دو اغیار دل
سج رہا ہے شاہِ خوباں کیلئے دربار دل

ماہنامہ الحق مئی ۱۹۸۸ء ج ۲۳، ش ۸، ص ۲۷ تا ۳۰

خطاب

رئیس التبلیغ مولانا

یوسف کاندہلوی قدس سرہ

تعارف

امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلویؒ فرزند حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور ایمان و عزیمت سے بھرپور کتاب "حیات الصحابہ" کے مصنف۔

علم، عمل اور یقین

رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلویؒ نے ۱۸/اپریل ۱۹۶۴ء بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے دارالحدیث (ہال) میں علماء کرام وطلباء سے خطاب فرمایا جو دارالعلوم میں ان کا آخری خطاب تھا، اب وہ خطاب شامل خطبات کیا جا رہا ہے...... (س)

علم سے انتفاع کے لئے یقین اور عمل

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے یہاں لایا، اللہ تعالیٰ کی ذات اتنی علیم ہے کہ اور کوئی نہیں اس نے دریا بنائے، سمندر بنائے، پہاڑ بنائے، جنت و دوزخ بنایا زمین و آسمان کو دیکھ کر اگر انسان جاننا چاہے تو نہیں جان سکتا کیونکہ اس نے جان کر بنایا ہے اس نے اپنے علم کے مطابق یہ عالم بنایا تو وہی اس کے ظاہر و باطن کے عالم اور دانا ہیں۔

بھائیو! علم جو آپ حاصل کر رہے ہیں اس سے انتفاع کیلئے دو باتیں ضروری ہیں ایک یقین اور دوسرا عمل اگر یہ دونوں حاصل ہو جائیں تو منافع کے دروازے کھلتے

ہیں جیسے آجکل کے انسان ہیں مختلف شکل وصورت رکھتے ہیں اور مختلف علوم رکھتے ہیں زمین والے زمین کا علم رکھتے ہیں، سائنس والے سائنس کا علم رکھتے ہیں مگر نفع سب یقین کے ساتھ ہی لیتے ہیں۔

دوستو! آپ یہاں دارالعلوم میں علم دین سیکھ رہے ہیں اس علم دین کے منافع کے لئے ''یقین'' ضروری ہے اپنے یقین کو علم کے مطابق بنائیں اسی طرح اپنے آپ کو اور ۲۴ گھنٹوں کے اعمال کو اس علم کے مطابق بنانا ضروری ہے اور سب کچھ اسی کی ذات سے وابستہ کردیں جب ایسا ہو تو ''غناء'' کے دروازے کھل جائیں گے اگر اس علم کے مطابق اس سے فائدہ لیں تو اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے دے گا، بڑی نعمتیں دے گا، راضی ہو جائے گا، اونچا کرے گا۔

علم دینے والی ذات سے فائدہ

بھائیو! یہ تمام مخلوقات فانی ہے عالم میں تغیر اور فساد آتا رہتا ہے ''علم'' اس مخلوقات سے فائدہ حاصل کرنا نہیں بلکہ اس کی علم دینے والی ذات سے فائدہ حاصل کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا رَیْبَ فِیْهِ اب اگر تقویٰ و توکل اور صبر ہوگا تو زندگی بنے گی یہ سب لَا رَیْبَ فِیْهِ ہے اللہ تعالیٰ نے مختلف نقشے بتلائے کہیں صنعت وحرفت کے خلاف نقشہ بتلایا کہیں اور لیکن اعمال کا نقشہ بتلا کر اس کے ساتھ اپنی قدرت کا ذکر کیا قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (البقرہ:۲۶) سب چیزوں میں تغیر وتبدل اللہ تعالیٰ کرتے ہیں کسی کی زندگی بناتے ہیں کسی کی بگاڑتے ہیں لہذا اپنے اعمال کو چیزوں سے وابستہ نہ کریں چیزیں مٹ جائیں تو ایسے اعمال بھی مٹ

جائیں گے بلکہ اعمال کے لئے قدرت کو نگاہوں میں رکھیں اور اعمال کو مرضی قدرت کے تابع بنادیں جو عمل قدرت کی موافقت میں استعمال ہوگا وہ فائدہ دے گا۔

ایمان اور یقین کی مضبوطی

بھائیو! جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم میں لگایا تو اس کیلئے ''یقین و ایمان'' ضروری ہے مگر آج کل یہ رہا نہیں زبانی یاد کر دیا صحابہ کرامؓ کو یقین تھا ایمانِ کامل تھا تو زہر بھی کھا کر دکھا دیا جنگلوں میں گھس گئے شیروں کی پروانہ کی یہ یقین و ایمان ہے جو آج کل نایاب ہے۔

علم کی افتتاح ایمانیات سے

علم کی افتتاح ایمانیات سے ہے مکہ مکرمہ میں ابتداً صرف چار مسلمان تھے تکالیف برداشت کیں مگر تبلیغ کرتے رہے اس لئے کہ ایمانیات ان کو حاصل تھی فروعات اور حرام وحلال کا علم بعد میں آیا پہلا سبق ان کو لاالہ الا اللہ کا ملا، یہ نقشہ اپناؤ تب تمام فتوحات حاصل ہوں گی جب ایمان کامل تھا تو دوزخ کا بیان کرتے ہی آگ آنکھوں کے سامنے آگئی اسی طرح اگر جنت کا بیان ہوتا تو جنت سامنے آگئی ایمانیات کا نقشہ جم جانے کے بعد اعمال آئے۔

حصول علم کے بعد اوروں تک پہنچانا

یہ جو آپ علم حاصل کرتے ہیں یہ صرف وسائل ہیں کہ وسائل کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوسکتا صرف ونحو ادب وغیرہ ''علم'' کیلئے ضروری ہیں مگر یہ علوم پڑھ کر آپ علامہ نہیں بن گئے بلکہ یہ علوم قرآن وحدیث کے وسائل اور رہبر ہیں علم تو بڑھا مگر مشاہدات نہیں بڑھے، یقین نہیں بڑھا ''عمل اور یقین'' حاصل ہونے کے بعد اسے

اوروں تک پہنچانا ہے کہ امت کے عمل کو صحابہؓ کے عمل، ان کے یقین کو صحابہؓ کے یقین کے مطابق بنا دیں آج پھر جاہلیت والے ماحول نے اسلامی معاشرہ کو خراب کر دیا ہے با پردہ عورتیں بے پردہ ہوگئیں پہلے زمانہ میں تعلیم امت کے اندر تھی اب اس طرح نہیں وہ ایک دوسرے کا ادب کرتے تھے ہر ایک یہ کہتا تھا کہ میرا اُستاد ہے اس سے میں نے فلاں فلاں پڑھا اس طرح وہ سود رشوت وغیرہ چھوڑ دیتے تھے بُرے اعمال چھوڑ دیتے تھے نیک اعمال کرتے تھے جس طرح علماء آج کل طلباء کے استاد ہیں پہلے ساری امت کے استاد تھے۔

تعطیلات کو امت کی تعلیم میں صرف کرنا

طالب العلم بھائیو! اگر چھٹی کا وقت امت کی تعلیم میں صرف کر دیا جائے تو بہتر ہوگا سب سے پہلی تعلیم یہی تھی صحابہ کرامؓ کی اگر تھوڑا تھوڑا کتابوں سے عملاً دہرائیں تو ایمانیات حاصل ہوں گی ہمیں دنیا کے یقین کو ہٹا کر "خدائی یقین" اپنانا ہے پالنے والا وہی ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (المائدہ:۱۶۲-۱۶۳) عبادت کا حق اسی کا ہے اعمال کو پالنے والے بندوں سے خوش ہو کر انہیں پالتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں یقین وعمل کی دولت نصیب فرمائے آمین یا الہ العالمین۔

ضبط وترتیب: مولانا محمد یعقوب القاسمی فاضلِ حقانیہ۔ پشاور

الحق ج ا۔ ش ۲، رجب ۱۳۸۵ھ اکتوبر ۱۹۶۵ء

خطاب

مفکر ملت حضرت مولانا

سید ابوالحسن علی ندویؒ

تعارف

نابغۂ عصر مورخ اسلام داعیہ کبیر مولانا علی میاں مغربی فلسفہ اور تہذیب کے آپریشن اور تنقید کا اللہ تعالیٰ نے ان سے تجدیدی کام لیا۔ ان کے بارہ میں کچھ تاثرات احقر کے نام مکتوبات مشاہیر کی جلد دوم ص ۳۴ میں اور آگے میرے خیر مقدمی کلمات میں پڑھے جاسکتے ہیں...... (س)

مفکرِ ملت سید ابوالحسن علی ندویؒ

کی جامعہ حقانیہ آمد اور خطاب

۱۳ شعبان ۱۳۹۰ھ بمطابق ۱۹ جولائی ۱۹۷۸ء کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لیے خوشیوں کا دن تھا بلکہ یہ سارا مہینہ مسرتوں کا موسم بہار تھا ابھی چند روز پہلے ایشیائی سربراہی کانفرنس کے سلسلے میں آنے والے بھارت کے ایک محبوب و معزز مہمان شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے جانشین وفرزند مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے دارالعلوم کو اپنے قدوم میمنۂ سے نوازا تھا اور آج دارالعلوم میں عالم اسلام کے عظیم مفکر اور داعی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ندوۃ العلماء لکھنو کی آمد تھی گو دارالعلوم میں تعطیلات شعبان کی وجہ سے طلبہ موجود نہیں تھے مگر جہاں جہاں بھی اطلاع پہنچی علماء، دانشور اور دینی درد سے سرشار مسلمان اس شمع علم کی زیارت کے لیے پروانوں کی طرح جمع ہو گئے ایک ایک منٹ انتظار میں گذر رہا تھا حضرت شیخ الحدیث علالت کے باوجود مشتاق دید بیٹھے ہوئے تھے کہ مولانا موصوف کی آمد کا ایک مقصد حضرت کی ملاقات بھی تھا اللہ اللہ کر کے مولانا ندوی مدظلہ اور انکے رفقاء کا قافلہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ ایڈیٹر ماہنامہ ''الحق'' کی رفاقت میں ظہر کے بعد دارالعلوم پہنچا۔

مولانا کے رفقاءِ سفر

مولانا موصوف کے ساتھ کئی ممتاز علمی اور ادبی شخصیات بھی شریک سفر تھیں مولانا مدظلہ کے بھانجے مولانا محمد الحسنی مدیر البعث الاسلامی (عربی) مولانا معین اللہ صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء، لکھنو مولانا اسحاق جلیس صاحب مدیر "تعمیر حیات لکھنو" جناب احمد الحسینی سعودی قونصل خانہ لاہور بھی مولانا مدظلہ کے ساتھ تھے اسی طرح ہندوستان کے وقیع اور معروف علمی ادارہ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے ناظم اور موقر جریدہ "معارف" کے مدیر شہیر مولانا صباح الدین عبدالرحمان بھی ساتھ تھے جو دارالمصنفین کے کسی سلسلہ میں اسلام آباد میں تشریف فرما تھے اور مولانا سمیع الحق صاحب سے اتفاقیہ ملاقات کے بعد مولانا نے انہیں بھی تشریف لانے کی دعوت دی، علم و فضل کے یہ اعیان مولانا ندوی مدظلہ کی قیادت میں دارالعلوم پہنچے سب سے پہلے حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی دونوں اکابر کی محبت و عقیدت اور خلوص کی ملاقات کا منظر دیدنی تھا اس کے بعد الحق کے نئے دفتر میں معزز مہمانوں نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

مولانا سمیع الحق کا خیر مقدمی خطاب

نمازِ عصر کے بعد دارالعلوم کی جامع مسجد کے ہال میں جو اطراف و اکناف سے آئے ہوئے مشتاقین علم و فضل سے بھرا ہوا تھا ایک مختصر تقریب کے آغاز میں محترم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مدیر الحق نے عظیم اور محبوب مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے استقبالیہ تقریر میں کہا۔

حقانیہ سیدین شہیدین کے جہاد کا ایک کرشمہ

میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے حضرت الاستاذ الداعی الکبیر علامہ ندوی

مدظلہ کا خیر مقدم اور شکریہ ادا کروں صرف اتنا عرض ہے کہ آج دارالعلوم کی شکل میں علوم دینیہ کا جو سلسلہ اللہ تعالیٰ نے چلایا وہ حضرت ندوی کے مورث اعلیٰ سید نا الامام احمد بن عرفان الشہید، شاہ اسماعیل شہید اوران اسلاف کے جہاد وقربانی کا ایک کرشمہ ہے اور انہی اسلاف کی برکات ہیں حضرت سید احمد شہید کا جو مقام دعوت وعزیمت تھا اس دعوت کو مولانا ندوی مدظلہ نے صرف عالم اسلام میں نہیں بلکہ یورپ میں اور اسلام دشمن ممالک کے آخری سروں تک پہنچایا بے شک آپ ان کے اصل وارث ہیں۔ سید احمد شہید نے جس مقام سے اپنے جہاد کا آغاز کیا وہ یہی اکوڑہ خٹک تھا اور صدیوں بعد اللہ کے دین کیلئے خالص اللہ کی رضا کیلئے برصغیر میں اگر خون شہادت گرا کسی مسلمان کا تو وہ سعادت اسی سرزمین اکوڑہ خٹک کو حاصل ہے یہی وہ علاقہ ہے، یہی وہ فضائیں ہیں جہاں آپ کے سید شہید نے سالہا سال ریاضتیں کیں، ایک ایک بستی میں گشت کیے، ایک ایک حجرہ کو وعظ وتبلیغ سے منور کیا، یہاں انہوں نے حکومت الٰہیہ قائم کی اور آج تقریباً یہی وہ معرکے کا میدان ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے دارالعلوم حقانیہ کو قائم فرمایا ہے......

بہر زمین کہ نسیمے ززلف اوزدہ ست
ہنوز از سر آں بوئے مشک می آید

اکوڑہ خٹک کی رات سید شہیدؒ کی نظروں میں لیلۃ الفرقان

جس طرح دارالعلوم دیو بند کے مقام ومحل سے گذرتے ہوئے حضرت سید احمد شہیدؒ نے فرمایا کہ "مجھے یہاں سے علم کی خوشبو آرہی ہے" اسی طرح ان میدانوں اور صحراؤں میں سید احمد شہید کی راتیں گذریں راتوں کی آہ و بکا سوز و گداز کیا، کیا راز و نیاز ہوگا جو ان میدانوں میں ان فضاؤں میں نہیں ہوا ہوگا اسی اکوڑہ خٹک کے معرکہ حق

و باطل والی رات کو سید شہید نے لیلۃ الفرقان کہا تھا کہ یہ رات حق و باطل کی تمیز کا ذریعہ ٹھہری۔

مولانا ندوی کا اسلام کے نشاۃ ثانیہ میں وافر حصہ اور مجددانہ کام

میں اپنے احباب سے اور ان معزز مہمانوں سے جو حضرت ندوی مدظلہ کا سن کر تشریف لائے اتنا عرض کروں گا کہ اس وقت عالم اسلام میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے جو مساعی ہو رہی ہیں، اس میں حضرت مولانا ندوی کا نہایت وقیع، ممتاز اور وافر حصہ ہے، عالم عرب کو انکا اصل مقام یاد دلانے میں ان پچیس تیس سالوں میں مولانا ندوی کا خاص حصہ ہے وہ محترم شخصیت ہم میں موجود ہیں جنہوں نے امریکہ کے وائٹ ہاؤس کے قریب وہاں کی عظیم یونیورسٹیوں میں، وہاں ہی کے دانشوروں اور مستشرقین کو، سکالروں کو عیسائیت کی مسخ شدہ تصویر دکھائی اور اسلام کی ابدی صداقتوں کو ان کے سامنے واضح کیا بلاشبہ مولانا ندوی مدظلہ اس دور میں ایک مجددانہ کام کر رہے ہیں۔

مولانا اور مغرب کا آپریشن

اس صدی میں مغرب اور مغربیت اسلام اور عالم اسلام کے لیے ابتلاء عظیم کا باعث بنا تو مغرب کا جو آپریشن اور وہاں کے فلسفوں کا جو تحلیل و تجزیہ مولانا نے فرمایا اور جس جارحانہ انداز میں مغربیت کا تعاقب کیا اس کی مثال بہت کم ملے گی آج وہ نعمت خود چل کر ہمارے پاس آئی ہے یہ دارالعلوم کی سعادت ہے اور دارالعلوم کا سب کچھ اکابر کی بزرگانہ توجہات کا مرہون منت ہے یہ ان حضرات اور اسلاف کا فیض ہے کہ آج اس وادی غیر ذی زرع میں اللہ تعالیٰ نے کچھ دین کا سلسلہ چلایا۔

رفقاء کا تعارف اور انہیں خراج عقیدت

میں مولانا کے معزز رفقاء جو ہندوستان کے اہل علم و فضل ہیں کا بھی شکریہ ادا

کرتا ہوں محترم دوست مولانا محمد الحسنی مدیر البعث الاسلامی جنہیں اللہ نے اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مولانا کا جانشین بنایا ہے اور ندوہ جیسے عظیم ادارہ کے ناظم مولانا معین اللہ ندوی صاحب اسی طرح وقیع مجلہ ''تعمیر حیات'' کے ایڈیٹر مولانا اسحاق جلیس کا بھی شکر گذار ہوں ان خوشیوں میں ہندوستان کے ایک اور عظیم اور قدیم ادارہ دارالمصنفین جسے علامہ شبلی نعمانی نے قائم کیا اور علامہ سلیمان ندوی مرحوم نے پروان چڑھایا، کے ناظم اور برصغیر کے قدیم مؤقر جریدہ ''معارف'' کے مدیر مولانا صباح الدین عبدالرحمان کی آمد نے اور بھی اضافہ کر دیا ہے یہ اللہ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ندوۃ العلماء اور دارالمصنفین کے اکابر یہاں جمع کر دیئے ہیں ان حضرات کی برکت سے اللہ تعالیٰ دارالعلوم کو دین کی خدمت انجام دینے کی بیش از بیش توفیق دے۔ امین

سید شہید کے نام پر ہاسٹل کا سنگ بنیاد

اس کے بعد مولانا ندوی مدظلہ نے مختصر خطاب فرمایا اس لیے کہ ایک تو مولانا بے حد تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے پھر جلد ہی واپسی بھی تھی، تقریر کے بعد مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کے مبارک ہاتھوں دارالعلوم کے طلبہ کے لیے سید احمد شہید قدس سرہ کے نام نامی پر موسوم دارالاقامہ سید احمد شہید کا سنگ بنیاد رکھا گیا یہ عمارت دارالحدیث کے مغربی جانب درسگاہوں کی چھت پر بنے گی یہاں کے بالکل عقب میں وہ گھاٹی ہے جہاں سے سید شہید کے مجاہدین نے اکوڑہ خٹک کے میدان میں شب خون مارا تھا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے مولانا ابوالحسن علی ندوی اور ان کے رفقاء کی مسرت قابل دید تھی مولانا ندوی نے سنگ بنیاد رکھنے کے بعد تضرع والحاح سے اس عمارت کی تکمیل کیلئے دعا کی، اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو دین کے داعیوں اور مجاہدین کا مرکز بنا دے اس کے بعد دارالعلوم کے مختلف شعبوں اور عمارتوں کا معائنہ فرمایا کچھ دیر دارالعلوم کے دارالحدیث

میں تشریف فرما رہے، وہاں دارالعلوم کی کتاب الآراء میں اپنے تاثرات قلمبند فرمائے نماز مغرب کے بعد دارالعلوم کے صحن میں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ شائقین کے جھرمٹ میں حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ بیٹھے رہے رات ساڑھے آٹھ بجے اکوڑہ خٹک ریلوے اسٹیشن پر مولانا مدظلہ کو باچشم پرنم رخصت کیا گیا۔

مولانا ندوی کی میدانوں اور فضاؤں پر حسرت بھری نگاہیں

مولانا ندوی مدظلہ ان میدانوں اور فضاؤں پر بڑی والہانہ اور حسرت بھری نگاہیں ڈالتے رہے جہاں سید احمد شہید اور ان کے رفقاء نے برصغیر میں سب سے پہلے حکومت الٰہیہ کے قیام کے لئے اپنا خون پانی کی طرح بہایا مولانا مدظلہ کے تحریری تاثرات یہ ہیں۔

مولانا کی کتاب الآراء میں تاثرات اور رائے گرامی

آج ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ کا دن میرے لیے بہت ہی مسرت اور سعادت کا دن ہے کہ میں اپنے عزیز رفقاء اور محترمی سید صباح الدین عبدالرحمان ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ و مدیر "معارف" کی معیت میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حاضر ہوا اس سرزمین سے جس میں یہ دارالعلوم واقع ہے ایک وقیع اور عزیز تاریخ اور بڑی یادگار روایات وابستہ ہیں، یہ وہ سرزمین ہے جس پر مسلمانوں کی نئی تاریخ لکھی جانے والی تھی مگر وہ نامکمل رہ گئی اور اسی کے ساتھ احیائے اسلام اور مسلمانوں کا نشاۃ ثانیہ کی تاریخ کا ورق الٹ گیا دارالعلوم حقانیہ کا قیام ایک نیک فال ہے اور ان ہی شہیدوں اور مخلصوں کی جانفشانیوں کی برکت ہے میرے ذہن میں دارالعلوم کا جو نقشہ اور تصور تھا میں نے اس کو اس سے کہیں بہت اور وسیع تر پایا اس کو دیکھ کر امید پیدا ہوتی ہے کہ یہ ملک کا مرکزی دارالعلوم اور عظیم جامعہ اسلامیہ ثابت ہوگا خوش قسمتی سے اس کو حضرت

مولانا عبدالحق کی سرپرستی اور ان کی دعا اور توجہ حاصل ہے اسی کے ساتھ فاضل اساتذہ کی تدریسی خدمات اور طلبہ کی کثیر تعداد بھی یہاں موجود ہے اللہ تعالیٰ اس کو نظر بد سے بچائے اور ہر طرح کی آفات اور مکروہات سے حفاظت فرمائے اور یہ جلد منازل ترقی طے کر کے بام عروج پر پہنچے۔

خاکسار ابوالحسن علی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنو

۱۳ شعبان ۱۳۹۸/ ۱۹ جولائی ۱۹۷۸ء

اکوڑہ خٹک کی سرزمین جہادی اور علمی سرگرمیوں کا مرکز

مقصد اور نوعیت کی قدر اور قیمت

خطبہ مسنونہ کے بعد! میرے بزرگو، دوستو اور عزیزو! ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک عشاء کی نماز کے وقت آنحضرت ﷺ حجرہ مبارک سے باہر تشریف نہیں لائے، بہت دیر ہوگئی جو معمول تھا معمول کے مطابق آپ وارد نہیں ہوئے، مسلمان اس اشتیاق میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جن کی تعلیم سے اور جن کی برکت سے نماز سیکھی ہے ان کے پیچھے اس مسجد میں جو لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى کا مصداق ہے عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر جائیں اور آرام کریں یہ لوگ وہ تھے جو دن بھر ہاتھوں پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہے تھے، بلکہ کھیتوں میں، باغوں میں، دوکانوں پر سارا دن محنت کرتے رہے تھے وہ گرمیوں کا زمانہ تھا یا جھاڑوں کی رات تھی اگر گرمیوں کا زمانہ تھا تو مدینہ کی گرمی سب کو معلوم ہے، بہت سخت، ایسی جھلسا دینے والی، جلا دینے والی گرمی، اس میں سارا دن کام کرتے رہے اور اب آئے تھے کہ نماز پڑھ کر جا کر سو رہیں گے لیکن اللہ کا رسول حجرے سے باہر نہیں آیا تھا

لوگ کچھ اونگھنے لگے تھے، کچھ سونے لگے تھے سب پر نیند کا اور تھکان کا غلبہ تھا حضرت عمرؓ نے جوامت کے اتالیق تھے اور بڑے شفیق تھے انہوں نے محسوس کیا اور آواز دی کہ یا رسول اللہ! بچے اور عورتیں سونے لگے ہیں آپ باہر تشریف لایئے، لوگوں پر ایک نگاہ ڈالی اور فرمایا کہ اس وقت روئے زمین پر نماز کے انتظار میں جاگنے والے تمہارے سوا اور کوئی نہیں، یعنی جاگنے والے تو بہت ہیں اور جمع ہونے والے بھی بہت ہیں تقریر کیلئے ملنے جلنے کے لئے وقت کاٹنے کے لئے لیکن تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ ہجرت کے شروع کا یہ قصہ ہے یا درمیان کا تو اصل میں قیمت اور قدر نوعیت کی ہوتی ہے قیمت مقصد کی ہے اور نوعیت کی ہے تعداد اور اژدحام کی نہیں۔

اسلام کی عظمت کا قیام

اسی طریقے سے ہندوستان میں جب سے اسلام آیا ہے لڑائیوں کا سلسلہ جاری رہا، فتوحات پر فتوحات ہوتی رہیں اور اتفاق سے فاتح آپ کے اس علاقے سے داخل ہوتے رہے درہ خیبر کے راستے سے یا بولان سے یہاں سے اسلامی فوجیں گزرتی رہیں، اللہ ان کو جزائے خیر دے ہم ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں کہ ان کی برکت سے ہندوستان میں اسلام کا جھنڈا بلند ہوا اسلام سندھ میں ملتان تک عربوں کے ذریعہ زیادہ پھیلا ہے لیکن بہر حال اسلام کی عظمت یہاں قائم ہوئی اور بہت سے ایسے لوگ جو تعبیر کی افادیت اور مادی فائدہ دیکھے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاتے انہوں نے اسلام قبول کیا اور اس کے بعد ان کی اولاد میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ اور علماء ربانی پیدا ہوئے ہم ان بادشاہوں کا اور فاتحین کا بھی احسان نہیں بھول سکتے اور ہم ان لوگوں میں سے ہونا چاہتے ہیں جن کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ

قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (الحشر: ۱۰) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان مہاجر و انصار کے بعد جو لوگ آئیں گے وہ کہیں گے کہ یا اللہ! ہماری مغفرت بھی فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو اَلَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ جو ایمان میں سبقت لے گئے دنیا سے ایمان کے ساتھ پہلے چلے گئے۔

اکوڑہ کی سرزمین پر صدیوں بعد پہلا پاک خون بہا

تو ہم محمود غزنوی اور ان سے پہلے اگر کوئی آیا ہو تو اس وقت سے لیکر احمد شاہ ابدالی تک جو اس راستہ سے آنے والوں میں سب سے آخر میں آنے والا تھا اور جہاں سے مسلمانوں کے خلاف جو طاقتیں جمع ہو رہی تھیں ہندوستان میں اور جن کی قیادت مرہٹے کر رہے تھے، تو اِنہوں نے اِن طاقتوں کی کمر توڑ دی اور مغلیہ سلطنت نہیں بلکہ مسلمانوں کی عظمت و تہذیب کے گل ہوتے چراغ کو پھر تھوڑا سا تیل اور بتی مہیا کر دی، اور ہندوستان کے مسلمان پھر پچاس ساٹھ برس کیلئے یہاں اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے اور اسلام کی شوکت کا نقش قائم ہو گیا ہم ان سب کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے اور ہم کو یہ راستہ (جس پر محمود غزنوی، احمد شاہ ابدالی اور شہدائے بالا کوٹ آئے ہیں) بھی عزیز ہے جس راستہ پر فاتح اور کشور کشا آئے لیکن جیسا کہ ابھی مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا اور بجا فرمایا کہ اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے، خالص اللہ کی رضا کے لیے، سنتوں کو زندہ کرنے کے لیے، مسلمانوں کی زندگی کو شریعت کے سانچہ میں ڈھالنے کے لیے، اُدۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً کا پیغام پہنچانے کے لیے، عمل کرانے کے لیے، حدود شرعیہ کو نافذ کرنے کے لیے اور قوانین شریعت کو رائج کرنے کے لیے جو پہلا خون ہندوستان میں صدیوں کے بعد ہی نہیں بلکہ عالم اسلام میں تھوڑے بہت مطالعہ کی بناء پر جس کا مجھے موقع مل سکا ہے، یہ کہہ سکتا ہوں کہ عالم اسلام میں صدیوں

بعد جو پہلا پاک خون (دم ذکی) جس میں کوئی ملاوٹ نہیں تھی، وہ خون جس سرزمین میں پہلی بار بہا ہے وہ آپ کی سرزمین ہے، یہ اکوڑہ خٹک کی سرزمین ہے جس کے متعلق مرزا مظہر جان جاناں کا یہ شعر صحیح ہے......

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کنند این عاشقان پاک طینت را

جہاد آقاؤں کا نہیں بلکہ دین اور مسلک کا تبادلہ

یہاں بنا رکھی گئی اس جہاد خالص لوجہ اللہ کی کہ جس کا رواج دنیا میں قریب قریب ختم ہو چکا تھا کسی بادشاہ کے متعلق، کسی غازی کے متعلق، کسی فاتح کے متعلق تاریخ نہیں لکھتا کہ جہاد شروع کرنے سے پہلے اس نے اعلان نامہ بھیجا ہو کسی حریف کو، جس کے خلاف اس نے غزا کرنا تھا، جہاد کرنا تھا، کہ تین چیزیں ہیں پہلی دعوت ہماری یہ ہے کہ تم اسلام قبول کرلو، اگر تم اسلام قبول کرلو گے تو ہم یہ زمین تمہارے حوالے کر جائیں گے، تم ہمارے بھائی ہونگے، پھر ہمیں کوئی حق نہیں ہو گا کہ بستی مٹا کر تمہاری جگہ بیٹھیں اس لیے کہ یہ آقاؤں کا تبادلہ نہیں ہے یہ دین کا اور مسلک کا تبادلہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد و پیاں کرتے ہو تو اول تم زیادہ حقدار ہو اگر یہ تمہیں منظور نہیں تو تم جزیہ دینا منظور کرو، باجگذار ہمارے بن جاؤ ہم تمہاری حفاظت بھی کریں گے اور تمہیں اپنے حال پر باقی رکھیں گے اگر یہ بھی منظور نہیں تو پھر لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

سمرقند میں اصل ترتیب نہ رکھنے کے بعد عمر بن عبدالعزیزؒ کا حکم

تین چیزیں تھیں اور یہ بات اتنی پرانی ہوگئی تھی کہ فتوح البلدان بلاذری میں آتا ہے کہ جب سمرقند فتح ہوا تو وہاں کے لوگوں کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ اصل ترتیب اسلام میں یہ ہے کہ سب سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے، پھر اس کے بعد جزیہ کی

پیشکش کی جائے اگر وہ بھی منظور نہ ہو تو پھر قتال ہے تو انہوں نے دیکھا کہ سمرقند میں فوجیں داخل ہو گئیں بغیر دعوت اسلام دیئے اور بغیر جزیئے کا مطالبہ کیے تو ان کو ایک عرصہ کے بعد ہوش آیا جبکہ مسلمان وہاں بس گئے تھے، وہاں گھر بنا لیے تھے، تو انہوں نے ایک وفد روانہ کیا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خدمت میں، جنہیں خلفاء راشدین کی فہرست میں شامل کیا جائے وہ جنہیں خلیفہ خامس کہتے ہیں ان کو معلوم ہوا کہ وہ خلیفہ عادل ہیں اور شریعت پر پورا پورا عمل کرتے ہیں تو ایک وفد مرتب ہو کر ان کے پاس حاضر ہوا اور ان سے شکایت کی کہ سمرقند بغیر اس سنت کے اور بغیر ایک حکم شرعی پر عمل کئے فتح ہو گیا ہے۔

فتوحات کی تاریخ میں بے نظیر واقعہ

انہوں (عمر بن عبدالعزیز) نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک پرچہ لکھا وہاں کے قاضی کے نام کہ جس وقت تمہیں یہ پرچہ ملے تو اسی وقت عدالت طلب کرو اور وہاں اس بات پر شہادت لو کہ جس وقت مسلمانوں کے فوج کے قائد نے سمرقند فتح کیا اس وقت اس سنت پر عمل کیا گیا تھا یا نہیں؟ اگر ثابت ہو جائے اور کوئی شہادت اس امر پر نہ ہو کہ پہلے اسلام اور پھر جزیہ کی دعوت دی گئی تھی تو تمام مسلمان فوجیں اسی وقت سمرقند چھوڑ کر اس کی حدود سے باہر جا کر کھڑی ہو جائیں اس کے بعد اس سنت پر عمل کریں پہلے اہل سمرقند کو اسلام کی دعوت دیں اگر منظور ہو تو فبہا نہ ہو تو پھر جزیہ کا کہیں اسے بھی نہ مانیں تب جہاد کریں۔ قاضی صاحب کو پرچہ ملا، انہوں نے عدالت طلب کی، مدعیٰ علیہ مسلمانوں کی فوج کے قائد ہیں اور دنیا کی تاریخ میں شاید اس واقعہ کی نظیر نہ ملے، کہ ایک کمانڈر جس نے اپنی نوک شمشیر سے اتنا اہم علاقہ ترکستان کا دارالخلافہ فتح کیا تھا وہ مدعی علیہ اور ایک

معمولی مسلمان کی حیثیت سے حاضر تھا اس مسجد میں اس سے پوچھا گیا، اس نے اعتراف کیا کہ ہاں مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ میں نے اس یلغار میں اور اسلامی فتوحات کے تسلسل میں اس شرعی حکم پر عمل نہیں کرسکا۔

کمانڈر کے عمل سے سارا سمرقند مسلمان ہو گیا

جب یہ معاملہ ثابت ہوگیا تو قاضی صاحب نے حکم دیا کہ مسلمان اس شہر سے تخلیہ کریں، اسے خالی کریں، مسلمانوں نے گھر بنالیے تھے، کھیتیاں جوت لی تھیں بہت سے لوگوں نے اسے اپنا شہر بنالیا تھا تو سب کچھ چھوڑ کر دامن جھاڑ کر چلے گئے، باہر جاکر کھڑے ہو گئے جب وہاں کے بت پرستوں نے یا بدھ مذہب کے ماننے والوں نے، مشرکوں نے یہ معاملہ دیکھا کہ شریعت کا اتنا احترام ہے ان کے دلوں میں اور عدل و انصاف کا اتنا لحاظ ہے کہ وہ اپنے قائد قوات پر، کمانڈر انچیف پر بھی اسے نافذ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اب لڑائی کی ضرورت نہیں ہم خود مسلمان ہوتے ہیں چنانچہ سمرقند سارے کا سارا مسلمان ہوگیا اس واقعہ کے ذریعہ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس وقت بھی جہاد کی اس سنت پر عمل کسی طرح چھوٹ جاتا تھا اور اس کے بعد تو معلوم نہیں تاریخ کا تعین تو مشکل ہے مگر اس کے بعد مسلمانوں کی فتوحات کی تاریخ میں ہم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ اس سنت پر عمل کیا گیا ہو۔

سید ین شہیدین کا طرز عمل

ہوا یہ کہ فوجیں بڑھتی چلی جاتی تھیں اور جو علاقے اور شہر ان کے راستے میں آتے اسے فتح کر کے آگے بڑھتے جاتے مگر اس اللہ کے بندے نے اس مرد مجاہد نے جس کا نام سید احمد شہید ہے اور ان کے ساتھی مولانا شاہ اسماعیل شہید جنہیں ان کا وزیر اعظم کہیے یا دست راست کہیے یا دست و بازو کہیے یا لشکر کے قاضی مفتی اور شیخ الاسلام

کھیے، ان دونوں نے پہلی مرتبہ اس سنت پر عمل کیا اور یہیں سے وہ اعلان نامہ لاہور روانہ کیا گیا جو لفظ بہ لفظ کتابوں میں منقول ہے

مقدس واقعات اور روایات کی امین حقانیہ کی سرزمین

یہی اکوڑہ خٹک وہ سرزمین ہے جو ان مجاہدوں کے خون سے لالہ زار بنی اور خون شہیداں ضائع نہیں ہوتا وہ ہزاروں باغ کھلاتا ہے اور اس کے نتیجے میں جیسے باغ پیدا ہوتے ہیں، اسی طرح مدرسے بھی پیدا ہوتے ہیں، خانقاہیں بھی پیدا ہوتی ہیں، مسجدیں بھی صفحہ وجود پر آتی ہیں اور وہ زمین اللہ کی راہ میں وقیع ہو جاتی ہے اس لیے کہ اس پر شہیدوں کا اور مجاہدوں کا خون بہا ہے تو آپ کی اس سرزمین (اکوڑہ خٹک) کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں پر اللہ کی راہ میں اس جہاد کا آغاز ہوا۔

عبدالمجید خان کی شہادت کا ایک انوکھا واقعہ

ابھی میں راستے میں سنا رہا تھا کہ ہمارے رائے بریلی کے ایک خان صاحب تھے عبدالمجید خان صاحب ان کا نام بھی اس فہرست میں شامل تھا جنہیں رات کو بھیجا جانا تھا اکوڑہ کے چھاپہ کے لیے، رات کو چھاپہ ڈالنا تھا اور یہاں سے مجاہدین کی جو فرودگاہ تھی ۶ کوس ۱۰ کوس کے فاصلے پر اور پھر رات ہی کو شبخون مار کر واپس ہونا تھا تو حضرت سید احمد شہید کے سامنے جب فہرست آئی تو ان کو معلوم تھا کہ عبدالمجید خان صاحب بیمار ہیں اور کمزور ہیں تو ان کے نام کے سامنے نشان لگا دیا کہ ان کا نام نکال دیا جائے کہ یہ کوئی جہاد کا اختتام نہیں آغاز ہے پھر بہت سے مواقع آئیں گے ان کے جہاد کے تو ان کو جب معلوم ہوا کہ میرا نام فہرست سے نکال دیا گیا ہے تو کوئی اور ہوتا تو اس موقع کو غنیمت سمجھ لیتے کہ چلئے سر پر آیا ایک خطرہ ٹل گیا چند آدمی دس ہزار کی فوج پر چھاپہ ڈالنے جا رہے ہیں راستے کے نشیب و فراز سے ناواقف ہیں تو پہلا تم ہی سوچیں کہ

معلوم نہیں کہ کیا صورت پیش آئی تو ایسے موقع کو غنیمت سمجھ لیتے کہ مجھے بھی کچھ کہنے کی ضرورت پیش نہیں میرا نام امیر المومنین نے خود ہی کاٹ دیا اس سے زیادہ بہتر کیا بات ہو گی لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ خود دوڑتے ہوئے آئے اور شکایت کی کہ میرا نام کیوں فہرست سے کاٹ دیا ہے؟ فرمایا بھئی! تمہیں بخار آرہا ہے میں سنتا رہا ہوں کہ تم بیمار اور کمزور ہو اور یہ بڑا سخت چھاپہ ہے اس کے لیے جفاکش اور تنومند لوگوں کی ضرورت ہے تو انہوں نے کہا کہ حضرت! آج جہاد فی سبیل اللہ کی بنیاد قائم ہو رہی ہے اور یہ پہلا موقع ہے تو کیا میں اس بنیاد کے موقع سے محروم رہ جاؤں؟ تو میرا نام للہ اس فہرست میں شامل کر دیجیے تو ان کا نام اس فہرست میں شامل کر لیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو قبول فرمایا اور وہ اس چھاپہ میں شہید ہوئے تو یہ سارے واقعات اس سرزمین کے ہیں پھر یہاں سے دوسرا مقابلہ شیدو میں ہوا جو آپ کے قریب ہے، اس کے بعد پھر ہوتے ہوتے ہنڈ وغیرہ میں معرکے ہوئے جہانگیرہ وغیرہ میں ان سب ناموں سے مانوس ہوں اس راستہ پر آج میں پہلی مرتبہ آیا ہوں۔

حقانیہ سے نکلنے والے حقانیت کے علمبردار: پہلی بار جوانی میں اکوڑہ آنے کا ذکر

اس سے قبل پشاور اور مردان کے راستہ آنا ہوا تھا جو آج سے ۳۴، ۳۵ برس پہلے کا واقعہ ہے جب دارالعلوم حقانیہ نہیں تھا اور میں آیا اور گھوم پھر کر چلا گیا کیا معلوم تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا اور میری عمر وفا کرے گی اور اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھے گا کہ میں پھر دوبارہ یہاں آؤں گا اور اپنی آنکھوں سے اس دارالعلوم کو دیکھوں گا جہاں ان شہیدین کی نہ صرف یاد تازہ ہے بلکہ اپنا انتساب بھی ان کی طرف کیا جاتا ہے یہ نسبت! یہ نسبت گرامی ایسی ہے کہ انشاء اللہ یہ رنگ لائے گی خون شہیداں رنگ لایا، یہ نسبت انشاء اللہ رنگ لائے گی اس کا نام حقانیہ ہے اس میں حقانیت انشاء اللہ قائم رہے

گی اور یہاں سے جو لوگ نکلیں گے وہ حقانیت کے علمبردار ہونگے اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث اور شیخ العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور اس مدرسہ کی کامیابیوں کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ خوش ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کے لگائے ہوئے اس باغ کو سرسبز و شاداب رکھے اور پھلتا پھولتا رکھے یہاں اس سرزمین میں ایک ایسا مدرسہ ضرور ہونا چاہیے تھا جہاں قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی آوازیں بلند ہوں اس لیے کہ اسی قال اللہ اور قال الرسول ﷺ ہی کا نتیجہ تھا کہ کتنے اللہ کے بندے ہتھیلیوں پر سر رکھے ہزاروں میل سے ہندوستان سے کہاں کہاں سے یہاں پر آئے اور کہاں یہ میدان یہ قال اللہ اور قال الرسول ﷺ ہی تھا جو ان کو اتنا دور کھینچ لایا اور یہ جب تک قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی رہے گی......

ہنوز آن ابر رحمت درفشاں ست
خم و خمخانہ با مہر و نشان ست

ابھی یہ خمخانہ خالی نہیں ہوا جاری ہے اور حافظ کے اس شعر پر میں ختم کرتا ہوں......

از صد سخنے پیرم یک نکتہ مرایا دست
عالم نہ شود ویراں تا میکدہ آبادست

کہ اپنے مرشد کی سو باتوں میں سے ایک بات مجھے یاد رہ گئی ہے کہ عالم اس وقت تک ویران نہیں ہوگا جب تک کہ میکدہ قائم ہے یعنی میکدہ معرفت قائم ہے قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کا مرکز قائم ہے اس وقت تک عالم ویران نہیں ہوگا اور یہ حدیث میں آتا ہے کہ جب تک ایک اللہ اللہ کرنے والا باقی ہوگا اس وقت تک قیامت نہیں

آئے گی آپ کو مبارک ہو یہ سرزمین بھی مبارک ہو کبھی کبھی......

تازہ خواہی داشتن گرداغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

مغربیت کا سد باب علماء کا فریضہ

اس دارالعلوم کی آپ قدر کریں، اس کے اساتذہ اور اس کے علماء کی قدر کریں، یہاں ذہین طالب علموں کو بھیجیں اس لیے کہ اب ضرورت ہے جیسا کہ مولانا سمیع الحق صاحب نے اشارہ کیا کہ مغربیت کے فتنے میں ذہین لوگ سامنے آئیں کہ جن کے اندر حوصلہ ہو ولولہ ہو، اچھے خاندانوں کے ہوں ، ان میں مجاہدوں کا خون ہو، شہیدوں کا خون ہو، امینوں کا خون ہو، وفاداروں کا خون ہو، وہ آئیں اور وہ لوگ علوم کتاب وسنت پڑھیں اور اس کے بعد اس سرزمین میں جو اس وقت ایک ایسے دوراہے پر کھڑی ہے اور یہاں اسلامی قانون کے نفاذ کے ارادے کیے جارہے ہیں اور مطالبے بھی کیے جارہے ہیں ،وہ رہنمائی کریں

اختتامی کلمات

بس ان الفاظ کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں میں نے یہاں آکر کسی پر احسان نہیں کیا، میرا کسی کے اوپر کوئی احسان نہیں بلکہ میں نے اپنے اوپر احسان کیا ہے اور بلانے والوں نے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر احسان کیا ہے کہ یہ عزیز سرزمین ہم کو دوبارہ دکھلا دی جس مقصد کے لیے یہ زمین رنگین ہوئی تھی ، اللہ تعالیٰ اس مقصد کو دنیا میں عام کرے اور اسلام کا کلمہ بلند ہو، اسلام کو غلبہ حاصل ہو اور ہمارے گھروں میں ، ہمارے دفتروں میں، ہمارے اداروں میں سب جگہ اسلام نافذ ہو۔

اختتامی دعا

دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے:

اللھم انصرمن نصردین محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ واخذل من خذل دین محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم

اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے سب دوستوں کو، عزیزوں کو تمام روحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفائے کلی عطاء فرمائے، صحت عطاء فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص، للّٰہیت عطاء فرمائے ہمارے قلوب کو منور فرمادے ہمارے دماغوں کو روشن کر دیں ہمارے اعضاء و جوارح کو قوت عطاء فرمادے ہماری آئندہ نسلوں میں اسلام قائم رکھے (آمین)

(الحق: ج ۱۳، ش ۱۰، اگست ۱۹۷۸ء)

خطاب

علامہ سید سلمان ندوی صاحب مدظلہ

تعارف

عالم اسلام کے بطل جلیل اور برصغیر پاک وہند کے علمی وادبی اقلیم کے شہنشاہ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ کے جانشین، قابل فخر فرزند، نامور محقق، دانشور، اسکالر اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے اعزازی لیکچرار

مولانا ڈاکٹر سید سلمان ندوی مدظلہ کی آمد اور خطاب

مورخہ ۱۱ راپریل ۲۰۰۴ء کو عالم اسلام کے بطل جلیل اور برصغیر پاک و ہند کے علمی وادبی اقلیم کے شہنشاہ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہ کے جانشین، قابل فخر فرزند، نامور محقق، دانشور، اسکالر اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے اعزازی لیکچرار حضرت علامہ سید سلمان ندوی مدظلہ حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی خصوصی دعوت پر دارالعلوم تشریف لائے اور ایوان شریعت میں طلبہ سے تفصیلی خطاب فرمایا اس موقع پر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے تمہیدی کلمات پیش کئے اور حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے استقبالی اور تعارفی کلمات کہے اس تقریب کی روئیداد و تقاریر کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔

تعارفی کلمات: مولانا عبدالقیوم حقانی

الحمدللہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

بغیر کسی تمہید کے آج ہم غریبوں کے گھر اور جھونپڑے میں علوم و معارف کے تاجدار علامہ سید سلیمان ندوی صاحبؒ کے نسبی و روحانی اور علمی جانشین و فرزند حضرت علامہ ڈاکٹر سید سلمان ندوی دامت برکاتہم تشریف فرما ہیں مولانا عالمی سطح پر دعوت و تبلیغ ،

درس وتدریس اور تحریر وتقریر کے میدان میں بڑے کام سرانجام دے رہے ہیں اس سلسلے میں ان کے بڑے وقیع وعظیم تر مضامین اور کتابیں سامنے آئی ہیں ہم نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ہم فقیروں کے جھونپڑے میں ایسی عظیم شخصیت وارد ہوگی۔

عظیم شخصیت سے ملاقات کی سعادت

ہم سمجھتے ہیں کہ گویا آج ہمارے ہاں سیرت النبی ﷺ کے مصنف حضرت علامہ شبلی نعمانیؒ اور حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ خود موجود ہیں ہمارے اور آپ کے لئے ایسی عظیم شخصیت کی ملاقات بہت بڑی سعادت ہے ایک دوسرے لحاظ سے بھی ہم ان کی آمد نیک فال سمجھتے ہیں، موجودہ حالات میں طالبان اور عالم اسلام کے تحفظ کے لئے جنگ اور مقدمہ لڑنا ایک بہت بڑے چیلنج کو دعوت دینا ہے، اس سلسلے میں حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کی مغربی ذرائع ابلاغ کے ساتھ جو انٹرویوز ہوئے، کتابی شکل میں اس پر کام مکمل ہوکر آخری مراحل میں ہے حضرت مولانا نے اس کتاب کے مسودات کو اپنے ہاتھ میں تبرکاً لیا بھی اور اس سلسلے میں ہمارا حوصلہ بھی بڑھایا اور فرمایا کہ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے بہرحال میں حضرت مولانا کا مخدوم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم اور یہاں کے جملہ اساتذہ کی طرف سے اِن کا شکر گزار اور ممنون ہوں......

وہ آئیں گھر پہ ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کا استقبالیہ خطاب

میرے عزیز طلباء میں آپ اور حضرت مولانا کے درمیان زیادہ دیر تک حائل

نہیں ہونا چاہتا دراصل یہ پہلا موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش پوری فرمادی مولانا اکثر پاکستان تشریف لاتے ہیں لیکن لاہور، کراچی اور زیادہ سے زیادہ اسلام آباد تک اپنی مصروفیات محدود رکھتے ہیں ہمیں انکی آمد کا واپس چلے جانے کے بعد پتہ چلتا ہے ایک عرصہ سے میری خواہش تھی کہ حضرت مولانا دارالعلوم تشریف لائیں کیونکہ خود دارالعلوم حقانیہ ایک تحریک کا نام ہے۔

ندوۃ العلماء اور علامہ سید سلیمان ندویؒ کا موثر کردار

جہاں سے حضرت مولانا اور انکے بزرگوں کا تعلق ہے وہ بھی خود ایک عظیم تحریک تھی' علماء کو دنیا کیساتھ ہم آہنگ بنانے، دنیا کے چیلنجوں کیلئے تیار کرنے کیلئے دارالعلوم ندوۃ العلماء ایک تحریک کی شکل میں ابھری گویا کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی جدید شکل تھی اور ایک جدید پیرایہ تھا اور برصغیر میں اتار وچڑھاو کی بڑی تاریخ ہے اگرچہ ندوۃ العلماء کی تحریک کے بنیادی کردار علامہ شبلی نعمانی تھے لیکن اس کام کو علامہ سید سلیمان ندوی نے آگے بڑھا کر چار چاند لگادیئے آپ کا جو علمی اور تحقیقی کردار تھا وہ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کے ذریعہ دنیا کے سامنے آیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم انعام اور نعمت کی شکل میں سامنے آئے جدید علوم کا دور دورہ تھا مستشرقین کی یلغار تھی اور اسلام پر مختلف پیرایوں سے جدید انداز اور جدید فلسفہ سے حملے ہو رہے تھے حضرت علامہ سید سلیمان ندوی نے علم وتحقیق کے اسلحہ سے ان کا بھرپور تعاقب کیا۔

سیرت النبی ﷺ کا عظیم کارنامہ

اللہ نے ان سے سیرت النبی ﷺ جیسا عظیم کارنامہ سرانجام کروایا جو حضور اقدس ﷺ کے بعد چودہ سو سالہ تاریخ میں سب سے جامع مکمل اور ہر لحاظ پر پوری اتری ہوئی

سیرت ہے اللہ تعالیٰ نے اسے مقبولیت بخشی دنیا بھر میں اس کے ترجمے ہوئے افغانستان کے بھائیوں کو بھی معلوم ہوگا سیرت النبی ﷺ پشتو میں بھی کئی جلدوں میں افغانستان کی حکومت نے شائع کی اس طرح بیشمار علم وتحقیق کے دریا انہوں نے بہادیئے ہیں۔

ہجرت پاکستان اور قرارداد مقاصد میں جدوجہد

علامہ سید سلیمان ندوی جو کہ بعد میں پاکستان تشریف لائے اور پاکستان کی پہلی دستوری جدوجہد کی داغ بیل ڈالنے میں حصہ لیا یہ قرارداد مقاصد یا جو بھی اسلامی نقشے یا بائیس نکات ہیں اور پاکستان کو اسلامی منہج پر ڈالنے کی جو ابتدائی کوششیں ہوئیں اس میں ان کا برابر کا حصہ رہا حضرت علامہ نے اپنے ملک کو اسی خاطر چھوڑا تھا، وہ نہیں چاہتے تھے لیکن یہاں کے حالات اور جو دین کے تقاضے تھے اسکی وجہ سے مجبور ہو کر حضرت علامہ نے دارالمصنفین کی شکل میں علم وتحقیق کی گلشن بسائی دارالمصنفین کا اب تک دنیا پر احسان ہے ہزاروں تحقیقات تاریخ وسیرت پر مبنی جدید موضوعات پر مسلسل کتابیں شائع ہوئیں انکا رسالہ ''معارف'' علم وتحقیق کا معراج ہے سو سال سے زیادہ اسکو عرصہ گزر چکا ہے دارالمصنفین اعظم گڑھ دین علم وعمل اور تحقیق کی ایک گلشن اور گلستان انہوں نے بنایا تھا یہ حضرات جس طرح مچھلی دریا سے باہر گزارا نہیں کرسکتی ایسے ماحول سے باہر نہیں رہ سکتے تھے کراچی جیسے خشک، بے نور، مغربی ماحول اور شہر کے ہنگاموں میں ان کا بیٹھنا ایسا تھا جیسا کہ مچھلی کو دریا سے باہر نکالنا لیکن انہوں نے یہ سب کچھ برداشت کیا تاکہ پاکستان کی اسلامی نظام کی طرف کوئی پیش قدمی ہو۔

علامہ سید سلیمان ندوی کا علمی، روحانی ونسبی یادگار

بہرحال ہم حضرت علامہ رحمۃ اللہ کے علمی روحانی اور نسبی یادگار مولانا ڈاکٹر

سلیمان ندوی کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ناچیز کی دعوت پر یہاں آنا قبول کیا کل اسلام آباد میں ''مولانا ابوالحسن علی ندوی سیمینار'' میں انکے ساتھ تھا مولانا کو بھی دارالعلوم سے اوراسکے جہادی وعلمی تشخص سے گہرا لگاؤ اور محبت ہے، ہمیشہ خط وکتابت میں محبت سے ذکر کرتے اور خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ دارالعلوم میں انکا آنا ہو بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں آج یہ موقع دیا ہم انتہائی ممنون وشکر گزار ہیں اور دیدہ ودل فرش راہ کئے ہوئے ہیں میں تمام طلبہ وعلماء واساتذہ ومنتظمین کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں یہ پہلی دفعہ آنا ہوا ہے اور مولانا کو جلد واپس جانا بھی ہے میری خواہش ہے کہ آئندہ مولانا تشریف لائیں تو کم ازکم دو تین دن آپکے پاس بیٹھیں اور آپ ان سے استفادہ کریں انشاء اللہ مولانا نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ دارالعلوم کیلئے تفصیل سے وقت نکال کر آئیں گے ہم سب ان کے شکر گزار ہیں اللہ انکے علم وعمل میں ترقی عطا فرمائے اورانکے عظیم والد کی طرح چاردانگ عالم ان کے ذریعہ بھی منور ہو۔

واخردعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

عصر حاضر میں علماء اور طلباء کی ذمہ داریاں

نحمده ونستعينه ونستغفره و نومن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سيّآت اعمالنامن يهده الله فلامضل له ومن يضلله فلاهادى له واشهدان لااله الا الله واشهدان محمداً عبده ورسوله، اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○ (العلق: ۱۔۴)

مدرسہ حقانیہ کا قرض اور والد ماجد کی نسبت

مدرسہ حقانیہ میں میرا آنا ایک زمانہ سے مجھ پر قرض تھا اورالحمدللہ کہ آج حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی کی کرم نوازی سے یہ قرض بے باق ہوا مجھے الحمدللہ اپنے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں اور مجھے اسکا پورا احساس ہے کہ آپ حضرات اساتذہ، اور حضرت مولانا نے میرے ساتھ جو اکرام کا معاملہ کیا وہ میرے والد ماجد رحمۃ

اللہ علیہ کی نسبت سے ہے اور آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس نسبت کا صحیح طور پر حقدار بھی بنادے دارالعلوم حقانیہ کا نام اور خود اکوڑہ خٹک کا نام تو ایک زمانے سے سن رکھا تھا اور جس نے بھی حضرت مولانا علی میاں کی کتاب ''سیرت سید احمد شہید'' پڑھی ہو اسے ان علاقوں کا علم ہوتا ہے۔

ماہنامہ ''الحق'' اور مولانا سمیع الحق سے براہ راست تعلق

لیکن چند سال ہوئے غالباً کسی رسالے میں میرا کوئی مضمون دیکھا ہو جس میں میرا ایڈریس تھا تو حضرت مولانا نے اپنی عنایت سے الحق رسالہ بھیجنا شروع کیا اس لحاظ سے براہ راست ایک تعلق کی شکل نکل آئی خیر میں حضرت مولانا کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے کام اور نام دونوں سے واقف تھا اور پھر ان کے انتقال کے بعد حضرت مولانا سے براہ راست خط و کتابت کا موقع ملا مجھے اتنا یاد ہے کہ جو پہلا خط میں نے حضرت مولانا کی خدمت میں بھیجا تھا اس میں شکایت کی تھی کہ یہاں پاکستان میں علماء کی کوئی موثر آواز اور پلیٹ فارم نہیں جس کے ذریعہ سے وہ آواز ان مقامات پر پہنچائی جاسکے جہاں اسکا پہنچانا ضروری ہے اس طرح سے خط و کتابت کا سلسلہ چلا اور الحق کے ذریعہ مجھے حق باتیں ملنے اور پڑھنے کو بھی ملیں ہر وہ مسلمان جو دنیا کے کسی بھی حصے اور کونے میں ہوں جسے عالم اسلام اور خاص طور پر افغانستان میں انقلاب اور انقلاب کی تاریخ سے قلبی اور ذہنی لگاؤ تھا اور ہے تو اس سلسلہ میں الحق بہت ہی ممد و معاون ثابت ہوا اور اب بھی اس سے وہی ذہنی اعانت اور فکری سوچ ملتی ہے۔

مدارس دینیہ اور یونیورسٹیوں کے مقاصد الگ الگ

آپ حضرات جس مدرسہ میں پڑھ رہے ہیں اور آپ نے سوچ سمجھ کر اس مدرسہ میں داخلہ لیا ہوگا اس مدرسے کی تعلیم کا مقصد اور مطمح نظر اور ذریعہ تعلیم اور جو علم

آپ حاصل کررہے ہیں وہ عام جامعات سے مختلف ہے مدارس جیسی درسگاہوں میں قربانی کا تصور خواہ وہ مالی ہو، جسمانی ہو، فکری ہو، ذہنی ہو، تعلیمی ہو وہ جامعات (یونیورسٹیوں) سے مختلف ہوتا ہے آپ کے ہاں مدارس میں جو طلباء ہیں ان پر اپنے نان نفقہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی ہے لیکن مدارس کے جو مہتمم اور ان کے جو منتظمین ہیں ان کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہے کہ دو ہزار طلباء کو دوپہر اور شام کا کھانا کیسے پہنچایا جائے اور کہاں سے یہ نقد رقم ملے جس کے ذریعہ یہ انتظام کیا جاسکے تاکہ آپ ان امور سے فارغ رہ کر یکسوئی کے ساتھ ہمہ تن علم کی طرف متوجہ رہیں ان حضرات نے اپنے کندھوں پر یہ ذمہ داری لے رکھی ہے اس کے برخلاف جامعات اور دوسری یونیورسٹیوں میں اس کا نظم دوسری قسم کا ہوتا ہے وہاں طلباء سے فیس بھی لی جاتی ہے اور ان کو سکالرشپ بھی ملتا ہے اور بعض بعض اداروں میں بڑے کروفر اور ٹھاٹ باٹ سے یہ لوگ رہتے ہیں ان کے ہاں ایک علمی تعیش ہوتا ہے لیکن جس چیز کی طرف میں آپکی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کئی معاملوں میں مدارس اور جامعات دو مختلف چیزیں ہیں ان کا مقصد دوسرا اور ذریعہ حصول مقصد دوسرا ہے۔

دیوبند، ندوہ اور علی گڑھ اکبر الہ آبادی کی نظر میں

اکبر الہ آبادی ایک مرتبہ تین مختلف اداروں جو تین مختلف ردعمل سے انگریزوں کی آمد پر ہندوستان میں قائم ہوئے ایک دیوبند کی شکل میں نمودار ہوا جہاں تحفظ دین کا مسئلہ تھا دوسری علی گڑھ یونیورسٹی جس میں مسئلہ انگریز قوم جو کہ یہاں فاتح قوم تھی اس کی ایڈمنسٹریشن میں فٹ ہونے کا مسئلہ تھا اور تیسرا تخیل ندوۃ العلماء کا تھا جو کہ دونوں نظریوں کو ملانا چاہتا تھا اور ایک فکری انقلاب پیدا کرنا چاہتا تھا اس سے

اکبرالہٰ آبادی نے دیوبند کو ایک قلب دردمند ندوہ کو زبان ہوشمند اور علی گڑھ کو معزز پیٹ کے نام سے یاد کیا تھا۔

اولین وحی اور سوالات کے جوابات

جو آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کیں وہ پہلی وحی ہے ان آیات کا جو پہلا لفظ ہے اِقْرَاْء وہ اس زمانے میں ایک عجیب اور نامانوس سی چیز معلوم ہوتی ہے اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ کے ذہن میں کچھ سوالات تھے وہ ان سوالات کے جوابات چاہتے تھے عرب جو اس زمانے میں تھے ان کے ذہن میں بھی اس قسم کے سوالات پیدا ہوتے تھے مگر ان کے پاس سوچنے سمجھنے اور فکر و تدبر کرنے کا وقت نہیں تھا اور یہی حالات آج بھی ہیں خود عوام اور مسلمانوں تک یہی چیز ہے کہ ذہن میں سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ ہمارا خالق کون ہے؟ ہمارے خلق کا مقصد کیا ہے؟ ہم کہاں واپس جائیں گے؟ موت کیا ہوتی ہے؟ ہمارا دائرہ عمل کیا ہے؟ یہ تمام سوالات ہمارے ذہن میں بھی پیدا ہوتے ہیں لیکن چونکہ ہمیں اس کے جواب کیلئے سوچنے فکر کرنے اور تدبر کا وقت نہیں ملتا اس لئے ہم اس سے صرف نظر کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں لیکن جب اچانک کوئی حادثہ پیش آتا ہے کوئی صدمہ پیش آتا ہے، کوئی زلزلہ پیش آتا ہے یا کوئی ایسا فطری تغیر پیدا ہوتا ہے اس وقت اچانک یہ خیال آتا ہے کہ کچھ تو ہوا رسول ﷺ کے ذہن میں بھی سوالات تھے اس لئے آپ غار حرا تشریف لے جاتے تھے وہاں تحنث کرتے، فکر و تدبر کرتے، سوالات کے جوابات چاہتے تھے اور جب وحی نازل ہوئی تو ان سوالات کے جوابات مل گئے اگر جوابات نہ ملتے تو رسول ﷺ کیسے مطمئن ہوتے اور پھر اگر خود مطمئن نہ ہوتے تو دوسروں کو کیسے مطمئن کراتے اس لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ خالق کون ہے؟ مخلوق کون ہے؟ اور وہ خود کیا ہیں ان کا مقصد کیا ہے؟ بہرحال وحی میں اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف

کروایا کہ وہ خالق ہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور یہی سوال تھا اور عجیب چیز یہ ہے کہ جو دوسری آیت ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ بظاہر اس کی کوئی ضرورت تو نہ تھی اسلئے کہ انسان بھی ایسا ہی مخلوق ہے جیسا کہ اور چیزیں مخلوق ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمادیا کہ میں ہی خالق ہوں پڑھ اپنے رب کے نام پر جس نے پیدا کیا اگر دوسری آیات نہ بھی ہوتیں ظاہر ہے کہ انسان بھی شجر وحجر کی طرح ایک مخلوق ہے ہر وہ چیز جو دنیا میں پیدا کی گئی ہے مخلوق ہی ہے لیکن ہمارا ایمان واعتقاد اور قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ قرآن مجید کا ہر ہر لفظ اور آیت جو مکرر ہو اسکا کوئی خاص مقصد ہوتا ہے اس لئے جو دوسری آیت ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کی وہ بہت ضروری تھی اس لئے کہ وحی کا مخاطب انسان تھا اور انسان دوسری مخلوقات سے مختلف تھا۔

مخلوقات کی دو قسمیں اور اپنا اپنا دائرہ عمل

دنیا میں دو قسم کے مخلوق ہیں ایک تو وہ مخلوق جس کا دائرہ عمل پہلے سے طے شدہ ہے وہ اپنے دائرہ عمل سے نکل نہیں سکتے فرشتے گناہ نہیں کرسکتے پانی بہے گا آگ جلائے گی یہ ساری پراپرٹیز (خصوصیات) ہیں جو ان میں رکھ دی گئیں ہیں وہ اس سے انحراف نہیں کرسکتے سورج نکلے گا غروب ہوگا، چاند نکلے گا غروب ہوگا، ستارے نکلیں گے رات آئے گی، دن جائے گا، یہ تمام چیزیں ہیں اور ان میں کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ صاحب! آج میں تھک گیا ہوں آج میں نہیں نکلونگا ان کا دائرہ عمل طے ہے وہ کرتے رہینگے اور اس لئے کفار کے بارے میں آتا ہے کہ وہ روز قیامت کہیں گے يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا کاش! ہم پتھر و مٹی ہوتے یعنی مکلف نہ ہوتے اور ایک دائرہ کار کے پابند رہتے تو یہ سوال جواب تو ہم سے نہ ہوتا لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ممتاز درجہ عطا فرمایا ان کو فکر و تدبر اور عقل دی جسکی بدولت وہ دیگر مخلوقات سے ممتاز ہوا اور جب یہ طے ہوگیا تو اب آیت

کا مقصد سمجھ میں آتا ہے لیکن اگے چل کر قرآن جو کہتا ہے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ دوبارہ انسان کا ذکر علم کے سلسلے میں کیا جارہا ہے اب علم میں کیا چیز ہے ایک تو وہ چیز جو سیکھی جائے، ایک سکھانے والا چاہئے، ایک سیکھنے والا چاہئے تو ہمارے ہاں تینوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں جو چیز سیکھی جائے اور پھر سکھانے والا اور اسکا پڑھنے والا سیکھنے سکھانے کے بارے میں جو حدیث ہے خواہ وہ حدیث ضعیف ہو یا اس کی اسناد پر کوئی گفتگو کر بھی لی جائے لیکن اس کا جو معنی ہے وہ صحیح ہے انسان روزانہ سیکھتا ہے بچہ روزانہ سیکھتا ہے بوڑھے ہونے کے بعد بھی سیکھتا ہے بلکہ میں ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہوں کہ مرنے کے بعد بھی آدمی سیکھتا ہے وہاں بھی نئی نئی چیزیں پیدا ہوتیں ہیں۔

حصول علم کا مقصد متعین ہونا چاہیے

جہاں تک سیکھنے کا تعلق ہے اس سے نجات نہیں خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم سیکھتا تو ہے اب اس کے بعد مسئلہ اشارہ جاتا ہے کہ کس چیز کیلئے اسکا مقصد کیا ہے؟ علم کے دیئے جانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

وَ مَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا (بنی اسرائیل:۸۵)

''تمہیں علم کا تھوڑا سا حصہ دیا گیا''

تو آپ یہ خیال فرمائیں گے کہ تھوڑے سے حصے کے دیئے جانے پر انسان خدا بننے کو تیار ہے قرآن کی ایک دوسری آیت میں علم کی زیادت کیلئے دعا کی تلقین کی گئی ہے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا آپ یہ بتائیں کہ ان آیات کے اولین مخاطب کون لوگ تھے؟ صحابہ حضور ﷺ کے وساطت سے اولین مخاطب تھے اور صحابہ سے یہ کہا جارہا ہے کہ تم یہ دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم عطا فرمائے اور پھر حدیث

میں مزید تاکید فرمائی کہ اس طرح دعا کروائے اللہ! ہمیں علم نافع عطافرمائے لیکن ایک بات سمجھنے کی ہے جس کیلئے میں نے تمہید باندھی کہ علم کا حاصل کرنا بنفس نفیس خودکوئی مابہ الامتیاز چیز نہیں علم تو شیطان کو بھی حاصل تھا اسی لئے اس نے بحث بھی کی تو علم حاصل کرنا خودکوئی غیر معمولی چیز نہیں وہ تو غیر مسلم بھی حاصل کرتے ہیں۔

علم نافع اور غیر نافع میں فرق

لیکن کس چیز کیلئے حاصل کیا جائے کس کے نام پر اور کیا آپ خود اس سے نفع اٹھا سکتے ہیں کسی دوسرے کو نفع آپ پہنچائیں گے؟ اس لئے حدیث میں علم نافع کا ذکر آتا ہے ایسا علم جس سے نفع پہنچ سکے اور جس سے نقصان پہنچے وہ بیکار ہے اور یہ طے ہو چکا ہے رومی کا شعر ہے......

علم را بر تن زنی مارے بود
علم را بر جاں زنی یارے بود

اگر علم کو تعیش جسمانی اور اپنے ترفع کیلئے استعمال کروگے تو وہ تمہارے لئے سانپ بن جائیگا اور سانپ بن کر ڈسے گا لیکن اگر اس کو اپنے ایقان کے ساتھ قلب پر وارد کرو اور اسے ایمان کی سلامتی کیساتھ استعمال کروگے تو وہ تمہارا دوست بن جائیگا اگر یہ صحیح ہے تو پھر دوسرا مرحلہ یہ آتا ہے کہ جب آپ یہاں مدرسے سے فارغ ہوکر نکلتے ہیں تو عام طور سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ اب ہم فارغ ہوگئے الحمدللہ ہم عالم ہوگئے ایک زمانہ تھا جب اسکے لئے مولوی کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا مولوی کے بعد مولانا کا لفظ استعمال ہوا پھر علامہ کا لفظ آیا اور رفتہ رفتہ اور بہت سے خطابات اس میں شامل ہوتے چلے گئے لیکن اصل خطاب تو وہ ہے جو امت آپکو دے آپ اگر خود اپنے نام کیساتھ لگائیں گے تو وہ کچھ بھی

نہیں اور قابل اعتبار نہیں اس کا مقصد یہ ہوا کہ جو علم آپ نے حاصل کیا اگر وہ صرف علم رہا بغیر تربیت، بغیر جذبہ احسان کے، بغیر تقوی کے اگر آپ نے علم کا حصول کیا اور اس علم کو آپ نے بدون مذکورہ خصوصیات کے استعمال کیا تو پھر وہ علم آپ کے لئے نافع نہیں۔

استاذ شاگرد کا رشتہ شبلی اور ندوی ایک مثال

ہمارے والد ماجد سے کسی نے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آج کل کے جو نئے اور تازہ متخرجین علماء ہیں ان میں اسلاف جیسی برکت نہ رہی اور ان میں انتشار بھی ہے؟ اور یہی تاثر عام حلقوں میں بھی پایا جاتا ہے مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب محدث نے ایک جگہ اسی مسئلہ پر گفتگو بھی فرمائی ہے اسلاف میں حضرت مولانا زکریا اور انکے استاد کا رشتہ دیکھ لیجئے، ہمارے والد ماجد اور مولانا شبلی کا رشتہ دیکھ لیجئے، اور دوسرے حضرات کا دیکھئے، یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے اپنے استاد کے کہنے پر اپنے عیش اور آرام کو چھوڑ دیا اور پوری عمر ان کے ساتھ گزار دی مولانا شبلی کا انتقال نومبر ۱۹۱۴ء میں ہوا اور ہمارے والد ماجد اس وقت فارغ ہو کر دکن کالج میں السنہ شرقیہ کے استاد تھے اس زمانے کے لحاظ سے ۱۲/۱۹۱۱ء ان کی تنخواہ آج کے لاکھوں کے برابر تھی مولانا شبلی کا جب انتقال ہوا تو انہوں نے سیرت کا سلسلہ شروع کیا ہوا تھا اور قبل از وفات فرمایا کہ سیرت کا یہ مسودہ ان تین حضرات یعنی ہمارے والد ماجد یا مولانا حمید الدین فراہی یا مولانا ابوالکلام آزاد میں سے کسی ایک کے حوالے کیا جائے ہمارے والد ماجد پہلے پہنچ گئے ان کو سیرت کا وہ مسودہ دے دیا اور کہا کہ پہلے اس کی تکمیل کرو دکن کالج پونہ کی نوکری جہاں سو سوا سو مشاہرہ تھا' چھوڑ دی اور ۲۵، ۳۰ روپیہ ماہانہ پر اعظم گڑھ دار المصنفین میں قیام کیا ۱۹۱۶ء میں پھر "معارف" نکلنا شروع ہوا یہ ایثار و قربانی جامعات، یونیورسٹیوں میں کہاں ملتی ہے؟ یہ ایثار و قربانی ان چٹائی والے مدارس کی ہے۔

علم نبوت اور نور نبوت

آمدم برسر مقصد ہمارے والد ماجد نے اس سوال کا جواب دیا کہ آخر یہ علماء میں کمزوری کیوں ہے؟ فرمایا کہ دیکھئے ایک تو ہے علم نبوت اور ایک ہے نور نبوت علم نبوت تو مدارس میں حاصل ہو جاتی ہے لیکن نور نبوت حاصل نہیں ہوتی نور نبوت کا مطلب تزکیہ واحسان اپنے قلب میں تقویٰ، خوف اور خشیت الٰہی کی کیفیت پیدا کرنے کا نام ہے' جو انسان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے اس لئے علم بدون عمل کچھ نہیں۔

مستشرقین کا قرآن وحدیث سے دلچسپی

جہاں تک علم کا تعلق ہے چاہے عیسائی ہو یا یہودی وہ بھی تو علم حاصل کرتے ہیں ایک بہت مشہور ڈچ سکالر جس کا نام اے جے ونسنگ ہے اس نے ۷، ۸ ضخیم جلدوں میں احادیث نبویہ کا انڈکس تیار کیا ہے جس کا نام ہے معجم المفهرس لألفاظ الاحاديث النبوية صحاح ستہ کے علاوہ مسند امام احمد ابن حنبل اور موطا امام مالک کو اس میں پیش نظر رکھا گیا اور اس طرح اس نے آٹھوں احادیث کے مجموعوں کا اشاریہ بنایا اس کے تیار کرنے کیلئے اس نے ان آٹھوں مجموعوں کے احادیث کو لفظاً لفظاً پڑھا تب جا کر یہ اشاریہ تیار ہوا، لیکن وہ مسلمان تو نہیں تھا بعض غیر مسلم لوگوں نے قرآن پاک کے تراجم کئے ایک بہت بڑے مشہور انگریز مستشرق نے بھی قرآن کا ترجمہ کیا قرآن کی ہر آیت کو اس نے لفظاً لفظاً پڑھا ہے لیکن وہ مسلمان تو نہیں تھا بہرصورت اخلاص اور تقویٰ اور احسان کی کیفیت پیدا کرنی ہوگی اور اس کے لئے کسی کے ساتھ آپ کو بیٹھنا پڑے گا اور باقاعدہ سیکھنا ہوگا تو پھر آپ علم کو اپنی صحیح جگہ پر استعمال کر سکتے اگر آپ ایسا نہیں کر سکے تو آپ اپنے مقصد میں ناکام رہے اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ اپنے اندر

وہ جذبہ پیدا کریں اور ظاہر ہے کہ یہ جذبہ ایثار و قربانی سے حاصل ہوگا اور اس کیلئے اپنے آپ کو تربیت کے ان تمام منازل و مراحل سے گزارنا ہوگا جو اس کا مطالبہ کرتی ہے۔

اساطین علم کی اپنے آپ کو شیخ اور استاذ کو سپردگی

بڑے بڑے علماء اساطین علم آخر ان کو کیا ضرورت پڑی کہ انہوں نے اپنے تمام تر علمی کمال اور پہاڑ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کسی استاد کے حوالے کیا' خواہ وہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی ہو، مولانا زکریا ہو خواہ وہ کوئی اور ہو ہر شخص کسی نہ کسی منزل پر پہنچ کر پھر اس کی تلاش کرتا ہے آپ حضرات نوجوان ہیں بہت مشہور طویل حدیث ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سات لوگ قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ کے نیچے ہونگے یوم لاظل الاظله جب کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا حدیث میں جو پہلی کیٹیگری امام عادل کی ہے وہ تو سمجھ میں آتی ہے، اسلئے کہ اس نے اپنے کندھے پر پوری رعایا کا بوجھ لیا ہے اسلئے حضرت عمرؓ مدینہ کی گلیوں میں خلافت کے بعد روتے پھرتے اور کہتے کہ کوئی ایک بکری یا بھیڑ اگر بھوکی رہی تو اس کا جواب بھی مجھے دینا ہوگا حضرت ابوبکرؓ اپنی خلافت کے بعد گلیوں میں دوڑتے پھرتے کہ مجھ سے یہ منصب لے لو، یہ منصب بڑی ذمہ داری کا ہے تو امام عادل سمجھ میں آتا ہے لیکن دوسری کیٹیگری وہ عجیب معلوم ہوتی ہے کہ اور تمام کیٹیگریز اس کے بعد میں آتے ہیں اور وہ ہے شاب نشاء فی عبادۃ اللہ ایک ایسا نوجوان جس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزری ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت آزمائش ٹھہری کہ صاحب! اس کے ذریعے تمہارا امتحان ہوسکتا ہے آپ حضرات نوجوان جو یہاں سے فارغ ہو کر نکل رہے ہیں تو آپ کی زندگی طرز حیات اور جو علم حاصل کیا یہ تمام چیزیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ہونی چاہیے۔

نصاب سے جہادی آیات کے نکالنے کا مسئلہ

آج کل کے اخباروں میں ہنگامہ ہے کہ مدارس کے نصاب کو تبدیل کیا جائے یہ بھی خبریں ہیں کہ سکولوں کے نصاب سے جہاد کی آیتیں نکالی جارہی ہیں بدر اور احد کے واقعات نکالے جارہے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ نکال دینے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ قرآن سے تو نہیں نکال سکتے ہیں قرآن کی آیات تو موجود ہیں ابھی یہ قاری صاحب نے تلاوت فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا استقامت کا مطلب کیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت میں جو بھی قربانیاں پیش آئیں وہ پیش کرنی ہونگی صحابہ نے کرکے دکھائیں۔

جہاد کا وسیع مفہوم اور فکری جہاد

خواہ عملی جہاد ہو، قلمی ہو، علمی ہو، فکری ہو لیکن جہاد سے مفر نہیں ہے یہ تو انگریزوں اور انگریزی پڑھے لکھے مسلمانوں نے جہاد کے مفہوم کو تنگ اور محدود کردیا کہ جہاد کا اصل معنی صرف یہی ہے کہ جہاد تلوار سے کیا جائے یہ صحیح ہے کہ تلوار کا جہاد افضل ہے اس لحاظ سے کہ جب اس کا موقع آئے تو وہ ہی کرنا ہوگا لیکن جہاد کا مطلب آپ کا اللہ کے راستے میں علم کی قربانی دینا بھی ہے آپ نے اگر راستہ سے پتھر ہٹادیا تو وہ بھی جہاد ہے جہاد کے سلسلے میں اسلام کے کئی محاذ ہیں لیکن اس میں سب سے بڑا جہاد جس کا ذکر مولانا ابوالحسن علی ندوی نے بھی کیا ہے وہ غزوۃ الفکری ہے جو فکری انحطاط، فکری لامذہبیت ولادینیت ہے اس کے خلاف آپ کو جہاد کرنا ہے آپ یہاں پڑھ رہے ہیں آپ کو یہ معلوم نہیں کہ یہ زہر کہاں سے آرہا ہے؟ اور کہاں کہاں پھیل رہا ہے؟ اور اس زہر کا تریاق کیا ہوگا؟ تو آپ کیسے جہاد کریں گے؟

میثاق مدینہ کو سیکولر معاہدہ کہنے والے

پچھلے سال کا واقعہ ہے میں ''ڈان'' اخبار میں ایک مضمون دیکھ رہا تھا جس میں یہ ذکر تھا کہ میثاق مدینہ ایک سیکولر قسم کا معاہدہ تھا یعنی دوسرے لفظوں میں مطلب یہ تھا کہ پاکستان میں سیکولرزم کو رائج کیا جائے کیونکہ یہاں پر غیر مسلم بھی رہتے ہیں اور نمونہ کے طور پر انہوں نے میثاق مدینہ کا حوالہ دیا کہ میثاق مدینہ ایک سیکولر قسم کا معاہدہ تھا تو اگر نبی وقت سیکولر کا معاہدہ کرسکتا ہے تو ہم کیوں نہیں کرسکتے ؟ دیکھئے! کتنی بیوقوفی اور ایمان کی کمی اور کمزوری کی بات ہے کہ نبی وقت سے یہ توقع رکھی جائے کہ وہ سیکولر معاہدہ کرے گا اگر میثاق مدینہ کوئی بنظر غائر دیکھے اور سمجھے تو اس میں کون سا سیکولرزم تھا عربی کا ایک لفظ ہے امۃ اس کو انہوں نے قوم کے نام پر ترجمہ کرتے ہوئے استعمال کیا کیا عربی زبان کا جان لینا کسی کو تفسیر کا حق دیتا ہے؟ جواب نفی میں ہے اگر صرف زبان کسی علم کے حاصل کرنے کیلئے معیار ہے تو میں بھی انگریزی جانتا ہوں' کیا میں انگریزی کی اصطلاحات اور انگریزی ٹرمینالوجی کی تشریح کرسکتا ہوں؟ نہیں کرسکتا ہوں اگر ایک وکیل غیر وکیل کو حق نہیں دیتا کہ وہ ان کے قانون کی تشریح کرے تو وہ یہ حق اپنے آپ کے لئے کیسے لے لیتا ہے کہ صاحب! عربی جاننے کے بعد سب کچھ ہمارے لئے سہل ہوگیا یہ کتنی بیوقوفی کی بات ہے بہر حال اس فکری حملے سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان حالات سے واقفیت پیدا کریں اور حالات عامۃ کا مطالعہ کریں اور ایسے مجلے اور رسالے زیر نظر رکھیں' آپ کے اساتذہ ہیں' ان سے سمجھنے اور سیکھنے کی کوشش کریں آپ کو یہاں سے نکل کر اس میدان میں جانا ہے جہاں جنگ ہی جنگ ہے۔

گوشہ نشینی کا وقت نہیں

میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جب رسول اللہ ﷺ غار حرا پر تشریف لے گئے

اوران کو پہلی وحی مل گئی تو کیا رسول اللہ ﷺ اس پہلی وحی لینے کے بعد دوبارہ غار حرا تشریف لے گئے؟ اس کے بعد آپ کا غار حرا سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے کہ اب جو جنگ لڑنی تھی یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اب جنگ سڑکوں، گھروں، بازاروں، جنگلوں میں لڑی جارہی تھی اب تحنث، قفس گیری اور گوشہ نشینی کا وقت نہ تھا یہ عملی جہاد کا وقت تھا جب آپ اپنے اس قلعے سے باہر نکلیں گے اور جس میدان میں آپ کو جانا ہے وہاں جنگ ہی جنگ ہے اس جنگ کی تیاری کیلئے آپ کو فکری مطالعہ بڑھانا ہوگا اور ان کے جوابات کیلئے آپ کو تیاری کرنی ہوگی کوئی آپ کی یہ بات نہیں سنے گا کہ میں فلاں مدرسے کا طالب علم ہوں اور وہ ادارہ مستند ہے اس کے لئے دلائل کے ہتھیار سے اپنے آپ کو لیس کرنا ہوگا تب ہی آپ آگے بڑھ سکتے ہیں اقبال کا شعر ہے......

ہم نے سوچا تھا کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

تو ان کا مطمح نظر کچھ اور ہے اور آپ کا کچھ اور تو جب مطمح نظر کا فرق ہے تو پھر آپ کو وہ ذرائع استعمال کرنے ہوں گے جس سے آپ کامیابی پاسکیں اس کے ساتھ میں اپنی گزارشات ختم کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں میرے لئے بھی دعا فرمائیں میں بھی اس کا مستحق ہوں اور اگر آپ تک یہ بات پہنچ گئی اور آپ اس کو سمجھ گئے تو میں سمجھوں گا کہ الحمدللہ کامیابی حاصل ہوئی اقبال کا ایک شعر......

خرد نے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگہ جو مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اگر آپ کی نگاہ، دل، فکر، ذہن، خیالات اور جسم نہیں بدلا تو پھر آپ گھاٹے

میں ہیں جو ہمارے یہاں مسلمان ہیں وہ اپنے آپ کو بڑے عالم سمجھتے ہیں لیکن ان کا ذہن اصلاً مغربی افکار کا گھر ہوتا ہے ان پر مغربی افکار کی وجہ سے ایک رعب سا طاری ہوتا ہے آپ پر الحمدللہ وہ رعب نہیں آپ لوگوں کا مصالحہ تیار ہے اور مصالحہ تیار ہو تو اس مصالحے اور بارود کا صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو وہ نشانہ پر صحیح پہنچے گا۔

ضبط و ترتیب: مولانا عرفان الحق حقانی، الحق مئی ۲۰۰۴ء

خطاب

حضرت مولانا سید رشید الدینؒ مراد آبادی

تعارف

مولانا مرحوم ایک برگزیدہ فعال اور سرگرم علمی اور روحانی شخصیت حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے داماد، جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد انڈیا کے سربراہ (س)

مدارس کی برکتیں

مدرسہ شاہی مراد آباد انڈیا کے سربراہ مولانا سید رشید الدینؒ مراد آبادی
نے ۱۵؍ اگست ۱۹۸۰ء کی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں آمد اور خطاب

بڑا انعام اور بڑی نعمت

مجھے یہاں آکر اور آپ لوگوں سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی طلباء کا یہ منظر اور قرآن سے ان کی دلچسپی اور یہ اصل میں آپ حضرات کی دلچسپی ہے اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں خیر کے فیصلے فرماتا ہے اور جس کیلئے خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے تو دین کی طرف آنے کا راستہ اس کو بتاتا ہے یہ بہت بڑا انعام ہے یہ بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان مدراس اور ان اداروں کیلئے آپ کے بچوں کو اس نے منتخب فرمالیا اس انتخاب پر آپ کو خوش ہونا چاہیے اور اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

نیک کام کرنا ہمارا اپنا کمال نہیں

ہم اگر خیر کی طرف آتے ہیں، خیر کا کام کرتے ہیں تو یہ کوئی ہمارا کمال نہیں ہے ہم اس کو اپنی طرف نسبت دے کر کے نہ سمجھیں کہ ہم بہت بڑا کام کر رہے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کا انعام ہے کہ اس نے اپنے کام کی طرف ہم کو رغبت

دلائی، ہم کو توجہ دلائی ورنہ ایک سے ایک فرعون اس دنیا میں پڑے ہوئے ہیں وہ اس کی طرف رغبت نہیں کرتے، اس کی طرف نہیں آتے کیوں نہیں آتے اس لئے کہ وہ ان کو نہیں بلاتا تو علماء کرام جیسا بتائے ویسا کرو، اپنی مرضی سے عمل نہ کرو۔ اس قسم کی بہت سی چیزیں ہیں، جن کو بہت وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما دیا ہے۔

قرآن کے ساتھ تعلق

تو میرے محترم بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہم قرآن کے ساتھ اپنے تعلق کو جوڑ دیں اور آپس کے نفاق اور لڑائی، جھگڑے کو ختم کر دیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت یقیناً ہم پر نازل ہوگی اور یقیناً ہم اس کے مستحق ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اپنے مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ان تمام پریشانیوں کو دور فرمائیں اور ان مدارس اور ان اداروں کو، مکتبوں اور مدرسوں کو اللہ تعالیٰ برکتوں سے نوازیں اور اپنے مرضیات کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

خطاب

محترم جناب پیر محسن الدین

(بنگلہ دیش)

تعارف

جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان کے صدر

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول علم

جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان کے صدر پیر محسن الدین صاحب اور ماہنامہ 'مدینہ' کے ایڈیٹر مولانا محی الدین صاحب اور مولانا ابوالحسن جسری صاحب کی آمد اور خطابات

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (المجادلہ: ۱۱)

درجات والا علم کونسا؟

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم علماء کرام اور عزیز طلبہ! میں اپنے بزرگ کا ممنون احسان ہوں جن الفاظ میں آپ نے میری تعریف کی، من آنم کہ من دانم آج ہم یہاں دعا کیلئے حاضر ہوئے تھے اور حضرت کا ارشاد ہے کہ کچھ کہیں تو آپ سے مخاطبت کا موقع ملا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (المجادلہ: ۱۱) علم اور درجہ سے کون سا علم اور درجہ مراد ہے علم وہ جو اللہ کے ہاں

مقبول ہو تو اس کا درجہ بھی اتنا ہی ہو گا وہ علم جس کو آج دنیا سیکھ رہی ہے اس سے انسان کو انسان بنانے کا راستہ نہیں ملتا اس لئے اللہ نے اسے علم سے تعبیر نہیں کیا علم انبیاء کی تعلیمات ہیں جو اللہ کو پہچاننے، اخلاق سیئہ سے بچانے کیلئے کافی ہیں......

ع ترسد از وے جن وانس ہر چہ بود

یہ علم آپ کو اخلاق حسنہ اسوہ رسول ﷺ کا اتباع اور خلق کی اصلاح کیلئے کام دے گا تو اس کی مثال حضرت کی شکل میں موجود ہے جو نیک نیت سے علم سیکھ کر یہاں آ کر بیٹھ کر اسے پھیلا رہے ہیں جس کی وجہ سے انہیں سارے درجے مل رہے ہیں۔

خطاب

حضرت مولانا ابوالحسن جسری صاحب

تعارف

بنگلہ دیش کی فعال و متحرک مذہبی سیاسی و سماجی شخصیت

علم کی دو قسمیں

علم نافع اور علم غیر نافع

خطبہ مسنونہ کے بعد! محترم حاضرین! حضرت (شیخ الحدیث مدظلہ) میرے بڑے شفیق استاد ہیں جب میں نے ان سے دیو بند میں کتابیں پڑھیں ڈھاکہ میں علماء کانفرنس ہوئی اس وقت حضرت کے چہرے سے یہ پتہ چلا کہ یہ ہمارے شفیق استاد محترم ہیں پھر جا کر حضرت سے گفتگو کی کہ بندہ ان کا خادم تھا ایک دفعہ جسر میں مجھے خیال تھا کہ حضرت سے ملنا ہے یہی شوق رہا کہ حضرت سے دعائیں لیں حضور ﷺ نے فرمایا العلم علمان علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو دل میں اتر چکے ہیں اور زبان تک محدود نہ رہے، اور آگے اس علم کی ٹہنیاں اس کے ثمرات ظاہر ہوں گے اور وہ تمام اعضاء پر محیط ہو جائیں تو ذلك علم نافع اور جب یہ علم دل میں نہ اُتر جائے صرف زبان کی حد تک محدود رہے اور دوسروں کیلئے اس علم سے کوئی فائدہ نہ پہنچے تو ذلك علم غیر نافع

خطاب

مولانا محی الدین خان (مشرقی پاکستان)

تعارف

مولانا محی الدین خان ڈھاکہ علمی، سماجی، سیاسی میدانوں میں سرگرم عمل انسان ہیں، ماہنامہ 'مدینہ' اور 'نیا زمانہ' کے نام سے بنگالی زبان کے پرچے نکالے، ناچیز سے بہت ہی دیرینہ اور بے تکلفانہ تعلق رہا۔ سوشلزم کے نعروں سے علماء دیوبند بھی افتراق وانتشار کے شکار ہوئے۔ مولانا محی الدین اور ناچیز کی کوششوں سے کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کے دونوں طرف کے اکابر مفتی محمد شفیعؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ، مولانا اطہر علیؒ اور مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے درمیان ملاقاتیں اور مذاکرات ہوئے جو ایک متفقہ ضابطۂ اخلاق پر منتج ہوئے۔ ہم دونوں نے اس سلسلہ میں پورے پاکستان کا سفر کیا۔ مرحوم مولانا عبیداللہ انور مرحوم نے بھی اس سفر میں رفاقت سے نوازا۔ اس سفر میں پہلی بار خانپور اور دین پور شریف حاضری کا موقع ملا۔ ایک دفعہ ڈھاکے کا سفر مولانا ہی کے پروگراموں کے سلسلہ میں ہوا مولانا سے سعودی عرب، ایران، لیبیا وغیرہ کے بین الاقوامی کانفرنسوں کی برکت سے ملاقاتیں اب تک جاری ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ اور ماہنامہ الحق کا عظیم کردار

اکوڑہ خٹک اور انگریز سے جہاد کا آغاز اور ایوب خان کا زوال بھی حقانیہ سے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف مولانا سمیع الحق کے ۲۳ نکاتی چارج شیٹ نے سلہٹ تک آگ لگادی اور بغاوت پھیلادی

مولانا عبدالحق ؒ کے بنگلہ دیش میں تلامذہ

خطبہ مسنونہ کے بعد! حضرات گرامی ! ہم جمعیت علماء اسلام کی کانفرنس کے سلسلے میں مغربی پاکستان حاضر ہوئے تھے حضرت ہم سے محبت کرتے ہیں دعائیں دیتے ہیں ہم ان کو مربی سمجھتے ہیں مشرقی پاکستان کے بہت ذمہ دار حیثیتوں والے علماء اکثر حضرت کے شاگرد ہیں ہم جمعیت کے سلسلہ میں بھی حضرت کو اپنا قائد سمجھتے ہیں اور ان کی رائے کو ہم آخری رائے سمجھتے ہیں یہاں دارالعلوم سے ہمارا تعلق کتنا ہے یہ ایک نکتہ میری سمجھ میں آیا کہ صدر ایوب نے قرآن پر دست درازی کی ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات میں بٹھا کر بڑی جرأت کی یہی آپ کے دارالعلوم کا ماہنامہ الحق تھا جس کے ایڈیٹر میرے عزیز بھائی مولانا سمیع الحق نے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے

خلاف ۲۳ نکاتی چارج شیٹ تیار کیا جمعیت کے ارکان نے ان نکات کو بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا اور لاکھوں کی تعداد میں گھر گھر پہنچا دیا اور اسی چارج شیٹ نے صدر ایوب کی کرسی کو ہلا دیا اور بالآخر انہیں اپنی کرسی چھوڑنی پڑی اور میری سمجھ میں ایک نکتہ آیا ہے کہ انگریز سے جہاد کا آغاز اکوڑہ خٹک سے ہوا اور بالاکوٹ کے خوانین نے غداری کی تو آپ نے چٹائی پر بیٹھ کر سوکھی روٹی کھائی اور انگریز کے خلاف لڑتے رہے اور سالہا سال بعد جب مملکت خداداد میں قرآن پر دست درازی ہوئی تو یہاں سے آواز اٹھی یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے آئندہ تاریخ اس کو یاد رکھے گی۔

فضل الرحمٰن کا فتنہ اکھاڑنے کا کام الحق نے کیا: الحق ہمارے فکری محاذ کا رہبر و رہنما

ایک بہت بڑا آدمی ڈاکٹر فضل الرحمٰن امریکہ سے لایا گیا تھا اور اسے یہاں سے اکھاڑنے کیلئے ایک چھوٹا سا پرچہ ماہنامہ الحق اٹھا اور سلہٹ میں دفتروں کو آگ لگائی گئی اور باقاعدہ بغاوت کی شکل اختیار کی، اس لئے ہم اکوڑہ کچھ فیض لینے کے لئے آئے ہیں یہ دارالعلوم دیوبند کا پاکستانی ایڈیشن ہے اس نے یہاں دور دراز تک روحانی فیض پھیلایا بنگال بھی حضرت سے محروم نہیں رہے گا انشاء اللہ اکوڑہ ہمارے لئے روحانی مرکز ثابت ہوگا ماہنامہ الحق ہمارے فکری محاذ کا رہبر و رہنما رہے گا۔

خطاب

قاضی فضل اللہ جان حقانی (حالاً مقیم امریکہ)

تعارف

دارالعلوم حقانیہ کے ذہین وفطین فرزند فراغت کے بعد اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد وغیرہ سے ڈگریاں لیں، جمعیۃ طلباء اسلام اور پھر جے یو آئی کے سرگرم رہنما رہے اور صوابی (لاہور) سے ممبر قومی اسمبلی منتخب ہوئے ، اس وقت ریاستہائے متحدہ امریکہ کیلی فورنیا میں اہم دینی اور دعوتی خدمات انجام دے کر اپنے مادر علمی حقانیہ کے فیض کو وہاں پھیلا رہے ہیں، جمعیۃ کی دھڑہ بندی کے دوران بھی ناچیز سے محبت اور احترام کو قائم رکھا۔اس طرح دوران تلمذ بھی خصوصی قرب اور تعلق کو قائم رکھا۔

انسانیت کے دشمن صفات شرک مالی اور اخلاقی خیانت

الحمد للّٰہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور أنفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہٖ اللّٰہ فلا مضل لہٗ ومن یُضْلِلْہٗ فلاھادیا لہٗ ونَشْھَدُ اَنْ لاالٰہَ اِلَّا اللّٰہ وحدہٗ لَاشریک لہٗ و نشھد اَنَّ سَیدنا ومولٰنا محمدًا عَبْدُہٗ ورسولہٗ اَمَّا بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرّجیم **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ** (الاعراف:۵٤) وَقال رَسولُ اللّٰہ ﷺ لما خلق اللّٰہ الأرض جعلت تمید فخلق الجبال فقال: بھا علیھا فاستقرت فعجبت الملائکۃ من شدۃ الجبال فقالوا : یارب! ھل من خلقک شیء أشد من الجبال ؟ قال: نعم! الحدید فقالوا: یارب ! فھل من خلقک شیء أشد من الحدید؟ قال: نعم! النار فقالوا: یارب !

فهل من خلقك شيء أشد من النار؟ قال: نعم! الماء قالوا:
يارب! فهل في خلقك شيء أشد من الماء؟ قال: نعم! الريح
قالوا : يارب! فهل في خلقك شيء أشد من الريح ؟ قال: نعم !
ابن آدم تصدق بصدقة بيمينه يخفيها من شماله (ترمذی،ح:۳۳٦۹)

حقانیہ روحانی ماں کا حق

قابلِ احترام حضرت فانی صاحب دامت برکاتہم حضرت مخدوم زادہ (مولانا راشد الحق) صاحب دامت برکاتہم حضرات علمائے کرام اور عزیز طالب علم بھائیو!

دارالعلوم آنا یہ یقیناً میرے تقاضوں میں سے ہے اور یہ اپنے اوپر لازم اور اپنا فریضہ شمار کرتا ہوں کیونکہ آج ہم جو کچھ بھی ہیں دارالعلوم کی وجہ سے ہیں، دارالعلوم ہماری ماں ہے، دارالعلوم ہمارے مربیہ ہے، دارالعلوم نے ہمیں انسانیت سکھائی اور اگر دو تین باتیں سیکھی ہے تو یہ اِس دارالعلوم کے مٹی کی مرہونِ منت ہے۔

شرک اعتقادی اور عملی کی نفی

محترم بھائیو! میں نے آپ کے سامنے سورۂ اعراف کی ایک آیت اور رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بیان کی ہے سورۃ الاعراف یہ مکی سورت ہے اور اِس کی بنیادی موضوعات تین ہے۔

(۱) ایک یہ کہ اس میں نفی ہے شرکِ اعتقادی کی اور توحید کا اثبات ہے۔

(۲) دوم یہ کہ اِس میں شرک عملی کی نفی ہے اور توحید کا عملی ثبوت ہے۔

اور اِن دونوں مسئلوں کے بیان کے ضمن میں اللہ رب العزت پانچ انبیاء کرام علیہم السلام کا واقعہ ذکر فرما رہے ہیں شرکِ اعتقادی کی نفی کے لئے حضرت نوحؑ حضرت ہودؑ اور حضرتِ صالح علیہ الصلوۃ والتسلیمات کے واقعات ذکر فرمائے ہیں اور شرکِ عملی پر

رد کرنے کیلئے حضرت شعیب اور حضرت لوط علیہما الصلوٰۃ وتسلیمات کے واقعات کو ذکر فرمایا ہے یعنی حضرت شعیب اور حضرت لوط علیہما الصلوٰۃ کے اقوام میں ایک قوم میں مالی کرپشن تھا اور دوسری قوم اِخلاقی خیانت کی مرتکب تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے شرک عملی کی نفی اِن دونوں کے واقعات سے کردی۔

(۴) اور تیسری بات اِس سورت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ تشجیع دے رہے ہیں مضبوط کررہے ہیں کہ بہادر ہوجائیں، مضبوط ہوجائیں اور ڈریں مت مقابل میں چاہے جوکوئی بھی کھڑا ہو اللہ کی بات اُسے کھول کر سنائیں اللہ آپ کیساتھ ہے۔

ڈکٹیٹروں کا فرعونی مزاج

اور اس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ تفصیلاً ذکر کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ ضمنی نکتہ پیغمبر ﷺ کیلئے بیان کررہے ہیں کہ موسیٰ کی قوم پسی ہوئی قوم تھی (Thouse who have not Food) اکنامکس کی اصطلاح ہے وہ لوگ جن کیساتھ کھانے کیلئے روٹی بھی نہ تھی Thouse who have not fundamental Rights وہ لوگ جن سے اُن کے بنیادی حقوق بھی غصب کرلئے گئے تھے ان کے انسانی حقوق بھی نہیں تھے اور حیوانات سے بدتر زندگی گزار رہے تھے قرانِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا یعنی فرعونی نظام طبقاتیت پر بنا تھا موجودہ دُنیا کی اصطلاح میں اِس کو (Class Deskremation) کہتے ہیں یعنی ایک طبقہ وہ تھا جو فرعون کی پشت مضبوط کرنے والے تھے اور اِس طبقہ کو بھی فرعون نے ایک طرح سے کمزور کررکھا تھا قرآن کریم میں اِرشاد ہے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ ۔ اِسْتَخَفَّ يَسْتَخِفُّ اِستخفافًا ایک معنی یہ ہے کہ اس قوم کو ذلیل کرکے رکھا ہوا تھا اِس کو رُسوا کیا ہوا تھا کیونکہ Dictator کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ یہ اپنی پارٹی کے لوگوں کو بھی ذلیل کرتا ہے چاہے

وزیر ہو، اُسے ذلیل کرتا ہے چاہے گورنر ہو اسے ذلیل رکھتا ہے اور ان کو اس حد تک لے جاتا ہے کہ وہ اُس کے سامنے اپنے ہونٹ کو حرکت تک نہیں دے سکتے لہٰذا ان کی حیثیت (Robet's) کی ہوتی ہیں اِس کے اشاروں پر وہ ناچتے رہتے ہیں اور اِس کی ہر بات حرف آخر ہوا کرتی تھی ایک مرتبہ میں اسمبلی میں تھا تو وہاں ایک مسئلہ پیش آیا تو ہر وہ شخص جو Secular تھا کہتا کہ ملک کو ملاّ نے تباہی کے دہانے پر رکھا ہوا ہے جب میرے بیان کا وقت آیا تو میں نے کہا کہ شاید تعریف کرنے والے (Prononciation) میں غلطی کر رہے ہیں تلفظ میں غلطی ہے قرآن کہتا ہے کہ دُنیا کو جب بھی تباہ کیا گیا ہے مُلاّ نے نہیں بلکہ ملأ نے تباہ کیا ہے قرآن کریم ہر قوم کے واقعے میں قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ کہہ کر بیان فرماتا ہے اتفاق سے میں نے ایک مسئلہ اُٹھایا ہوا تھا کہ بعض لوگ حکومت سے قرضے لے کر اپنے لئے معاف کر لیتے ہیں یہ بھی اس ملک میں ایک عجیب قانون ہے اپنے آپ کو (Default) قرار دیتے ہیں اور وہ قرضہ معاف ہو جاتا ہے انسانیت دو چیزوں سے تباہ ہوتی ہیں ایک مالی خیانت سے اور دوسری اخلاقی خیانت سے اگر آپ اپنے علم کو ضائع ہونے سے بچانا چاہتے ہیں تو علم کو عمل کے قالب میں بند کر لو۔

علم و عمل کا تلازم

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دو چیزوں کیلئے مبعوث فرمایا علم اور عمل یعنی انہوں نے دُنیا کو علم اور عمل دیا ہے قرآن میں جہاں بھی علم کا ذکر کیا گیا ہے تو اُسی کے ساتھ متصل عمل کا ذکر بھی کیا گیا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِس کی ایمان کیساتھ دو نسبتیں ہیں ایک یہ کہ ایمان کی ضرورت میں سے ہے اور دوسرا یہ کہ یہ ایمان کا تحفظ ہے اگر ایمان کو محفوظ کرنا چاہتے ہو تو ایمان سے عمل صالح کی باڑ لگاؤ گے اور اگر علم کو محفوظ کرنا چاہتے ہو تو عمل کی قلعہ سے علم کو محفوظ کرو گے دارالعلوم حقانیہ ایک بابرکت

ادارہ ہے حضرت شیخؒ کے مرقد مبارک کو اللہ تعالیٰ انوارات سے بھر دے جنہوں نے ہمیں اتنا عظیم گلشن سجا کے دیا۔

شیخ الحدیث کی لمبی دعائیں گویا ہیلپ لائن پر ہوتے

جب شیخ الحدیثؒ دورہ حدیث کے اسباق سے فارغ ہوجاتے تو آخر میں ہاتھ اُٹھاتے اور دُعا مانگتے حضرت شیخؒ بڑی طویل دُعا فرماتے تھے دُعا کے دوران حضرت شیخ کے ہاتھ جب سیدھے ہوجاتے تو اُس وقت ہم سمجھ جاتے کہ اِس وقت حضرتِ شیخ (Help Line) پر ہیں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگتے ہیں، اللہ عطاء فرماتے ہیں تو اُس وقت حضرت شیخ یہ دُعا فرماتے کہ اے اللہ! دارالعلوم کو مقبول سے مقبول تر بنادیجئے دارالعلوم عند اللہ مقبول ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے فضلاء کو ضائع ونامراد نہیں کرینگے لیکن ایک بات کا خیال آپ کو رکھنا ہوگا کہ آپ کے دل میں کوئی ایسی بات نہ آئے جس سے دارالعلوم کو نقصان پہنچ جائے اِس لئے کہ دارالعلوم ہماری ماں ہے کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں جو اِس بات کو پسند کرے کہ اِس کی ماں اہانت کی مستحق ہوجائے یا میری وجہ سے میری ماں پر کوئی حرف آئے لوگ ماؤں کیلئے جان دے ڈالتے ہیں آپ سب انتہائی خوش قسمت ہیں ہم اور آپ جس دور سے گزر رہے ہیں یہ دور سیکولرازم (Secularism) کے نرغے میں ہے جس نے دُنیا کو دو آتشہ کی مانند بنا دیا ہے تو آپ اللہ کا شکر یہ ادا کیا کریں اور الحمد للہ کہیں۔

اسمبلی میں مسلمان کی تعریف شیخ الحدیث کا اعزاز

ہمارے اکابر اللہ رب العزت کے نزدیک مقبول ہیں جب اسمبلی میں یہ بات اُٹھی کہ لفظ ''مسلمان'' کی تعریف کی جائے سیکولر لوگوں نے کہا کہ مسلمان کی متفقہ تعریف کی جائے تو علماء نے اِس چیلنج کو قبول کرلیا اور یہ اعزاز آپ لوگوں کو حاصل ہے کہ آئین میں مسلمان کی جو تعریف رقم کی گئی ہیں یہ شیخ الحدیثؒ کی مرتب کردہ ہے۔

اسمبلی میں قادیانیت کے خلاف مفتی محمود اور مولانا سمیع الحق کا تاریخی کردار

محترم بھائیو! حضرت مفتی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے اور حضرت شیخ الحدیثؒ بھی کہ جب سیاست میں مصروف ہوگیا تو میں نے کہا اے اللہ! مدرسے کے دارالحدیث سے اُٹھ آیا ہوں بخاری شریف و ترمذی چھوڑ آیا ہوں ہدایہ چھوڑ آیا ہوں یہ کیا زندہ باد مردہ باد کے پیچھے پڑ گیا ہوں سوچا کہ یہاں تو سب کے سب گمراہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اِدھر اُدھر کی کہتے ہیں کسی چیز کو نہیں سمجھتے لیکن میرا شرح صدر اُس دن ہوا جب قادیانی کو پاکستانی آئین میں غیر مسلم قرار دے دیا گیا حضرت شیخ مولانا سمیع الحق حفظہ اللہ نے قادیانیت کے خلاف تمام حالات و سوانح کو کتاب کی شکل میں مرتب کرلیا ہے اور یہ بھی آپ کی سعادت ہے کہ قومی اسمبلی میں تمام کی تمام تحریری تحریک حضرت مولانا شیخ الحدیث سمیع الحق صاحب کے اور مفتی صاحبؒ کے اوصاف میں سے ہیں حضرت مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جس دن قادیانی کو پاکستان کے آئین میں غیر مسلم قرار دے دیا گیا تو میرا شرحِ صدر ہوگیا کہ یہ منصب (رکنیت اسمبلی) ؟ بھی بے کار نہیں۔

اسمبلی میں مرزا ناصر سے شیخ الحدیث کی ملکوتی شخصیت کا موازنہ

ایک مرتبہ جب مرزا ناصر آیا تو اُس نے سفید پگڑی باندھ رکھی تھی عینک پہنے ہوئے تھا عصا ہاتھ میں لئے ہوئے تسبیح کو ہاتھوں کا زینت بنایا ہوا تھا جیب میں گولڈن پن (Pen) بھی رکھا ہوا تھا اسمبلی میں آیا تو درمیان میں بیٹھے سادہ لوح اشخاص آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ایک تو ملاؤں کی عجیب باتیں ہیں دیکھئے! کتنی پُر نور شخصیت ہے اور یہ مولوی لوگ کہتے ہیں کہ یہ کافر ہے تو ایک دوسرے شخص نے کہا کہ آپ کو اکوڑہ خٹک والے مولوی (حضرت شیخ الحدیث) کیسے نظر آتے ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ یہ تو خالص جبرائیل امینؑ لگتے ہیں تو وہ شخص سوچنے لگا کہ جب جبرئیل امین کہتا ہے

کہ مرزا ناصر کافر ہے تو حقیقت بھی یہی ہوگی رہبر اور رہنما حقیقت میں وہی ہیں جو اپنے کارکن کو بھی محفوظ کرلے اور اپنے پیغام کو بھی دوسرے تک پہنچا دے بظاہر آپکو اپنے بڑوں کی باتیں درست نہیں لگیں گی لیکن اصل میں وہ دونوں اطراف کے مثبت و منفی اثرات سے واقف ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو دُنیا و آخرت کے خیر سے نواز دے اللہ آپ کو علم و عمل کی ترقی نصیب فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب

(مفتی جنوبی افریقہ مہتمم جامعہ زکریا جوہانسبرگ)

تعارف

علامہ مفتی رضاء الحق شاہ منصور صوابی کے صاحب حق علامہ فضل ہادی کے فرزند اور دارالعلوم حقانیہ کے نمونہ سلف مدرس علامہ فضل الٰہی صاحب مرحوم کے بھتیجے جامعہ حقانیہ اور جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی سے علم تکمیل کی اور اس وقت جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ کے دارالعلوم زکریا کے اعلیٰ اساتذہ میں شامل اور فتوی میں پورے جنوبی افریقہ کا مرجع سمجھے جاتے ہیں۔اس سے قبل جامعہ اسلامیہ نیوٹاؤن میں پڑھاتے رہے عربی شعروادب کی بھی بڑی صلاحیت رکھتے ہیں۔شعری مجموعہ ''قرارِدل'' کے مصنف۔

رواۃ احادیث صحابہ کرامؓ کی تین قسمیں

محنت طالبعلم کیلئے منزل مقصود تک رسائی کا ذریعہ

کلمات تشکر

خطبہ مسنونہ کے بعد! اللہ مجھے آپ لوگوں کے حسن ظن کے مطابق ٹھہرائے میں جنوبی افریقہ میں ایک مدرسے کا مہتمم بھی ہوں اور مفتی بھی ہوں اور ساتھی بھی ہمراہ ہوتے ہیں آپ لوگوں کے پڑھنے کا وقت ہے سبق اہم چیز ہے میں حائل نہیں ہوتا؟ مولانا کی فرمائش ہے اور حکم بھی ہے کہ میں آپ حضرات کو کچھ عرض کروں آپ حضرات حدیث پڑھتے ہیں صحابہ کرامؓ میں سب سے بڑا محدث جس کو سب سے زیادہ احادیث یاد تھیں وہ صحابی حضرت ابوہریرہؓ تھے۔

مکثرین و مقللین رواۃ صحابہؓ

علماء کرام نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام جو احادیث مبارکہ کے راوی ہیں اس کے تین اقسام ہے:

(۱) مکثرین صحابہ (۲) متوقفین صحابہ (۳) مقللین صحابہ

☆ مکثرین وہ صحابہ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ سے ایک ہزار سے زیادہ روایات نقل کیں۔

☆ متوفقین وہ صحابہ کرام ہیں جنہوں نے سو سے زیادہ اور ایک ہزار سے کم روایات نقل کی ہیں۔

☆ مقللین وہ صحابہ کرام ہیں جنہوں نے سو سے کم روایات نقل کی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے سب سے زیادہ ۵۳۷۴ احادیث نقل کی ہیں دوسرے نمبر پر ابن عمرؓ ہیں جنہوں نے ۲۶۳۰ احادیث نقل کی ہیں تیسرے نمبر پر حضرت انسؓ ہیں جنہوں نے ۲۲۲۵، احادیث نقل کی ہیں، چوتھے نمبر پر حضرت عائشہؓ ہیں جنہوں نے ۲۲۱۰، احادیث نقل کی ہے پانچویں نمبر پر ابن عباسؓ ہیں جنہوں نے ۱۶۶۰، احادیث نقل کی ہیں چھٹے نمبر پر جابرؓ ہیں جس نے ۱۵۴۰ احادیث نقل کی ہیں ساتویں نمبر پر ابو سعید خدریؓ ہیں جس نے ۱۱۷۰ احادیث نقل کی ہیں۔

ابو ہریرہؓ سے کثرت روایات کیوں؟

ابن حزمؒ نے رسالہ لکھا ہے کہ کس صحابی کی کتنی روایات ہیں اور ہر صحابی کے احوال اس رسالہ میں ہیں اس رسالہ میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہؓ سے زیادہ احادیث اس لئے نقل ہیں کہ وہ آپ ﷺ کیساتھ زیادہ وقت گزارتے تھے آپ نے بخاری شریف میں پڑھا ہے کتاب العلم میں کہ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اَلزم رسول اللّٰہ ﷺ بشبع بطنی (بخاری، ح:۳۷۰۸) ۷ ہجری میں مسلمان ہوئے اور ۱۰، ۱۱ ہجری میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا ہے تو ابو ہریرہؓ نے آپ ﷺ کے ساتھ ساڑھے تین یا چار سال سے کم وقت گزارا وہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ اور احادیث کے ساتھ رہتا تھا وہ

ہمیں نصیحت کرتے تھے کہ ہم علم اور اس پر عمل کرنے کو اوڑھنا بچھونا بنا دیں اور علم کیساتھ اپنا پختہ تعلق اور ربط بنائیں۔

منکرین حدیث کی ابوھریرہؓ اور ابن شہابؒ سے دشمنی

منکرین حدیث احادیث کی راویوں کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں تاکہ ان کو مجروح کرکے دین کو ناقص کردیا جائے خصوصاً ابوہریرہؓ اور ابن شہاب الزہریؒ کی زیادہ مخالفت کرتے ہیں ابوہریرہؓ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ اپنا پیٹ بھرنے کیلئے رہتے تھے اور جب اس کو روٹی ملتی تو احادیث میں احتیاط نہ کرتے اور ویسے ہی بیان کرتے حالانکہ اَلزم رسول اللّٰہ ﷺ بشبع بطنی (بخاری،ح:۳۷۰۸) کا اچھا جواب یہ ہے کہ یہ کثرت کیلئے استعمال ہوتا ہے یہ ایک محاورہ ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ میں نے فلاں سے پیٹ بھر کر باتیں کیں یہ عربی محاورہ بھی ہے کہ کلمتهٗ بشبع بطنی یعنی زیادہ باتیں کرنا اس سے مشابہ ہے کہ کوئی کہے کہ میں نے پیٹ بھر کر باتیں کیں یعنی پیٹ بھرنا ہر زبان میں کثرت کیلئے استعمال ہوتا ہے تو کتاب العلم میں ایسے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ رہتا تھا ایک دفعہ آپ ﷺ سے اپنے حافظہ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی چادر اپنے سینے سے لگا دو اس وجہ سے ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ فما نسیت من مقالة رسول اللّٰہ ﷺ تلك من شیء (بخاری،ح:۲۰۴۷) اس میں من سببیة ہے تو علم سے مناسبت پیدا کرنا چاہیے کسی زمانہ میں ہمارے علاقہ میں منطق، فلسفہ، وغیرہ موجود تھے اور اس کو علوم آلیہ کہا جاتا تھا اور اس میں علوم عالیہ یعنی علم حدیث شامل نہ تھا اب زمین نے اپنے خزانے نکال دیئے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا تو احادیث کی مخطوطات، مکتوبات، مطبوعات اتنی زیادہ ہیں کہ جتنی بھی پڑھی جائیں ختم نہیں ہوتیں۔

محنت سے مقصد تک رسائی کامیابی ہے نہ کہ معجزوں سے

اس کیلئے چاہیے کہ طالب علم کوشش اور مجاہدہ کرے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ (العنکبوت:٦٩)

''جو بھی ہمارے راستے میں کوشش کرے تو ان کو اپنی منزل مقصود تک پہنچا دوں گا، اور اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے''

جو قوم محنت کے راستے سے مقصد تک پہنچ جائے وہ کامیاب ہوتی ہے اور جو قوم معجزات کے راستے سے منزل مقصود تک پہنچ جائے تو وہ ست ہوتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے بارے میں آتا ہے کہ وہ سمندر میں معجزانہ طور پر گزر گئے مگر جب میدان تیہ پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی سے پتھر مارا جس سے ۱۲ چشمے نکلے اور جب خوراک کی ضرورت ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے من سلویٰ نازل ہونے لگا جسے وہ کھاتے تھے مکان کی ضرورت بھی معجزانہ طور پر سفید بادل کی صورت میں پوری ہوئی جس میں روشنی بھی تھی اور بارش بھی مگر جب محنت کا وقت آیا تو کہنے لگے فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (المائدۃ: ٢٤) تو روٹی کپڑا مکان کا انتظام معجزے کے طور پر ہوا مگر پھر ان کو سزا کے طور پر میدان تیہ میں قید کیا گیا اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکے اور آپ ﷺ کے صحابہ نے علم اور خوراک وغیرہ کیلئے محنت برداشت کی کبھی کبھی روٹی اور پانی وغیرہ زیادہ ہوتا عام حالات میں ایسا نہ تھا یہ وہ صحابہ ہیں کہ جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدر جائیں گے تو تمام صحابہ کہنے لگے کہ ہم سب تیار ہیں بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ انہوں نے موسیٰ کو کہا کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (المائدۃ: ٢٤)

محنت منزل مقصود تک رسائی کا شرط

اسی طرح مسلمانوں کا کام یہ ہے کہ وہ محنت کریں اور منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور یہود و نصاریٰ تو ابتدائی طور پر معجزات اور کرامات کے پل پر گزر کر مقصود حاصل کرتے تھے تو عیسائیوں اور یہودیوں نے ہم سے ہماری محنت والا طریقہ حاصل کیا اور ہم نے ان کا طریقہ اختیار کیا ہے کہ بس ہم بغیر محنت و مشقت کے اپنے منزل تک پہنچ جائیں گے مگر یہ بات ضروری ہے کہ جو بھی آدمی جس لائن میں بھی چل رہا ہو خواہ وہ علم کا راستہ ہو یا انجینئرنگ کا یا میڈیکل وغیرہ تو اس کو بھرپور محنت کرنی چاہیے۔

علم مع العمل

اور ہمارا علم اکیلا علم نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ عمل کرنا بھی ضروری ہے جو علم عمل کے سانچہ میں ڈھل جائے وہ علم پکا ہو جاتا ہے جیسا کہ آپ لوگ احادیث میں پڑھتے ہیں کہ ہر کام کیلئے اسلام میں مسنون دعائیں ہیں اگر ہم ان دعاؤں کو عمل میں نہ لائیں تو یہ دعاؤں کا علم ہم سے ختم ہو جائے گا اور اگر اس دعاؤں کو عمل میں لائیں گے تو یہ پختہ ہو جائیں گے تو علم پر عمل کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ہماری دنیا و آخرت میں خلاصی کا ذریعہ بن جائیں حضرت مولانا سمیع الحق کے حکم سے کچھ باتیں کیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے دیں اگرچہ یہ مجھے بے ادبی لگتی ہے مگر الا مر فوق الادب کی بناء پر باتیں کیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خطبات

ضیاء المشائخ مولانا ابراہیم جان مجددی شہیدؒ

مسند نشین خانقاہ نور المشائخ ملاؔ شور بازار کابل

تعارف

افغانستان کے خانقاہ مجددیہ قلعہ جواد کابل کے مسند نشین حضرت نور المشائخ ملا شور بازار علیہ الرحمۃ کے محفل رشد وہدایت کی ضیاء پاشی ان کے دم خم سے جاری قدیم علوم اور اسلام کے اساسی تعلیمات کے ساتھ ساتھ عصر جدید کے علمی تقاضوں پر عبور اور دسترس اور بلا کی فصاحت و بلاغت کے ساتھ مخاطب پر اثر انداز ہونے والی صلاحیت ۔پہلے سفر کابل کے موقع پر کسی سے ملنے اور اطلاع دینے سے گریز کا عزم لئے دو چار دن کیلئے سیر وتفریح اور بے تکلف ماحول میں گذارنے کا فیصلہ کیا واللہ اعلم خبر خانقاہ تک کیسے پہنچی گھوم پھر کر ہوٹل آئے تو کمرہ کھلا پایا اور سامان سفر بیگ وغیرہ غائب، پریشانی میں ہوٹل انتظامیہ سے رجوع کیا پتہ چلا کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے نسبی اور روحانی جانشین نے خود تشریف لاکر کمرہ کھلوایا اور سارا سامان اٹھا کر لے گئے ہیں اور ہمیں حکم دے گئے ہیں کہ انہیں فوراً میرے گھر، خانقاہ پہنچا دیا جائے۔جن تکلفات سے بچنا چاہتے تھے چاروناچار سرنگون ہو کر خانقاہ پہنچے، دو چار دن انکی شفقتوں، مہمان نوازیوں اور مجالس علم وعرفان سے محظوظ ہوتے رہے اور اس دوران ان کے قابل و فاضل فرزند جناب اسماعیل جان صاحب گاڑی لئے خود اطراف واکناف کی سیر کراتے رہے اس دوران پل خمری وغیرہ کے علاوہ غزنی میں

قائم ان کے ادارہ نور المدارس کا سفر بھی کرایا جہاں علماء اساتذہ اور طلبہ نے بے پناہ پذیرائی سے نوازا ،اسی سفر میں انکی رہنمائی میں غزنی میں سلطان محمود غزنوی، حکیم سنائی وغیرہ اکابر کے مزارات پر حاضری کی سعادت ملی، برادرم مکرم مولانا قاری سعید الرحمان مرحوم اور عزیزم شفیق فاروقی (مرحوم) رفقاء سفر تھے، اس ملاقات کے بعد حضرت مرحوم سے تعلق و ارتباط میں اضافہ ہی ہوتا رہا، جن کا مکتوبات مشاہیر میں شامل اِن کے خطوط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کابل پر روسی عفریت کی یلغار کے بعد اہل دین و دانش علماء و مشائخ کی ابتلاء اور آزمائش میں حضرت مجدد سرہندی کے وارث اس گھرانے نے اپنے عظیم مورث کے روایات قید و بند کو تازہ کیا۔ روسی درندوں نے خانقاہ کو تہس نہس کر دیا اور اس کے عظیم مکین کو ان کے سارے صاحبزادگان محمد اسماعیل ،محمد اسحاق ،محمد یعقوب اور خاندان کے ساتھ اٹھا لیا، پچاس ساٹھ افراد کا یہ خاندان کہاں گیا آسمان نے اٹھا لیا یا انہیں زمین کھا گئی، روس کے خونخوار درندوں کے ہاتھوں پورے خاندان نے قید و بند کے دوران جام شہادت نوش کیا معلوم نہیں سنٹرل ایشیا کے کن ریاستوں میں اور کہاں یہ گنج ہائے گرانمایہ آسودۂ خواب ہے مدتوں کوئی اطلاع نہ ہونے کے باوجود میرے نام کسی روسی ریاست سے حضرت سے منسوب ایک خط ملا جس میں کسی جیل میں اپنی زندگی کی اطلاع دی گئی تھی مگر خط کی اصلیت مشکوک تھی ،اس دوران جناب نواز شریف وزیر اعظم بنے اور روس کے ریاستوں میں جا رہے تھے میں نے ان سے ذکر بھی کیا کہ وہاں کچھ تحقیق کروائیں لیکن انہوں نے اپنی عادت کے مطابق اس معاملہ کو بھی غیر سنجیدگی اور ہلکے پھلکے انداز میں لیا، میں نے از خود بھی ویزا کیلئے رابطہ کیا تو بعد میں روسی سفیر نے کئی جگہ میرے اس ارادہ کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا کہ سمیع الحق قیدیوں کو چھڑانے کیلئے ویزا مانگ رہا ہے۔ حضرت مرحوم کی پورے خاندان کے ساتھ یہ قربانی کربلا کی تاریخ دہرا گئی کہ وہاں صرف ایک امام زین العابدین معصوم بچے کے شکل میں بچ گئے اور یہاں ایک شیر خوار بچے کو صاحبزادہ امین جان کی شکل میں اللہ نے بچایا کہ کسی خادمہ نے درندوں سے بچا کر اور کسی کونے کے کوڑا کرکٹ میں چھپا لیا۔ (سمیع الحق)

تذکرہ وسوانح ......ملفوظات اور افادات

سوانح نورالمشائخ کا ایک ورق

نورالمشائخ کے مختصر ارشادات ملفوظات اور افادات،
جو علمی روحانی اور اجتماعی شان پر دلالت کرتے ہیں۔

فضیلت پناه دانشمند مولوی سمیع الحق صاحب مدیرجریدۂ الحق

السلام عیکم! ان شاء اللّٰہ فاضل گرامی عافیت شامل حال خواهد بود بمن و همه منسوبین خانقاه عالیه مجددی عمری جمعیت قرین است امید وارم که جناب مولانا بزرگ مولانا عبدالحق صاحب بصحت خواهند بود تحیات مسنونه فقیر برائے شان بر سانید۔ اینک یك ورقه از سوانح حضرت مولانا نورالمشائخ قدس سره که از طرف آمریت اعلیٰ نورالمدارس ترتیب شده هدیهٔ تقدیم گردید۔

گرامی تان سلام مسنونه برساند۔ فقیر محمد اسماعیل و محمد اسحاق و محمد یعقوب سلام تقدیم میکنند۔ محمد ابراهیم جان مجددی

۲۸ قوس ۱۳۵۱ھ ش

مختصر ازارشادات شیخ الاسلام حضرت مولانا نورالمشایخؒ

ولادت با سعادت نو ر المشایخ در سال ۱۳۰۰ هجری قمری حضرت

شان از پیشوایان بزرگ اسلام و افغانستان بو دند۔ استاذ عالی منزلت در علوم منقول و معقول و صاحب ارشاد و کامل در طریقه نقشبندیه و مبین حقایق ومعارف روحانی بودند۔ خدمات بزرگ اجتماعی اعتلای مسلمین و دین مبین اسلام در ایام حیات خود انجام نمودند۔ در محاربه استرداد استقلال افغانستان مهم بزرگ داشتند که بلقب نورالمشایخ و نشان المر عالی نایل گر دید ند در جنگ نجات وطن برای استقرار صلح و آرامش رول مهم بازی نمودندنشر علوم و ثقافت اسلامی خدمات قابل قدر را انجام دادند۔ چنانچه دارالعلوم نورالمدارس از بنا های عالی ثقافتی جناب شان میبا شد۔ اینك بعض ازارشادات و ملفو ظات حضرت شان راکه دلالت بر مقام علمی و اجتماعی شان مینما ید بخوانند گان تقدیم میکنم۔

در شروع جهاد استقلال فرمو دند

فقیر بهمه برادران و خواهران دینی، ملی و وطنی خود بواسط کلمه طیبه لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه اعلان میکنم تابعون الله۔ و همکاری ملت مسلمان و غیور افغانستان ازا نگلیس استعمار پرست استقلال کامل افغانستان رابد ست آرند۔ امروز ملت مسلمان افغانستان استقلال خود را به فدا کردن نفس، مال، اولاد و عیال بدست میآرند تا ملت افغانستان بحیث یك ملت دارای جرأت کامل در نیای بشریت زندگانی محمود وآزاد نما یند۔ (اشك غم ۱۱ شعبان ۱۳۳۷ قمری)

درلویه جرگه سال ۱۳۲۰ فرمودند

بهمه معلوم است که افغانستان ملت باشرف با دیانت و غیر تمند بوده همیشه شجاعت اسلامی خود رانشان داده و حس آزادی خود رابا ثبات رسانید ملت افغانستان حاضر هستند که حقوق خودرابا تمام قوای مادی و معنوی خود تا آخرین قطره، خون خود محافظه کند۔ همیشه زندگانی آزاد و مستقل نموده آینده هم متحداً زندگانی آزاد و مستقبل خواهند کرد (کتاب لویه جرگه ۱۵ عقرب ۱۳۲۰ هجری قمری)

درسال ۱۳٦۹ه ق در بارهٔ اتحاد ملت اسلامی افغانستان فرمودند

امروز و دنیای اسلامی از مهمترین مسائل در عالم سیاست مو ضوع اتحاد ملت اسلامی افغانستان ملت واحد هستند و حیات شان به همین جذبه اخوت اسلامی متمکن است امتیاز نسل فرق رنگ و وضع نمیتو اند که بنیاد اتحاد ملت اسلامی افغانستان رامتزلزل سازد۔ من امید وارم اگر ملت اسلامی افغانستان خاصتاً طبقه جوان مسلمان همین عقیدهٔ اتحاد دینی و برادری راملحوظ خاطر دارند از تمام پیشر فتهای که بشر بدان احتیاج دار د بهرهٔ کامل بدست می آرند۔

(کتاب حیات نورالمشایخ)

درسال ۱۳۲۸ در لویه جرگه منعقدهٔ جلال آباد فرمودند

زه مسلمان پښتون یم او دتمام عالم اسلام اتحاد او افتخارزما آرزو دي خاصتاً زه د خپل پښتونستاني ورونو عزت او لوریتا غواړم اوله خدائي نه امید کوم چه وزمونږ پښتو نستانی ورونه خپل آزادي مطالبه غبز په صورت د اتحاد او اتفاق دنیای بشریت ته ورسو ي۔ تل دي وي ژوند ي زمونږ مسلمان پښتانه، او لوړ دي وي د افغانستان اسلامي بیرغ۔ (اخبار هیواد)

در افتتاح نورالمدارس فرمودند

دین اسلام بر جهان سایه تمدن اسلامی را از طریق علم افگنده و خط سیر تمدن راتعیین کرده سپس ازاین نیز بر دنیا نفوذ داشته و در تمدن آن تاثیر بارزی خواهد کرد تاخداوند جلة عظمته نور خود را برجهان تمام نماید نفوذ علمی و سیاسی و اقتصادی اسلام درگذشته و آینده که پر تو افگند بدین جهت است که او دین حق راپد ید آورد۔ زیر تمدن اسلام بر اساس معنویت استوار گردیده ابن آدم را دعوت میکند که واسطهٔ خود را باوجود اوراکه تحند ومقام خود رادر مرکز۔

هستی بشنا سد و به تهذیب روح و تطهیر قلب بیشتر متوجه شود، روح و عقل خودرابامبادی اخلاق مانند برادری و پرهیز گاری محبت و قناعت استوار میسازد وزندگانی اقتصادی خود را مطابق آن مرتب نماید۔ من گفته میتو انم هیچ قانونی با ندازهٔ قرآن انسان رابه نیکی و فضیلت و برتری علمی ترغیب نموده و هیچ اساسی به اندازهٔ سنت اسلامی روح انسان رادر مراحل کمال بلند نبرده واز جنبهٔ برادری و برابری، محبت و اتفاق و عدالت و تدبیر اقناع کننده بیان نه نموده۔ امید است که تربیت یا فته گان این دانشکدهٔ دینی در افغانستان بتو انند تأمین عدالت اجتماعی و نشر ثقافت اسلامی رابر اساس تمدن اسلام نمایند۔

نورا لمشایخ که مؤسس مجلهٔ حی علی الفلاح بو دند در ان میفر ما یند

اهل قبله رابر ادر و جامعهٔ بشر را دوست داراست این مجله میخو اهد ید ای برائے عموم انسان به تخصص اهل ایمان خدمت نماید اشتباهات را در مسائل اسلام خواه عباداتی باشد خواه اخلاقی خواه اجتماعی باشد خواه سیاسی و خواه اقتصادی از خواطر عوام و خواص مطابق دلایل عقلی و نقلی تمدن اسلامی را معین و عقیدهٔ تو ده راکامل بگر داند۔

(۱) در اهمیت، علم و ضرورت علم نه اختلافی است و نه انکاری۔ هر فرد انسان ولو کافر هم باشد بضرورت علم و دانش و عرفان قایل و به اهمیت آن حالی است۔

(۲) ایمان بوجود حضرت خداوند جل و علی شانهٔ سکون روحی و متانت وجدان و تنویر قلب و ثبات و عزم و صبر و حو صله رابارمی آرد۔

(۳) مسلمان اگر میخواهدازخوبی های حیات اجتماعی و فردی

بهره ور باشد اسوهٔ حسنهٔ پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام راسر مشق زندگانی قرار دهد۔

(٤) مسلمان بدون عقیده باسلام و عقیده بدون عمل بدستورات دینی نتیجهٔ مثبت درحیات احتماعی نمید هد۔

(٥) اسلام افکار و احساسات را با قواعد علم و عقل ارتباط مید هد۔

(٦) انسان عالم از تمام کیفیات حسنه زندگانی حیظ کامل بدست میآ رد۔

(٧) شخصیکه زندگانی باسعادت را طلب است در زندگانی خود اگر برمرگ مواجه گرد د افتخار بکند۔

(٨) تصوف در اسلام یگانه حامی اخلاق و باعث عشق بخدا و پیغمبرﷺ و مٔوید بر تری های کرامت انسان میبا شد۔

(٩) تکمیل ایمان مربوط بحصول علم الیقین و عین لیقین و حق الیقین میبا شد

(١٠) رحمة للعلمین علیه الصلوة والسلام یگانه رحمتی است که سعادت بشر رابد و ن تفرقهٔ نژادورنگ بوجود آورده۔

(١١) مومن بهر کجا باشد یك فرد است که ازملت اسلامی جد ا نمی شود خوشبختی و مصلحت او خوشبختی و مصلحت ملت اسلام است۔

(١٢) رشوت امنیت را برهم میز ندو نفاق و شقاق راتو لید میکند۔

(١٣) عشق و علاقه قلبی به اساسات دینی و معنوی سبب تویر فکری گردیده و تهذیب اخلاق رابلارمی آورد (مجله حی علی فلاح جوزی سل ١٣١٠)

درقضیهٔ فلسطین فرموده بودند

قضية الفلسطين والارض المقدسة من مسائل الذى كان مربوطة بحياة المسلمين العالم و هذا العدوان عد وانا على المسلمين العالم۔

نمونه، از آثار منظوم

علم است باعث شرف و افتخار مسلمین
دارد زمانه فیض ز افکار مسلمین
روشن ز معرفت آمده عنوان مسلمین
گل رنگ گرفته زِ بوستان مسلمین
درروز ازل چو آتش عشق افروخت
شق هنر عشق ز معشوق آموخت
از مرتبهٔ ذات سرزد این عشق و داد
تاشعله ز شمع بر نخواست پروانه نسوخته
جان نثاران راز هی محمود موت
بزدلان رامی بود مردود موت
موت را آغوش کیف زندگی
زندگی را منزل مقصود موت

حضرت نورالمشایخ رحمته الله علیه در سال هزار و سه صد و هفته و شش هجری قمری در کابل رحلت نمودند ودرخانقاه مجددی عمری قلعه جواد مدفون گردید ند۔

تاریخ وفات

۱ به بسیت و پنج محرم شداوبحق و اصل

آمریت اعلی مدرسهٔ نورالمدارس فاروقی قلعهٔ اجواد، خانقا مجددی عمری

اکابرینِ امت کا حضور ﷺ کو خراجِ تحسین

ولادت با سعادت نبوی ﷺ کی مناسبت سے خانقاہ مجددیہ کا نذرانہ عقیدت

ای شب میلاد تو عید نجات
جنسی بلندی بجهان هر چه هست
یا فته از عید تو دنیا حیات
پیش بلندی تو گر دیده پست

فضیلت پناه مولانا ئے محترم السلام علیکم به مناسبت تقریب مولود مسعود هدیه خانقاه مجددی عمری قلعه جواد کابل

ادب گاهیست زیر آسمان از عرش نازکتر
نفس گم کرده می آید جنید و با یزید اینجا "نظیری"

در اوایل قرن ششم میلا دی عالم بشریت را ظلمات الحاد واستبداد ودهریت و شرك فرا گرفته بود و تاریك ترین مناطق آسیا وسطی جزیرة العرب بود اما خورشید ی از آنجا ظهور فرمود و جهان و جهانیان رابنور هدایت برافروخت و آب حیات اسلام راکه سلامت عالم در آن مکنون بودو در همان ظلمات تا ریگستان بوده د ر ثوره زار هائی جاهلیت جو یان داد زمانی بود که عقول مجرده

با خا کیان نا مجرد قطع افاضه و افاده نموده بو دند متفکر ان عالم انسانیت رانه شمعی که پیش پائي عقل گذاشته و بوسیله آن راه را از چا ه تمیز کنند نه رهنمای که دست ارادت بد ستِ حق پرست اوبد هند تابه شاهراه هدایت و آدمیت رهنمو نی شوند۔ درهمان لحظات مملو از اضطراب و آوان پر ثور انقلاب بود که نا گاه غرفه از نور هدایت از ظلمت کده عالم سفلی بشگافت واز تحت ابر هامی تیره و تار جاهلیت روزنی مقدسی نمودار گشت درافق بی فروغ شرق نجم عالی و برتری بدر خشید و بدر تمام مجلس گشت ذات مفتخر موجودات سید و رهنمای کائنات حبیب اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ﷺ بصفت پیغمبر اولو العزم و خاتم النبوت مبعوث گشت......بلی

بلغ	العلیٰ	بکماله
کشف	الدجی	بجماله
حسنت	جمیع	خصاله
صلو	علیه	وآله

جهان تاریك رابنور فیاض خویش منور ساخت۔ خرافات هائي اجتماعی و فردی رابر داشت و هدایت های اجتماعی و فردی را استقرار داد جماعه که در ظلمات شرك و جهل کور کو رانه زیست میکر دند باثر ابقای هدایت های آن ناجئی بشریت علیه افضل التحیة پیشو ایان ممالك و مربی های رسیده۔ ملتها شدند۔ از انعکاس انوار قد سیئش دنیای بشریت بنور تو حید و علم و مد نیت و مهذ بات اخلاقی منور و نورانی گردید۔

بلی! مومن یهی ما محمد ﷺ، پیغمبرما، محمد ﷺ ، رهنمای ما محمد ﷺ، هادی ما محمد ﷺ ، ناجی ما محمدﷺ ، مقصود ما محمد صلوٰات اللّٰہ علیه۔

چه جنبشی است که از غایت جلالت و قدرلباب جمله تو اریخ درجهان آمد (ابن عمر)

اصدق الکلام: هر یك از آن گنجی از حکمت و دری از دریا ی معرفت است:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

☆ همان است که خداوند جلشانه نخوت جاهلیت و فخر به پدران و نیا کان رابه نیروی دین اسلام برداشت همه مردم اولاد آدم اند و آدم از خاك هست کسی رابر کسی فضیلت نیست مگر به تقویٰ

☆ عقل گو هر یست که بد آن روش نیك و جنت ور ضای خداوند بدست می آید

☆ خوب نیست گفتار پسندیده که با کردار تو اُم بنا شد

☆ نیك نیست و طنی که در آن آسایش و خرمی مر دم نبود

☆ هیچ بینو ائے بد تر از نادانی نیست

☆ هیچ بزر گواری چون حسن خلق نیست

☆ آفت سخن درو غ است

☆ از گدائی دوری کن ترا برای زبونی آماده می سازد

☆ طلب علم هر مرد مسلمان وزن مسلمان فرض است

☆ دانش را بو سیله نو شتن نگهدارید که همیشه باشد

☆ بهتر مر دمان کسی است که در بلندی فر وتنی کند و در بینیا زی پرهیز گار با شد ودر نیر و مندی میانه رو باشد و در توانائی بر دهٌ بار باشد

☆ مسلمان کسی را گو یند که مسلمانان از شردست و زبانش آسود، باشند

☆ آنچه راکه برخود نمی پسند ی بد یگر ی مپسند

☆ بد ترین پیشه ها سود و رشوه است

☆ رأس همه حکمت ها معرفت خدا است

☆ خو شنودی پر ور د گار در خوشنودی پدر و مادر است

☆ کسی که ناروای قرآن را ر و اشمرد بقرآن ایمان ندارد

☆ رسته کاری در صدق است و تباهی در دروغ و ریا

☆ هر که خودراشناخت خدا را شناخت

☆ دوست دار برایٔ برادر خویش آنچه را برای خودد وست د اری پس هستی بزرگترین مردم

☆ با ظالم مقاتله کن و عادل رااحترام نما

☆ نظافت از ایمان است

☆ کاسب دوست خدا است

☆ دین تعظیم امر خدا است و شفقت بر خلق اللّٰه۔

☆ چار چیز را پیش از چار چیز غنیمت د ان جوانی را پیش از پیری صحت را پیش از بیماری۔ غنایت را قبل از آنکه مسکین گردی۔ وزنده گانیت راپیش از آنکه بمیری

☆ حقوق زنان را محترم دا نید

☆ مسلمانان همه و جود وا حد هستند

☆ ایثار نفس و مال در اعتلای اسلام از فرایض است

☆ خدارا چنان عبادت کن که گوئی اور امی بینی اگر تو اور ا دیدار نکنی اوبر تو نگران است ......

دین تواز مطلع انوار غیب
شست زِ مرآت جهان زنگ وعیب

دانا یان راز و مومنان با نیاز و گرویده گان بارگاه رسالت چه متعین و زیبا فرموده اند۔

ابو حنیفهؒ

اساس محمدی ﷺ بشر را از آنعام میت نجات داد

امام غزالیؒ

اگر خاتم النبیینؐ مبعوث نمی شد فریزهٔ ،کرامت انسانی محوه و نابود میگشت

ابن رشدؒ

ناجی حقیقی حضرت انسان از تمام پستی ها پیغمبر اسلام است

الکندیؒ

پیغمبر اسلام ﷺحق فرد را محفوظ اعلان کرد و جزء دین قرارداد

خاقانیؒ

درپیش تو ای طبیب عالم
هاون کو بیست پور مریم

عبدالقادر جیلانیؒ

سبب ظهور معرفت ذات خدا وجود محمدﷺ است

شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ

خدارا دوست دارم از آنکه رب محمد ﷺ است

سید جمال الدین افغانیؒ

پیغمبر اسلام ﷺ یگانه ذاتیست که بد ون تبعیض عدالت رابر همه انسان هایکسان تطبیق نمود فدایش جان من۔

سعدیؒ

قدر فلك راکمال و منزلتی نیست
از نظر قدر باکمال محمدﷺ

نظامیؒ

هرکه پناهیم توئی بی نظیر　　در که گریز یم تو ئی د ستگیر

سکه تو زن تا امرأ کم زنند　　خطبه تو خوان تا خطباء کم زنند

پیر انصار عبداللہؒ

محمد عربی و مصطفیٰ هاشمی کل کمال و جمله جمال قبله اقبال و پایه افضال است،خرد راجان، و جان رادانش دل را امید وسررا آرامش۔

حکیم سنائیؒ

آمد اندر جهان جان هر کس جان جا نها محمدﷺ آمد وبس، چون تو بیماری از هوا و هوس۔ رحمت العالمین طبیب تو بس۔

شیخ الهند محمود الحسنؒ

به بعثت پیغمبر اسلامﷺ در دنیای انسانیت سرچشمه از نور بنام دین پد ید گشت

نورالمشائخ فضل عمرؒ

ایمان کامل بذات محمد رسول الله ﷺقدر انسان رابالا می برد و قلب مومن رااز چرکی هائی طمع وحرص وسایر صفات زشت و پلید پاك می سازد

خاتمه از جامیؒ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر　　من و جهك المنیر لقد نورالقمر

لا یمکن الثناء کما کان حقه　　بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

مسکة الختام اقبالؒ

ای ظهور تو شباب زندگی　　جلوه ات تعبیر خواب زندگی

ای زمین از بار گاهت ارجمند　　آسمان از بو سه با مت بلند

شش جهت روشن ز تاب روی تو　　ترك و تاجیك و افغان وعرب هندوی تو

در جهان شمع حیات افروختی　　بنده گان را خواجگی آموختستی

سوختی لات و منات کهنه را　　تازه کردی کاینات کهنه را

ای تو ما بیچاره گان راسازو برگ　　و ارهان این قوم را از ترس مرگ

تادم تو آتشی از گل کشود　　تو ده های خاك را آدم نمود،

درعجم گر دید م و هم در عرب　　مصطفی نایاب و ارزان بو لهب

مسلم از سرّ نبی بیگانه شد　　باز این بیت الحرم بتخانه شد

قم باذنی گو ی و اور ازنده کن　　دردلش اللّٰہ هو رازنده کن

با فلك گویم که آرامم نگر　　دیده ئی آغازم انجا مم نگر

بمصطفیٰ برسان خویش راکه دین همه اوست

اگر به او نرسیدی تمام بولهبی است

اللهم صل و سلم و بارك علیه

هدیه خانقاه مجددی عمری قلعه جواد کابل

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۱

(اس مضمون کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

اکابرین امت کا حضور ﷺ کو خراجِ تحسین

ولادت باسعادت نبوی ﷺ کی مناسبت سے خانقاہ مجدیہ کا نذرانۂ عقیدت

اے شبِ میلاد تو عید، نجات
جنسی بلندی بجہان ہر چہ ہست
یافتہ از عید تو دنیا حیات
پیشِ بلندی تو گردیدہ پست

فضیلت مآب مولانائے محترم! السلام علیکم، حضور اکرم ﷺ کے مولودِ مسعود کی تقریب کے موقع پر خانقاہ مجددی عمری، قلعۂ جواد، کابل کا نذرانہ عقیدت!

ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید اینجا

(نظیری)

چھٹی صدی عیسوی کے آغاز میں عالم انسانی پر الحاد، استبداد اور دہریت کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں، وسطی جزیرۃ العرب سب سے زیادہ تاریکی زدہ خطہ تھا، کہ اتنے میں ایک خورشید جہاں تاب طلوع ہوا، اور تمام جہاں کو نور ہدایت سے

منور کر دیا، اور اسلام کے آب حیات کو کہ جس میں تمام عالم کی سلامتی پوشیدہ تھی، عام کر دیا۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ جہاں میں کوئی شمع ہدایت نہ تھی، کہ جس کی روشنی میں راہ حق طے کی جاتی، نہ کوئی ایسا راہ نما تھا کہ جن کے دستِ حق پرست میں ہاتھ دے کر شاہراہ ہدایت پر سفر کیا جاتا، انسانیت جہالت وفساد کے سیاہ کنویں میں گر چکی تھی، کہ ایسے میں اس ظلمت کدے کا پردہ چاک ہوا، جہل وفساد کا سورج افق میں غروب ہو گیا، اور حضور سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت میں ماہ کامل طلوع ہوا، جو اپنے جلوہ میں ختم نبوت کا تاج لے کر تشریف لائے۔

بلغ العلی بکماله
کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله
صلوا علیه وآله

آپ ﷺ نے جہانِ تاریک کو اپنے نور سے منور کر دیا، اجتماعی وانفرادی خرافات و بدعات کا خاتمہ کر دیا اور ہدایت کو عام و مستحکم کر دیا، وہ لوگ جو شرک و جہل کی تاریکیوں میں زندگی بسر کر رہے تھے، آپ ﷺ کے تعلیمات پر عمل کر کے مقتدا و راہنما ٹھہرے اور ان کی قدسی انوار و برکات کے نتیجے میں عالم انسانی توحید، علم اور اخلاق حسنہ کے نور سے جگمگا اٹھا،

بلاشبہ محمد ﷺ ہمارے پیغمبر، ہمارے راہنما، ہمارے لیے باعث نجات اور ہمارے محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ان پر۔

حضرت محمد ﷺ صادق الامین کے کلام میں سے ہر بات علم و حکمت کا

خزانہ اور معرفت حق کا سمندر، ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱) یہاں پر چند مختصر احادیث نقل کی جاتی ہیں:

☆ عقل وہ گوہر ہے جس کی بدولت نیک روش، جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

☆ وہ ملک اچھا نہیں جس میں آرام وخوشحالی نہ ہو۔

☆ جہالت سے بڑھ کر کوئی عیب نہیں۔

☆ اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی فضیلت نہیں۔

☆ باتوں کا فتنہ جھوٹ ہے۔

☆ گدائی سے دور رہو، کہ یہ تجھے ذلت وخواری پر آمادہ کرے گی۔

☆ طلب علم ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

☆ عقل و دانش کو لکھ کر محفوظ کرو، تا کہ ہمیشہ باقی رہے۔

☆ بہترین آدمی وہ ہے جو بڑا ہو کر بھی عاجزی کرے۔

☆ مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان کے شر سے دوسرا مسلمان محفوظ ہو۔

☆ جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے دوسرے کے لیے بھی پسند مت کرو۔

☆ سب سے بدترین پیشہ سود اور رشوت ہے

☆ تمام حکمتوں کی اصل اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں مضمر ہے۔

☆ جو کوئی قرآن مجید کے حرام کردہ چیز کو حلال سمجھے، وہ قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھتا۔

☆ نجات سچ بولنے اور تباہی جھوٹ بولنے میں ہے۔

☆ جس نے خود کو پہچانا اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا۔

☆ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، سب سے بہتر آدمی بن جاؤ گے۔

☆ ظالم کا مقابلہ کرو اور عادل کا احترام۔

☆ پاکی ایمان کا حصہ ہے۔

☆ (حلال روزی) کمانے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم اور اس کی مخلوق پر شفقت کا نام دین ہے۔

☆ چار چیزوں کو چار چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، مالداری کو فقر سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔

☆ عورتوں کے حقوق بجالاؤ۔

☆ تمام مسلمان ایک جسم کے مانند ہیں۔

☆ اسلام کی سربلندی کے لیے جان و مال خرچ کرنا فرض ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

دین تو از مطلع انوار غیب
شست زمرآت جہان زنگ و عیب

عقلمند لوگ اور اللہ تعالیٰ کے مقربین کیا خوب کہتے ہیں:

امام غزالیؒ

اگر خاتم النبیین مبعوث نہ ہوتے، انسان کی فضیلت وکرامت نابود ہوجاتی۔

ابن رشدؒ

حقیقی نجات دہندہ انسانوں کیلئے حضور اکرم ﷺ کی ذات ہے۔

الکندیؒ

پیغمبر اسلام ﷺ نے انسانی حقوق کی حفاظت کی اور اسے جزو دین قرار دیا۔

خاقانیؒ

در پیش تو اے طبیب عالم ۔۔۔ ہاون کو بیست پور مریم

عبدالقادر جیلانیؒ

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے ظہور کا سبب حضور ﷺ اکرم کا وجود ہے۔

مجدد الف ثانیؒ

میں اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہوں کیوں کہ وہ محمد ﷺ کے رب ہیں۔

جمال الدین افغانیؒ

حضور اکرم ﷺ وہ واحد ہستی ہیں جنہوں نے بغیر کسی تفریق کے تمام انسانوں کو یکساں انصاف فراہم کیا، میری جان ان پر فدا ہو۔

سعدی شیرازیؒ

قدر فلک را کمال و منزلتے نیست
از نظر قدر باکمال محمد ﷺ
ہر کہ پناہیم توئی بے نظیر

درکہ گریزیم، توئی دست گیر
سکہ تو زن تا امراکم زنند
خطبہ تو خوان تا خطباء کم زنند

پیر انصار عبداللہؒ

محمد عربی ﷺ سراپا جمال اور کمال تھے، عقل کی جان، دل کے لیے امید اور سر کیلئے آرام تھے۔

حکیم سنائیؒ

آمد اندر جہاں جانِ ہر کس
جانِ جانہا محمد ﷺ آمد و بس
چوں تو بیماری از ہوا و ہوس
رحمت للعالمین طبیب تو وبس

شیخ الہندؒ

حضور اکرم ﷺ کی بعثت کی وجہ سے عالم انسانیت میں نور کا چشمہ دین اسلام کی صورت میں نمودار ہوا۔

نور المشائخ فضل عمرؒ

حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر کامل ایمان انسان کے قدر مرتبہ کو بلند کرتا ہے اور دل کو طمع وحرص اور دیگر تمام اخلاق رذیلہ سے پاک کرتا ہے۔

جامیؒ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهك المنير لقد نورالقمر

لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اقبالؒ

اے ظہور تو شباب زندگی | جلوت ات تعبیر خواب زندگی
اے زمین از بار گاہت ارجمند | آسمان از بوسہ بامت بلند
شش جہت روشن زتاب روئی تو | ترک وتاجیک وافغان وعرب وہندوئی تو
در جہاں شمع حیات افروختی | بندہ گان را خواجگی آموختی
سرختی لات و منات کہنہ را | تازہ کر دی کائنات کہنہ وا
اے تھرما بیچارہ گان راسازو برگ | وارہان ایں قوم را از ترس مرگ
تادم تو آتشی از گل کشور | تو رہ ہائے خاک را آدم نمود
درعجم گردیدم وھم در عرب | مصطفیٰ نایاب و ارزاں بولہب
مسلم از سر نبی بیگانہ شد | باز ایں بیت الحرم بتخانہ شد
قم بازنی گوئی واورا زندہ کن | دردلش اللہ ھد را زندہ کن
با فلک گویم کہ آرامم نگر | دیدۂ آغازم انجامم نگر

بمصطفیٰ برسان خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ سیدی تمام بولہبی است

اللهم صل و سلم وبارك عليه

ہدیۂ خانقاہ مجددی عمری قلعہ جواد کابل

۱۶ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

نوٹ: بندہ نے تحت اللفظ ترجمہ نہیں کیا، بلکہ حاصل ترجمہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

اسعد مدنی

عصر جدید کے چیلنجز اور اس کے تقاضے

علمی و مطالعاتی زندگی اکابر امت اور اساتذہ کے بارہ میں تاثرات

موجودہ دور کے چیلنج اور اسکے تقاضے

فضیلت پناه دانشمند گرامی مولوی سمیع الحق صاحب، صاحبِ امتیاز جریدهٔ الحق ۔ مکتوبِ محبت اسلوب مواصلت نمود بدراً۔ تو ضیح میکنم که سبب تاخیر جواب آن بود که فقیر بطرف ولایت غزنه و بعض کارات مدرسه عالی نورالمدارس فاروقی سفر نموده بودم۔ در نامهٔ گرامی پوزش چند نموده بو دند میدانم که وجدان سلیم شما از حسنِ ظن که بمن دارید این پرسش هارا از قریحه بقلم و از قلم بقرطاس حواله نموده اند اما حیات پر شوروبی انجام من قیمت آن راندارد که نظر یات خویش رانسبت تعین بعض جامع علمی و با شخصیت هائے بر جسته عرفانی تو ضیح دهم و یا از نقطه نگاه حیات اجتماعی عالم اسلام از حیث تاثیر سلسله ژور نا لستی که اذهان و افهام را تر بیه و تنبیه می نماید اظهار نظر یه نما یم چون سوال فرموده اندیجواب می پر دازم۔

اول: درحیات خوشگوار و با سعادت که دردوحهٔ عالم علم سپری نموده و می نمایم و درحیاتِ بر زخ نیز از آن بعون اللّٰه تعالیٰ بر آں حسنِ خاتمه استفاد

خواهم نمود، طمانیت قلبی و تقوئیه وجدان مراکه بارمی آورد همانا درتفسیر قرآن عظیم الشان ابن کثیر و معالم التنزیل است و درسلسلهٔ حدیث علاقه من با بخاری ومسلم و مستدرك حاکم نیشا پوری بوده و درفقه و هدایه و فتح القدیر که در سلسلهٔ فقه یا حقوقِ اسلامی بدان من زیاده تر دل پسند بوده و درمعانی مطول رابا تلخیص پسند دارم در تشریع اسلامی توضیح و از مؤلفات جدید تاریخ تشریع اسلامی راکه سه نفر مؤلف صاحب قدر مصری جمع نموده اند مرا مخطوطه می نماید درتصوف که دارائی دو مکتب است۔ اول وجودی عشق و علاقه "بافصرص الحکم ابن عربی و مثنوی مولانا بلخی رومی دارم در مکتب شهودی تلمیذ مکتوبات امام همام مجد د الف ثانیؒ می باشم و بدان افتخار می نمایم۔ در تاریخ علامه ابن خلدون رابسیار دوست داشته و الحق که درین فنِ استاد کامل می باشد و درادب عربی ابن مقفع و امام بصیریؒ رادر متقد مین امتیاز می دهم و در طبقه حالیه مرحوم شوقی بیك مصری راستائش می کنم و درادب فارسی با سعدی و نظامی و جامی هروی و واقف لاهوری و عرفی را می پسندم و تخصیص خاص بمقام ادبی مولانا عبدالقادر بیدلؔ قائلم در کلام و فلسفه حجة الاسلام غزالی و علامه ابن رشد فلسفی را با کمال احترام می ستائم البته علم بردار ثقافتِ اسلامی در فلسفه و کلام بو ده اند هر کدام ازیں شهسوارانِ میدآن با صفائی علم و دانش شانِ خاص داشته و درفنون مختصر خود ها تو انستند که از موضوع علم و تعریف علم و تبصره هائے بارعه در آن علوم و اجتهاد یات جامعه و درآن فنون باتوان کامل و تدبر علمی که شامل تمام نکات رسیده علمی بوده معرفت رادارابو دند واز منطق رسائی دانائی کارگر فته اندر حمتِ خاص خداوند جل شانهٔ برادران ایں برگزیده گان معارف اسلامی باد خصوصیات این ذوات عالی مرتبت آنست که هرفن راچنان شرح و بسط دا ده اند که تمام طبقاتِ علمی امروزه بمقام علمی شان

معترف بوده به آوازِ بلندمی گویند هر فن راکه تخصیص دا ده اند کما هو آن را کمیتاً و کیفیتاً در رشته تصنیف و تالیف آور ده اندواز اصل موضوع خارج نه شده تحقیقاتِ بلند و تدقیقات ارجمند شان در همان موضوع که فرموده اندتما ماً متکی بر قوایم علمی بو ده جزاء اللّٰه عنا وعن سائِرا اهل العلم خیر الجزاء۔

دوم: درحصه جرائد و مجلات که طبعاً دران از چند یں جهت هائی اجتماعی بحث میشود مثل سیاست و اقتصاد و اخلاق و تحریك مسائل که احساسات یك ملت رابظهورمی آوردان را اگر و روحیات بگویم بعید نیست و درد نیا امروزه اسلامی بیشتر دلچسپی من بجریده "المسلمون" از قاهره نشرمی شود بوده و سپس روزنامه "الند وه" عربیه راقابلِ قدرمی دانم واز مجله های دارالعلوم دیو بند و مجله پیامِ حق که از کابل نشرمی شود آن رامفید می دانم ومجله الحق راکه در لسان ادبی اردو خدمت در شقوق حیات اجتماعی اسلامی و سیاسی اسلامی می نمایدمی ستایم منکه تخصیص برائے ایں روزنامه یا ها مجلات قائل شده ام هدف من تنها و تنها این ست که نشرات آنهاد ر جنبه هائے سیاسی و اجتماعی و اقتصادی و روحیات از کلتور واد یا لوجی اسلام مستقلاً پیروی نموده دولتِ خانگی خود رابه نسل و جئیل آئنده اسلامی معرفی می نمایند، زیرا امروز فرض نخستین است تا ابنائے مسلمان از استقلال علمی و سیاسی و اقتصادی به اساس یك منطق قوی واقف شوند کلتور اسلام در تمام شقو ق حیاتیه بنی نوع انسانی مستقل بوده و گاهی از مکتب هائے امپریالیزم ویامتریالیزم پیروی نموده حقوق سیاسی، حقوق اقتصادی، حقوقِ ملی، حقوق جغرافیائی همه رابطور خاص و منطق قوی و استقلال علمی بیان می نماید که بر هر انسان داناو صاحبِ ضمیر روشن معلوم و هو یداست۔

سوم: مسئله که مربوط به حیات شخص من است ، نسبت به حوضه هائے علمی است، البته من علاقه زیادبدارالعلومِ عربیه کابل و بدرسگاه خانقاه عالیه مجددی دارم۔ عمر یه بهر ورو خطهائے نیك ظاهراً او باطناً حاصل نموده ام اگر برتن من زبان شود هر موئے یك شکر وي از هر زر نتوانم کر د، خاصتاً ذره نوازیً و تربیه ظاهری و باطنی که از حضورِ مقدس حضرت شیخ الاسلام مولانا و مرشد نا نورالمشائخ قدس سرهٗ که پیشوائے ظاهری و باطنی من است، بدست آور ده ام زبان قاصر من و قلب کا سر من نمی تواند شکریه آن احسان را ادا نماید بلے می توانم که بگو یم بخدار هنمائی من است و در طریقِ علم و معرفت استاد و پیشوائے بر گزیده من بلے که من اُورامریدم اوبمعنی هست پیر من د یگر استاد بزرگوارم شیخ الحدیث و التفسیر مولانا یا ر محمد صاحب ورد کی رحمته اللّٰه علیه که صدر دارالعلوم عربیه کا بل بو دند و در حصه تفسیر موضح الفرقان بزبانِ پشتو حصه بزرگ داشتند گا هے مقامِ علمی شان رافراموش نمی توانم بهترین مقاماتِ آخرت رابرائے آن استاد بزر گوار طا لبم۔

چهارم: به عقیده من امروز بهترین نظریه برائے ارتقائے ملتِ اسلامی آنست که ملتِ اسلام خاصتاً طبقه جو ان با ید سرمایهٔ کامل از ثقافت و کلتور اسلامی بدست آرند و از انکشافات علمی حدیثه از طریق تکنا لو ژی عصری با ید کاملاً و آقف با شند البته وظیفه مهم علماء و رهنمایان اسلامی امروز آنست تا اسا سات علمی و ثقافتی اسلامی بر اساس منطق علمی امروزه تدوین نموده برایں تعلیم ابنائے امروزه اسلامی بهترین ارمغان اسلامی راتقدیم کنند و باید ایں تدوین در تمام شقوق علمی اسلامی متکی بر اصولاتِ قولی معنوی معقول و منقول بو ده درعین حال مراعات حسنِ انشاء و طرزِ تفهم مو ضوع علمی بر اساس کیفیات علمی باشد که زیاده تر بر بد یهیات و مشاهدات متکی بو ده ودارائی دلائل با شد که آن

دلائل را افکار منور و عقول سالم عقلاً و عملاً قبول نمایند و نیز در مسائل که قرآن عظیم شان در حصه تکوین و کیفیات، کائنات سفلی و علوی ارشاد می نمایداز امعان نظر صائب کار گرفته صورتِ تدوین آن را دریك فارمول جامع علمی ترتیب نموده بعالم علم و دانش عرضه نمایند البته بعقیده من بدواً درایں مرحله یك میتنگ بزرگ علمائے موجوده اسلامی ضرورت است دریں مورد که امروز احتیاج بزرگ بداں عالمِ اسلام دار د حرکت مثبت علمی بو جو د آید من یقین دارم اگر ایں سلسله ازیك تو آفتِ سالم و صداقت کامل انجامِ شود مشکلات امروزی عالمِ اسلام که از حیث بعض اسرار غامضه علمی بو جود آمده و در دنیا کنونی ملتِ اسلام بحیث یك ملت ذی علم و معرفت که سزا دار مقام مسلمین است اثبات و جود خواهند نمود! ایں بو د نظریه من که بجناب شما مختصراً توضیح نمودم......

ع گر بگو یم شرح ایں بے حد شود

فقیر محمد ابراهیم المجددی ابنِ عمرؒ

٤ شوال المکرم ١٣٩١ھ

(اس کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

میری علمی ومطالعاتی زندگی

محبت نامہ نے نقشہ وصال سامنے کیا سب سے پہلے تاخیر جواب کا سبب واضح کر دینا مناسب ہے فقیر مدرسۂ عالیہ نورالمدارس فاروقی (واقع شہر غزنی) کے بعض اہم کاموں کے لیے غزنی گیا تھا آپ نے مکتوبِ گرامی میں اپنے وجدانِ سلیم کے پیشِ نظر مجھ پر حسنِ ظن فرماتے ہوئے چند سوالات بوساطتِ قلم زیب قرطاس فرمائے ہیں میری پرشور اور بے انجام زندگی اس قابل نہیں کہ اپنے نظریات کو بعض علمی زاویوں یا ممتاز شخصیتوں میں متعارف کرانے کی جسارت کروں یا عالمِ اسلام کی اجتماعی زندگی کے گہرے تاثرات کے نقطۂ نگاہ سے جو لوگوں کے اذہان وافہام کی تربیت کرتی ہیں، اپنے نظریہ کی نشاندہی کرسکوں تاہم حسب تعمیل حکم سوالات کے جوابات تحریر کر رہا ہوں۔

میری محسن کتابیں

اولاً یہ کہ خوشگوار اور باسعادت زندگی میں جو گلستانِ عالم میں اب بڑھاپے کی حالت تک پہنچا دیا ہے اور جسے بفضلِ ایزدی حسنِ خاتمہ اور برزخی زندگی کو سنوارنے کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔

فنِ تفسیر میں ابن کثیر اور معالم التنزیل نے اطمینانِ قلب اور تقویتِ وجدان کے ثمرات بخشے اور علمِ حدیث میں بخاری شریف اور مسلم شریف امام حاکم نیشاپوریؒ کی مستدرک سے پوری وابستگی اور تعلق ہے اور علم فقہ میں ہدایہ، فتح القدیر، فقاہت اور اسلامی حقوق کے اعتبار سے سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں اور علم معانی میں مطول کو تلخیص کے ساتھ پسند کرتا ہوں اور اصولِ فقہ میں جو تشریع اسلامی کا فن ہے اس میں توضیح، تلویح اور جدید تالیفات میں ''تاریخ تشریع اسلامی'' نے مجھے محظوظ کیا ہے، جسے مصر کے تین مصنفوں نے مل کر تصنیف کیا ہے اور علم تصوف جس میں دو مکتب ہیں، اول مکتب ''وجودی عشق'' میں ابن العربیؒ کے فصوص الحکم اور مولانائے رومؒ کی مثنوی سے علاقہ رکھتا ہوں اور دوسرا مکتب" شہودی" میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوباتِ گرامیہ کا شاگرد ہوں اور ان سے شرفِ تلمذ پر فخر محسوس کرتا ہوں اور فنِ تاریخ میں علامہ ابنِ خلدونؒ کی تاریخ سے بہت ہی زیادہ محبت ہے، اور حق بات یہی ہے کہ یہ کتاب فنِ تاریخ میں استاذِ کامل کی حیثیت رکھتی ہے اور عربی ادب میں متقدمین میں سے ابن مقفعؒ اور امام بوصیریؒ کو تمغۂ امتیاز دیتا ہوں اور دور حاضر میں مرحوم شوقی بیگ مصری کا ثناخواں ہوں، اور ادبِ فارسی میں سعدیؒ، نظامیؒ، جامیؒ، ہرویؒ، واقف لاہوری اور عرفی کو ترجیح دیتا ہوں اور ادبی مقام میں خصوصی طور پر مولانا عبدالقادر بیدل کا معترف ہوں اور علمِ کلام و فلسفہ میں حجۃ الاسلام امام غزالیؒ اور علامہ ابن رُشد فلسفی کو پورے احترام کے ساتھ حقِ مدح سرائی اور خراجِ تحسین ادا کرتا ہوں۔

یقیناً یہ حضرات اسلامی ثقافت کے فلسفہ و کلام کے علمبردار تھے اور درحقیقت یہ تمام اکابر علمی میدان کے شہسواروں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے علم و دانش کی روشنی میں اور اپنے خصوصی علوم و فنون جو اُن کو ورثہ میں نصیب ہوئے تھے (جس میں پوری

دسترس اور کامل عبور رکھتے تھے) کو بیان موضوع اور تعریف اور بلند پایہ تبصروں اور مکمل و جامع اجتہادات سے آراستہ کیا ہے اور اپنے ان فنون میں پوری توانائی اور علمی تدبر و فراست (جو جملہ نکات پر حاوی ہے) کے اعتبار سے "دارا" تھے۔

خداوند قدوس جل شانہٗ معارف اسلامی کی ان چیدہ وچنیدہ شخصیتوں کی ارواحِ طیبہ پر اپنی خصوصی رحمتیں کو نازل فرمائے ان بلند پایہ حضرات کی خصوصیت تھی کہ انہوں نے ہر فن کی ایسی تشریح کی ہے کہ تمام علمی طبقے ان کے علمی مقام ومنزلت کے معترف ہیں اور بآوازِ بلند یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان نیک سیرت ہستیوں نے ہر اُس فن کو (جس سے ان کو خصوصی لگاؤ تھا) کماحقہٗ پورے کم وکیف کے ساتھ تصنیف وتالیف کی لڑی میں پرو کر اصل موضوع سے کبھی ادھر اُدھر نہ ہوئے اور موضوع سے وابستہ جو بلند پایہ تحقیقات وترقیات کو بیان کیا ہے وہ علمی براہین اور بنیادوں پر مستحکم ہیں جزاهم الله عنا و عن سائر اهل العلم خيرا الجزاء۔

رسائل وجرائد سے دلچسپی

رسائل و مجلّات کے سلسلہ میں وہ جریدے اور رسالے پسند ہیں جن میں سیاست، اقتصادیات، اخلاق اور ایسے مسائل کی تحریک جو وحدتِ ملی کے احساسات کو فروغ دیں اگر ان کو "روحیات" سے پکاروں تو یہ لقب بے جا نہ ہوگا اور موجودہ اسلامی دور میں زیادہ تر دلچسپی "المسلمون" نامی رسالہ سے ہے جو قاہرہ سے شائع ہوتا ہے۔

مجاہدین میں 'الحق' کا مقام

بعد ازاں عربی روزنامہ ''الندوہ'' کو قابلِ قدر سمجھتا ہوں اور ماہنامہ ''دارالعلوم'' جو دیوبند سے شائع ہوتا ہے، نیز "پیامِ حق" جو کابل سے شائع ہوتا ہے اور (ماہنامہ الحق کی ستائش کر رہا ہوں جو اردو کی ادبی زبان میں ملت کی اجتماعی) سیاسی شعبہائے زندگی میں

اسلامی اقدار کی خدمت کر رہا ہے۔

میں ان رسائل و جرائد کی تعریف محض اس لیے کرتا ہوں کہ میرا مطمح نظر صرف یہی ہے کہ ہر قسم کے مجلات کی نشر و اشاعت سے سیاسی، اجتماعی، اقتصادی اور کلچر کی روح ونظریات و افکار میں اسلامی روح پیدا ہو، فرزندانِ ملتِ اسلامیہ کو اسلامی روایات و اقدار سے متعارف کرے کیونکہ موجودہ دور میں سب سے اہم اولین فریضہ یہی ہے کہ مسلمان پورے علمی، سیاسی، اقتصادی مسائل سے قوی دلائل کی بنیاد پر مسلح ہو کر اسلامی کلچرل کو افرادِ انسانی کی زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کریں اور سکولوں اور کالجوں میں امپریل ازم اور میٹریل ازم (مادہ پرستی) کے پیروکار نہ بنیں سیاسی، اقتصادی، ملی اور جغرافیائی حقوق کو ایک خصوصی نہج، موثر بیان اور علمی سنجیدگی سے واشگاف کریں جسے ہر ایک دانشمند اور روشن ضمیر انسان سمجھتا ہے۔

اداروں اور شخصیات سے وابستگی

تیسرا مسئلہ جو میری علمی زندگی سے وابستہ ہے علمی چشموں سے سیرابی کی نسبت یہ ہے کہ میرا سب سے زیادہ تعلق دار العلوم عربیہ کابل اور خانقاہ عالیہ مجددیہ عمریہ کی درسگاہ سے ہے، میرا علمی سرمایہ علم و معرفت کے ان دو مرکزوں سے مستفاد ہے باطنی حالات اور ذوقی کیفیات بھی عرفان کے اس مقدس مرکز خانقاہ مجددی سے دستیاب ہوئے ہیں اگر میرے جسم کے تمام بال زبان بن جائیں تو ان مراکز کے لامتناہی عنایات واحسانات کا حقِ سپاس وتشکر ادا نہیں کر سکتے، خاص کر باطنی وظاہری اصلاح وتربیت جو حضور مقدس حضرت شیخ الاسلام مولانا ومرشدنا نور المشائخ قدس سرہٗ (جو علومِ ظاہری وباطنی میں میرے آقا اور پیشوا ہیں) کی بدولت مجھے حاصل ہے۔

میرا قلب ودماغ اور زبان یکسر اس قابل نہیں کہ ان کی بے پایاں نوازشات کا سپاس ادا کر

سکوں ہاں ! مالا یدرك كله لا یترك كله کے مطابق مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ وہ علم ومعرفت میں میرے استاد اور پیشوا ہیں، میں اُن کا مرید اور وہ میرے مرشد و آقا ہیں میرے دوسرے استاد بزرگوارم شیخ الحدیث و التفسیر مولانا یار محمد صاحب وردگی رحمتہ اللہ علیہ ہیں جو دارالعلوم عربیہ کابل کے صدر مدرس تھے اور تفسیر موضح الفرقان (جو پشتو زبان میں لکھی گئی ہے) میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے میں اُن کے علمی مقام کو کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اُن کو آخرت کے بہترین مدارج اور بلند مقامات پر فائز فرمادے۔

عقائد ونظریات

چوتھی بات یہ ہے کہ میرے عقیدہ میں آج ملتِ اسلامیہ کی ترقی و بقا کیلئے بہترین نظریہ یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے نوجوانوں کو اسلامی کلچرل اور ثقافت کے مکمل سرمایہ سے بہرہ ور کر دیا جائے اور جدید علمی انکشافات، موجودہ دور کی ٹیکنا لوجی سے کامل طور پر شناسائی حاصل کرائی جائے البتہ آج علماء کرام اور رہنمایانِ اسلام کا اہم وظیفہ یہ ہے کہ ثقافتِ اسلامی کو موجودہ فلسفہ کی بنیاد پر مدون کر کے عصرِ حاضر کے نوجوانوں کو ارمغانِ اسلامی پیش کریں اور اس امر کا خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ اس نئے تدوین میں علومِ اسلامیہ کے جملہ شقوق، ٹھوس اصول اور عقلی نقلی دلائل پر مبنی ہوں جنہیں روشن فکر، سلیم الطبع حضرات قبول کریں اور ان جدید کتب کی عبارات میں روانی، شستگی ہو، لہجہ عام فہم ہو، بدیہیات اور مشاہدات پر مبنی ہوں اور ان میں ایسے دلائل سے مسائل کو ثابت کیا گیا ہو جن دلائل کو عقلِ سلیم رکھنے والے حضرات از روئے عقل و دانش قبول کریں نیز اُن مسائل کو بھی ایک جامع فارمولے کے تحت جمع کریں جن کو قرآنِ مجید اور روایات میں تکوینی اور عالم سفلی، علوی کی کیفیات کو صراحتاً یا اشارتاً بیان کر دیا گیا ہے۔

البتہ میرے عقیدہ اور نظریہ میں یہ بات سب سے پہلے ضروری ہے کہ اس

سلسلہ میں اکابر علماء اسلام کا ایک اجتماع منعقد ہو جائے جس کی علمی حرکت اور نشاط پیدا کرانے کے لحاظ سے بے حد ضرورت ہے اگر پورے خلوص اور صداقت سے یہ کام شروع ہو سکے تو عالم اسلام کو علمی وفکری پیش آمدہ جدید مسائل ومشکلات کا جواب دیا جا سکے گا، اور ملتِ اسلامیہ کو وہ علمی اور عرفانی مقام مل سکتا ہے جو اس کے شایانِ شان ہے۔ یہ میرے خیالات تھے جو مختصراً جناب کی خدمت میں عرض کیے گئے ......

ع گر بگویم شرح ایں بے حد شود

عالم اسلام کے مصائب اور نجات کی دعا

فضیلت پناہ مولوی سمیع الحق صاحب ناظم مدرسہ حقانیہ السلام علیکم عافیت تان با جناب معظم مولانا صاحب کبیر عبدالحق صاحب مطلوب است۔ خداوند جل شانہ عالم اسلام را از مضیق دینی و دینوی نجات بخشد بمنہ و کرمہ۔

والسلام علیکم

مولانا محمد ابراہیم جان المجددی

خانقاہ مجددی عمری قلعہ جواد کابل، افغانستان

مرکز دینی وعلمی جامعہ حقانیہ شیخ الحدیث کے فیوضات عرفانی کی جنت

دوست محترم فاضل دانشمند مولانا سمیع الحق حفظہ اللہ تعالیٰ۔

نامہ گرامی رسید سبب بھجت خاطر گردید احوال مامستوجب حمد و شکر است انشاء اللہ کہ صحت حضرت مولانا صاحب قدر البازغ شیخ عبدالحق دام برکاتہ رویھبود بودہ و مسلمین و مسلمات آن والا از ارشادات دینی آنھا بھرہ وافر حاصل کنند و مرکز دینی علمی جامع حقانیہ از پر تو فیو ضات عرفانی شان بحبوبۂ نیک ثقافت اسلامی گرد سعی در ارتقاء ایدیالوجی

اسلامی درایں دنیائے مادیت پرستی از بزرگترین عمل حسنه بوده بحضور خالق عالم جلت عظمتهٗ قدر عظیم دارد *الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح* نص قرآن حمید و فرقان مجید است و ابنائے مسلم بر اسوه حسنه محمدی علیه الصلوٰات والسلام هدایت نمودند۔ ازسنن حقه و عالیه دین حنیف اسلام است خداوند بجناب مولانا و آن عزیز و دیگر منسو بین این دانشگاه توفیق حسنه در طریق صراط مستقیم اسلامی عطا فر ماید۔

بما از فضل خداوند خیریت است و اوقات باوجود قلت بضاعة با سوة مقدسه اسلامی حتی المقدور سپری بگر ددگر چه لیاقت این را ندارد ۔اما امید وار رحمت و کرم او تعالیٰ بو ده طالب عنایت از آن حضرت جلت عظمتهٗ که ارحم الراحمین أست امیا شد بلی سے

لعل رحمته ربی حین یقسمها

تاتی علی حسب العصیان فی القسم

ارجمند محمد اسما عیل محمد اسحاق تحیه تقدیم میکنند۔ محبین گرامی او سلام مسنونه تقدیم نمایند۔ اللهم انصرمن نصر دین محمدﷺ وجعلنا منهم والسلام علیکم

محمد ابراهیم جان مجددی ابن عمر

تاثرات

بدرالمشائخ الحاج مولانا

فضل الرحمٰن مجددی

کابل، افغانستان

تعارف

کابل کے مجددی مشائخ کے ہونہار فرزند صدرالمشائخ کے صاحبزادہ، افغانستان کے شورش کے بعد لاہور میں مستقل قیام رہا اور برادرانہ محبت وتعلق سے وفات تک نوازتے رہے (س)

حقانیہ منبع قرآن وسنت و مرکز اعلائے کلمۃ الحق

صدر المشائخ کی وفات اور شخصیت

محبی فاضل دانشمندبرادرخیلی محترم مولاناسمیع الحق صاحب السلام علیکم ،صحت وعافیت وجودگرامی ازحضرت ارحم الرّاحمین مطلوب است۔ ایں فقیر قلیل البضاعت الحمدللّٰہ تعالیٰ بصحت بوده مستوجب حمداست محله ماه جون ۷۳الحق مواصلت نموددرآن از وفات حسرت آیات حضرت شیخ الاسلام مولاناوقبلتنا حضرت صدر المشایخ صاحب "رحمة اللّٰہ علیه" طور مفصل تحریر وازحاضر شدن این حقیر خادم اسلام بمدرسه مبارکه حقانیه اکوژه خٹك نیز ذکرنموده بودند من ازاین مهربانی غم شریکی وهمدردی جناب فضیلت مآب شیخ الحدیث حضرت مولاناعبدالحق صاحب مدظله وآن برادرگرامی هم وهمه منسوبین مدرسه

عالیه قلباً مشکور بوده ازحضرت خداوند کریم بشمااجردارین وترقی بیشتراین دانشکده بزرگ اسلامی ومحله الحق راتمنا میکنم۔

حقانیہ اور شیخ سے خصوصی تعلق اور محبت

حضرت قبله امجد ومولانابزرگوارم صدر المشایخ صاحب(قدس سره) بمدرسه عالیه حقانیه طوریکه تحریر فرموده اید محبت وعلاقه خاصی داشتند وباجناب شیخ الحدیث مولاناصاحب والدمعظم شماعلایق معنوی ومحبت ناگسستنی داشتند وهمه وقت برائی پیشرفت وتعالی این دانشگاه بزرگ اسلامی کوشش ودعا میفرمودند البته میدانم تأثرات شماهم بفقدان حضرت شاںؒ به پیمانه مااست زیر اباشماهم همان محبت وشفقت راداشتند که به این خادم میفر مودند ضایعه حضرت پدرمعظم ومولانا مکرم صدر المشایخ صاحبؒ برأس تمام عالم اسلام عموما وبرأی مردم مسلمان ودیانت شعار افغانستان وپاکستان مخصوصاً جبران ناپذیروخلاے پرناشدنی است چنانچه شاعر میگوید......

سالها درکعبه وبتخانه مانا لدحیات
تازبزم عشق یك دانای رازایدبرون

حضرت شاںؒ مجاهد بزرگ اسلامی بوده باعقائد ضداسلامی و بدعات خلاف سنت نبویﷺ تابه آخرین لمحۂ حیات مجادله ومبارزه فرمودند و برای اتحاد عالم اسلام خیلی کوشش وسعی میفرمودند مخصوصابرأی دورساختن غلط فهمی ها ونزدیك ساختن این دومملکت مسلمان وهم جوار یعنی افغانستان وپاکستان خیلی زحمت کشیدند وآرزوقلبی شان بودتااین دوبرادرتمام اختلافات خودراتحت اخوت اسلامی برادرانه تصفیه نموده مانند دوبرادرعزیز وصمیمی

جاده هائی حیات مترقی رابه پیمایند امیداست این آرزوی حضرت شان که صرف برای استحکام وقوی شدن بنیاد اسلامی بوده بزودی برآورده شود حضرت شان سه روزقبل ازرحلت خوددرجلسه بزرگ انارکلی لاهور هم بالای اتحادعالم اسلام خیلی پرجوش سُخنرانی فرموده گفتند که کفار خیلی میکو شد تا اتحاد و بلاك اسلامی بوجود نیابد و شیرازه اسلام را ازهم بریزند لیکن برادران مسلمان من شمانبایدبه فتنه شیطانی دهریون وملحدین فریب بخورید اگربه حرف دشمنان اسلام رفتیدوفریب خوردیدپس منتظر بربادی وتباهی خود باشید من بشما اطمنان میدهم که همان علایق معنوی ماوشما مستحکم بوده هروقت که بمدرسه عالیه بتوانم حاضرخواهم شدوازصحبت حضرت شیخ الحدیث وشماوباقی علماء کرام مستفیض خواهم شدوبرائے ترقی بیشتر مدرسه شریفه که منبع قرآن وحدیث مقدس نبوی ﷺ ومرکز نشراعلای کلمة الحق ودین مبین اسلام است ازهیچ گونه تعاون وخدمت خاص برائے خداوندجلّ جلاله دریغ نخواهم نمودوالبته برائے اتحاد بین المسلمین بطور سابق حائیکه توان دارم سعی خواهم کرد امیدوارم حضرت مولاناشما وهمه علمائے مکرم وطلاب محترم آن مدرسه برائے این مسکین دعابفرمائد تاحضرت رب العلمین براهم توفیق عنایت فرماید ۔

والسلام

فضل الرحمٰن

بدرالمشایخ محمدیه منزل نمبر۶۲ جی بلاك گلبرگ نمبر۳لاهور،

۱۰ جولائی ۱۹۷۳ء

(اس کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

حقانیہ منبع قرآن وسنت

صدر المشائخ کی وفات

فاضل محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی صحت و عافیت رب ذوالجلال سے مطلوب ہے، بندۂ فقیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہے۔ ماہ جون ۷۳ء کا شمارہ الحق موصول ہوا، جو قابل تعریف ہے، شمارہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا صدر المشائخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں بندہ ناچیز کی حاضری کا ذکر پڑھا، میں اس مہربانی اور ہمدردی پر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ، آپ اور دارالعلوم کے جملہ متعلقین کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو دارین میں جزائے خیر سے نوازے اور دارالعلوم حقانیہ و ماہنامہ الحق کو مزید ترقی عنایت فرمائے۔

حقانیہ اور شیخ سے خصوصی تعلق اور محبت

حضرت قبلہ امجد مولانا صدر المشائخ صاحب قدس سرہٗ دارالعلوم حقانیہ اور شیخ

الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے ساتھ، جیسا کہ ان کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے خصوصی تعلق اور قلبی محبت رکھتے تھے اور ہمہ وقت اس عظیم ادارے کی ترقی کے لیے کوشاں اور دست بدعاء رہتے تھے، مجھے علم ہے کہ حضرتؒ کے سانحہ ارتحال پر آپ کے تاثرات اور قلبی احساسات وہی ہوں گے جس طرح کہ ہمارے ہیں، کیوں کہ وہ آپ کے ساتھ ایسا ہی محبت کرتے تھے جس طرح کہ میرے ساتھ ان کی محبت تھی، حضرت والد محترم مولانا صدر المشائخ صاحبؒ کی وفات تمام عالم اسلام کے لیے بالعموم اور افغانستان و پاکستان کے مسلمانوں کے لیے بالخصوص عظیم سانحہ ہے اور ان کا خلا مدتوں پُر نہ ہو سکے گا۔ جس طرح کہ شاعر کا قول ہے ......

سالہا در کعبہ و بت خانہ ے نالد حیات
تازِ بزمِ عشق یک دانا ی را زاید بروں

حضرتؒ ایک عظیم اسلامی مجاہد تھے، اسلام مخالف عقائد اور بدعات کے خلاف وہ زندگی کے آخری لمحہ حیات تک برسرِ پیکار رہے اور عالم اسلام کے اتحاد کے لیے ہمیشہ کوشش فرماتے رہے، خاص کر افغانستان و پاکستان کے مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیاں دور کرنے اور ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنے کیلئے ان کی محنتیں نا قابل فراموش ہیں، انکی قلبی تمنا تھی کہ یہ دو برادر ملک اسلامی اخوت کے تحت اپنے تمام اختلافات کا تصفیہ کر لیں اور دین اسلام کی ترقی اور استحکام کے لیے ذریعہ بنیں۔

حضرتؒ نے وفات سے تین دن پیشتر عالم اسلام کے اتحاد کے موضوع پر انار کلی لاہور میں انتہائی پر جوش تقریر فرمائی دوران تقریر فرمایا کہ کفار اسلام کا شیرازہ بکھیرنے اور عالم اسلام کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے مکر و فریب اور چالبازیوں سے دھوکہ نہ کھانا چاہیے، خدانخواستہ اگر

مسلمان کفار کے فریب کاریوں سے دھوکہ کھا گئے تو پھر ان کو اپنی تباہی و بربادی کا منتظر رہنا چاہیے۔

بندہ آپ سے امیدوار ہے کہ ہمارے دیرینہ تعلقات اسی طرح مستحکم رہیں گے، دارالعلوم حقانیہ میں شیخ الحدیث مدظلہ اور دیگر اساتذہ دارالعلوم کی ملاقات کے لیے حاضری کی خواہش ہے، بندہ کے لائق دارالعلوم حقانیہ (جو کہ قرآن و سنت کے علوم کا سرچشمہ اور اعلائے کلمۃ الحق کا مرکز ہے) کی کوئی خدمت ہو تو بندہ اس کی بجا آوری سے دریغ نہیں برتے گا۔ بندہ کی کوشش ہوگی کہ حسب سابق مسلمانوں کے درمیان اتحاد واتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے تگ و دو کرتا رہے، آپ حضرات کے علاوہ تمام اساتذہ دارالعلوم اور طلبہ کرام سے امید ہے کہ وہ اس فقیر کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہیں فرمائیں گے، تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ خدمات کے لیے توفیق بخشے۔

والسلام

فضل الرحمان بدر المشائخ مجددیہ منزل نمبر ۶۲

جی بلاک گلبرک نمبر ۳، لاہور

۱۰ جولائی ۱۹۷۳ء

خطاب

امیر المجاہدین

شیخ محمد یونس خالص حقانیؒ

(رئیس حزب اسلامی افغانستان)

تعارف

مولانا یونس خالص یا خالص بابا کا ذکر کس انداز سے کیا جائے؟ شجاعت و شہامت تصلّب و دیانت رسوخ فی العلم اور استقامت فی الجہاد کا پیکر کہ وہ ان تمام صفات میں واقعتاً خالص ہی خالص تھے۔ حقانیہ کے قیام سے بہت قبل اللہ نے انہیں شیخ الحدیث کے تلمذ سے نوازا اس لحاظ سے وہ فیوض حقانی سے فیض پانے والے ہزاروں فضلاء میں سب سے قدیم اور نئی اصطلاح میں ''اولڈ بوائے'' تھے میری عہد طفولیت میں مسجد قدیم میں پڑھنے لگے اور مجھے انکی گود میں کھیلنے کا شرف حاصل ہوا جس کا ذکر ان کی زبانی ''مکتوبات مشاہیر'' میں کئی جگہ آیا ہے، سقوط کابل کے بعد مغربی استعمار کے خلاف بھی اسی انداز میں ڈٹ گئے جیسا سرخ سامراج کے ساتھ رویہ تھا، طالبان کا ساتھ دیا اور جہاد کا اعلان کرتے رہے دشمن تاک میں تھا۔ زیر زمین چلے گئے اور بیمار ہو کر سعودی عرب میں رفیق اعلیٰ سے جا ملے اور محبوب مدینہ کے قدموں میں جنۃ البقیع میں جگہ پائی انکی حسرت اور خواہش مقبرۂ حقانیہ میں شیخ الحدیث کے قدموں میں جگہ پانے کی تھی میں نے نہ صرف حامی بھر لی بلکہ خود بھی خواہش کا اظہار کیا مگر اللہ نے اس سے بہتر جگہ خیر من الدنیا و مافیہا میں جگہ دی۔

دَ ظلم خلاف جهاد کول دَمسلمانانو حق دے

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَ لَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ (توبة:۳۳) والصلوة والسلام علی القائل الاسلام یعلوولا یعلی علیه ومن تبعه باحسان الی یوم الدین امابعد

دفاع افغانستان کونسل په تاسیسی اجلاس کښی شرکت

زه دنن ورځی له اجلاس څخه په داسی حالت کی خبر شوم چه له یوی خوادځو کالونوڅخه راپدیخوا راپیښی مریضی زیښنی او زوروِلی یم او همدغه راز دنړی د مسلمانا نو پریشانه حالت له حده زیات پریشانه کړی یم بالخصوص دهغه گران هیواد حالت چه دسرونوپه ورکولو اوقیمتی قربانیو موهکی. داسلامی نظام او اسلامی شریعت نفاذ یولوی ارمان وه له څو کالونوڅخه را پدیخوا پداسی بد حالت کی

راګیردی چه دنجاة کشتی یی تل د ډوبیدو په‌خطر کی‌ښکاری، له یوی خواڅما د مریضی او صحی حالت غوښتنه لاراوه چه له نوموړی اجلاس‌څخه بی برخی پاته شم خوله بل پلوه می دموضوع له اهمیت اود اجلاس له قیمته هم سترګی نشوی پټولاې نوځان می مجبور باله چه د اسلام دد ښمنا نو دضد باید دغه اجلاس کی حتما برخه واخلم نو څکه می‌د اخپل مسئولیت درفع کو لواوپدی اجلاس کی دشمولیت په خاطر لاندې پیغام درولیږه.

د اسامه دفاع کول د ټولو مسلمانانو فریضه ده

لاخدا یه مود خداې‌پاک په لاره کی موفق غواړم.مونږه او تاسو که هره خبره کوو اویا کوم تصمیم نیسو اولنی مقصد موباید خاص دلوی الله جل جلاله رضاوی او په ذاتیا تو بناء نه وې. منبع ئي اسلامی شریعت وی او بس، نوپه همدی بناء مونږ دنیا ته اعلانووچه ښا غلی اسامه بن لادن څمونږتن او وجود اومجاهدملګرے دې نه پدی اساس چه عرب یا عجم یا دکوم نژاد مربوط دې بلکه پدی اساس چه له هغه څخه‌خپل‌حق‌سلب شویدې اوله هغه سره ظالمانه رویه کیږې‌نوله هغوی‌څخه دفاع دهغوی په خپله او دنوروسلمانانو مسلّم حق دې او په دی لاره کی هره قربانی دقدر وړ ده، دیوه مملکت او سید ونکی درې حق لری چه خپل نظرښکاره‌کړی، کوم ریژیم ئي چه خوښ نوی انتقادپری وکړی خو هغه باید یا قانع شی او یاې خبره ومنل شی نه داچه تهدید او چپ‌کړی شی،څکه پدی صورت کی به حتماً داسی عکس

العمل او نتائج منځ ته راځي چه حالات به بحرانی کیږی حکومتونه به له ډیرو کړاوونو او مشکلاتو سره مخ کیږی.

اسلام د انسانیت توهین نه برداشت کوی

نن چه نړیوال کفر او په سر کی ي د امریکا حکومت د مسلمانانو په ضد په یوه اوبله بهانه متجاوز حرکتونه حرکت کوي نو مسلمانانو ته هم ددی حق حاصل دی چه ددوی ظالمانه تجاوز دفع کړی او په دی لاره کی له هر قسم وسیلی څخه کارواخلی مسلمانان دی په خدائی توکل وکړی او د اسلام دښمنانوپرضددی متحد صف جوړ کړی ،په حرب او سلم کی دی اسلامی اصول مراعات کړی. داسلام دهر دښمن دتجاوز دفع په اسلامی لاره جائز دی او هیڅکله هم اسلام هغه لاره نه ښای چه په هغی کی د بشریت توهین وی او یا بشریت ته صدمه رسیږي همداوجهه ده چه اسلام ددښمن له مُثلی (پزی غوږغوڅولو) څخه منع کوی اسلام د بشریت ددرنښت لپاره راغلی نه د بشر د توهین لپاره. مونږ پدی عقیده یو چه اسلامی امت ته وریبښ له جهادڅخه په بل شی نه دفع کیږی.عزت په جهاد کی دی نوځکه باید د جهاد لاره خپله کړوترڅوداسلام ددښمنانوله شرمستطیرڅخه په امان شو والسلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته ۔ اخوکم فی اللّٰه

مولوی محمد یونس خالص

۱۵/۱۰/۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء

(اس خطاب کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

ظلم کے خلاف جہاد مسلمانوں کا حق ہے

دفاع افغانستان کونسل کے تاسیسی اجلاس میں شرکت

مجھے اجلاس کے بارے میں اطلاع ایسے وقت میں دی گئی، کہ ایک طرف تو کئی سالوں سے بیماری اور علالت میں مبتلاء ہوں اور دوسری طرف مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر طبیعت اور خراب ہو رہی ہے بالخصوص اپنے پیارے وطن کی حالات دیکھ کر جس پر ہماری جانیں قربان ہوگئیں، اسلامی نظام کا نفاذ ہمارا آرزو تھا لیکن کئی سالوں سے ہم ایسے برے حالات میں گرے ہوئے ہیں کہ اپنی کشتی ڈوبنے لگتی ہے، ایک طرف بیماری کے باعث اہم اجلاس میں عدم شرکت کا خطرہ تھا لیکن دوسری طرف اجلاس کی اہمیت اور گراں قدر موضوع سے چشم پوشی بھی مناسب نہیں لگتا تھا، اس بناء پر بامر مجبوری اسلام کے دشمنوں کے خلاف اجلاس میں شرکت کا حتمی فیصلہ کیا تو اپنی ذمہ داری ادا کرنے اور اجلاس میں شمولیت کی خاطر یہ ''پیغام'' ارسال کرتا ہوں۔

اسامہ کی حفاظت پورے امۃ مسلمہ کی ذمہ داری ہے

میں اللہ سے اس کے راستے میں نکلنے کی توفیق کا سوالی ہوں، آپ لوگ جو کام

بھی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اسمیں اللہ کی خوشنودی مقدم ہو اور ذاتی مفاد نہ ہو اس کا منبع اور نتیجہ صرف اسلامی شریعت ہو اس وجہ سے ہم دنیا کو علی الاعلان کہتے ہیں کہ اسامہ ہمارے برادری کا فرد اور مجاہد ساتھی ہے، عرب یا عجم ہونے کی بنیاد پر نہیں بلکہ اس بنیاد پر کہ اس کے ساتھ ظلم کیا گیا ہے اور ان سے اپنا حق چھینا گیا ہے تو اسامہ کی حفاظت اسکی اپنی اور دوسرے مسلمانوں کا حق ہے اس کے لئے ہم قربانی کیلئے تیار ہیں

ایک ملک کے باشندوں کے ایک دوسرے پر حقوق

کسی ملک میں آپس میں رہنے والے باشندوں کے تین حقوق ہوتے ہیں اظہار رائے کا حق، کسی نقطے پر اعتراض کا حق، پھر اس کو قائل کیا جائے یا بات مانی جائے یا اسکی آواز نہ دبائی جائے کیونکہ پھر اسکا ردعمل اور نتیجہ بحران کی صورت میں نکلے گا اور حکومت کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسلام میں انسانیت کی توہین نا قابل برداشت ہے

آج عالمی کفر اور بالخصوص امریکہ مسلم ممالک پر مختلف بہانوں سے حملے کرتے ہیں، مسلمانوں کو دفاع کا حق حاصل ہے لہٰذا مسلمان ہر قسم کے وسائل بروئے کار لا کر اللہ پر توکل کریں اور اسلام مخالف دشمنوں کے خلاف صف بستہ ہو جائے اور امن و جنگ کے اصولوں کی رعایت کرے، اسلام دشمن عناصر کے ظلم کا دفاع ہر شرعی طریقے سے جائز ہے اسلام کبھی بھی انسانیت کی توہین یا اس کو دکھ دینے کا حکم نہیں دیتا، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے دشمن کے مثلے سے منع کیا ہے، اسلام انسانیت کی عزت کیلئے آیا ہے نہ کہ توہین کیلئے، ہمارا عقیدہ ہے کہ امت مسلمہ کو درپیش مشکلات جہاد سے دفع ہونگے، عزت جہاد میں ہے تو جہاد کے راستے کو اپنانا چاہئے تاکہ دشمنان اسلام کے شر مستطیر سے محفوظ ہو جائیں۔

خطاب

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ

امیر المؤمنین و بانی تحریک طالبان افغانستان

تعارف

فقیر منش، درویش صفت، زیرک، با صلاحیت سیاستدان، اور عظیم مجاہد تحریک طالبان افغانستان کی نشاۃ ثانیہ کے کرتا دھرتا، گزشتہ نصف اور موجودہ صدی کے سب سے اہم شخصیت و کردار، عَلَم جہاد بلند کر کے چار سو سرزمین جہاد افغانستان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ بہت عرصہ بعد اسلامی دنیا میں امیر المؤمنین کے لقب سے شہرت حاصل کی۔ راقم اور دارالعلوم حقانیہ سے عقیدت کا رشتہ رکھتے ہیں۔ اس لئے دارالعلوم حقانیہ نے انہیں اعزازی ڈگری سے نوازا۔

امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ

سے ملاقات کی تقریب

قندھار کے استقبالیہ تقریب میں سمیع الحق کا خطاب

تحریک طالبان کی سپریم قیادت نے قندھار پہنچنے پر ۲۱/اگست ۱۹۹۶ء صبح دس بجے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور انکے وفد کیلئے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں طالبان کے امیر المومنین ملا محمد عمر مدظلہ مرکزی قائدین پانچ صوبوں کے والی اور مجلس شوریٰ کے سپیکر مولانا محمد حسن ولایت قندھار کے والی مولانا محمد حسن حقانی رحمانی خارجہ امور کے انچارج ملا محمد غوث اور تحریک کے اکثر سرگرم رہنما موجود تھے تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا سمیع الحق نے حسب ذیل جامع اور اثر انگیز خطاب کیا جس کے بعد امیر المومنین ملا محمد عمر مدظلہ کا مختصر خطاب ہوا دونوں تقاریر ٹیپ ریکارڈ سے نقل کر کے شامل خطبات کئے جا رہے ہیں۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور:۵۵)

کلمات تشکر

عزت مآب امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور میرے تمام بزرگو، طلباء کرام اور معزز بھائیو!

بڑی جستجو اور تمنا کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ میں اور میرے ساتھ علماء مشائخ اور پاکستان بھر سے کئی دانشور و کلاء اور صحافی حضرات یہاں پہنچے ایک ایسی سرزمین پر ہمیں سانس لینے کا موقع ملا ہے، جہاں پر اللہ تعالیٰ کا قرآن اور اسلامی نظام نافذ کرنے کا عمل جاری ہے، نیک اور صالح لوگوں سے ہمیں یہاں مل بیٹھنے کا موقع ملا ہے، یہ آزاد علاقہ ہے جہاں کسی بھی غیر ملکی قوت کا تسلط نہیں ہے بلکہ طالبان ہی اس نظام کو آگے چلا رہے ہیں۔

افغان قوم کی طویل اور صبر آزما جدوجہد مگر مایوسی ومحرومی

طویل اور صبر آزما، جدوجہد کی جو جنگ افغان قوم نے لڑی، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، ایک سپر طاقت کے خلاف جہاد کیا، ۱۵ لاکھ مسلمانوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا اور شہید ہوئے، انہوں نے ایسی بے نظیر قربانی دی ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے اس جدوجہد کا اس قوم کو بہترین ثمرہ ملنا چاہیے تھا، تمام عالم اسلام اس ثمرہ کا منتظر تھا اور ثمرہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ ملک میں نفاذ شریعت اور امن قائم ہوتا، یہاں اسلامی نظام کا منظر سامنے آتا اور اس کے اثرات تمام ملت پر مرتب ہوتے مگر ہوا کیا؟ اب جو

ثمرہ آپ کے سامنے ہے، اس سے تمام امت مسلمہ پریشان ہے کہ قربانیاں کدھر گئیں؟ ۱۵ لاکھ شہداء کی قربانی کے بعد پوری ملت ارشاد ربانی: حَتّٰۤی اِذَا اسۡتَیۡـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّہُمۡ قَدۡ کُذِبُوۡا جَآءَہُمۡ نَصۡرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنۡ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ (یوسف:۱۱۰) کی کیفیت میں مبتلا تھی کہ یا اللہ! اتنی قربانی کے بعد بھی ثمرہ مرتب نہیں ہوتا اور اسلامی نظام نافذ نہیں ہوتا تو کیا بنے گا، دلوں میں درد وغم کی اک کیفیت تھی اور ایک اضطراب تھا، آخر کار اللہ تعالیٰ کو رحم آہی گیا اور طالبان کی صورت میں امید کی کرن پیدا ہوئی۔

جہاد افغانستان سے ہمارا دیرینہ تعلق

حضرات گرامی! جہاد افغانستان کے ساتھ ہمارا تعلق ابتداء سے ہے۔ تمام دینی مدارس بالعموم اور دارالعلوم حقانیہ بالخصوص جہاد کے ساتھ وابستہ رہا ہے۔ میرے والد مرحوم ومغفور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ آخر دم تک جہاد کے ساتھ وابستہ رہے۔ تمام جہادی تنظیموں کے مجاہدین بلکہ صف اول کے کمانڈروں کی ایک کثیر تعداد کا تعلق جامعہ حقانیہ سے تھا۔ مولانا جلال الدین حقانی، مولانا محمد نبی محمدی، مولانا محمد یونس خالص وغیرہ یہ سب مولانا عبدالحق کے شاگرد ہیں۔ اس طرح پروفیسر ربانی پروفیسر سیاف انجینئر حکمت یار حضرت مجددی، حضرت گیلانی صاحب احمد شاہ مسعود صاحب سے بھی جہاد کے دوران ایک ہی طرح کا تعلق رہا۔

حقانیہ اور جہاد افغانستان بخارا کا مدرسہ میر عرب

ہم نے دارالعلوم حقانیہ کو جہاد افغانستان کی ایک چھاؤنی بنا دیا تھا، خود ربانی صاحب اور دوسرے لیڈر دارالعلوم آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پروفیسر ربانی صاحب نے

دارالعلوم حقانیہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جب روس میں اشتراکی انقلاب آیا تو بخارا میں ایک دینی مدرسہ تھا ''میر عرب'' کے نام سے، اس مدرسہ نے اس انقلاب کے خلاف بنیادی کردار ادا کیا تھا تو ربانی صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کو جہاد افغانستان کے لئے میر عرب کا مدرسہ قرار دیا تھا۔

اصل کردار علماء اور بوریہ نشین طالب علموں کا

دارالعلوم کو اللہ تعالیٰ نے جہاد افغانستان کے لئے ایک مرکزی چھاؤنی کی حیثیت دی، مولانا فتح اللہ شہید مولانا احمد گل شہید ایسے سینکڑوں معروف علماء ہیں جن کا تعلق دارالعلوم سے تھا، جہاد افغانستان میں بنیادی جہادی کردار انہی مدارس کے طلباء اور علماء نے ادا کیا تھا، حکمت یار صاحب، ربانی صاحب، سیاف صاحب اور دیگر قائدین اپنی جگہ ان کی قیادت بجا قابل قدر تھی لیکن اصل کردار ان بوریہ نشین طالبعلموں نے ادا کیا تھا، آج اس وجہ سے امریکہ اور مغربی دنیا ان بوریہ نشینوں سے لرزاں وترساں ہے، تاریخ میں یہی لکھا جائیگا کہ ان ہی لوگوں نے دنیا کی سپر طاقت کو صفر طاقت بنا دیا آج بھی یہ بوریہ نشین طلباء پوری دنیا کیلئے ایک الٹی میٹم اور چیلنج بنے ہوئے ہیں اور ان کے خلاف ان کو ختم کرنے کیلئے پوری مشینری ذرائع ابلاغ اور قوت استعمال میں لا رہے ہیں۔

جہادی لیڈروں کے اختلافات اور ناکامی اور تحریک طالبان کا آغاز

میں ان تمام حضرات کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جب جہاد افغانستان بارآور ہوا اور سفید ریچھ اپنے زخم چاٹتا ہوا افغانستان کی سرزمین سے نکل گیا تو طلباء اور علماء میدان جنگ سے واپس ان مدارس میں آگئے اور اپنے درس وتدریس کے شغل میں مشغول ہو گئے، ان کی یہ تمنا اور خواہش تھی کہ یہ قائدین اپنے درمیان

مصالحت کرلیں متفق ہو جائیں، حکومت یہی کریں، ہم نے جو قربانیاں دی تھیں وہ اقتدار کے حصول کیلئے نہیں تھیں، طلباء اور علماء کے تصور میں بھی نہیں آیا ہوگا کہ ہم اقتدار حاصل کریں، سب نے مل کر یہ کوششیں شروع کردیں کہ یہ آپس میں متفق ہو جائیں ایک فارمولے پر، یہ ملک اقتدار کی رسہ کشی کیلئے آزاد نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ اسلام کیلئے آزاد ہوا تھا۔

ہر کوشش میں میری شرکت حرم مکہ کا معاہدہ بھی نظر انداز

یہ آپ کو معلوم ہوگا کہ مصالحت کی ہر کوشش میں میں بھی شریک تھا، حتی کہ ہم ان سب لیڈروں کو مکہ معظمہ لے گئے، خانہ کعبہ کے اندر رات ڈھائی بجے ان کو داخل کرایا، اس وقت پاکستان کے وزیر اعظم میاں نواز شریف بھی موجود تھے اور ساتوں تنظیموں کے لیڈر بھی موجود تھے، تین دن سعودی عرب میں اور مسجد حرام کے قصر الصفاء میں شاہی مہمان رہے غالباً ۲۷ رمضان کی شب کو گویا مسجد حرام ہی میں شاہ فہد کی موجودگی میں معاہدہ کی توثیق ہوئی، مسجد حرام کے متصل ان سے عہد و پیان لئے گئے کہ جنگ آپس میں نہیں کرنی ہے، واپسی پر ایران آئے صدر رفسنجانی سے ملے ان کی خواہش تھی کہ وہ بھی اس معاہدے میں شریک ہوں کیونکہ ایران کو بھی مسئلہ افغانستان سے الگ نہیں رکھا جا سکتا، وہاں بھی رات بھر عہد و پیاں ہوتے رہے، حکمت یار اور ربانی صاحب راستے میں جہاز میں میرے ساتھ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے کہا کہ خدا اور رسول کی خاطر آپس میں یہ خانہ جنگی ختم کرلیں، خانہ کعبہ کا لحاظ کر لیں مگر افسوس وہ ساری تگ و دو ضائع چلی گئی، افغانستان کی فضاء پر مایوسی کے بادل چھا گئے، خانہ کعبہ کے امام جناب محمد عبداللہ ابن سبیل کی قیادت میں علماء کا ایک وفد آیا لیکن انکو بھی معاف نہیں کیا گیا ان پر فائرنگ کی گئی بڑی مشکل سے ان بے چاروں کی جانیں بچیں۔

قائدین کے حب جاہ واقتدار نے عالم اسلام کا سر شرم سے جھکا دیا

مصالحت کی ہر کوشش ناکامی سے دو چار ہوئی، ان قائدین کے حب جاہ و اقتدار اور غرور نے تمام عالم اسلام کے سر شرم سے جھکا دیئے۔ جہاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور عالم اسلام کے تمام درمندوں اور جہاد سے وابستہ فرزندان توحید کے دلوں کو پارہ پارہ کر دیا، اس کے بعد ہم ان سے مایوس ہو گئے۔ بعد ازاں ہمیں کوئی بھی مصالحانہ کوشش کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہوئی نظر نہیں آ رہی تھی۔

اب باغی متعین کرنے کی ضرورت اور وقت

میں نے کہا کہ اب مصالحت کے بجائے اب باغی کا تعین کر لیں، کیونکہ قرآن کا حکم ہے: وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ (الحجرات:۹)

اب ان میں تعین کر لیں کہ باغی کون ہے ظالم کون ہے، طالبان کی تحریک تو اس وقت شروع بھی نہیں ہوئی تھی، میری رائے تھی کہ اب مصالحت نہیں ہو سکتی، تعین کر لیں اور فتویٰ دے دیں کہ فلاں ظالم ہے لیکن مسلمانوں کے بڑے بڑے ممالک مصلحتوں کے شکار ہیں، وہ اس بات کیلئے تیار نہیں تھے۔ وہ بات کو مصلحتوں کے چکر میں رکھنا چاہتے تھے کہ دونوں فریق راضی رہیں اور امن کے بہانہ جنگ جاری رہے، ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے طالبان کو اٹھایا، یہ میرے دل کی آواز ہے۔

متحارب گروہوں کو راستہ سے ہٹانا ہوگا

دارالعلوم کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں آج سے تین سال پہلے میں نے کہا تھا کہ لوگ مصلحتوں کا شکار ہیں۔ افغانستان کے اندر امن اور تعمیر نو سے ان کی کوئی دلچسپی

نہیں، وہ ہمیں منع کر کے کہتے ہیں ربانی کے خلاف مت کہو حکمت یار کے خلاف مت کہو، میں نے سینٹ کے اندر کہا تھا کہ باغی کا تعین کر لو، میں نے کہا تھا کہ جب تک سارے متحارب گروہوں کے لیڈر راستے سے نہیں ہٹتے، مسئلہ حل نہیں ہوگا، امن کے قیام کا یہی راستہ ہے کہ ان ساتوں کو درمیان سے ہٹا دیا جائے۔

اللہ نے طالبان کو ذریعہ نجات بنایا

اس وقت میرے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ قدسی صفت لوگوں کی یہ جماعت اٹھے گی اور ان ظالموں سے اپنی بد قسمت ملت کو نجات دے گی میری خواہش تھی کہ کاش کوئی تیسری طاقت اٹھے اور ان لڑنے والوں سے ملک کو نجات دلا دے۔

ہم سب یہ باتیں سنتے رہتے تھے کہ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے امن قائم کر دیا، خون خرابہ نہیں ہوا ہے، پولیس نہیں ہے فورس نہیں ہے لیکن بولان کی سرحد سے یہاں تک رات کو بھی لوگ آ جا سکتے ہیں ساتھیوں نے بتایا کہ اگر سونے کا بکس گر جائے کسی سے تو اس کو بھی کوئی نہیں اٹھاتا، یہ باتیں سن کر ہم حیران ہوتے تھے کہ یا اللہ! خیر القرون کی یہ جھلک ہم کو بھی دکھلا دے، اس جذبہ کے پیش نظر تمام عالم اسلام کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں ہم یہی سوچ لے کر یہاں آئے ہیں۔

نظام اسلام اور زہریلا پروپیگنڈہ بھیانک تصویر

اپنے صحافی بھائیوں کو بھی اسی جذبہ کے تحت یہاں لائے ہیں کہ آپ کے خلاف سخت خطرناک اور زہریلا پروپیگنڈا چل رہا ہے۔ آج مغرب اور امریکہ آپ کا دشمن بن چکا ہے، یہ لوگ یہ نہیں چاہتے کہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں طلبا اور بنیاد پرستوں کا اقتدار آئے، وہ آپ کو بدنام کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہیں، حقوق انسانی کے مخالف ہیں، وحشی اور درندے ہیں، وہ اسلام کی یہ تصویر دنیا کے

سامنے پیش کرتے ہیں کہ یہ لوگ صبح شام لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنے میں لگے ہوئے ہیں، جبراً داڑھی رکھنے پر مجبور کرتے ہیں یعنی اسلام کی ایک سیاہ اور بھیانک تصویر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بی بی سی، سی این این اور تمام مغرب، صیہونی میڈیا پروپیگنڈے کا ایک طوفان آپ کے خلاف برپا کیئے ہوئے ہے، یہ اس لئے کہ اسلام کی عملی تصویر تو انہوں نے نہیں دیکھی ہے جسے آپ الحمدللہ قائم کر رہے ہیں، یہ عملی تصویر صحیح شکل میں دنیا کے سامنے آجائے تو دنیا میں انقلاب آجائے گا۔ ملت کفر یہ نہیں چاہتی کہ اسلام صحیح شکل میں دنیا کے سامنے آئے......

ہے مگر اس عصر حاضر کے تقاضاؤں سے خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں
الحذر آئین پیغمبر سے سوبار الحذر
حافظ ناموس زن مرد آزما مرد آفریں
اور چشم عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب

صحافیوں کو ساتھ لانے کا مقصد

اس خیال سے میں ان صحافیوں کو بھی یہاں لے آیا ہوں، تاکہ آپ کے ساتھ براہ راست گفتگو کریں، آپ کے امیر المومنین کے ساتھ بھی ملاقات کر دیں اور صحیح حالات دنیا کے سامنے پیش کر دیں، اس لئے کہ جس طرح ہمارا فریضہ ہے اس طرح یہ صحافی بھی اسلام کے سپاہی ہیں، یہ بھی پروپیگنڈوں کی زد سے نکلیں، میری خواہش ہے کہ ان کے ساتھ زیادہ روابط قائم کریں، پشاور آئیں اسلام آباد آئیں ان سے ملیں، ان کو حالات کی خبر دیں۔ ان کے انتظامات میں عاجز کرنے کو تیار ہوں کہ تمام پریس کے لوگ پشاور، اسلام آباد یا پاکستان میں کسی اور جگہ جمع ہوں، جس طرح کل رات مولانا

احسان اللہ احسان صاحب نے بڑے واضح دلائل کے ساتھ حقائق بیان کئے، یہ تبلیغات اور میڈیا کا زمانہ ہے۔ تمام دنیا ایک گھر کی شکل اختیار کر چکی ہے، ہر آدمی اپنے گھر میں بیٹھا ہوتا ہے، بٹن دباتا ہے اور پروپیگنڈہ سنتا اور دیکھتا ہے کہ طالبان لگے ہوئے ہیں، لوگوں کو قتل کر رہے ہیں، پوڈر بیچتے ہیں، ہیروئن بیچتے ہیں۔

محدود ماحول سے نکل کر مغرب کے پروپیگنڈے کا توڑ کرنا ہے

مغرب اس طرح کی شرمناک تصویر دنیا کے سامنے طالبان کی پیش کر رہا ہے۔ آپ اس محدود کامیابی پر مطمئن ہو کر نہ بیٹھیں کہ امن قائم کر دیا، آپ کے سامنے بہت بڑا چیلنج ہے آپ نے یہود و نصاریٰ کے پروپیگنڈوں کے سامنے بند باندھنا ہے ان کو یہ دکھانا ہے کہ یہاں عورت محفوظ ہے اس کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں، جو اسلام اس کو دیتا ہے اس نظام میں وہ غیر محفوظ تھی جو حقوق عورت کو اسلام دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا، ان کو یہ دکھانا ہے کہ یہاں معاشی نظام کیسا ہے انصاف کیسا ہے نظام عدل کیسا ہے ایک ہاتھ کے کٹنے سے لاکھوں ہاتھوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے ایک پر حد قائم ہونے سے لاکھوں کی جانیں محفوظ ہو گئیں، آپ کے سامنے ایک بہت بڑا چیلنج ہے، پوری دنیا کے ساتھ آپ کا مقابلہ ہے آپ اپنی محدود دنیا سے باہر نکلیں اور تمام ملت اسلامیہ کو دکھا دیں کہ اسلامی نظام ایسا ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا کرم ہوگا، ہمارے لئے راستہ کھل جائے گا، پاکستان میں ہمارا راستہ بند پڑا ہے، مصر میں شام میں الجزائر میں سوڈان میں عملی راستہ نہیں، امریکہ ہر جگہ مسلط ہے، ظالم تو یہاں تک کہتے ہیں کہ یہ بھی امریکہ کے لوگ ہیں، میں کہتا ہوں کہ اے نادانو! امریکہ تو دنیا کے کسی بھی گوشہ میں ملا اور طالب کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں، وہ تو دارالعلوموں اور مدارس کو ختم کرنے کے درپے ہے، وہ کیسے طالبان کی پشت پناہی کر سکتا ہے، ایسے

حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے آپ اپنی اس ذمہ داری کا احساس کریں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ ایسی پاک صاف اور نورانی قیادت دی ہے کہ غالباً اس وقت پورے عالم اسلام میں کسی بھی مملکت کو ایسی قیادت نصیب نہیں۔

متحارب جہادی لیڈروں سے دردمندانہ اپیل

میں اس موقع پر آپ کے توسط سے ان قائدین سے اپیل کرتا ہوں جو کابل میں بیٹھے ہوئے ہیں، ربانی صاحب حکمت یار صاحب احمد شاہ مسعود صاحب سیاف صاحب ان سب سے میری دلی درخواست ہے کہ طالبان آپ کے دشمن نہیں یہ ایک فریق نہیں آپ کے بچے ہیں یہ اچانک آسمان سے نہیں اترے ہیں، انہوں نے جہاد کیا ہے ان کیلئے راستہ ہموار کریں ان کیلئے رکاوٹ نہ بنیں وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (التوبة: ٤٠) تو یہ تمام عالم اسلام پر آپ کا احسان ہوگا اور افغانستان پر بھی، ان سب قائدین کے ساتھ میرے بھی اچھے تعلقات تھے لیکن انہوں نے اپنے اعتماد کو مجروح کر دیا ہے، طالبان نے کبھی بھی مذاکرات سے انکار نہیں کیا تھا، انہوں نے اپنے دروازے کھلے رکھے تھے مجھے ایک ایک کوشش ان کی معلوم ہے لیکن ہر بار مذاکرات کے بعد انہوں نے اعتماد کو مجروح کر دیا تھا حتیٰ کہ اب ان کا مزید اعتماد باقی نہ رہا اگر یہ اعتماد وہ بحال کرنا چاہتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ اپنی قوت طالبان کے حوالہ کر دیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہم تمھارے خادم بن جائیں گے، وہ قائدین ہمیں اپنا دشمن نہ سمجھیں، انہیں چاہئے کہ طالبان کو اسلام کا ایک سپاہی جانیں اور ان کی سرپرستی کریں۔

امیر المومنین کا شکریہ

میں ان ہی کلمات پر اکتفاء کرتا ہوں اور آپ کا انتہائی شکر گذار ہوں کہ ان

نازک حالات میں آپ نے ہمیں اتنی توجہ دی وقت دیا اور آپ امیر المومنین مدظلہ بذات خود یہاں تشریف لائے جو بہت کم ملاقات کرتے ہیں، ورنہ ہم خود انکی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے، یہ ہم سعادت سمجھتے ہیں، یہ اسلام کا ایک منصب ہے، جو اللہ تعالیٰ کسی کو دیتا ہے، پھر تمام مسلمانوں کو اس کی اطاعت ملحوظ رکھنی ہوتی ہے، اب اگر ایک محدود خطہ میں بھی کسی کو اللہ تعالیٰ نے امارت مومنین کا منصب دے دیا تو اس کی اطاعت اور اس کی عظمت کا پورا پورا خیال رکھیں ہم انشاء اللہ آپ کی حمایت کرتے رہیں گے ہمیں اپنا خادم جانیں۔

مقاصد مجروح کئے بغیر طالبان جنگ کے علاوہ راستے بھی ملحوظ رکھیں

میں یہی تمنا کرتا ہوں کہ قیام امن کیلئے جنگ کے علاوہ بھی کوئی راستہ ہو تو اس پر بھی نظر ملحوظ رکھیں، بایں طور کہ آپ کا موقف آپ کی سیاست اور آپ کا ہدف مجروح نہ ہو، ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنے ہدف سے دستبردار ہو جائیں، اگر جنگ کے علاوہ مذاکرات کے راستہ کا کوئی حل نظر آئے اسے بھی نظر انداز نہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو، میں تمام علماء کرام اور صحافی بھائیوں کی طرف سے آپ سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

وآخِرُ دعوانا الحمد لِلّٰہ ربِّ العالمین

نفاذ شریعت کی عملی جدوجہد
مثبت اور واضح راستہ

امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد صاحب حفظہ اللہ کا خطاب

ابتداء سے سرپرستی کا شکریہ

خطبہ مسنونہ کے بعد! آپ کی تشریف آوری کا میں اور میرے رفقاء بہت شکر گزار ہیں۔ آپ نے ابتداء سے اب تک ہمارے ساتھ جہاد میں بھرپور تعاون کیا اب تک کے مرحلہ میں جتنی کوشش اور سعی رہی آپ کی سرپرستی ہمیں حاصل رہی اللہ اسے قبول فرمائے ہم اس پر بہت خوش ہیں کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے۔

باطل قوتوں کا جواب عملی کام کرنے پر توجہ اور نفاذ شریعت کی کوشش:

میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا کے کافر اور بے دین سیاستدان اور باطل قوتیں جو باتیں کرتے ہیں اور ہمارے خلاف جو پروپیگنڈا کرتے ہیں اس کا ہمارے پاس یہی ایک جواب ہے وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان:٦٣) اب کفار کا پروپیگنڈا جو دنیا کے ہر گوشے میں ہمارے خلاف ہو رہا ہے ہم ان تک تو نہیں پہنچ سکتے اور نہ ہی ہر بات کا ان کو جواب دے سکتے ہیں مگر یہ بات واضح ہے کہ باطل قوتوں

اور کفار کا یہ پکا ارادہ ہے کہ ہر صورت میں طالبان کا اور دینی قوتوں کا راستہ مسدود کیا جائے کبھی پروپیگنڈے کے ذریعہ اور کبھی براہ راست قوت کے استعمال سے، یہ فیصلہ وہ کر چکے ہیں کہ ان کو روکا جائے اگر ہم ان کی ایک بات کا جواب دیں تو وہ دوسری شروع کرتے ہیں دوسری کو دفع کریں تو تیسری کو اٹھاتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ امریکہ یہ کہتا ہے روس یہ کہتا ہے ہم ان تمام باتوں کا حسب طاقت جواب دیتے ہیں مگر میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ان کے پروپیگنڈوں سے تشویش میں مبتلا نہ ہوں کفار کے مقاصد تو کھلے طور معلوم ہیں ایک یہ بھی ہے کہ افغانستان میں وہ نفاذ شریعت کو روکنا چاہتے ہیں تو اگر ہم سیاسی باتوں اور بحثوں میں الجھیں تو سیاست کے بہت پہلو ہیں۔

ہمارا راستہ واضح اور مثبت

یہ بہت تکلیف دہ راستہ ہے اب ہر بات سے الجھنا بہت مشکل کام ہے
يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الصف:۸)
ہم نے ایک واضح اور مثبت راستہ اختیار کیا ہے جس کو تمام طالبان نے پسند کیا ہے وہ یہ کہ اپنا کام کیے جاؤ اپنی طاقت کے مطابق دشمن کا جواب بھی دیا کرو اور ملک میں نفاذ شریعت کیلئے کوشش بھی مقدور بھر جاری رکھو ہمارے پاس طالبان کا عمل ہے یعنی نفاذ شریعت کا لانا مسلمان بھی دیکھتے ہیں اور کافر بھی اور عملی جواب زبانی جواب سے بہتر ہوتا ہے۔

کفار کا ہر قیمت پر طالبان اور دینی قوتوں کو روکنے کا ارادہ

کفار اور دنیا بھر کے بے دین قوتوں کی کوشش ہے کہ طالبان غالب نہ ہو، دینی قوتیں غالب نہ ہو، آپ جیسے دیندار اور مہربان مسلمانوں کی یہ کوشش ہے کہ ہم

کامیاب ہوں آپ ہماری سرپرستی کرتے ہیں، ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں مسلمان دنیا میں جہاں بھی ہے اس پر نفاذ شریعت کے لئے کوشش کرنا فرض ہے ہر مسلمان اس بات کا مکلف ہے بہرحال آپ کی آمد پر ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ آپ ہمارے درد کو اپنا درد سمجھتے ہیں اور ہماری خوشی و کامیابی کو اپنی خوشی اور کامیابی سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو قدم قدم پر کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(الحق ج ۳۱، ش ۱۲، ستمبر ۱۹۹۶ء)

خطاب

مولانا احسان اللہ احسان شہیدؒ

تعارف

افغانستان کے صوبہ زابل کے جہادی خاندن سے تعلق رکھنے والے، ذہین و فطین عالم وفاضل ،علمی تفوق کے ساتھ ساتھ سیاسی بصیرت رکھنے والی شخصیت، علمی استعداد کی بدولت فن خطابت پر کامل عبور رکھتے تھے، عرصہ دراز تک روس کے خلاف جہاد میں برسرپیکار رہے، ۱۹۹۴ء میں جب طالبان تحریک کی ابتداء ہوئی تو یہ اس میں آغاز ہی سے شامل رہے، اسلام کے لئے طویل جدوجہد کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۹۷ء کو صوبہ بلخ کے مضافات میں ضلع چارکنت میں شہید ہوئے۔

تحریک طالبان کا آغاز

اہداف اغراض و مقاصد

امیر المومنین ملا محمد عمر سے ملاقات کی تقریب میں مولوی احسان اللہ احسان شہید کا خطاب

ہمارے روحانی والدین اور روحانی بھائی

خطبہ مسنونہ کے بعد! جیسا کہ روح جسم پر فضیلت اور برتری رکھتا ہے اسی طرح روحانی تعلق جسمانی تعلق سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے ہمارے محترم مولانا سمیع الحق اور انکے ساتھ آنے والے علماء کرام ہمارے والدین ہیں جسطرح کسی شخص کے روحانی اور جسمانی والدین اور بھائی ہوتے ہیں تو ان میں روحانی والدین اور بھائی جسمانی والدین اور بھائیوں پر فضیلت رکھتے ہیں یہ جو علماء کرام آئے ہیں یہ ہمارے روحانی والدین ہیں اور یہ دوسرے دانشور بھائی ان کیساتھ جو آئے ہیں یہ ہمارے روحانی بھائی ہیں مناسب تو یہ تھا کہ ہم ہر عالم اور ہر دانشور کے پاس خود جاتے جو مشکلات ہیں وہ بیان کرتے یہ بات ہم اپنے لئے بے ادبی سمجھتے ہیں کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لے آئے ہیں مگر ہمیں اس میں معذور سمجھ کر معاف کریں۔

اسکے بعد میں بحیثیت ایک مسلمان آپ سے چند گزارشات عرض کروں گا تمام دنیا کے کفار ایک ملت ہے اور مسلمان بھی ایک ملت ہے میں صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے آپ بھائیوں سے چند باتیں بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے میں آپ سب بھائیوں کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہوں آپ کا جس پارٹی (اسلامی یا غیر اسلامی) سے تعلق ہو سب ہمارے قابل احترام ہیں آپ سب ہمارے روحانی والدین اور بھائی ہیں۔

ہماری ذلت کی وجہ کافروں کا اتحاد ہے

تمام دنیا کے کفار نے کبھی بھی یہ نہیں چاہا کہ مسلمان کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں آج جب سارے مسلمان ذلت کا سامنا کر رہے ہیں اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ امریکہ روس اور دوسرے کافر ممالک ہمارے مقابلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہیں اور نہیں چاہتے کہ دنیا میں مسلمان اور اسلام آزاد رہ سکے یا کوئی بھی ملک آزاد ہو کر اس میں اسلامی نظام نافذ ہو۔

میں آپ حضرات سے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک طالبان کیوں شروع ہوئی ان کا ہدف کیا ہے اور افغانستان میں جہاد کا مقصد کیا تھا؟ چونکہ عالم اسلام کو کفر کے اندھیروں نے گھیر رکھا ہے اور ہمارے بہت سی باتیں ہیں تو اگر آپ تھک نہ جائیں تو میں چاہتا ہوں کہ بات مفصل انداز میں بیان کروں اسلئے کہ آپ خوب سمجھ جائیں افغانستان میں چودہ سالہ جہاد ہوا لیکن یہ افغانستان کا جہاد نہیں بلکہ عالم اسلام کا جہاد تھا ڈیڑھ ملین مسلمان شہید ہوئے اور تقریباً اتنے زخمی ہوئے مگر یہ بے مقصد نہیں تھا ایک مقصد کیلئے تھا۔

جہاد افغانستان کے مقاصد اور طالبان کے اہداف

افغانستان میں جہاد کے دو بڑے مقاصد تھے

(۱) روسیوں اوران کے غلاموں کی شکست

(۲) افغانستان میں اسلامی نظام کا نفاذ

پہلا جو ہدف تھا روسیوں کی تباہی کا تو وہ الحمد للہ پورا ہوا اور روس ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اس مقصد کے حصول پر تمام عالم اسلام نے افغانستان کے جہاد کو داد تحسین اور آفرین سے نوازا۔

اور دوسرا ہدف اسلامی نظام کا نفاذ تھا، روس اور کمیونزم کے تباہ ہو جانے کے بعد افغانستان میں اسلامی نظام کے نافذ کرنے کے لئے جو حکمران آیا وہ شاید آپ کو پتہ ہو گا کہ دو مہینوں کے لئے جناب صبغت اللہ مجددی رئیس جمہور چن لئے گئے افغانستان کے مسلمان اس امید میں تھے کہ یہ ہمارے سروں پر شفقت کا ہاتھ پھیر دیں گے اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی نظریں بھی افغانستان پر جمی ہوئی تھیں کہ ہمارا بھی وہاں خون بہا ہے افغانستان ہمارا مرکز بن کر رہے گا۔

مجددی، ربانی، حکمت یار نے قربانیوں پر پانی پھیر دیا

بجائے اس کے کہ صبغت اللہ مجددی افغانستان کے بیواؤں اور یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرے اور انکے آنسو پونچھے، ان کے حقوق انکو دے اور ملک میں شرعی نظام قائم کرے اس نے جنرل عبدالرشید دوستم کے سر پر قیادت کا تاج رکھا اور اسکو اہمیت دی مجددی کے اس عمل کے ساتھ افغانستان اور تمام عالم اسلام کی آرزوئیں خاک میں مل گئیں اسکے بعد پھر مسلمان امید کرنے لگے کہ ایک دوسرا شخص آئے گا یعنی پروفیسر برھان الدین ربانی صاحب وہ یتیموں اور بیواؤں کی دلجوئی کرے گا اور کفر کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام نافذ کرے گا اور تمام دنیا کے مسلمانوں کا مرکز افغانستان بن جائیگا مگر اس نے بھی عبدالرشید دوستم کو اپنا نائب بنایا اور دوستم نے بھی فوج میں عہدے بنائے

اس طرح ربانی نے بھی مسلمانوں کے آرزؤں کو خاک میں ملایا اور انکے زخموں پر نمک پاشی کی پھر صرف یہی نہیں کہ رشید دوستم بلکہ جنرل بابا جان گرزون کو بھی ربانی نے نوازا اور اس کو بھی جنرل بنایا اور پھر اس نے اپنے آدمی بھرتی کئے اور آہستہ آہستہ کمیونسٹ چھاتے گئے مگر جب ملت مایوس ہونے لگی تو چہار آسیاب میں ایک جوان نے اعلان کیا کہ ہم اس وقت تک اپنا اسلحہ زمین پر نہیں رکھیں گے جب تک ایک بھی ملیشیا (کمیونسٹ) کابل میں موجود رہے ہم کسی سے ذاتی دشمنی نہیں رکھتے حقائق آپکے سامنے لا رہے ہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں خوب متوجہ ہوں یہ شخصیت گلبدین حکمت یار کی تھی کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک روسی غلام افغانستان سے ایک ایک کر کے رخصت نہ ہو جائیں ہم نے سمجھا شاید یہ ہمارے توقعات پر پورا اترے اور یتیموں اور بیواؤں کے سر پر دست شفقت پھیر دے مگر تھوڑی مدت گزر جانے کے بعد ہم نے سنا کہ ہم آہنگی شوریٰ کے نام سے اعلان ہوا ہم نے پوچھا کہ اس شوریٰ میں کون کون ہیں تو پتہ لگا کہ حکمت یار، دوستم اور بابا جان وغیرہ اس شوریٰ میں شریک ہیں ہم نے بہت انتظار کیا کہ افغانی رہنما ہمارے آرزؤں کو پروان چڑھائیں گے مگر افغانی رہنماؤں کا یہ حال تھا جو کہ آپ نے دیکھا۔

برائیوں کا بازار گرم ہوا اور یہ نہ روک سکے

واقعہ اس طور سے تھا کہ کابل میں ایک شخص کو وزارت داخلہ کا عہدہ سونپا گیا جب وزیر داخلہ بنا تو اس وزیر کے اپنے محلے کے لوگ اس کو مبارکباد دینے آگئے تو وزیر سے کہنے لگے کہ تمہارے لوگ سیاف صاحب، حکمت یار صاحب، ربانی صاحب اور مزاری صاحب وغیرہ کے جو لوگ آتے ہیں اور ہمارے گھروں میں گھس کر آبروئیں لوٹتے ہیں یہ بہت بڑا جرم ہے خدارا! ان کو بتائیں کہ ایسا نہ کریں ہماری جو بیویاں ہیں

بیٹیاں ہیں خدارا! ان کی آبروریزی تو نہ کریں اور اسی طرح ہمارے بیٹوں سے بدفعلی کرتے ہیں خدارا! ان کو منع کریں وزیر نے کہا کہ جب یہ فریاد میں نے سنی تو میں نے استاد ربانی سے کہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کیا کریں تو استاد ربانی نے کہا کہ یہ زیادتی کرنے والے تو میرے بھی ہیں، فلاں کے بھی ہیں، فلاں کے بھی ہیں، اگر ہم اس مسئلہ کے حل کرنے میں لگ جائیں تو پھر اسلامی نظام قائم نہیں ہوسکتا تو ہم کہتے ہیں کہ ان ظالموں نے بدکاری اور لواطت کے باقی رکھنے پر اسلامی نظام کے نفاذ کو موقوف رکھا یہ کہاں کی منطق اور کس عقل کی بات ہے ایسی مثالیں بہت زیادہ ہیں اتنا مختصر سمجھیں کہ یہ اعلان بی بی سی سے بھی نشر ہوا کہ کابل میں غنڈہ گردی اور زنا ولواطت کا بازار گرم ہے اور ساری دنیا میں یہ بات پھیل گئی ہم افغانی رہنماؤں سے توقعات رکھتے رہے مگر انہوں نے کچھ نہ سنی پھر اقوام متحدہ میدان میں مسئلہ حل کرنے کیلئے آئی اگرچہ میں ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ اقوام متحدہ بھی مسلمانوں کے مسائل حل کرسکتی ہے مگر پھر بھی ہم انتظار کرنے لگے بالاخر اس سے بھی کچھ نہ بن سکا، اقوام متحدہ سے مسلمانوں کے مسائل حل نہیں ہوئے جب افغانستان میں مسائل ومشکلات بے حد بڑھ گئے تو ہم ایک ایسی تنظیم کا قیام عمل میں لانا چاہتے تھے جس سے عالم اسلام کے اس جہاد کے اہداف محفوظ ہو جائیں اور ثمرات بھی سامنے آجائیں یہاں جہاد کی جو بدنامی ہوئی وہ نیک نامی سے بدل جائے اور مسلمان جس ذلت کا سامنا کررہے ہیں وہ عزت سے بدل جائے۔

تحریک طالبان کے خلاف پروپیگنڈے

جس وقت طالبان کے محدود درابطہ سے کام شروع ہورہا تھا تو کفار اور ان کے ہمنواؤں کو تو پتہ تھا کہ افغانی لوگ اپنے علماء اور طلباء کے پیچھے مضبوطی سے کھڑے رہتے

ہیں اور ان کا کہا مانتے ہیں جب تک ان پر کسی خارجی بے دین قوتوں کا ٹھپہ نہ لگایا جائے یعنی بہتان باندھ کر ان کو بدنام نہ کیا جائے تو وہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑتے تو انہوں نے اس تحریک کو بدنام کرنے کی سعی شروع کی تا کہ ان کو ملت سے جدا کیا جائے جب تحریک شروع ہوئی تو قسم قسم کے پروپیگنڈے طالبان کے خلاف شروع ہوئے بعض لوگ اس موقع پر یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ طالبان کی یہ تحریک کس کی حمایت سے شروع ہوئی کیونکہ لوگوں کا یہ غلط ذہن بنا ہے کہ خارجی قوتوں کی حمایت کے بغیر کوئی بھی تنظیم نہیں چل سکتی میرا عرض یہ ہے کہ افغانستان میں طالبان کی تحریک بیواؤں اور یتیموں کے روٹی کے ٹکڑوں اور امداد سے شروع ہوئی اور اس تحریک کے آغاز کے اسباب وہی بد اعمال زنا، لواطت، ڈاکہ، لوٹ مار، بدامنی تھی جو افغانستان میں پھیل گئے تھے ان باتوں نے ہمیں تحریک چلانے پر مجبور کیا ہم برملا اعلان کرتے ہیں کہ تحریک طالبان کسی سے وابستہ نہیں اس لئے کہ دنیا میں جو بھی تنظیم چلتی ہے اور وہ اسلام کے لئے نہیں بنی ہوتی تو وہ ضرور غیروں سے امداد لیتی ہے تو وہ تحریک یا تو کمزور ہو جاتی ہے اور یا ختم ہو جاتی ہے دنیا کی غیر مسلم خارجی قوتیں اتنی سادہ نہیں کہ افغانستان میں اسلام کے لئے راستہ ہموار کریں یا کسی اسلامی تحریک کو امداد دیں جب تک ان کے اپنے مفادات اس سے حاصل نہ ہوں اس وقت تک کسی تنظیم کی مدد نہیں کرتے۔

نظام شریعت کے مخالف پاکستانی حکمران طالبان کا ساتھ دے سکتے ہیں؟

ہم نے ابتداء سے اب تک اپنا اسلامی تشخص اپنایا ہے اور انشاء اللہ اسے برقرار رکھیں گے اور ہم اس مقصد تک پہنچ کر رہیں گے انشاء اللہ کبھی لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ پاکستان کی امداد اور حمایت ہے میں کہتا ہوں کہ پاکستان ہمارا برادر ملک ہے اسکے بسنے والے ہمارے اسلامی بھائی ہیں لیکن اگر وہاں اسلامی نظام رائج ہوتا تو تب وہ

افغانستان میں بھی اسلامی نظام لانے کی کوشش کرتے اور اگر وہاں پاکستان میں اسلامی نظام نہیں ہے تو وہ یہاں افغانستان میں اسلامی نظام کیسے چاہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ تحریک طالبان کو امریکہ امداد دیتی ہے تو ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا امریکہ دنیا میں اسلام کو تسلیم کرتی ہے؟ افغانستان میں وہ حدود اللہ کو برداشت کرے گی؟ جبکہ ہم نے اب تک ان کی ایک بات بھی نہیں مانی اور نہ مانیں گے امریکہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم بھی افغانستان میں رائج ہونا نہیں چاہتا تو وہ کامل اسلامی نظام کس طرح برداشت کرے گا جس کے نفاذ کا طالبان نے تہیہ کر رکھا ہے وہ ایسے نظام کے لئے قطعاً امداد دینے کو تیار نہیں ہوسکتا ربانی کے سفیر عبدالوہاب نے رات کو ماسکو میں اعلان کیا کہ میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ طیارہ طالبان کے ہاتھوں سے نکل گیا اور پھر الٹا طالبان کو اعتراض کا بھی نشانہ بنایا کہ انہوں نے روسیوں کو کیوں قید کیا۔

طالبان کے زیر تصرف علاقوں میں امن وامان

میں طالبان کی تحریک کے پس منظر میں آپکا زیادہ وقت نہیں لیتا لیکن اتنی بات ضرور کہتا ہوں کہ ہمیں صحیح اسلامی نظام چاہئے کیا یہ زنا اور لواطت نظام شریعت ہے؟ یا عبادت اور قرآن کی تلاوت اللہ کے قوانین اور حدود اللہ کا قیام اچھی بات ہے یا روسیوں کیلئے لوگوں پر ظلم اور انکے ناموس پر ڈاکہ ڈالنا اور ان کو روسیوں کے حوالے کرنا؟ امن اچھی چیز ہے یا لوگوں پر تجاوز کرنا اور ان کو دربدر کرنا اور ہجرت پر مجبور کرنا؟ امن بہتر ہے یا خانہ جنگی اور ڈاکہ زنی یہ ساری باتیں چھوڑیئے! آپ ابھی یہ کیجئے کہ یہاں سے خوست تک اور پھر ہرات تک چلے جایئے جو طالبان کے مقبوضہ علاقے ہیں اور اس وقت رات کا وقت ہے اس قندہار میں گھومئے! یہ مناظر بھی دیکھ لیجئے اور پھر کابل جایئے اور ان کے مقبوضہ علاقوں میں دن کو بھی اور رات بھی گھومئے

ہم فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ امن و شریعت کہاں ہے اور بدامنی و بے دینی کہاں؟ خود پتہ آپ سب کو چل جائے گا آپ سرحدی علاقہ میں چلے جائیں اور دونوں طرف مناظر دیکھ لیں ایک طرف امن وسکون ہے قرآن کی تلاوت ہے اور دوسری طرف ظلم ہے، بدامنی ہے، لواطت ہے۔

مخلوط نظام اور اسلام کب جمع ہو گئے ہیں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں مخلوط نظام آجائے تمام سیاسی پارٹیاں مل کر کام کریں کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ بھی تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا اسلام کے بارے میں مخلوط نظام کہیں کامیاب ہوا ہے؟ اور کیا یہ اسلام کے نظام کا ذریعہ بنا ہے؟ کبھی نہیں مخلوط نظام کے ہوتے ہوئے کسی ملک میں اسلامی نظام نہیں آسکتا مخلوط نظام کا نقشہ سب کے سامنے ہے کہ اس میں وزارتوں اور عہدوں پر جھگڑے ہوتے ہیں داخلہ و خارجہ وزارتوں کے تقسیم کے لے دے ہوتی ہے اسلامی نظام کا نام کسی نے نہ سنا ہوگا بعض لوگ کہتے ہیں کہ طالبان میں صلاحیت نہیں، یہ حکومت نہیں کر سکتے میں پوچھتا ہوں کہ افغانستان میں سب سے مشکل کام اسلحہ یکجا کرنا تھا یا حکومت کرنا؟ میں پوچھتا ہوں کہ اسلحہ اقوام متحدہ نے جمع کیا یا حکومت نے یا طالبان نے جمع کیا اور کیا حکومت کرنا مشکل کام تھا یا حکومت کے لئے زمین سازی؟ حکومت کرنا مشکل کام تھا یا دربدر لوگوں کو اکٹھا کرنا اور انکے باہمی جھگڑوں کو ختم کر کے ان کے مابین اتفاق کی فضاء پیدا کرنا، تمام تنظیموں کو ختم کر کے ان کو ایک میز پر جمع کرنا مشکل کام تھا یا حکومت کرنا؟ میں عرض کرتا ہوں کہ حکومت کرنا بہت آسان ہے بنسبت ان تمام کاموں کے آپ دیکھ لیں ہمارے مقبوضہ علاقوں میں قوم پرستی، جھگڑے نفرتیں ختم ہوئیں دو تہائی علاقے میں پارٹی بازی، جتھہ بندی، لسانی نسلی گروہ بندی سب الحمد اللہ ختم ہو گئے ہیں اور تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر

جمع کر کے نفاذ شریعت کیلئے پیش رفت جاری ہے یہ کام سب سے مشکل کام ہیں حکومت کرنا آسان بات ہے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ انشاء اللہ افغانستان میں مکمل اسلامی نظام آ کر رہے گا۔

کفر کے اتحاد کا مقابلہ اتحاد اور اللہ پر مکمل یقین سے

اس ملک میں اسلامی نظام لانے کے لئے ہمارے پاس دو وسائل ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر مکمل اعتماد و یقین اور دوسرا یہ کہ مسلمان ملت کے نفاذ شریعت کے لئے جدوجہد جس قوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہو اور مسلمان برادری کا تعاون جاری ہو وہ قوم ضرور کامیاب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے مدد آنے کے لئے طالبان کے نیک اعمال پیش خیمہ اور داعی ہیں اور مسلمان ملت کی تائید و امداد جب ہمیں حاصل ہوئی تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا رشید دوستم کے علاقے میں بھی لوگ چاہتے ہیں کہ طالبان آئیں گے اور یہ مشکلات حل ہونگے انشاء اللہ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا نمونہ ہے کہ طالبان آئے ہیں اور تمام مقبوضہ صوبوں میں امن قائم ہے اب ہماری آرزو یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں پوری دنیائے کفر آپس میں اختلافات کے باوجود اسلام کے مٹانے پر متفق ہیں تو ہم مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ آپس میں جتھہ بندی، پارٹی بازی ختم کریں اور نفاذ شریعت کے لئے آگے بڑھیں۔

روس کی طرح خدائی کے دعویدار امریکہ کو بھی شکست

آیئے! ہم سب ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں اور آگے بڑھیں آج جو امریکہ خدائی کا دعویدار ہے اور ہر جگہ وہ اپنے فیصلے منواتا ہے، جوڑ توڑ میں وہی آگے آتا ہے ہمیں چاہئے کہ اسکو بھی اسطرح شکست دے کر ختم کریں جسطرح روس ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا یہ مذاق کی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ دنیائے کفر اور امریکہ کا باطل نظام ختم ہو کر

رہے گا وہ عروج کو پہنچ چکا ہے اب اسکے زوال کا وقت آ گیا ہے اور اللہ تمام کائنات پر قدرت رکھتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کے لئے پتھر سے پانی نکالنا مشکل ہے یا امریکہ کو ختم کرنا؟ اللہ تعالیٰ کے لئے تو دونوں یکساں طور پر آسان ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سے مارے ہوئے پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے دنیا کی ساری قومیں جمع ہو جائیں وہ پتھر سے ایک گلاس پانی بھی نہیں نکال سکتے حضرت صالح کے لئے اللہ تعالیٰ نے پتھر سے حاملہ اونٹنی نکالی یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی وہ ہر چیز پر قادر ہے ہمیں اسکی قدرت پر کامل یقین ہے انشاء اللہ افغانستان کے مظلوم ملت کیساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جائے گی اور جس طرح اللہ نے روس کو ہمارے ہاتھوں سے ختم کیا امریکہ کو بھی ختم کر دیں گے۔ انشاء اللہ ربانی اور اسکے موافق سب حکومتیں بھی ختم ہو جائیں گی۔

ملا عمر کو اللہ نے منتخب کیا ہے

آج حضرت محمد عمر صاحب جو ہمارے امیر منتخب ہوئے ہیں انکو بھی اللہ نے منتخب کیا ہے کسی نے منتخب نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے منتخب شدہ تاریخ میں کبھی ناکام نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے منتخب کردہ بندوں کو آگ میں نجات دی ہے اور ہر مشکل سے نجات دی اور ادھر طالبان نے اسلامی نظام کو شروع کیا ہے، مخالفین بھی ہماری سرپرستی کریں۔

طالبان جہاد کو بچانا چاہتے ہیں

کچھ لوگ یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ طالبان جہاد اور مجاہدین کے خلاف ہیں یہ شرمناک اور غلط الزام ہے طلبہ چودہ سالہ جہاد میں پیش پیش رہے ہمارے صوبوں کے جو والی ہیں یا امیر المومنین ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو کہ اسلامی جہاد میں زخمی ہوئے ہیں اور جہاد میں پورا حصہ لیا ہے قندہار کے گورنر ملا محمد حسن حقانی کی ٹانگ جہاد ہی میں کٹ

چکی ہے ہم نے یہ تحریک ان لوگوں کی اصلاح کے لئے شروع کر رکھی ہے جو جہاد کو بدنام کر رہے ہیں اور جہاد کو بچانا ہی ہمارا مقصد ہے ہم تو اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں اگر اصلاح قبول نہیں کرتے تو یہ لوگ مٹ جائیں گے ہم صراحت سے کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے جہاد نہیں کیا وہ مجرم ہیں اور جو لوگ جہاد کی بدنامی کی کوشش کر رہے ہیں وہ بھی مجرم ہیں اور اس وقت بھی جو اسلامی نظام کے راستے میں رکاوٹ بنیں گے وہ بھی مجرم ہیں اور جو لوگ افغانستان کے لوگوں کو دوسرے مسلمان ملت سے جدا کرنے کی کوشش میں ہیں وہ بھی مجرم ہیں میں اپنی باتیں ختم کرنا چاہتا ہوں اگر میری کوئی بات آپکی طبیعت کے خلاف ہوئی ہو تو میں اس پر معذرت چاہتا ہوں اگر کوئی سوال ہو یا کوئی بات پوچھنی ہو تو میں صبح تک بیٹھنے کے لئے تیار ہوں۔

(ماہنامہ الحق ج ۳۱، ش ۱۲، ستمبر ۱۹۹۶ء ص ۲۹۔ ۳۴۔۳۸)

خطاب

حضرت مولانا محمد مسلم حقانی صاحب

تعارف

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ہونہار فاضل جید عالم، جہادی جذبے سے سرشار، طالبان کے دور حکومت میں حج واوقاف کے وزیر رہے۔

عالم اسلام کے نام امیر المومنین ملا عمر کا پیغام

دار العلوم حقانیہ کے جلسہ دستار بندی میں خطاب

مورخہ ۴ نومبر ۱۹۹۹ء کو دار العلوم حقانیہ میں ختم بخاری شریف اور دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی۔ ختم بخاری شریف کی یہ تقریب ہر لحاظ سے پرشکوہ اور روح پرور ہوتی ہے اور پھر اس کے ساتھ فضلاء کی دستار بندی سے اس کی رونقیں دوبالا ہو جاتی ہیں یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۱۹۷۰ء کے بعد سے اب تک مدرسہ کی طرف سے باقاعدہ دستار بندی کا جلسہ منعقد نہیں ہوا اور نہ اس کا مدرسے کی طرف سے اہتمام کیا گیا ہے کیونکہ اب نہ اتنی جگہ میسر ہے اور نہ اتنے اسباب لیکن اس کے باوجود فضلا انفرادی طور پر اس کا انعقاد کراتے ہیں اور اس میں بغیر کسی تشہیر اور دعوت کے لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب اجتماع ہوتا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی مختلف شعبوں میں چھ سو فضلاء کرام کی دستار بندی کی گئی۔ عوام اور علماء کا ایک سیل بیکراں تھا جس کے لیے جامعہ کی سو کنال زمین اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کناں تھی ۔ بعد از نماز ظہر تقریب کا آغاز تھا۔ تقریب کا آغاز باقاعدہ تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد دار الحفظ کے دو چھوٹے بچوں نے بھی انتہائی درد انگیز انداز میں چند آیات کی تلاوت کی ۔ تلاوت کلام پاک کے بعد شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب ، نے تمام حاضرین اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، مہتمم دار العلوم حقانیہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی تلاوت فرمائی، اور ایمان افروز ، جامع، علمی، فکری خطاب فرمایا۔ بعد ازاں حضرت الاستاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا سید شیر علی شاہ صاحب مدنی مدظلہ نے ایمانی حرارت سے مملو وجد آفریں خطاب فرمایا۔ جس نے مردہ دلوں کو حوصلہ تازہ بخشا۔ آپ کی تقریر کے بعد امارت اسلامیہ افغانستان کے نمائندہ وفد کے سربراہ مولانا محمد مسلم حقانی نے بھی خطاب فرمایا اور اُسے شامل خطبات کیا جا رہا ہے۔

الحمدلله الذی صدق وعده و نصر عبده و هزم الاحزاب وحده والصلوة والسلام علی من لانبی بعده امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طه: ١١٤)

اگر گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الہ را

امیر المومنین کا پیغام سلام اور مبارکباد

اپنے مشائخ اور اساتذہ کی اجازت سے سب سے پہلے اپنے علماء ومشائخ اور روحانی مربین کو اور خصوصاً مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو امیر المومنین کا سلام عرض کرتا ہوں اور اپنے تمام مہاجر بھائیوں اور طلباء کو بھی سلام عرض کرتا ہوں اور فارغ التحصیل طلباء کرام کو حضرت امیر المومنین کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں دارالعلوم حقانیہ تمام علماء اور فضلاء کیلئے مادر علمی ہے سالانہ دستار بندی کے موقع پر ہماری آرزو ہوتی ہے کہ دستار بندی میں شرکت اپنے مشائخ کی زیارت کا ذریعہ بن جائے محترم فضلاء کرام! یہ دستار فضیلت دراصل تمہارے سروں پر بڑی ذمہ داری ہے کہ آج آپ وہ طالب علم نہیں رہے جو تھے آج طلباء اور علماء کا طبقہ تمام دنیا کے مظالم کا نشانہ بنا ہوا ہے تحریک طالبان کی جدوجہد میں ہمارے بہت سے ساتھی شہید ہوئے۔

مشائخ اسلامی نظام کا خواب لیکر قبروں میں گئے

آپ کی طرح ان مشائخ سے اسی دارالعلوم حقانیہ کے میدان میں انہوں نے پچھلے سالوں میں دستار فضیلت کا شرف حاصل کیا تھا لیکن آج وہ شہید ہوگئے ہیں اور وہ ہم میں موجود نہیں انہوں نے یہاں جو کچھ سیکھا تھا دین کی سربلندی کی خاطر اور جہاد کے ثمرات کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے اپنی جانیں اسلام کیلئے نچھاور کردیں

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا(احزاب:۲۳) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایسے کامل لوگ ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا بعض نے اپنا وعدہ پورا کیا بعض حیرتان میں شہید ہوئے بعض دشت لیلیٰ میں شہید ہوئے اور انکی آرزو یہ تھی کہ خدا کا نظام خدا کی زمین پر نافذ ہو نہ متاع تھی نہ کچھ اور وسائل، صرف کلمہ ساتھ تھا وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ بعض اب تک محاذ پر موجود ہیں وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا انہوں نے اپنے وعدہ میں کوئی تغیر نہ کیا۔

فارغین کی ذمہ داریاں

آپ پیغمبر علیہ السلام کے وارث ہیں العلماء ورثۃ الانبیاء پیغمبر نے جو کام کیا وہ آپ کا کام ہے حضرت محمد ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے انکے سامنے بہترین شاگرد موجود تھے ابو بکرؓ تھے، عمرؓ تھے، عثمانؓ، علیؓ تھے اور ابو ہریرہؓ سامنے تھے حضرت محمد ﷺ ان کو درس حدیث دیتے اور انکو دین سکھلاتے اور جب آدھی رات ہوتی تو حضور ﷺ نماز میں کھڑے ہوتے اور دعا کرتے اور جب ضرورت ہوتی تو حضور ﷺ بڑے مجاہد ہوتے اور تمام صحابہ کو جہاد کیلئے ابھارتے کہ کفر کی جڑ کو تلوار سے کاٹ لو ان کا دوسرا طریقہ نہیں تدریس بھی حضور پاک ﷺ کا وظیفہ تھا، جہاد بھی وظیفہ تھا، مسلمانوں کی حفاظت حضور پاک ﷺ کا وظیفہ تھا آج تم لوگ فارغ ہوئے تو یہ وظیفہ آپ کو سونپا گیا مشائخ کی ہدایات پر عمل کرو جن لوگوں کے سروں سے اساتذہ اور علماء اپنا ہاتھ اٹھا لیتے ہیں وہ لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اے لوگو! یہ بات سن لو کہ آج الحمدللہ تمام علماء اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ افغانستان ایک صحیح اسلامی ملک ہے اور یہ حق

کی علامت ہے ہمارے بہت سے مشائخ اس آرزو کو لیکر قبور کو چلے گئے، کاش! انہوں نے اسلامی نظام دیکھا ہوتا۔

روسی لیڈروں کو عبید اللہ سندھی کی دعوتِ اسلام اور طالبان کا عملی جواب

امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ جب روس کے لیڈروں سے ملے اور اسلام کی دعوت دی اور انکے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کیں تو انہوں نے اعتراض کیا کہ اسلام نے عبادات کو تو بیان کیا ہے لیکن اقتصادیات کو ذکر نہیں کیا، تو مولانا سندھیؒ نے فرمایا کہ کاش! آپ نے اسلام کے قانون کو مکمل مطالعہ کیا ہوتا تو پھر آپ یہ اعتراض نہ کرتے اور پھر ان کے سامنے قرآن کی یہ مختصر آیت بیان کی وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ(البقرہ:۲۱۹) کہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرو تو اگر یہ سرمایہ دار مسلمان آج لوگوں کی مکمل اعانت کریں تو غربت ختم ہو جائیگی لیکن جو کہ خدا اور رسول کا دشمن تھا وہ کہتا ہے کہ اگر مجھے یہ آیت پہلے سے معلوم ہوتی تو میں مساوات کی بنیاد نہ رکھتا والفضل ما شهدت به الاعداء پھر وہ کہتا ہے کہ اسلام کی باتیں تو سچی ہیں مگر اسکا کوئی نمونہ تو پیش کرو تو مولانا اس وقت خاموش رہے لیکن آج اگر وہ زندہ ہوتے تو یقیناً وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ دنیا میں ایک ایسا خطہ موجود ہے جہاں پر اسلام کا قانون نافذ ہے اور وہ ہے افغانستان جس نے تمام عالم کفر کی مخالفت کو مول لیا ہے لیکن حق کی آواز کو نہیں چھوڑا امریکہ، روس، ایران، اسرائیل، وغیرہ کے تمام ناپاک عزائم کو ہم نے خاک میں ملا دیا ہے۔

(ماہنامہ الحق ج ۳۵ ش ۲ نومبر ۱۹۹۹ء)

خطاب

محترم جناب ملا محمد ربانی صاحب

تعارف

تحریک طالبان افغانستان کے بانیین میں سے تھے، امارت اسلامیہ افغانستان کی سپریم کونسل کے سربراہ وصدر رہے۔

عالم کفر کی نظام اسلام سے دشمنی

مارچ ۱۹۹۸ء میں افغانستان کے صدر ملا محمد ربانی نے تحریک طالبان اور اسلامی امارت افغانستان کے اہم زعماء وزراء کابینہ کے ساتھ پاکستان کا اہم دورہ کیا۔ قیام اسلام آباد کے دوران ۲۵ مارچ کی شام کو اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق علماء اور اہم صحافی حضرات کے تقریباً ستر رکنی وفد کے ساتھ ملا ربانی اور انکے ساتھیوں کے درمیان ایک نشست ہوئی، اس تعارفی اور استقبالیہ نشست میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کے استقبالیہ خطاب اور جواب میں ملا محمد ربانی صاحب کے خطاب سے تحریک طالبان کے اہم اہداف و مقاصد، حکومتی طریق کار، آئندہ عزائم پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ دونوں تقاریر شامل خطبات کی جارہی ہیں۔

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے خیر مقدمی کلمات

میرے واجب الاحترام عزت مآب جناب ملا محمد ربانی صاحب حفظہ اللہ اور میرے محترم علماء کرام و مہمانانِ گرامی! یہ ہمارے لئے انتہائی خوشی اور سعادت کا موقع ہے کہ آج ہم اپنی سرزمین پاکستان میں اور پھر اپنے ساتھ ایک ایسی جماعت حقہ کو دیکھ رہے ہیں جنہوں نے صدیوں بعد الحمدللہ اس گلشن محمدی ﷺ کو جو امت محمدی ﷺ کا اثاثہ

ہیں یعنی اسلامی ممالک اس کے ایک ملک میں شریعت محمدی ﷺ کی روشنی میں اسلامی نظام کی روشنی میں ایک اسلامی حکومت اور امارت قائم کر دی ہے۔

طویل جہاد کو خانہ جنگی نے خطرہ میں ڈال دیا

یہ خواب صدیوں کا خواب تھا اور جس کو پورا عالم کفر متفق ہو کر شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیتا اور جہاں اس نے قدم جمائے تھے، جہاں اس کے استعماری اور سامراجی ایجنٹ تھے تقریباً ۵۲، ۵۳ اسلامی ممالک سب کے سب ان کے نرغے میں تھے اور مسلمان اپنے دین، اپنی شریعت، اپنے نظام کیلئے تڑپتے ہوئے بھی اس سے محروم رکھے گئے ہیں ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے علیٰ رغم الیهود و النصری علی رغم الأمیریکة والبریطانیة اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اٹھایا، آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کو توفیق دی اور آپ نے سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے دین کے قیام کا اعلان فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ کی سب سے بڑی قربانی کا نتیجہ جو عظیم جہاد افغانستان کی شکل میں چودہ، پندرہ سال دی گئی اور پندرہ لاکھ سے زیادہ افراد شہید ہوئے، لاکھوں افراد برباد ہو گئے افغانستان کے غیور مسلمانوں نے، علماء، طلباء اور دیندار لوگوں نے مسلسل جہاد سے عزیمت و استقامت کا ایک ایسا عظیم باب رقم کیا کہ میرے خیال میں پوری تاریخ میں اتنی طویل قربانی نہیں دی گئی یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جاں بحق ہونیوالے افراد کا جذبہ ایمان تھا جس نے روس جیسے سپر طاقت کو تہس نہس کیا اس کے بعد انکی قربانیوں کی بدولت افغانستان آزاد ہوا پھر بدقسمتی سے جہادی قوتوں نے اس عظیم قربانیوں کا احساس نہ کیا اور آپس کے جھگڑوں میں پڑ گئے اور خانہ جنگی شروع ہو گئی ہم لوگ پریشان تھے ہماری کوشش اس وقت بھی تھی جہادی قوتوں کے سارے اکابر ہمارے بھائی تھے انہوں نے اچھا رول ادا کیا تھا لیکن جب لڑ پڑے ہم نے پھر اصلاح

کی کوششیں کی یہاں کے بہت سے مخلص لوگ جن میں سے ایک جنرل (ر) حمید گل صاحب جو یہاں بھی تشریف فرما ہیں علماء کرام کو حتیٰ کہ خانہ کعبہ کے امام کو لیکر وہاں بار بار لے گئے کہ یہ لوگ آپس کی خانہ جنگی ختم کر کے اسلامی نظام نافذ کریں امن قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت آزادی کی قدر کریں لیکن افسوس! ساری چیزیں رائیگاں گئیں ہم پریشان تھے کہ یا اللہ! اتنی بڑی قربانی امت کی کیسے ضائع ہو رہی ہے پندرہ لاکھ افراد شہید ہو گئے اور میں سوچتا ہوں کہ یا اللہ! تیرے دین کیلئے اس سے بڑی قربانی کون دیگا بظاہر یہ لگ رہا تھا کہ وہ قربانی ضائع ہو رہی ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ظہور پذیر ہوئی اور وہاں کے بچے طالبان جو باہر کی کوئی قوت نہیں تھی، وہاں کے نونہال تھے، وہاں کے دین کیلئے سرفروشی کا جذبہ رکھتے تھے اور پندرہ سالہ جہاد میں مسلسل حصہ لے چکے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ ایک مثالی صورت پیدا کی کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا سب سے بڑا ہتھیار آپ کا نصرت خداوندی رہا جب سے طالبان اٹھے ہیں نہ خانہ جنگی ہوئی، نہ محاذ آرائی ہوئی، نہ خون بہا اللہ تعالیٰ نے نصرت کے دروازے کھول کھول کر پوری زمین ان کیلئے مسخر کر دی اور آج الحمد للہ ایک اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے طالبان کے بارے میں یہاں بھی پہلے مختلف خدشات تھے، غلط فہمیاں تھیں لوگوں کو حقائق کا پتہ نہیں تھا اور پروپیگنڈے کا ایک طوفان اٹھ رہا تھا لیکن الحمد للہ کہ اب وہ بادل سارے چھٹ رہے ہیں، غلط فہمیاں دور ہو گئیں ہیں اور دشمن کا سارا پروپیگنڈہ بے اثر ہو رہا ہے اور اب پاکستانی مسلمان، عوام، علماء بھی بڑی محبت سے آپ کو دیکھتے ہیں۔

طالبان کا آنا امن کیلئے آخری قدم

وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آخری قدم تھا جس کے ذریعہ امن قائم ہو سکتا تھا طالبان کا کردار اگر یہاں سامنے نہ آتا تو یہ خونریزی کب تک جاری رہتی اور ہمیں فکر تھا کہ

خدا نہ کرے دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، لیکن آپ حضرات کی بروقت اقدام نے افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بھی بچالیا اور وہاں امن قائم کر دیا میں سمجھتا ہوں کہ پورے عالم اسلام کو ایک نئی آس مل گئی ہے پورا عالم اسلام ایسے حالات میں جکڑا ہوا ہے کہ اپنے دین، اپنی تشخص، اپنے اسلام اور اپنے اسلامی نظام کی بقاء کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور دشمن ہر جگہ امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کے شکل میں برسر پیکار ہے۔

پورے عالم اسلام کی حکام اور سیاستدانوں سے مایوسی

ایسے حالات میں ہمارے سیاست دانوں نے ہمیں مایوس کیا جیسے آپ کے لیڈروں نے قوم کو مایوس کیا ہے، اسی طرح ہم بھی ایسے لیڈروں میں پھنسے ہوئے ہیں جن سے سوائے مایوسی کے، بربادی کے عوام کو کچھ نہیں مل سکا اب ایک آس ہمیں بھی لگ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ایسی صورت میں بھی شامل ہو سکتی ہے کہ اچانک ''شخصے از غیب بیروں آمد و کارے بکند'' ہمیں بھی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں بھی ایسے ایک انقلابی قوت کو پیدا کر دے گا جو یہاں پر اسلامی نظام کے نفاذ کا ذریعہ بن سکے آپ ایک نازک تجربے سے گذر رہے ہیں بڑا امتحان بھی ہے آپ کیلئے اور آپ کی اس امتحان میں سرخروئی عالم اسلام کی سرخروئی ہے اور خدا نہ کرے اگر اس امتحان میں ڈگمگاہٹ آئی، سرخروئی نہ ہوئی تو وہ ہم سب اور پورے ملت مسلمہ کی ناکامی ہوگی اور پھر نیو ورلڈ آرڈر اور کافروں کیلئے کوئی راستہ روکنے والا نہیں ہوگا اس لئے ہر ہر لمحہ پر ہماری ہمدردیاں اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم ہر جگہ اپنے آپ کو آپ کے سپاہی سمجھتے ہیں۔

طالبان کے خلاف یورپ کا شرمناک پروپیگنڈہ

اس میں شک نہیں ہے کہ دنیا پروپیگنڈہ کررہی ہے اور ایسے ایسے شرمناک پروپیگنڈے ہیں یورپ کے کہ ہمارے پاس یورپ کے اکثر لوگ آتے رہتے ہیں اکوڑہ خٹک طالبان کی نسبت کی وجہ سے تمام یورپ کے میڈیا والے روزانہ وہاں پہنچتے ہیں کل بھی امریکہ کی ایک ٹیم آرہی ہے کہ طالبان کی اس مرکزی درسگاہ سے طالبان کے حالات معلوم کرسکیں وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ طالبان کیا ہیں؟ طالبان کے بارے میں یہ تصور بھی ان کا نہیں ہے کہ یہ انسانوں کی طرح کوئی مخلوق ہیں یہاں تک کہ ہمارے ہاں بی بی سی لندن کی ایک ٹیم آئی وہ طلبہ کے نام پوچھتے تو عبدالرحمٰن، عبدالعزیز نام سن کر حیرت سے کہنے لگے کہ اچھا ان کے نام بھی ہوتے ہیں اور کہا کہ ہمارے ہاں تو یہ تصور ہے کہ یہ جنگلی مخلوق کی طرح کوئی بے نام ونشان مخلوق ہیں یہ سارا طوفان جو اٹھایا گیا ہے یہ اسلام دشمنی کیوجہ سے ہے ان کو پتہ ہے کہ یہی صحیح مسلمان ہیں، یہی صحابہ کرامؓ کے اسوہ حسنہ پر چل کر اللہ اکبر اور جہاد کا نام لیکر جب قیصرو کسریٰ جیسی قوت کے تاج وتخت کو تاراج کردیا وہ آخر تک کوشاں رہے کہ ایسی کوئی جماعت نہ اٹھے اور جب جماعت اٹھ کھڑی ہوئی تو آپ کے خلاف طوفان بھی لازماً اٹھے گا۔

طالبان کی صحیح تصویر اور دفاع

ہم آپ کا دفاع کرتے رہتے ہیں ان کو سمجھاتے ہیں کہ نہ وہ خواتین کے تعلیم کے خلاف ہیں اور نہ وہ بنیادی حقوق کے خلاف ہیں انہوں نے تو بنیادی حقوق کا تحفظ کیا حقوق پہلے کسی انسان کے نہیں تھے، کوئی محفوظ نہیں تھا، گلی گلی، محلہ محلہ ایک دوسرے کو مار رہے تھے ہزاروں قتل ہورہے تھے، امریکہ اس وقت خوش تھا، عورتیں محفوظ نہیں تھیں ان کی عصمتیں لٹ رہی تھیں طالبان آئے تو آج کوئی کسی عورت کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا

الحمدللہ وہاں اتنا امن و امان ہے کہ کوئی کلاشنکوف لے کر نہیں چل سکتا نہ آج کوئی چوری اور قتل کر سکتا ہے۔

قندہار میں ملا عمر تنہا گاڑی چلاتے آئے

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد صاحب کو ہم نے خود دیکھا کہ قندھار میں مغرب کے بعد جنگل میں ایک گاڑی آئی ہم نماز پڑھ رہے تھے ہم نے کہا یہ کون ہے؟ لیکن جب گاڑی رک گئی تو ملا عمر صاحب خود گاڑی چلاتے ہوئے ایک گاؤں سے آرہے تھے انہوں نے کہا کہ میں رات کو دیہات میں جاتا ہوں میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کا حال دریافت کروں مگر ایک طوفان، پروپیگنڈہ اٹھا ہے اور اس کا آپ نے توڑ کرنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہاں کی صحیح تصویر، صحیح رخ باہر دکھائیں الحمدللہ اس وقت پوری دنیا میں واحد ملک افغانستان ہے جو امریکہ کا مقروض نہیں ہے سوکھی روٹی کھا لیتے ہیں لیکن امریکہ سے بھیک نہیں مانگتے پریس اور علماء کا فریضہ ہے کہ وہ طالبان کا صحیح رخ دنیا کے سامنے پیش کریں ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم یورپ کے پروپیگنڈے کا توڑ کریں اور ان کو بتلائیں کہ یہاں کالج بھی ہیں، یونیورسٹیاں بھی ہیں، میڈیکل کالج بھی ہیں اور یہ باہر سے زیادہ فعال ہیں درجنوں طالب علموں کو میں خود داخلہ کیلئے بھیج چکا ہوں وہاں خواتین کو گھر بیٹھ کر تنخواہیں دی جارہی ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم انشاء اللہ خواتین کیلئے باپردہ شریعت کے حدود کے اندر تعلیمی ادارے قائم کریں لیکن ساری دنیا ان کے خلاف ہے کفری دنیا کا سب سے بڑا ٹارگٹ طالبان ہیں اس سے بڑی بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ صدر کلنٹن کی بیوی کو سیاست سے کیا تعلق ہے کلنٹن کی بیوی ہیلری خود کیا کیا بک رہی ہے نہ تو وہ صدر ہے نہ اسٹیٹ کی کوئی عہدیدار ہے مگر کلنٹن کے گھر ماتم آئی ہے اور وہ کہتی ہے کہ طالبان سفاک ہیں، درندے ہیں، خون

خوار ہیں جن لوگوں نے امن قائم کیا، جن کی وجہ سے خون بہنا بند ہو گیا، جنکی وجہ سے اسلامی نظام قائم ہوا، اس کے بارے میں اتنی بڑی قوتیں پریشان ہیں تو یہ سب انکی حقانیت کی دلیل ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صحافی، دانشور وہاں جا کر صحیح جائزہ لیں ان کی جو خوبیاں ہیں اور جس انداز سے، استقامت و ایثار سے یہ لگے ہیں ان ساری چیزوں کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

ہم انقلاب کی طرف جا رہے ہیں

کیونکہ میرے دوستو! ہم یہاں پاکستان میں جن حالات سے گذر رہے ہیں وہ ایسے حالات کی طرف جا رہا ہے کہ کسی انقلابی قوت کی ہمیں ضرورت پڑے گی، نوجوانوں کی ضرورت پڑے گی، سکولوں سے، یونیورسٹیوں سے اور مدرسوں سے اس ملک کو بچانے کا فریضہ ادا کرینگے اس کے بغیر کچھ نہیں ہوگا، نہ یہ موجودہ سیاست ہمیں بچا سکتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک انقلابی مثال ہمارے سامنے ہے اگر اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے تو یہ انقلابی عمل انشاء اللہ ہمارے لئے بھی نمونہ ہوگا میں ان الفاظ کے ساتھ اپنے عظیم مہمانوں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اسلامی امارت کے قیام کیلئے جدوجہد کرنے والوں کی خدمت میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں۔

(الحق اپریل ۱۹۹۸ء ذی الحجہ ۱۴۱۸ء)

تحریک طالبان کے اہداف و مقاصد حکومتی طریق کار اور آئندہ عزائم

افغانستان کے صدر ملا محمد ربانی کا راقم (مولانا سمیع الحق) کی طرف سے
۲۵ مارچ ۱۹۹۸ء کو اسلام آباد میں دیے گئے استقبالیہ میں خطاب

قربانیوں کے نتیجہ میں آزادی مگر قائدین کی ناشکری

خطبہ مسنونہ کے بعد! یہ میرے لیے مناسب نہیں کہ میں اپنے اساتذہ کے سامنے کچھ کلمات کہوں اور کہنے کی ضرورت بھی نہیں لیکن ان علماء کرام اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے کہنے پر چند گذارشات پیش کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ مولانا صاحب اور ان کے رفقاء کو عظیم اجر دے کہ انہوں نے یہاں تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی افغانستان پر چند سال پہلے روسیوں نے قبضہ کیا اور افغانستان پر مسلط ہو گئے اور وہاں پر کمیونسٹوں کی حکومت قائم ہوگئی۔

افغانستان کے مسلمانوں نے ہجرت اختیار کی تو پاکستان کے مسلمان بھائیوں

نے ان کو جگہ دی اور پھر مشترکہ طور پر افغانستان کے مسلمان جو مہاجر ہو گئے تھے یا افغانستان میں رہ گئے تھے اور دنیا کے تمام مسلمان روس کا مقابلہ کرنے کیلئے اٹھ گئے اور جہاد کا اعلان کیا دنیا کے اکثر مسلمانوں نے اس جہاد میں حصہ لیا حتیٰ کہ غیر مسلم ممالک نے بھی اپنی مقاصد اور مفادات کو پورا کرنے کیلئے اس جہاد میں حصہ لیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو کامیاب کیا روس افغانستان سے نکل گیا اور کمیونسٹوں کی حکومت ختم ہوگئی اور مجاہدین کی حکومت قائم ہوگئی مناسب تو یہ تھا کہ مجاہدین کے لیڈر افغانستان میں اسلامی نظام نافذ کرتے اور امن وامان قائم کیا جاتا اور دنیا کے مسلمانوں کی بھی یہی توقع تھی لیکن بدقسمتی سے ہمارے جہادی رہبر کرسی کی جنگ میں مصروف ہو گئے اور آپس میں جنگ شروع کردی ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے دنیا کے مسلمانوں نے خصوصاً علماء پاکستان نے صلح کیلئے کوششیں کی مگر محنتیں بارآور ثابت نہ ہوسکیں سابقہ مجاہدین لیڈر اس امتحان میں ناکام ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرمائے اللہ تعالیٰ نے علماء، طلباء اور مخلص مسلمانوں کے گروپ کو میدان میں اتار دیا اور اس ظلم اور استبداد کے خلاف جو تمام صوبوں میں پھیل گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو توفیق دی کہ انہوں نے اس ظلم و ستم، وحشت، بربریت اور فتنوں اور حیوانی زندگی کا راستہ روک دیا اور اللہ کی نصرت سے وہ تمام فتنے ختم ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی دین کی خدمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد:۷) الحمد للہ ابھی تک تو نصرت خداوندی موجود ہے اور طالبان کامیاب ہو گئے ہیں اور تمام صوبے جو طالبان کے قبضہ میں ہیں وہاں شریعت مطہرہ نافذ ہے اور امن وامان قائم ہے۔

دشمن کا پروپیگنڈہ

اسلام دشمن یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ طالبان امن اور صلح نہیں چاہتے، حقیقت میں یہ لوگ خود اسلام نہیں چاہتے اور نہ امن اور صلح کے خواہاں ہیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ جس مختصر علاقے پر مخالفین کا قبضہ ہے وہاں آپس میں خونریزی اور قتل وقتال کا بازار گرم ہے اگر واقعتاً یہ لوگ (یعنی مخالفین) امن وصلح چاہتے تھے تو اس چھوٹے سے علاقہ میں کیوں امن قائم نہیں کر سکتے، اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ لوگ امن نہیں چاہتے۔

اصل دشمنی امن اور اسلامی نظام سے

دنیا کے تمام کفار اس تحریک اور موجودہ طالبان حکومت کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اس لیے کہ یہاں قرآنی نظام نافذ ہو رہا ہے اور اس نظام سے کفار کو خطرہ ہے کبھی یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ انسانی حقوق کے خلاف ہیں، کبھی حدود وقصاص اور تعزیرات یا دوسرا کوئی حد جو مسلمان پر جاری کر دیتے ہیں تو دنیا چیختی ہے کہ افغانستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے حالانکہ ابھی بھی وہاں شمالی صوبوں میں سینکڑوں افراد روزانہ قتل کیئے جا رہے ہیں اس پر سب خاموش ہیں اور یہ کوئی نہیں کہتا کہ یہاں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں بلکہ ان کی مدد کی جا رہی ہے لیکن یہاں ایک اسلامی حکم اور ایک حد کے اجراء سے دنیا پریشان ہوتی ہے۔

اسلامی حدود کے اندر مردوں عورتوں کو تعلیم

ہمارے خلاف یہ بڑا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ طالبان خواتین کی تعلیم کے مخالف ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کی تعلیم کے سلسلہ میں کوئی فرق نہیں کیا اور دونوں کو مکلّف بنایا کہ وہ تعلیم حاصل کریں گے مگر ہمارے ہاں عورتوں کی تعلیم جو رائج

تھی اس میں دو خرابیاں تھیں ایک تو وہ کمیونسٹوں کا نظام تعلیم تھا جو روس میں رائج ہے، ہمارے خواتین کو وہی کچھ پڑھایا جاتا تھا دوسرا وہ بے حجابی اور بے ستری کے نظام تھا۔ ہم نے دونوں چیزوں کو روکنا ہے تعلیم کو ستر اور حجاب کے اندر جاری کروانا ہے اور نصاب تعلیم بھی اسلامی حدود کے اندر جاری کرنا ہے جو کمیونسٹوں کا نصاب نہ ہو، اس لئے ہم اسکولز اور کالج قائم کر رہے ہیں ہزاروں بچے مساجد میں پڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں مخلوط نظام تعلیم سے روکا ہے تو اس کو ہم کیسے جاری رکھیں یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ منشیات کی پیداوار کرتے ہیں تو ہماری بار بار بات ہوئی ہے کہ تم پہلے ہمیں تسلیم کرو، ہماری مدد کرو، ہمارے لوگوں کو بے روزگاری سے نجات دلواؤ لیکن وہ صرف اپنے اہداف اور مطالبوں کیلئے پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور ہمارے ساتھ عملاً اس سلسلہ میں کوئی تعاون نہیں کرتے ورنہ ہم کسی بھی ایسی غلط چیز کی فروغ کے روادار نہیں اقوام متحدہ اپنے اہداف کیلئے بار بار اصرار کر رہا ہے اسلام کے راہ میں دشمن بہت ہیں اندر بھی اور باہر بھی، اور مسلمان کسی دشمن کا لحاظ کئے بغیر اپنے مشن کو بہر صورت موت تک جاری رکھے گا ہم اس پر مکلف ہیں اور تا مرگ ہمیں اس مشن میں مشغول رہنا ہے آپ سب ہماری ہمکاری کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس امتحان میں ڈال دیا ہے ہم کہیں انحراف کے راستے پر گامزن نہ ہو جائیں اور اس امتحان سے سرخرو ہو کر نکلیں اللہ تعالیٰ ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو (آمین ثم آمین)

(ماہنامہ الحق: ج ۳۳، ش ۷، اپریل ۱۹۹۸ء)

جہاد کے اغراض و مقاصد

افغان سپریم کونسل کے سربراہ ملا محمد ربانی اور اعلیٰ سطح وفد کی دارالعلوم تشریف آوری اور خطاب

مورخہ ۳۱ر جنوری ۲۰۰۰ء کو سہ پہر 3 بجے تحریک طالبان افغانستان کے نمائندہ مقیم اسلام آباد مولانا عبدالقدیر حقانی نے فون کیا کہ افغانستان کی سپریم کونسل کے سربراہ (صدر) جناب ملا محمد ربانی دورہ پاکستان پر آئے ہوئے ہیں اور ایک گھنٹہ کے اندر تقریباً چار بجے عصر کو دارالعلوم حقانیہ پہنچنے والے ہیں قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ملک سے باہر لیبیا کے بیرونی سفر پر تھے دیگر اساتذہ بھی ادھر ادھر جا چکے تھے البتہ دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب، مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب اور مولانا سید محمد یوسف شاہ موقع پر موجود تھے وقت کم ہونے کی بناپر دارالعلوم سے باہر شہر میں بھی کسی کو اطلاع نہیں دی جاسکی لیکن پھر بھی اس مختصر وقت میں کثیر تعداد میں افغان مہاجرین اور مقامی لوگ کافی تعداد میں پہنچ گئے دارالعلوم کے طلباء نے انتہائی نظم و نسق کیساتھ معزز مہمان کا استقبال کیا دارالعلوم سے ایک فرلانگ تک طلباء سڑک کی دونوں جانب صف بستہ معزز مہمان کے استقبال کیلئے قطار میں کھڑے ہو گئے دارالحفظ والتجوید

کے منظم ''الحق فورس'' کے نوجوانوں نے جلوس اور جلسہ کے ارد گرد تمام حفاظتی انتظامات سنبھال لئے تھے مہمان مکرم جب پہنچ کر گاڑی سے اُترے تو استقبال میں کھڑے ہزاروں طلبہ اور عوام نے پر جوش انداز میں ان کا استقبال کیا اور تحریک طالبان زندہ باد' امیر المومنین زندہ باد' دل دل جان طالبان طالبان' نجات پاکستان طالبان طالبان کے نعروں کی گونج میں مہمان کو جامع مسجد تک لایا گیا جامع مسجد میں باضابطہ استقبالیہ جلسے کا آغاز ہوا سٹیج سیکرٹری کے فرائض دارالعلوم کے استاد مولانا سید محمد یوسف شاہ ادا کر رہے تھے جلسے کا آغاز دارالعلوم حقانیہ کے دارالحفظ والتجوید کے نگران اعلیٰ مولانا قاری محمد سلیمان صاحب ہزاروی نے تلاوت کلام پاک سے کیا اس موقع پر افغان سربراہ کے ہمراہ کئی وزراء اور دیگر اہم افراد بھی موجود تھے جن میں اکثریت حقانی فضلاء کے وزراء کی تھی جن میں مولانا یار محمد رحیمی وزیر مخابرات، مولانا احمد اللہ حقانی وزیر فوائد عامہ مولانا عبدالرقیب حقانی وزیر شہداء و مہاجرین، مولانا محمد مسلم حقانی معاون نائب وزیر حج و اوقاف مولانا عبدالحکیم منیب نائب وزیر سرحدات، مولانا سید محمد حقانی سفیر امارت اسلامی اسلام آباد، مولانا عبدالقدیر حقانی نمائندہ صوبہ سرحد، مولوی فضل محمد فیضان نائب وزیر تجارت مولانا نجیب اللہ قونصلر جنرل مقیم پاکستان انکے ہمراہ تھے مولانا سمیع الحق صاحب کی بیرونی سفر کے باعث نائب مہتمم مولانا انوار الحق صاحب نے خطبہ استقبالیہ دیا اس کے بعد ملا محمد ربانی نے خطاب فرمایا۔

دفع شر کیلئے جہاد

خطبہ مسنونہ کے بعد! آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کی جامع مسجد میں آپ سے ملاقات کا موقع ملا کہ دنیا کے نظام کو اللہ تعالیٰ ایسا چلا رہا ہے کہ شر اور

فساد کو اہل ایمان کے ذریعے دفع کر رہا ہے اسلئے اگر ہم یہ کام نہ کریں تو پھر کفر گھر گھر تک پہنچ جائیگا اور سارا عالم شر وفساد سے بھر جائیگا اور اگر اسی مقابلہ کی صورت نہ ہوتی تو پھر اسلام کیسے دنیا میں پھیلتا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے دنیا سے فتنہ وفساد کے خاتمہ کیلئے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا تاکہ ظلم وجبر کا راستہ روکا جاسکے

بیش بہا قربانیوں کا نتیجہ

افغانستان پر روسی تسلط کے بعد جب افغان عوام روس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تو دنیا بھر کے مسلمانوں نے افغانستان کے جہاد میں حصہ لیا اور بیش بہا قربانیوں کے نتیجہ میں روس کا تسلط ختم ہوا جس کے بعد دنیا بھر کے مسلمانوں کو امید تھی کہ افغانستان اب دنیا کے مسلمانوں کا مرکز ہوگا لیکن افسوس! کہ افغانستان میں داخلی جنگوں اور فساد کا نیا سلسلہ شروع کرایا گیا جگہ جگہ پر پھاٹک لگے ہوئے تھے ظلم وعدوان کا بازار گرم تھا اور ہر شخص اور گروہ الگ الگ حکومت کر رہا تھا۔

طالبان نے افغانستان کو سازش اور تقسیم سے بچالیا

اسی نقشہ کو دیکھ کر مجبوراً علماء اور طلباء اور دیندار مسلمانوں کا ایک گروہ میدان میں اتر آیا اور بالاخر افغان مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی کفار نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے کردینگے اور کھنڈرات میں تبدیل کردیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو خاک میں ملا دیا اور اب الحمدللہ سو فیصد اسلامی نظام افغانستان میں نافذ ہے اور امن وامان قائم ہے یہ دراصل دشمنانِ اسلام کی گھناؤنی سازش تھی جسکے ذریعہ وہ اسلام کو بدنام اور افغانستان کو تقسیم کرنا چاہتے تھے یہی وجہ تھی کہ دارالحکومت کابل سمیت افغانستان کے تمام بڑے شہر کھنڈر بن چکے تھے طالبان کی تحریک کے نتیجے میں آج

افغانستان کا ۹۵ فیصد رقبہ آزاد ہے وہاں اسلامی نظام اور امن و امان قائم ہے اور افغانستان کو تقسیم کرنے کی سازشیں اپنی موت آپ مرچکی ہیں ہم نے جہاد کا عزم کر رکھا ہے اور اس راہ میں اپنی جان و مال سمیت کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے اور کفار کے خلاف جہاد کے اس عمل کو جاری رکھیں گے، آپ حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج دنیا بھر کی اسلام دشمن قوتیں افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

افغانستان پر لگائی گئی پابندیاں

آج افغانستان پر پابندیاں لگائی گئیں ہیں لیکن ہمیں ان دنیاوی پابندیوں کی کوئی پرواہ نہیں نہ ہی ان پابندیوں کے نتیجہ میں افغانستان کو کسی بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا وہاں کوئی بھوک سے نہیں مرا ہمیں دنیا سے کچھ نہیں لینا ہے ہمیں صرف اللہ کی خوشنودی چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں ان مشکلات سے نجات دے گا رازق اللہ ہے کوئی انسان یا ملک نہیں پابندیاں لگانے والے افغانستان کو سرنگوں کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کسی دنیاوی طاقت کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکیں گے اگر ہم ایک پابندی کے سامنے جھکے تو پھر یہ لوگ ہم پر دوسری پابندیاں لگائیں گے ہم پابندیاں تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن اسلام اور اسلام کے اصولوں پر سمجھوتہ ہرگز نہیں کرینگے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس نے تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ رزق دے گا رزق وہی ہوتا ہے جس سے انسان کا پیٹ بھر جائے اللہ تعالیٰ نے افغانستان پر دوسرے راستے کھول دیئے پابندیوں سے پہلے جو مشکلات تھیں ان پابندیوں سے مشکلات میں اضافہ نہیں ہوا، میں دنیا بھر کے علماء اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی سربلندی کیلئے جدوجہد کرنے والوں کی فتح و

نصرت کیلئے دعا کریں کیونکہ دنیا میں کہیں بھی مسلمانوں کی کامیابی دنیا بھر کے مسلمانوں کی کامیابی ہے اور اگر خدانخواستہ کہیں دنیا میں کسی جگہ مسلمان تکلیف میں ہے تو وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مشترکہ غم ہے۔

دشمن کا دوہرا معیار

آج یہ ظالم چیچنیا کے مسلمانوں کو کیسے دربدر کررہے ہیں کیسے مظالم ان پر ڈھا رہے ہیں لیکن انسانی حقوق کے علمبردار خاموش بیٹھے ہیں انکا معیار مسلمانوں کے بارہ میں دوہرا ہے لیکن الحمدللہ مجاہدین کامیابی سے ہمکنار ہورہے ہیں کشمیر کے مجاہدین کو آپ دیکھیں ہندوستان کی جانب سے کیسے کیسے مظالم ہورہے ہیں مگر یہ کفار کشمیری مجاہدین کے بارے میں خاموش ہیں ان کے لئے قانون جمہوریت کی بھی اجازت نہیں دیتے کیونکہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور یہ جمہوریت ان کو قبول نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے ریفرنڈم یا آزادانہ انتخابات کی اجازت دی تو مسلمان جیت جائیں گے مشرقی تیمور میں جب وہ سمجھتے تھے کہ عیسائیوں کی اکثریت ہے تو وہاں انتخابات کی اجازت دے دی ان کا کردار دوہرا ہے مسلمانوں کیلئے کچھ اور کفار کیلئے کچھ اور لیکن دنیا کچھ بھی کرے مسلمانوں کی یہ تحریکیں بالآخر کامیاب ہوکر رہیں گی ہم آخر دم تک اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فتح ونصرت کی جنگ لڑیں گے، لیکن مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد کی ضرورت ہے اور کامیابی کا راز اتحاد میں پوشیدہ ہے۔ آج دنیا میں مسلمانوں کی بے اتفاقی کی وجہ سے انہیں غلامی اور مشکلات کا سامنا ہے ۔میں دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ اور طلباء کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جہاد افغانستان، تحریک طالبان اور عالم اسلام کی عظیم خدمات پر دارالعلوم کے تاریخی کردار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں (خطاب کے بعد ملا محمد ربانی نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مزار پر حاضری دی اور دارالعلوم کی نوتعمیر شدہ عمارات اور شعبوں کا معائنہ کیا)

خطاب

پروفیسر صبغت اللہ مجددی

سربراہ جبہہ نجات ملی افغانستان

تعارف

افغانستان کی آزادی کے بعد افغانستان کے اولین صدر کا اعزاز پایا، افغانستان کے مجددی خاندان سے تعلق ہے، افغانستان کے سات جہادی پارٹیوں میں ایک پارٹی جبہہ ملی نجات کے بانی اور سربراہ ہیں مگر کرزئی اور امریکیوں کے تسلط کے بعد بدقسمتی سے ان کے کیمپ میں چلے گئے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اس سے پہلے بھی طالبان اور امیر المؤمنین ملا عمر کو قلباً قبول نہیں کیا تھا۔ ناچیز سے طویل مشفقانہ تعلق رہا۔ قلعہ جواد کے مجددی خاندان کی نسبت کی وجہ سے ہمارے دلوں میں بھی بے حد احترام رہا۔

جہاد و ہجرت اور انصار مدینہ کا کردار

۲؍جون ۱۹۸۹ء بروز جمعہ الشیخ الدکتور عبداللہ عمر نصیف، سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی اور جناب پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی صاحب صدر افغان عبوری حکومت مرکز علم دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کے موقع پر نماز جمعہ سے قبل اساتذہ ومشائخ اور طلبہ وعامۃ المسلمین پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی کا یہ خطاب شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

اپنی اصلاح کی ضرورت

خطبہ مسنونہ کے بعد! حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، عزیز طلبہ ! مخدوم محترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں بھی چند منٹ آپ حضرات سے کچھ باتیں کرلوں اب جو افغانستان کا عظیم جہاد شروع ہے اور اس کی فتح و نصرت میں قدرے تاخیر ہورہی ہے اس میں اولاً ہمیں اپنے کردار اور اپنے حالات کا جائزہ لینا چاہیے، سب سے پہلے اپنی اصلاح کرلینی چاہیے وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (الانفال:۱) افغانستان میں جو ہم پر مصیبتیں آئی ہیں، مصائب کے پہاڑ ٹوٹے ہیں یہ سب ہمارے اعمال بد کا نتیجہ ہے مگر الحمدللہ کہ

افغان قوم نے بیداری کا ثبوت دیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ و انذار کے تازیانے کو سمجھے تو مقابلہ میں ڈٹ گئے، جہاد کیا اور خدا کا فضل و کرم ہے کہ روسی فوجیں افغانستان میں پسپا ہو گئیں۔

جہاد و ہجرت اور انصار مدینہ کا کردار

اللہ پاک نے افغان مجاہدین کو روحانی اور ایمانی قوت کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کی مادی طاقت بھی مرحمت فرمائی آج جو پاکستان کے مسلمان، عالم عرب اور دنیائے انسانیت کے مسلمان ہماری مدد کر رہے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیقات اور عنایتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد اور ہجرت کی توفیق مرحمت فرمائی اور آپ حضرات کو انصاریت کا مقام بخشا بالخصوص مرکز علم دارالعلوم حقانیہ، اس کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مرحوم و مغفور اور مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ نے ہمیشہ ہماری سرپرستی فرمائی، افغان مجاہدین کی بھرپور نصرت کی یہاں کے فضلاء اور طلبہ نے میدان کارزار میں ہمارے ساتھ شانہ بشانہ چل کر کارہائے نمایاں انجام دیئے اور شہادت کا مقام پایا آپ حضرات کا یہ بھرپور تعاون، یہ نصرت و حمایت اور یہ انصاریت اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے اور اس پر انشاء اللہ بہترین اور کامیاب نتائج مرتب ہوں گے میں آپ حضرات، علماء کرام، مشائخ عظام، طلبہ اور عامۃ المسلمین کا قیمتی وقت زیادہ نہیں لینا چاہتا، یہ تو صرف حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کے امر اور حکم کی تعمیل کی غرض سے چند معروضات عرض کر دیں اللہ کریم سب کا حامی و ناصر ہو آمین

(ماہنامہ الحق ج ۲۴، ش ۱۰، جولائی ۱۹۸۹ء)

خطبات

پروفیسر برہان الدین ربانی صاحب

تعارف

جہاد افغانستان کے معروف جہادی تنظیم جمعیۃ اسلامی افغانستان کے سربراہ افغانستان کی آزادی کے بعد مولانا صبغۃ اللہ مجددی اولین صدر افغانستان کے چھ ماہ کے بعد حسب معاہدہ صدارت سنبھالی، مگر معاہدہ کی پاسداری نہ کر سکے اور عہدہ چھوڑنے پر تیار نہ ہوئے نہ اپنے دیرینہ حریف انجینئر حکمت یار کے ساتھ معاملات درست کر سکے اور ان دنوں کی معاصرانہ چشمک اور ہٹ دھری نے افغانستان کو یہ روز بد دکھایا طالبان آئے تو انہیں اپنا بنانے کے بجائے ان سے بھی دشمنی کا راستہ اپنایا نتیجتاً اپنے طویل جہاد کے ثمرات کو بھی کھو بیٹھے اور افغانستان آج تک جہنم کدہ بنا ہوا ہے، نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ وہ کچھ عرصہ سے افغان امن کیلئے قائم اعلیٰ سطحی کمیشن کے سربراہ تھے اس سلسلہ میں وہ اسلام آباد میں اور وفات سے چند گھنٹے قبل تہران کے استقلال ہوٹل میں مجھ سے ملے، کئی گھنٹے طالبان سے مصالحت اور مذاکرات کا موضوع زیر بحث رہا۔ بیداری اسلامی کے نام پر رہبر ایران آقائے خامنہ ای کے دعوت پر ہم سب لوگ کانفرنس میں شریک تھے ۲۰ ستمبر ۲۰۱۱ کی صبح نو بجے میں پشاور ایئر پورٹ اور کچھ گھنٹے بعد کابل میں اترے اور کچھ دیر بعد نامعلوم قاتل کے ہاتھوں لقمہ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ غالباً مجھ سے تہران میں تفصیلی مجلس ان کی سیاسی طویل تگ و دو کی آخری میٹنگ رہی حقائق یَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ کو سامنے آئیں گے انا للہ وانا الیہ راجعون

جہاد میں حقانیہ کا تاریخی کردار
ایک تاریخی حقیقت

آزاد اسلامی افغانستان کے رئیس جناب پروفیسر برہان الدین ربانی اپنے دورہ پاکستان کے موقع پر دارالعلوم حقانیہ کے جہاد افغانستان میں مرکزی کردار کے پیش نظر اس سے تعلق کی خاطر اور قائد جمعیۃ سے ذاتی مراسم کی بناء پر دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ افغان حکومت کے وزراء مولانا ارسلان رحمانی وزیر مذہبی امور، صدیق اللہ چاکری وزیر اطلاعات، انجینئر احمد شاہ وزیر داخلہ، ڈاکٹر نجیب اللہ وزیر خارجہ بھی تھے انکی تشریف آوری کی ایک روز پیشگی اطلاع اور دارالحکومت میں افغان قیادت کے مذاکرات کی اہمیت اور دورہ کے التواء کے احتمال کے پیش نظر کسی تشہیر کا اہتمام نہیں کیا گیا مگر اس کے باجود دارالعلوم کے متعلقین طلبہ واساتذہ، عامۃ المسلمین اور افغان مجاہدین ومہاجرین کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو گیا افغان صدر پونے ایک بجے تشریف لائے، قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ نے دارالعلوم کے گیٹ پر ان کا استقبال کیا طلبہ اور عامۃ المسلمین کی دو رویہ قطار میں دونوں رہنما دارالحدیث پہنچے تو جمعیۃ علماء اسلام

کے وفود، معززین شہر اور اخبار نویسوں سے اہم موضوعات سے تبادلۂ خیال ہوا۔ دارالحدیث میں حضرت قائد جمعیۃ کے ایماء پر مولانا عبدالقیوم حقانی نے جناب ربانی صاحب کی خدمت میں ماہنامہ الحق کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر پیش کیا جس کا پہلا نسخہ آج ہی پریس سے آیا تھا جو ۱۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور جس میں تین سو سے زائد علماء مشائخ، دانشوروں اور مذہبی سکالروں نے حصہ لیا ہے پون گھنٹہ تک دارالحدیث میں نشست کے بعد مولانا سمیع الحق کی معیت میں افغانستان کے سربراہ نے دارالعلوم کے دورۂ حدیث کے جدید زیر تعمیر ہاسٹل کا سنگ بنیاد رکھا اور دارالعلوم کی ترقی و استحکام کی دعا کی۔ سنگ بنیاد سے فراغت کے بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے مزار پر حاضری دی اور ایصال ثواب و دعائے مغفرت کی۔ پھر مولانا سمیع الحق کے ساتھ ان کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے جہاں گھنٹہ ڈیڑھ ان کے ساتھ افغانستان کی تازہ ترین صورت حال اور اتحاد کی مساعی، پیش رفت اور اس سلسلہ کے ممکنہ امکانات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا ان ہی کے مکان پر پُر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب بھی کیا وہاں سے فارغ ہوئے تو جامع مسجد دارالعلوم میں جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا تھا اجلاس کا آغاز قاری صفی اللہ معاویہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، مولانا عبدالقیوم حقانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے دارالعلوم کے مہتمم قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق نے مہمانوں کو اپنے خطاب میں خوش آمدید کہا اور جہاد افغانستان کے پس منظر، مستقبل اور موجودہ صورت حال پر مفصل خطاب فرمایا، اس کے بعد ضیاء الحق فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق نے خطاب کیا، آخری خطاب آزاد اسلامی افغانستان کے رئیس جناب پروفیسر برہان الدین ربانی کا تھا۔

(سید یوسف شاہ حقانی)

جہاد افغانستان میں دارالعلوم حقانیہ کی خدمات

خطبہ مسنونہ کے بعد! محترم جناب برادرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، برادرم جناب اعجاز الحق صاحب، دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کرام، طلباء عظام اور افغانستان کے غیور مجاہد بھائیو! میرے لیے آج انتہائی خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ میں آج دارالعلوم حقانیہ میں جو جہاد اور مجاہدین کیلئے ایک مضبوط چھاؤنی اور ایک اسلامی مرکز ہے جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کو دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نصرت سے افغانستان آزاد ہو گیا ہے اور وہاں الحمد اللہ آج ایک اسلامی حکومت قائم ہے اور اسلام دشمن عناصر ختم ہو گئے ہیں میدان جہاد میں دیو بند کے علماء اور اس مرکز کے علماء اور طلباء خصوصاً جامعہ کے بانی قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اور انکے فرزند ارجمند مولانا سمیع الحق صاحب نے جہاد افغانستان میں صرف دعوت ہی کے لحاظ سے حصہ نہیں لیا ہے بلکہ ہر محاذ پر جامعہ کے اساتذہ اور طلباء نے بھر پور تعاون کیا ہے مولانا عبدالحق مرحوم اور مولانا سمیع الحق نے افغانستان کے جہاد میں جو کردار ادا کیا ہے وہ ایک تاریخی حقیقت بن چکا ہے میں جامعہ کے تمام اساتذہ اور طلباء کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مغربی میڈیا اور مخالفین کی پیدا کردہ مشکلات

افغانستان میں حکومت قائم ہونے کے بعد دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ میڈیا اور پریس نے ہمارے لیے مختلف قسم کی مشکلات پیدا کی ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ اختلافی حکومت ہے اور ملیشیا کی سازش پر ہے اور یہ ایسی حکومت ہے کہ کمیونسٹ بھی اس میں شامل ہیں جبکہ دوسری طرف میڈیا اور پریس پر اعلانات ہو رہے ہیں کہ افغانستان ایک خطرناک بنیاد پرستوں کی حکومت ہے کبھی کہا جاتا ہے کہ افغانستان میں مرکز کے ساتھ

صوبوں کے روابط نہیں ہیں کبھی کہا جاتا ہے کہ تاجکستان کے مسئلہ میں افغانستان کی حکومت کا ہاتھ ہے تو ایسے متضاد خبروں کی پروانہ کریں ان کی یہ خبریں غلط ہیں اسلامی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ سینکڑوں سالوں کے بعد افغانستان میں ایک اسلامی شوریٰ قائم ہوگئی ہے جس میں ۵۰۰ علماء اور کمانڈر شامل ہیں۔

پہلی دفعہ مجلس شوریٰ میں مولانا سمیع الحق کی امن کی پیشکش

جب ہمارے مجاہدین افغانستان میں داخل ہوگئے تو اس وقت متحدہ افغانستان نہیں تھا بلکہ منتشر افغانستان تھا ہر ولایت مستقل تھی اور اب جو شوریٰ ہم نے قائم کیا ہے اس میں تمام حلقوں اور پارٹیوں کے نمائندے موجود ہیں اسلامی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ سینکڑوں سالوں کے بعد افغانستان میں ایک اسلامی شوری قائم ہوگئی جس میں ۵۰۰ علماء اور کمانڈر شامل ہیں جو اختلافات ہیں ہم کوشش کررہے ہیں کہ جلد از جلد ختم ہو جائیں۔ بھائیوں کے درمیان ہمیشہ اختلافات آتے رہتے ہیں لیکن آج ہم پاکستان اس لیے آئے ہیں کہ ان اختلافات کو انشاء اللہ اتحاد اور اتفاق میں تبدیل کردیں گے میں ایک بار پھر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے یہاں دعوت دے کر بات کرنے کا موقع دیا امن کے قیام کی کوششیں ہو رہی ہیں اور اس میں مولانا سمیع الحق صاحب بھی کوششیں کررہے ہیں۔

(''ترجمان دین'' ج ۲، ش ۹، ص ۳، ۵، ٦)

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کو خراج عقیدت

حضرت شیخ الحدیث کی وفات پر تعزیتی تاثرات

روشنی کا مینار

مرحوم شیخ الحدیث علوم دینیہ کے عظیم عالم تھے، انہوں نے اسلام کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں وہ مسلمانوں کیلئے روشنی کا مینار ثابت ہوں گے، مرحوم نے جہاد افغانستان کو کامیاب بنانے کے لیے جو کردار ادا کیا وہ رہتی دنیا تک پائندہ اور تابندہ رہیگا دارالعلوم حقانیہ کے نام سے دین اسلام کے پھیلانے کے لیے جو عظیم کارنامہ انہوں نے انجام دیا وہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی تعریف اور توصیف الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا عوام میں مرحوم کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ وہ عرصہ دراز تک قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوتے رہے درآنحالیکہ انہیں اپنی انتخابی مہم چلانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی انکی ذات پر عوام کا یہ اعتماد ان کی دینی خدمات، روحانی تعلق اور طہارت وتقویٰ کے سبب سے تھا انکے شاگردوں اور متوسلین کی بڑی تعداد اندرون ملک اور بیرون ملک ان کے فیض کو عام کرنے میں مصروف ہے۔

پروفیسر برھان الدین ربانی

عالم اسلام ایک متبحر اور ہر دلعزیز شخصیت سے محروم

شیخ الحدیث کی وفات سے خصوصاً پاکستان اور عموماً عالم اسلام ایک متبحر عالم دین اور ہر دلعزیز شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔

مرحوم نے مختلف اوقات میں ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوری قدروں کے احیاء کیلئے اسلام اور جمہوریت پسند قوتوں کی جو سرگرم تائید وحمایت کی اسے کبھی بھی فراموش نہیں کیا جائے گا اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی نیکیوں کو قبول فرمائے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مشعل ستمبر ۱۹۸۸ء)

فضلاء حقانیہ کا عظیم تاریخی اور انقلابی کردار

دارالعلوم حقانیہ میں جناب برہان الدین ربانی کا خطاب

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے جس طرح اپنی زندگی میں جہاد کے آغاز کار ہی سے ہماری سرپرستی فرمائی مختلف مراحل اور بعض اوقات پریشان کن صورتحال میں انہوں نے جس طرح افغان مجاہدین کی معاونت کی بحمد اللہ ان کی وفات کے بعد بھی یہ مخلصانہ سلسلہ حسب معمول بھرپور دلچسپی کے ساتھ جاری ہے۔

حقانیہ کی بخارا کے مدرسہ میر عرب سے تشبیہ

میں نے دارالعلوم حقانیہ کو بخارا کی عظیم دینی درسگاہ "مدرسہ میر عرب" سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جس طرح روسی انقلاب میں بخارا کے مدرسہ میر عرب اور اسکے فضلاء نے عظیم تاریخی اور انقلابی کردار ادا کیا تھا اسی طرح دارالعلوم حقانیہ نے وہی کردار ادا کیا اور مدرسہ میر عرب کے فضلاء اور مجاہدین کی طرح ہماری سرپرستی کی۔

شیخ الحدیث اور مولانا سمیع الحق کو اولیت حاصل ہے

جس طرح محاذ جنگ کے عملی میدانوں میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء آگ اور خون سے کھیل کر جانبازی و جاں سپاری اور قربانی و ایثار کے نمونے پیش کرتے رہے۔

اسی طرح سیاسی فکری، ملکی اور بین الاقوامی محاذ پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ اور انکے فرزند جلیل مولانا سمیع الحق نے بھی مجاہدین کی نہ صرف یہ کہ زبردست پشت پناہی اور حوصلہ افزائی کی بلکہ نازک مرحلوں اور شدید بحرانوں میں عملی گرہ کشائی میں بھی ان کو ہمیشہ اولیت اور سبقت کا شرف حاصل رہا ہے۔

جہاد افغانستان کا مقصد

جہاد افغانستان کا مقصد صرف اور صرف وطن کی آزادی ہرگز نہیں صرف افغانستان کی آزادی ہمارا ہدف نہیں بلکہ ہمارا مقصد اسلامی نظام حکومت کا قیام اور شریعت کا نفاذ ہے، اسلامی حکومت کے قیام جیسے عظیم مقصد کے حصول میں ہم کسی بھی قوت کی مداخلت، امریکی عزائم اور کسی بھی حکومت کی ایسی پالیسی کو قبول نہیں کریں گے جو مجاہدین کے مقدس مشن کی ناکامی اور پندرہ لاکھ شہداء کے خون سے استہزاء پر منتج ہوتی ہو (دوسری نشست کی آخری تقریر افغان عبوری حکومت کے صدر اور نجات ملی اسلامی کے امیر پروفیسر صبغت اللہ مجددی کی تھی انہوں نے اپنے فصیح و بلیغ اور جامع خطبہ جمعہ [عربی زبان میں تھا] میں قرآن و حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی و اخلاقی اقدار اپنانے پر زور دیا حضرت مجددی نے اب کے نازک ترین اور حساس موقع پر دارالعلوم حقانیہ کے اس عظیم تر مشن کو بھی افغان مجاہدین کی ایک اہم تر اخلاقی معاونت قرار دیا۔)

(''ترجمان دین'' ج۱،ش۱۰)

خطاب

مولانا عبدالسلام ضعیف صاحب

تعارف

پاکستان میں امارتِ اسلامی افغانستان کے سفیر، سقوط کابل کے بعد ظالم اور سنگدل امریکہ نے اسلام آباد سے گرفتار کر کے بے پناہ اذیتوں کا نشانہ بنایا، گوانتاناموبے کے شرمناک جیل میں رکھے گئے، ان کی گرفتاری میں پاکستان کا کردار بھی نہایت افسوسناک رہا۔

اُسامہ بن لادن اور افغانستان پر پابندیاں

(سفیر افغانستان مولانا عبدالسلام ضعیف کا خطاب)

۱۸۔۱۹۔۲۰ جولائی ۲۰۰۱ء کو جمعیت طلباء اسلام کے زیر اہتمام دھمتوڑ، ایبٹ آباد میں سہ روزہ تربیتی کنونشن منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے مدارس دینیہ کالجز اور یونیورسٹیوں کے طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اس موقع پر ملک بھر سے علماء، سیاستدان اور دانشور حضرات نے بھی شرکت کی، اس موقع پر امارت اسلامیہ افغانستان کے سفیر مولانا عبدالسلام ضعیف نے بھی خصوصی طور پر نہ صرف شرکت کی بلکہ طلباء سے مفصل خطاب بھی فرمایا، جس میں عظیم مجاہد رہنما اسامہ بن لادن اور امریکی پالیسی اسی طرح اقوام متحدہ کی طرف سے پابندیوں کے متعلق کافی مفید اور معلومات افزاء باتیں کیں جسے ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے شامل خطبات کیا جارہا ہے...... (س)

کلمات تشکر

الحمد للّٰہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ : امابعد !

میں حمد وصلوٰۃ کے بعد علماء کرام اور معزز اساتذہ اور ان آنے والے مہمانوں کو جو بہت دور دور اور مختلف شہروں اور قصبوں سے یہاں آئے ہیں اور اسی طرح جو طلبہ کرام یہاں

تشریف لائے ہیں ان سب کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آج مجھے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں ایک ایسی محفل میں شریک ہوں جس میں آقائے دو جہان ﷺ کے پاکیزہ دین کے احیاء کی سوچ و فکر اور اس کی بقاء کیلئے آپ سب اکٹھے ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ ناچیز کو بھی مدعو کیا گیا ہے یہ میں اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں کہ آج میں ان نوجوانوں کے درمیان کھڑا ہوں جو اس پاکیزہ اور مطہر فکر کو عام کرنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں مجھے آج صرف دو موضوعات پر بات کرنی ہے۔

ایک پہلو پر تو استاد محترم شیخ الحدیث، استاد العلماء والمجاہدین، حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب بھی طالبان کے اغراض و مقاصد پر مفصل خطاب آپ حضرات کے سامنے فرما چکے ہیں لیکن بعض باتیں میں بھی آپ کے سامنے عرض کروں گا کیونکہ مجھے بھی افغانستان کی موجودہ صورتحال کی وضاحت کا کہا گیا ہے میں انشاء اللہ اسکے بارے میں بھی آپ سے گفتگو کروں گا۔

تحریک طالبان کے اغراض و مقاصد

میں افغانستان کی طالبان تحریک کے اغراض و مقاصد کے بارے میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو شہیدوں کی قربانی دی تھی وہ صرف اس لئے دی تھی کہ یہاں اسلامی نظام نافذ ہو اور ہمارا ہر شعبہ حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ سنتوں سے معمور ہو، ہماری یہ خواہش تھی کہ ہماری عدالتوں میں بھی اسلام ہو، ہمارا لباس کردار اور گفتار بھی اسلام کے قوانین کے مطابق ہو، ہماری عدلیہ انتظامیہ اور حکومت کی ہر چیز میں اسلام کے ایسے واضح فرامین پر عمل ہو جس کے لئے ہم نے قربانیاں دی ہیں اور یہ تمام قربانیاں افغانستان میں نفاذ اسلام کے لئے دی گئی تھیں۔

اسلام کے نفاذ سے ناراض لوگ

میری گفتگو کا دوسرا موضوع جو ہے اس میں آپ کے لئے خوشی بھی ہے اور فرحت کا سبب بھی وہ یہ ہے کہ افغانستان میں اس وقت مکمل اسلامی نظام نافذ ہے اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے وہاں لوگ اسلامی نظام سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں اور اس سے مستفید بھی ہو رہے ہیں اور وہ بڑے پرامن رہ رہے ہیں، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ وہ لوگ جن کی ذہنیت یہ بنائی گئی تھی کہ اسلام میں انتشار پیدا کرو مسلمانوں کو پریشان کرو اور ان کے ذہنوں میں طاغوتی طاقتوں نے اسلام کے خلاف کفریہ نظام کی حقیقت بنا رکھی تھی وہ اب زیادہ پریشان ہیں اور ان کی پریشانی انفرادی نہیں بلکہ وہ طاقتیں بھی پریشان ہیں جنہوں نے ان کی تربیت کی تھی اور اس پریشانی کی بنیاد پر وہ جو منصوبے بناتے ہیں ان کا نشانہ صرف افغانستان ہی نہیں ہے بلکہ اس کے آس پاس کے پڑوسی ممالک پر بھی دباؤ ڈال رہے ہیں اس دباؤ کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ نظام رائج ہوا اور آگے چلا تو ہمارے کفریہ نظام کا کیا بنے گا؟

اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ بننے والے عناصر

اس بنیاد پر وہ اپنے اغراض و مقاصد کو کامیاب بنانے کیلئے اور اس کو آگے پھیلانے کیلئے یہ سوچنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ افغانستان میں جو اسلامی نظام نافذ ہے اس کو کس طرح رد کیا جائے؟ اس کیلئے صرف افغانستان میں نہیں بلکہ اس کے پڑوسی ممالک پر بھی دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اس نظام کو روکیں، عجیب بات یہ ہے کہ وہ اسلامی نظام کو ختم کرنے کیلئے "اسلامی حقوق" کی آواز لگا رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ جو حقوق کے کھوکھلے نعرے لگا رہے ہیں انہوں نے لوگوں کو اسلام سے دور کرنے کیلئے کیا عجیب ترتیب اختیار کی ہے کہ افغانستان پر اقتصادی پابندی لگا کر وہاں کے

لوگوں کو بھوک اور افلاس پر مجبور کریں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھوک کی بنیاد پر ہمارے قریب آئیں اور ہم ان کی کچھ مدد کریں اور اس بھیس میں وہ اسلام اور طالبان کا قلع قمع کریں لیکن افغانستان کے عوام اس بات کو جان چکے ہیں کہ ہمارا تحفظ اب صرف شریعت اور اسلامی نظام ہی میں ہے اور ہمارا صحیح تحفظ قرآن میں ہے اس لئے انہوں نے ان تمام پابندیوں کو قبول کرلیا ہے۔ لیکن وہ قرآن اور اصولوں سے روگرانی کیلئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔

امریکی پابندیوں کی اصل تین بنیادی وجوہات

(۱) ایک تو ہمیں ورثہ میں ملنے والے عظیم مجاہد مہمان اسامہ بن لادن' کہ آپ کو ان لوگوں نے ایک دہشت گرد کے نام سے دنیا میں متعارف کرایا ہے اور ہمیں کہا گیا کہ یہ دہشت گرد ہے اور دنیا میں دہشت گردی کرتا پھر رہا ہے یا تو اسے ہمارے حوالے کرو یا پھر افغانستان سے نکال دو۔

(۲) دوسرا ہمیں یہ کہا گیا کہ افغانستان میں منشیات کاشت ہوتی ہے اور پھر پوری دنیا میں اس کی سپلائی اور خرید وفروخت ہوتی ہے۔

(۳) تیسرا یہ ہے کہ طالبان صلح میں پہل نہیں کرتے۔

ان تینوں بنیادوں پر یہ ظالمانہ پابندیاں ہم پر لگائی گئی ہیں لیکن میں ان تینوں کی مختصر تفصیل آپ کو بتاؤں گا۔

اسامہ بن لادن کے تحفظ غیرت ایمانی کا تقاضہ

اسامہ صرف طالبان کے دور میں افغانستان نہیں آئے تھے بلکہ روس کو شکست دینے اور جہاد افغانستان میں ان کا بڑا ہاتھ ہے اسامہ بن لادن ہمارے ساتھ اسلامی

تحریک میں اس وقت ملے جس وقت جلال آباد فتح ہوگیا، اس وقت ان کو اس تحریک کے اغراض و مقاصد کا علم ہوا تو پورے شرح صدر کے بعد ہمارے ساتھ ملے۔ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اسامہ بن لادن نے افغانستان کے غیور عوام کی پاسبانی اور جہاد افغانستان میں اہم کردار ادا کیا ہے، یہ ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ اس کا تحفظ اور پاسبانی کر رہے ہیں ہم کیسے ان کو کفار کے حوالے کر دیں لیکن صرف اس لئے کہ ہم دنیا والوں کو یہ بتا دینا چاہیں کہ ہم دہشت گردوں کو پناہ نہیں دیتے، ہم مجرم کو پناہ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم یہ پناہ قرآن اور حدیث کے بتلائے ہوئے اصولوں کے مطابق دے رہے ہیں، ہم تم پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اسامہ مجرم ہے تو حل کا طریقہ ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ الحمدللہ افغانستان میں مکمل شریعت محمدی ﷺ نافذ ہے' عدالت کا نظام موجود ہے۔ قرآنی علوم کے تحت وہاں فیصلے ہوتے ہیں اور آسمانی قانون وہاں نافذ ہے اسامہ کے بارے میں جو کچھ بھی تمہارے پاس شواہد موجود ہیں آؤ اس عدالت میں پیش ہو کر ان کو مجرم ثابت کرو افغانستان کی حکومت اور اسامہ اس کو ماننے کیلئے بالکل تیار ہیں، اگر تم اس تجویز کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہے تو ہم دوسرا حل بتلاتے ہیں کہ جہاں کا اسامہ اصلی باشندہ ہے یعنی سعودی عرب' وہاں کے علماء اور افغانستان کے علماء اور تیسرے کسی بھی ملک کے علماء کا انتخاب خود کر لو ان تینوں ممالک کا علماء کا مشترکہ بورڈ بنا لو وہ ان مسائل کا حل نکالے، ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں لیکن اگر یہ دونوں باتیں آپ کو قابل قبول نہیں ہیں تو ہم بھی اپنے معزز مہمان کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کو تمہارے حوالے کر سکتے ہیں۔

اسامہ کو امریکہ کے حوالہ کر دینا اسلامی غیرت اور افغان روایت کے خلاف ہوگا

بالفرض اگر ہم اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیں تو لوگ کیا کہیں گے کہ کیا

شریعت میں عدل موجود نہیں ؟ اور کیا یہ ہمارے مقاصد اور اعراض کے مترادف ہوگا؟ اگر امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ شریعت میں انصاف موجود نہیں وہ نظام جس کو اللہ نے نافذ کیا اس میں کوئی عدل نہیں اور جو نظام ذہنی اختراع سے بنا ہوا ہے اس میں انصاف موجود ہے تو یہ اسکی غلط اور کافرانہ سوچ ہے اور دوسری خرابی یہ ہے کہ اگر ہم اسامہ کو امریکہ کے حوالے کردینگے تو قرآن جو حاکم ہے محکوم بن جائیگا اور اُنکے ذہنوں کا خود ساختہ نظام حاکم بن جائیگا اور تیسری خرابی پیدا ہوگی کہ جو ہم نے کروڑوں شہداء کی قربانی دی تھی وہ رائیگاں چلی جائیگی اور لوگ یہ کہیں گے کہ مسلمانوں کو اسلام سے کوئی محبت نہیں بلکہ اپنے مفادات سے وابستگیاں ہیں اور اگر ہم اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر بھی دیں تو اس سے ہمارے لئے بڑے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور وہ کبھی بھی خوش نہیں ہوگا کیونکہ اسے اسامہ یا طالبان سے دشمنی نہیں ہے بلکہ وہ اسلام اور شریعت کا دشمن ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر جو پابندیاں امریکہ ہم پر لگا رہا ہے ہم ان کو برداشت کرلیں گے، جان کی قربانی پیش کردیں گے خون کی قربانی کی ضرورت آئے گی تو پیش کردیں گے لیکن اپنے مہمان کو ان کے حوالے نہیں کریں گے۔

اس کے علاوہ ایک تیسری صورت صلح کی یہ بھی ہم نے امریکہ کو بتلائی کہ جب تم کو ہمارے اسلام پر اعتماد نہیں تو ہم کو بھی تمہارے خودساختہ نظام پر اعتماد نہیں ۔ تیسرا صورت یہ ہے کہ ہم اس سے رابطے اور تمام کے تمام آلات حرب لے لیں اور وہ صرف بحیثیت ایک فرد افغانستان میں رہے گا اس بات کیلئے تم تیار ہو جاؤ۔

لیکن ہماری محبت اور الفت کی زبان کو امریکی نہیں سمجھتے اور انہوں نے ہماری کوئی تجویز بھی قبول نہیں کی اور وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں کہ بس اسامہ کو ہمارے حوالے کردو جو کہ ناممکن ہے۔

پابندیوں کی وجہ ثانیہ

دوسری بات جس کی بنیاد پر ہمیں ان ظالمانہ پابندیوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے وہ نشہ آور چیزوں کی کاشت ہے تو اس کے بارے میں انہوں نے ہم سے کہا کہ تم لوگ افغانستان میں پوست کی کاشت کررہے ہو اس سے ہیروئن بنا کر دوسرے ممالک سمگلنگ کرتے ہو یہ تباہ کن مواد ہے تو ہم نے جب اس بارے میں سوچا کہ ہمارے آس پاس کے پڑوسی ممالک جو مسلمانوں کے ملک ہیں وہ بھی اس سے متاثر ہورہے ہیں اور ہمارے ملک کے اندر عوام بھی اس سے متاثر ہورہے ہیں تو ہم نے اپنے سامنے یہ بات رکھی کہ جس نظام کو ہم لے کر آنا چاہتے ہیں وہ ایک ایسا نظام ہے جس میں کسی اور کو تکلیف دینے کی اجازت نہیں تو ہم نے ان پر مکمل پابندی لگائی اور افیون کی کاشت جو ستر سال سے وہاں جاری تھی وہ ہم نے بالکل ختم کردی، آج اس بات پر اقوام متحدہ اور امریکہ سمیت تمام کفریہ طاقتیں گواہ ہیں۔

آخری بات

اور آخری بات میں آپکے سامنے یہ عرض کروں گا کہ چونکہ مجھ سے پہلے میرے استاد محترم نے اس کے بارے میں تفصیلی بات کی ہے تو میں مختصر اور طائرانہ نظر اس پر ڈالتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمیں کہا جاتا ہے کہ طالبان صلح نہیں کرتے عجیب بات تو یہ ہے کہ ہم جس نظام کے قائل ہیں اس میں تو صلح ہی صلح ہے، میں تھوڑا سا آپ کو لئے چلتا ہوں پہلے والے حالات کی طرف کہ روس کے خلاف جب افغانستان میں جہاد شروع ہوا تو اس میں باہر کے لوگوں نے مختلف اغراض و مقاصد کیلئے تعاون کیا کہ حقوق انسانی کی وہاں پامالی ہورہی ہے ان کے حقوق کو تحفظ دیا جائے' مسلمانوں نے وہاں تعاون اسلئے کیا تھا کہ وہاں مسلمانوں پر ظلم ہورہا تھا تا کہ اس ظلم کی روک تھام ہو جائے

اور امریکہ نے جن اغراض و مقاصد پر وہاں تعاون کیا اس کے اغراض و مقاصد سب پر واضح ہیں۔

میں اس بارے میں دو باتیں بتلاتا ہوں ایک تو وہ ہے کہ ویت نام میں امریکہ کو جو عبرت ناک شکست ہوئی اس کا بدلہ لینے کیلئے اس نے افغانستان کی سرزمین کا انتخاب کیا اور دوسری یہ کہ روس کی جو طاقت ابھری تھی اور وہ دنیا پر چھانے کیلئے بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی اس کو روکنے کیلئے اس نے افغانستان کے ساتھ تعاون کیا تھا۔اس وقت جب یہ لوگ افغانستان میں آئے بظاہر یہ لوگ ہمارے بڑے ہمدرد بنے بیٹھے تھے لیکن ان کی منزل مقصود کا ہمیں پتہ نہیں تھا ،اس وقت جب یہ بظاہر ہمارے ساتھ ہمدردی کررہے تھے اور ہم بھی یہ سوچ رہے تھے کہ یہ روس کو شکست دینے کیلئے آئے ہیں لیکن جب روس کو شکست ہوگئی تو انہوں نے اپنا رخ یکدم تبدیل کردیا وہ پہلے جس جہاد کو رحمت کہا کرتے تھے اور وہ لوگ جو جہاد میں لڑتے تھے ۔ان کو مجاہد اعظم کہا کرتے تھے اب اس جہاد کے رخ کو تبدیل کر کے دہشت گردی کے نام سے دنیا میں متعارف کرانے لگے اور ایک ایسی صورت میں دنیا والوں سے اس کا تعارف کروایا کہ جہاد آبادیوں کو اجاڑنے' لوگوں کو قتل کرنے' دنیا میں فساد کو برپا کرنے کا نام ہے، اور ان چیزوں کو ایسی صورت میں انہوں نے دوام دیا کہ سولہ تنظیمیں انہوں نے بنائی اور ہر تنظیم کو انہوں نے خوب اسلحہ دیا اور ہر ایک کی پشت پناہی ایسے طریقے سے کی کہ آج وہ تنظیمیں ان ہی کی بولی بول رہے ہیں۔

کچھ سال نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالی نے روس کو عبرتناک شکست دی اور کچھ عرصہ بعد ایک ایسی لڑائی اور جھگڑے نے جنم لیا کہ اس نے سارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لیا میں اس دردناک حالات سے آپ کو آگاہ کرتا چلوں تو ایسی صورت بن

گئی کہ شریف آدمی اپنے گھر والی کے ساتھ ایک میل تک سفر نہیں کرسکتا تھا اپنے حسین بچوں کو گھر سے باہر نہیں لے جاسکتا تھا، ظلم وزیادتی کا یہ عالم اس حد تک پہنچ گیا کہ ایک ایک رات میں دو دو سو بوڑھے جوان اور عورتیں قتل کی گئیں۔ ان حالات کو سدھارنے کیلئے بظاہر اقوام متحدہ اور دیگر اسلامی ممالک نے بھی بہت کوششیں کی لیکن جوں جوں وہ کوشش کررہے تھے، بیماری بڑھتی گئی، صورت یہ بن گئی کہ جتنی قومیں یہاں آباد تھیں وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگیں اور وہ قوموں کے جھگڑے اب بستیوں میں آگئے بستیوں سے گھروں کو منتقل ہوگئے ، پڑوس پڑوسی کا دشمن اور رشتہ دار رشتہ دار کا دشمن بن گیا یہ اس بنیاد پر کہ اس تنظیموں نے ہمارے گھروں کو بھی تقسیم کردیا، جب اس قسم کے سخت حالات افغانستان میں بن گئے تو ان حالات میں ہماری ذمہ داری تھی کہ ہم لوگوں کو امن فراہم کریں اور لوگوں کو صحیح تحفظ اور چین میسر ہو اور اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوجائے۔

اس کیلئے ہم نے اللہ کے نام پر پیش قدمی کی اور آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ وہ دشمنی اللہ نے ختم کردی وہ عدوات ختم کردی وہ رقابتیں اب آپس میں الفتوں میں بدل گئی ایک امن وامان اور بہترین معاشرہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہاں فراہم فرمایا آیا اگر ایسے صورت میں اقوام متحدہ پھر اپنے پرانے چہرے میں ایک نیا لبادہ لے کر ہمیں کہہ رہی ہے کہ تم ایسا کرو کہ وہاں امن وامان قائم ہوجائے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہم نے کیا کیا یہ امن وامان نہیں ہے اور جو کچھ ہم کررہے ہیں کیا امن و امان کی بقاء کیلئے اس میں کچھ کمی ہے؟ کہ آپ کی بات مان کر وہاں صلح کے لئے کوئی کام کرے۔

ان ساری طاغوتی طاقتوں کا ایک ہی مقصد ہے وہ یہ ہے کہ کس طرح

افغانستان سے اسلام کو ختم کیا جائے اس لئے کہ افغانستان میں جب اسلام کی بقاء ہو تو یہ پھیل جائے گا اور جب یہ پھیلنا شروع ہو جائے گا تو اسلام کے پھیلنے میں امریکہ اپنے سپر طاقت کے خاتمہ کو دیکھتا ہے اسی لئے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسلام میں امن ہے، اخوت ہے، اسلام ایک ایسا نظام ہے جس میں تمام لوگ امن سے رہ سکتے ہیں اگر افغانستان میں اسلام کو بقاً مل گئی تو پوری دنیا میں اسلام عام ہو جائیگا اس خطرے کو بھانپتے ہوئے اس کے لئے عربوں وغیرہ کو بھی استعمال کرر ہے ہیں، اس کے تدارک کیلئے ہمیں نئی نوجوان نسل کی ضرورت ہے' ان کے جذبات اور تائید کی ضرورت ہے اگر یہ کفر یہ طاقتیں اسلام کے لئے سدراہ بننے کی کوشش کریں تو آپ بھی اپنے سینوں کو اس کی حفاظت کے لئے پیش کریں اور اگر آپ کی زبان کی ضرورت ہو تو اپنی زبان سے اس کی حفاظت کریں اور کہیں اگر قلم کی ضرورت ہو تو قلم سے ان کی سازشوں اور پروپیگنڈوں کو ناکام بنائیں۔ وما علینا الی البلاغ

ضبط وترتیب: محمد عارف حکیم
(شریک شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء دارالعلوم حقانیہ)

خطاب

مولانا حفیظ اللہ حقانی صاحب

تعارف

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قابل فاضل و سیکرٹری خارجہ اسلامی امارت افغانستان

طالبان کے متعلق یورپ کے بے بنیاد اور من گھڑت الزمات

مورخہ ۱۹ اکتوبر کو افغانستان کے سیکرٹری خارجہ مولانا حفیظ اللہ حقانی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تو انہوں نے قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے ان کے رہائش گاہ پر تفصیلی ملاقات کی، بعد میں جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب بھی فرمایا ،جسے شامل خطبات کیا جارہاہے...... (س)

کمیونسٹوں کے خلاف علماء کا فتویٰ جہاد

جب افغانستان پر کمیونسٹوں اور ملحدین نے قبضہ کیا تو افغانستان اور پاکستان کے علماء نے ان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور نتیجہ میں ۱۶ لاکھ علماء، طلباء اور مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور یہ قربانی صرف اسی لیے دیا کہ یہاں افغانستان میں اسلامی نظام نافذ ہو جائے لیکن جب افغانستان سے روس نکل گیا تو ہم خوش تھے کہ ہمارا مقصد اب پورا ہو جائے گا اور اسلامی نظام نافذ ہوگا۔

آپس کی لڑائی

مجاہدین کی حکومت بنی تو کابل پہنچتے ہی ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہو گئے، پانچ سال تک آپس میں لڑتے رہے، بہت سے علماء نے صلح کی کوشش کی لیکن کوئی کامیاب نہ ہوسکا، علماء اور طلباء نے جب دیکھا کہ ملک ایک بار پھر تباہی کی طرف جارہا ہے تو طالبان نے اللہ کا نام لے کر اٹھے اور ان ظالموں کے خلاف جہاد شروع کیا الحمدللہ قلیل عرصہ میں ۹۵ فیصد افغانستان پر قابض ہو گئے۔

طالبان کا ہدف اور مقصد

طالبان کا ہدف اور مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ افغانستان میں عملی طور پر اسلامی نظام نافذ ہو جائے اور اس نظام کی نفاذ کیلئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے کیونکہ یہی ایک نظام ہے جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے، اسلام ایک جامع نظام ہے، دنیا کا کوئی نظام اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے، طالبان نے ایسا مثالی امن قائم کیا ہے جس کا پوری دنیا میں نظیر نہیں ملتا، یورپ کا الزام بے بنیاد اور من گھڑت ہے کہ طالبان تعمیر نو پر توجہ نہیں دیتے ہیں اور نہ کیا ہے حالانکہ تھوڑے سے عرصہ میں طالبان نے تمام صوبوں میں تعمیری کام شروع کیے ہیں، یونیورسٹیاں فعال کیے ہیں سڑکوں پر کام شروع ہے باوجود اس کے کہ طالبان مختلف محاذوں پر جنگ میں مصروف ہیں، یہود و ہنود دنیا کے کسی کونے میں اسلام کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں، ان کو طالبان سے کوئی خطرہ نہیں ہے وہ اسلام سے خائف ہیں۔ طالبان کا جرم بھی یہی ہے کہ انہوں نے افغانستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ کیا ہے۔

قوم پرستی کی آگ کو طالبان نے بجھا دیا

طالبان نے قوم پرستی کی آگ ہمیشہ کیلئے دفنا دیا اور امن قائم کیا ہے، اقوام متحدہ کے تمام شرائط پورے کیے ہیں لیکن اسکے باوجود طالبان حکومت کو تسلیم نہیں کیا جاتا ہے، طالبان نے عورتوں کو وہ تمام حقوق دیے ہیں جو اسلام نے دیے ہیں۔

مداخلت کی صورت میں منہ توڑ جواب

طالبان کے کوئی توسیعی اور جارحانہ عزائم نہیں ہیں لیکن اگر کسی نے کوئی ناپاک جسارت کی تو طالبان منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ایران کے متعلق انہوں نے کہا کہ ایران اپنے پڑوس میں روس سے سبق سیکھ لیں، ایران ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے کیونکہ افغانستان پہلے سے کھنڈر بنا ہوا ہے نقصان ایران کا ہوگا کہ ان کے پررونق شہر تباہ ہوں گے۔

خطبات

محترم جناب زیلم خان صاحب

سابق صدر چیچنیا

تعارف

سلیم خان عبدہ المعروف بہ زیلم خان، چیچنیا کے اہم لکھاری اور شاعر تقریباً ۱۵ کتابوں کے مصنف اور سیاسی بصیرت رکھنے والی شخصیت، جمہوریہ چیچنیا کے صدر بھی رہ چکے ہیں، ۱۳رفروری ۲۰۰۴ء کو اُن ہی کی کار میں نصب شدہ بم پھٹنے سے شہید کر دیئے گئے۔

جہاد شیشان اور جہاد افغانستان میں چیچن اور افغانیوں کا کردار

سابق صدر چیچنیا محترم جناب زیلم خان شہیدؒ کی آمد

ابتدائی کلمات حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم عالیہ

۴فروری ۲۰۰۰ء کو چیچنیا کے سابق صدر زیلم خان دارالعلوم تشریف لائے ان کی آمدرات کو ملی اور چنانچہ صبح طلباء دارالعلوم اور عوام کی کثیر تعداد آپ کے استقبال کیلئے سڑک پر نکل آئی۔ محترم زیلم خان نے دارالعلوم حقانیہ کے وسیع وعریض ایوان شریعت ہال میں علماء وطلباء سے خطاب بھی فرمایا اور اس تقریب میں مولانا سمیع الحق صاحب کا استقبالیہ خطاب اور آخر میں جناب زیلم خان صاحب کا خطاب شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

خیر مقدمی کلمات

چیچنیا حکومت کے سابق صدر جناب زیلم خان صاحب، چیچنیا کے صدر مسقدوف کے نمائندہ اور اُن کے ساتھی اس علمی اور جہادی مرکز دارالعلوم حقانیہ کے تمام

طلباء کرام اور اساتذہ و معاونین اور ہزاروں کی تعداد میں علماء اور طلباء جو دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ وابستہ ہے اُن کی طرف سے دل کی گہرائیوں کیساتھ ان مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہیں ہمارے پاس ایسے الفاظ، ایسے کلمات و تعبیرات نہیں ہیں جس سے ہم اپنے جذبات کی تعبیر کرسکیں، یہ ہم سب کیلئے انتہائی خوشی کی بات ہے کہ ایک عظیم قوم جنہوں نے تاریخ میں ایک ایسا باب رقم کیا ہے جس کے ذریعے سے ہمیشہ کیلئے اُمت مسلمہ کی تاریخ روشن رہے گی، اور عالم اسلام افتخار کرے گا وہ شیشان کی عظیم مجاہد قوم ہے اور اللہ اکبر کے عظیم نعرے کا جواب دنیا کی بڑی سے بڑی قوم کے پاس نہیں ہے۔

مجاہد کے گھوڑے کی گرد کا اجر

ایک مجاہد کے گھوڑے کا غبار جس شخص پر لگ جائے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص پر جہنم حرام اور جنت واجب کر دیتا ہے جہاد اور مجاہد ایک عظیم طاقت ہیں مجاہد کے گھوڑے کا بول و براز بھی اللہ کے نظر میں مشک و عنبر سے زیادہ محبوب ہے یہ ایسی عجیب غیور قوم ہے جن کی تاریخ سے کوئی مردِ مومن ناواقف نہیں روس کے آنے سے پہلے جتنے بھی اقوام گزر چکے ہیں انھوں نے اس قوم پر ظلم و جبر کے پہاڑ ڈھائے اُس وقت سے یہ قوم جہاد کے میدان میں اُتری ہے اور اُس وقت سے امام شاملؒ نے علم جہاد بلند کیا جہادِ شیشان اور جہادِ افغانستان دونوں عظیم ترین جہاد ہیں، بیس پچیس سال سے یہ قوم میدانِ جہاد میں کھڑی ہے، انھوں نے سپر پاور کو تہس نہس کر دیا اور ان اسلامی ریاستوں کی آزادی کا بنیادی حصہ جہادِ افغانستان ہیں یہ جہاد تقریباً بیس پچیس سال پر محیط ہیں لیکن جہاد شیشان کے تقریبا ڈھائی سو سال پورے ہو چکے ہیں دو ڈھائی سو سال سے یہ قوم میدانِ جہاد میں مضبوطی سے کھڑی ہے اور مختلف طریقوں سے اس کو دبایا جاتا ہے اور یہ پھر کھڑی ہو جاتی ہے، چاہے روس ہو یا کوئی دوسری کمیونسٹ طاقتیں، غرض جو کوئی بھی ہو

اس غیور قوم نے سرخم نہیں کیا اور آج تک میدان جہاد میں تکبیر کے نعرے بلند کر رہے ہیں روس دو تین ماہ سے کہہ رہا ہے کہ ہم گروزنی کو چوبیں گھنٹے میں قبضہ کر لینگے اور کتنے سو حملے ایک ایک دن میں کرتے ہیں جہازوں کے ذریعے، ٹینکوں کے ذریعے سے، دن رات، لیکن اُن کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل وخوار کر دیا تین ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا لیکن وہ قبضہ نہ کر سکے، ان مجاہدین کی زبردست حکمت عملی کی وجہ سے۔

چیچن قوم کی تاریخ

اس قوم کی تاریخ یہ ہے کہ ابتداء سے یہ قوم دشمن کو موقع دیتے ہیں پہلے کر ہوتا ہے اور پھر فر ہوتا ہے پہلے سخت حملہ کرتے ہیں اور جب حالات سے مجبور ہو جاتے ہیں تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں جیسے کوئی شخص شکار کو گھات کی جگہ پر لے آتا ہے اب بھی یہ گروزنی سے نکل چکے ہیں یہ شکست نہیں اور نہ ہی گروزنی کا سقوط ہے بلکہ ان کی اپنی حکمت عملی یہ ہے کہ ہم پہاڑوں کی طرف نکل جائیں اس لئے کہ بے گناہ عورتیں بچے اور ضعیف العمر لوگ تباہ ہو رہے ہیں یہ وہی بے غیرت روس ہے جس کو افغانستان میں ذلت کا سامنا کرنا پڑا، اور دریائے آمو سے جب اُن کا آخری جرنیل بھاگ رہا تھا تو اُس نے وہاں تقریر کی تھی تقریر میں کہا کہ میں اپنی قوم کو وصیت کرتا ہوں کہ افغانستان کو کبھی بھی میلی آنکھ سے نہ دیکھے لیکن روس نے اس کی وصیت کو بھی پس پشت ڈال دیا افغانستان میں شکست کھانے کے بعد روس کو حیاء کرنی چاہیے تھی اور جو ذلت ورسوائی اس نے اٹھائی تھی اور اس کو یہ اقدام نہیں کرنا چاہئے تھا یہ کافر، ہمیں اور آپ کو کس قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے، پورا کفر ایک ہو چکا ہیں یہ پہلا موقع ہے کہ روس، امریکہ، یہود، نصاریٰ اور ہندو سب دو ملکوں کے خلاف ایک ہو چکے ہیں، عراق کے بارے میں بھی اختلاف ہیں، الجزائر کے بارے میں بھی اختلاف ہیں، لیکن افغانستان اور شیشان کے

بارے میں روس اور امریکہ علی الاعلان ایک ہے روس کے صدر نے کہا ہے کہ ہم شیشان میں جو کچھ بھی کر رہے ہیں اُس میں ہمیں امریکہ کے صدر کلنٹن کی رضا شامل ہے وہ بے غیرت، بے حیاء انسانی حقوق کو پامال کرنے والا امریکہ، اُس نے اپنے مفادات کو مدنظر رکھ کر بنیادی حقوق تقسیم کیے ہیں اگر اُس کا ایک ایجنٹ یہاں پاکستان میں غدار اُس کے مفادات کا محافظ اگر اس کو اس سے اپنے مفادات نہ ملے، تو وہ طوفان کھڑا کر دیتا ہے، شور مچاتا ہے کہ جمہورت بحال کریں لیکن وہ بے حیاء امریکہ و کلنٹن شیشان کے بارے میں خاموش ہے۔

اقوام متحدہ ایک ایجنٹ ادارہ ہے

اقوام متحدہ ایک ایجنٹ ادارہ ہے وہ ایک حرف منہ سے نہیں نکلتا کہ آخر شیشان کے مسلمانوں کا گناہ کیا تھا؟ اور کیوں اس کو تباہ کر دیا گیا اور کیوں اپنے وطن سے بے دخل کر دیئے گئے؟ کیوں شہروں کے شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے؟ اور آپ دیکھتے ہونگے کہ کتنی حیاء دار خواتین بچوں سمیت اُن برفانی پہاڑوں میں پناہ لئے ہوئے ہوتے ہیں کہیں بھی ان کو پناہ میسر نہیں، لیکن امریکہ، اقوام متحدہ اور یورپ خاموش ہے ایک حرف بھی منہ سے نہیں نکالتے، ان کو دہشت گرد کہتے ہیں اور جو دہشت گرد ہے اور مسلمانوں کے قتل عام میں مصروف ہیں انسانی اقدار و پیانہ ان کے سامنے کچھ بھی نہیں، حالانکہ علی الاعلان بات ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کو جبراً آزادی سے روک رہی ہیں، ان کو غلامی پر مجبور کرنا چارہی ہے اصل دہشت گرد تو یہ ہے، دہشت گرد تو امریکہ اور یورپ ہے۔

حکومتوں کے نگران امریکی ایجنٹ

میرے بھائیو! ان حالات میں ایک بات واضح طور پر سامنے آچکی ہے کہ ہمیں نجات ان بڑی بڑی حکومتوں سے اور ان حکومتوں کے جو نگران ہے جو امریکہ

کے ایجنٹ ہیں وہ ہمیں نجات نہیں دلا سکتے ، بلکہ ہمارے نجات کا واحد راستہ ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے الجہاد ، الجہاد ، آج پورے کا پورا کفر ملت واحدہ بن چکا ہے اگر ہم اب بھی بیدار نہیں ہوئے یہ کتنا عظیم المیہ ہے کہ شیشان میں کتنا بڑا ظلم شروع ہے اور پورے عالم اسلام خاموش ہے ایک حکمران نے بھی آواز تک بلند نہیں کی، ایک حکمران کی بھی نیند خراب نہیں ہوئی ،مسلمان الحمدللہ بیدار ہے، ان میں درد ہے، احساس ہے اور تڑپ ہے اور جو حکمران مسلمانوں پر مسلط ہیں وہ امریکہ اور روس کے مفادات کے حامی ہے اور وہ آواز بلند نہیں کر سکتے ۔

او آئی سی کی خاموشی

مسلمان ممالک کی تنظیم (O-I-C) اس بارے میں بالکل خاموش ہے تو پھر اقوام متحدہ سے تو گلہ ہی کیا وہ لوگ بدقسمت ہے اور بے بصیرت ہے اور عقل سے عاری ہے جو اقوامِ متحدہ سے خیر کی امید لگائے رکھے ہیں اگر ہم نے یہ اُمیدیں امریکہ سے اور کلنٹن سے ہٹادی تو ہم آزاد ہو جائینگے ، کاش ! ہمارے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ ہم اس ناپاک کو پاکستان آنے سے روک سکتے ، ہم اس بات کو واضح کرنا چاہتے ہیں بحیثیت ایک جہادی مرکز جو کہ دارالعلوم حقانیہ ہے اور ایک قوم کی آواز ہے، علم اور دین ہر ایک کا یہ فتویٰ ہے اور ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ خبردار ! کلنٹن کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ نہ کیا جائے کلنٹن کو مسئلہ کشمیر میں ثالث نہ مانا جائے ۔

کلنٹن کو پاکستان نہ آنے دو

کلنٹن کو اس ملک میں آنے نہ دیا جائے یہ ہمارا مطالبہ ہے کہ یہ پلید پاکستان آنا چاہتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اس کے لئے پاکستان کے دروازے بند کردیئے جائے ، کیونکہ جب وہ یہاں آتا ہے تو ہمیں کچھ دینے کی غرض سے نہیں بلکہ کچھ لینے کی غرض

سے آتا ہے ہماری آزادی، ہماری حریت اور ہماری خودمختاری کو سلب کرنا چاہتا ہے ہم پرویز مشرف کو کہتے ہیں کہ میدان میں ایک عظیم سپاہی اور مجاہد کی مثل کھڑے ہو جاؤ، ہم دوسرے سیاستدانوں کے وجود اور سربراہی سے اس لئے راضی نہیں، کیونکہ وہ کلنٹن کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے، اور اب بے نظیر امریکہ کے پاؤں پکڑ کر منت کرتی ہے کہ آپ ہمارے ملک آئیں نواز شریف اسی غداری میں چلا گیا ہم جرنیلوں کے آنے سے ویسے خوش نہیں ہوتے ہم مارشل لاء اور فوجی قیادت کے قائل نہیں ہیں بلکہ ہمارا مقصد اس قیادت کے آنے میں یہ ہے کہ ہم یکسر سیاستدانوں کی غلامی سے آزاد ہو جائینگے تو ہم کہتے ہے کہ آپ قوم کے ساتھ غداری نہ کر بیٹھیں سخت ہو جاؤ، اور لا الہ الا اللہ کا مظاہر کرو ملا عمر حفظہ اللہ تعالیٰ سے اور اُسامہ بن لادن سے نصیحت حاصل کرو اگر آپ ان کی طرح بن گئے تو کفار اپنے گھر میں لرزیں گے چاہیے تو یہ تھا کہ ہم جہاد کیلئے شیشان پہنچ چکے ہوتے کیونکہ اسلام تمام قیودات وسرحدات کی بندش سے آزاد ہے اسلام جغرافیہ حدود کا قائل نہیں ہے۔

جہاد فرض عین کی صورت میں پڑوسیوں پر بھی فرض ہو جاتا ہے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہاں جہاد فرض ہو گیا تو اُس قوم پر جہاد فرض ہو جائے گا اگر یہ قوم مقابلے کے لئے کافی نہ ہو تو دوسرے قریبی ملک پر جہاد فرض ہو جائے گا جب گروزنی کا محاصرہ ختم ہو گیا تو پورے عالمِ اسلام پر جہاد فرض ہو گیا کیونکہ یہ اپنی طاقت آزما چکے ہیں کتنے ہزار افراد اس جنگ کی نظر ہو چکے ہیں آج ملت مسلمہ کے ہر ہر فرد پر جہاد فرض ہو چکا ہے اس صورت میں اذنِ عام ہوگا، بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر، اور شوہر بیوی کی اجازت کے بغیر، بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر نکلیں گے اور ایجنسیوں کے لوگوں نے ایسے عظیم لوگوں کو ہوٹلوں سے پکڑ پکڑ کر قید کر لیا اور اُن

کو مارا پیٹا، لعنت ہے ایسی ایجنسیوں پر کیونکہ انہوں نے عالم اسلام کا سر شرم سے نیچے کر دیا آج پرویز مشرف اس پر فقط معافی مانگ کر اپنے آپ کو بری نہ سمجھے بلکہ ہم پرویز مشرف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایجنسیوں کے جن اہلکاروں نے یہ قبیح فعل کیا ہے اُن کو گرفتار کیا جائے اور اُن کو پھانسی دی جائے اس کی تلافی صرف معافی اور محاصرت نہیں ہیں یہ آواز چیچنیا کے مسلمانوں کو پہنچ چکی ہے یہ ایجنسیاں مسلمان ممالک کو آپس میں لڑانے کا سب سے عظیم سبب بن رہی ہیں یہ ایجنسیاں آپ کو ختم کرنے کے در پے ہو چکی ہیں آپ اس سازش سے باہر آجائیں یہ امریکہ کے ایجنٹ اور اُس کے تنخواہ دار لوگ ہیں یہ نمک حرام آپ کو نہیں بچا سکتے یہ طالبان اور چٹائیوں پر سونے والے اور یہ بے قیمت لوگ، جب آپ کے پیچھے ہونگے تو امریکہ آپ کو کسی طرح سے نہیں ہٹا سکتا۔

جمہوریت پوری دنیا میں قتل عام کا سبب ہے

ہمیں جمہوریت نہیں چاہئے ہم جمہوریت پر لعنت بھیجتے ہیں یہ جمہوریت تو مسلمانوں کے قتل عام کا سبب بن چکی ہے آپ ہمارے سپاہ سالار اور ہم آپ کے سپاہی ہیں اور یہ اقوام متحدہ کے ایجنٹ ہیں ہم کشمیر کو آزاد کرینگے، جہاد کے ذریعے، انشاء اللہ ہم گروزنی کو پھر سے آزاد کرینگے اور انشاء اللہ ہم گروزنی میں اسلام کا جھنڈا لہرائیں گے اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم گروزنی میں اسلامی نظام قائم کرینگے، ایک دو سال ان سے ان سے تھوڑی سی تاخیر ہوئی امیر المؤمنین حضرت مولانا ملا عمر حفظہ اللہ تعالیٰ چیچنیا کے مسلمانوں سے واقف ہیں انہوں نے صدر مسقدوف کو پیغام بھیجا پہلے ذرا سی کوتاہی ہو چکی تھی لیکن اس مرتبہ وعدہ کریں کہ فوراً اللہ کا دین نافذ کرینگے اور اس کے بعد انشاء اللہ پاکستان میں بھی اسلام کا جھنڈا بلند ہوگا اور یہ سیاست اور جمہوریت سے پاک ہو جائے گا جیسے افغانستان سے تمام غداروں کا صفایا ہو گیا تھا اور اسی طرح جہاد کے

غدار یہاں پاکستان میں بھی موجود ہیں اور ہم اس بات سے خوش ہیں کہ دوتین دنوں سے جنرل پرویز مشرف بڑی تسلی بخش بیانات دے رہے ہیں خاص طور پر کشمیر کے حوالے سے، اور امریکہ کو صاف اور واضح الفاظ میں کہا ہے کہ جہاد اور دہشت گردی میں فرق کرو، نواز شریف اور شہباز شریف نے کہا ہے کہ یہ جہاد نہیں بلکہ دہشت گردی ہے اب پرویز مشرف نے کہا ہے کہ جہاد علیحدہ چیز ہے اور دہشت گردی علیحدہ چیز ہے اس جہاد کو کفار نے خود ہی اپنے اوپر مسلط کیا ہے اور اس کے کرنے پر مسلمانوں کو برانگیختہ کیا ہے، یہ جہاد امریکہ اور روس کی وجہ سے ہے یہ دہشت گردی نہیں ہے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اب جتنی بھی چھوٹی چھوٹی تنظیمیں ہیں اُن سب کو متحد ہونا چاہئے کیونکہ اب انشاء اللہ کشمیر کو جہاد کے ذریعے حاصل کرینگے، ہم جنرل کے ان نیک کلمات کا خیر مقدم کرتے ہیں اگر امریکہ کی کسی بھی بات کو مان لیا گیا تو یہ ملک وقوم اور بلکہ پورے ملک پاکستان کے ساتھ غداری ہوگی یہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے ساتھ غداری ہوگی اس لئے کہ پہلے مسلمانوں کے ساتھ اٹیم بم نہیں تھا ایٹم بم ایک اسلامی قوت پاکستان کو حاصل ہوگیا ہے اُس وقت امریکہ نے یہ ہنگامہ کھڑا کردیا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو روکا جائے خود امریکی سینٹ نے یہ بات مسترد کردی ہے کہ C.T.B.T پر معاہدہ نہیں کیا۔

سی۔ٹی۔بی۔ٹی، پر حکمرانوں سے دستخط نہ کرنے کا مطالبہ

میں آپ کا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ہم اپنے معزز مہمان کو زیادہ وقت دینے کی خواہش رکھتے ہیں ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ C.T.B.T پر قطعاً دستخط نہ کریں اور یہ اعلان کرے کہ یہ ایٹم بم صرف پاکستان کا نہیں، بلکہ یہ پوری اُمت مسلمہ اور عالم اسلام کا ہے اور اگر یہ معاہدہ ہوگیا تو فوج اور عوام کے درمیان نفرت کی فضاء پیدا ہوجائے گی خطرناک بات یہ ہے کہ اگر سیاستدان دستخط کرلیتے تو سیاستدانوں کو میدان

سے نکال دیا جاتا، مسترد کردیا جاتا، ووٹ کے ذریعے، مگر امریکہ فوج کے ذریعے یہ کام اس لئے کرنا چاہتی ہے کہ فوج کے ساتھ عوام کی نفرت پیدا ہوجائے، یہ واحد فوج ہے جس کو عالم اسلام کا محافظ تصور کیا جاتا ہے یہ واحد فوج ہے جو مجاہد فوج ہے اور ایمان، یقین، اور الجہاد ان کا نعرہ ہے اور اسلامی تشخص سے مزین ہے مصر کی فوج ایسی نہیں ہیں، شام کی ایسی نہیں، الجزائر کی ایسی نہیں، پاکستانی فوج کا ہر فوجی اپنے آپ کو اللہ کا فوج تصور کرتا ہے اور امریکہ اس امید پر ہے کہ میں اس عظیم فوج کو کمزور کروں یعنی ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتا ہے ایک ایٹم بم پر دستخط لینا چاہتا ہے اور دوسرا یہ کہ فوج اور پاکستانی عوام کے درمیان ایسی نفرت پیدا کرنا چاہتے ہے کہ کسی بھی صورت میں عوام فوج کو برداشت نہیں کر پائینگے پھر فوج کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا تو امریکہ کا مطلوب و مقصود پورا ہوجائے گا میدان خالی ہوگا تو یہ فوج کے ساتھ بھی غداری ہیں۔

پاکستانی حکومت چیچن مسلمانوں کی مدد کریں

دوسری بات ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان عملاً چیچنیا کے مسلمانوں کی امداد شروع کردے، اور اسی طرح بوسنیا کو، یا صومالیہ کو، یا کوسو، کی بھی امداد کریں، میں آپ سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم نے امریکہ کے اشارے پر اپنے فوج کو بھیجا تھا کہ نہیں؟

پاکستانی حکومت چیچنیا کی حکومت کو تسلیم کرے

تیسری بات یہ کہ جس طرح افغانستان میں ملا مجاہد عمر حفظہ اللہ تعالیٰ آزاد تھے، تو وہ سب کچھ کرسکتے ہیں تو انھوں نے چیچنیا کے تسلیم کرنے کا اعلان کردیا اور یہ اول سعادت ہے جو افغانستان کو حاصل ہوئی کہ اس نے چیچنیا کو تسلیم کردیا، تو ہم بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان بھی فوراً چیچنیا کو تسلیم کردے، دیکھئے! کتنا بڑا ظلم ہے کہ روس نے تمام سٹیٹس کو

آزادی دے دی ہے اور جہاں بھی مسلمانوں کی ریاستیں قائم ہیں یہ اُن کو آزادی نہیں دینا چاہتے بلکہ اُن کو ہمیشہ کے لئے غلام ومحکوم رکھنا چاہتے ہیں اور ہر حالت میں ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں جس کو اللہ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ نے تسلیم کرلیا ہے چاہے ہزار بار امریکہ اور یہود ونصاریٰ ان کو تسلیم نہ کرے افغانستان واحد اسلامی ملک ہے جس میں امن ہے، سکون ہے، استحکام ہے کیا ہوا کہ افغانستان کو امریکہ تسلیم نہیں کرتی امریکہ تسلیم کرنے سے یا امریکہ کے تسلیم نہ کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا تو ان کو بھی ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی آواز ہے، کفار ہزار بار تسلیم نہ کرے کوئی مسئلہ نہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

پاکستانی عوام اور حکمرانوں سے پر زور اپیل

سابق صدر شیشان محترم جناب زیلم خان شہید کا خطاب

آغاز سخن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته !

میں آپ سب کو ایک جہادی سلام پیش کرتا ہوں ، وہ جہادی سلام جو چیچنیا کی حکومت کی طرف سے ہے اور چیچن عوام کی طرف سے ہے اور خاص طور پر پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو سلام کہتا ہوں۔

چیچنیا کے جہاد کو پوری دنیا میں پھیلا دیا جائے

ہم نے جس جہاد کا آغاز کیا ہے یہ جہاد کا ایک معمولی سا حصہ ہے جو کہ چیچنیا میں جاری ہے یہ وہ جہاد ہے جس کا آغاز رسول اللہ ﷺ کے دور سے ہوا، جہاد قیامت تک جاری رہے گا اس جہاد میں افغانستان کے لوگوں نے بھی حصہ لیا ہے اور یہ جہاد افغانستان میں بھی جاری ہیں اور یہ جہاد کوسوو، بوسنیا، صومالیہ اور کشمیر میں بھی جاری ہیں ہمارے جہاد کا مقصد حکومت کا حاصل کرنا نہیں ہے اور نہ ہی علاقہ وغیرہ قبضہ کر لینا بلکہ

ہمارا مقصد اللہ کا قانون نافذ کرنا ہے چیچنیا کی سرزمین میں اور دنیا کے کونے کونے میں، اور یہی ہمارا مشن اور ہدف ہیں ہم یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ ہم صرف چیچنیا میں جہاد نہیں کرنا چاہتے بلکہ ہمارے جہاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ نے جو کلام نازل فرمایا ہے وہ عملی طور پر پوری دنیا میں نافذ ہوجائے ہم اس جہاد کو جاری رکھیں گے چاہے دنیا توجہ دے یا نہ دے، چاہے ہماری مدد کرے نہ کرے، ہمارا یہ جہاد انشاء اللہ جاری وساری رہے گا کیونکہ یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ کا قانون روز محشر تک رہے گا مجھے آپ کے ان نورانی چہروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہیں یہ بات مجھے پاکستان کے مسلمانوں میں بھی دکھائی دی اور افغانستان کے مسلمانوں میں بھی یہ بات مجھے دیکھنے کو ملی، دنیا کے تمام مسلمان ہمارے ساتھ جہاد چیچنیا میں شریک ہیں، لیکن میرا مطالبہ اُن اسلامی حکومتوں سے ہیں، جنہوں نے اپنے آپ کو بادشاہ بنایا ہے یا امیر بنایا ہے تو اُن کو چاہیے کہ اس جہاد کو تقویت دیں جس طرح سے عامۃ المسلمین کے دلوں میں اس کی خواہش اور محبت موجود ہے کہ جہاد کو تقویت دی جائے۔

چیچنیا کے مسلمانوں کے نام امیر المؤمنین کا پیغام

میں تقریباً پانچ چھ اسلامی ممالک کا سفر کرچکا ہوں اور میں اُن ممالک کے مسلمانوں سے کوئی ایسی تاثر نہیں لے کر آیا، جو تاثیر میں نے افغانستان کے غریب ملک کے مسلمانوں سے اور وہاں کے امیر المؤمنین مجاہد ملا محمد عمر حفظہ اللہ تعالیٰ سے لیکر آیا ہوں اور انھوں نے ہماری جس طرح امداد کی ہے، اُس طرح ہماری امداد کسی دوسرے اسلامی ملک نے نہیں کی ہیں جب میں نے چیچن مسلمانوں کا پیغام ملا محمد عمر کو دیا تو انھوں نے اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ ہم سے جتنا ہوسکتا ہے ہم آپ کی پوری حمایت کریں گے اور ہر پلیٹ فارم سے آپکی امداد جاری رکھیں گے اور آخری وقت تک آپکے ساتھ رہیں گے۔

امداد کی ضرورت اور چیچن مسلمان

جہاں تک امداد کی بات ہے تو آج چیچن مسلمانوں کو امداد کی بھی ضرورت ہے اسلحے کی پیسوں کی، غرض ہر اُس چیز کی ضرورت ہے جو جہاد میں استعمال ہوتی ہے میں آپ کے سامنے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نہ تو آپ سے پیسے مانگتے ہیں اور نہ ہی اسلحہ وغیرہ، لیکن ہم آپ سب سے ایک ہی گزارش کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ آپ چیچنیا کے مسلمانوں کو ایک آزاد مملکت تسلیم کرلیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بات کے لئے ہمارے آباؤ اجداد نے قربانیاں دی ہیں اور ہمارے بچوں نے قربانیاں دی ہیں کیونکہ ہم چار سو سال سے اس ہدف کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔

چیچنیا کی آزادی کو پاکستانی حکومت تسلیم کریں

ہمیں روس جیسے بدنام اور ناپاک ملک سے آزادی حاصل ہو جائے اور ہم اپنی علیحدہ مملکت بنالیں آج ہم اس بات کے انتظار میں ہیں کہ پاکستان کی حکومت اور دوسری اسلامی حکومتیں ہماری آزادی کو تسلیم کرلیں اگر پاکستان چیچنیا کی آزادی کو تسلیم کرلے تو سب سے پہلے عیسائیت کی پرچار کرنے والی قومیں پاکستان کی مخالفت کرینگی ہمیں معلوم ہیں کہ امریکہ اور دوسری مغربی ممالک ہر طرح سے پاکستان پر دباؤ ڈال رہی ہیں کہ کسی طرح سے بھی چیچنیا کو تسلیم نہ کرے کیونکہ ہم جب افغانستان گئے اور انھوں نے چیچنیا کی آزادی کو تسلیم کیا تو اس کے بعد امریکہ سے ایک خاص وفد آیا اور آکر دھمکی دی کہ کہیں آپ افغانوں کی طرح چیچنیا کی آزادی کو تسلیم نہ کریں روس اور اُس کے وزیر خارجہ اور وہاں کے اخباروں میں یہ بات واضح طور سے شائع ہو رہی ہے کہ پاکستان نے کیوں زیلم خان کو جگہ دی ہے اور ان کو لوگوں سے ملاقات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

پاکستان کے امراء سے اپیل

میں پاکستان اور اُن امراء سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جولوگ چیچنیا کی آزادی کو تسلیم نہیں کرتے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بجائے روس اورامریکہ سے ڈرتے ہیں اور جو شخص اللہ کے ماسوا سے ڈرتا ہے وہ شرک میں مبتلا ہے اور یہ شخص مشرک ہیں جو شخص فقط زبان سے اپنے مسلمان ہونے کا اعتراف کرتا ہو اور عملی طور پر وہ اسلام سے دور ہے اُس کے عادات واطوار وغیرہ اسلام کے علاوہ ہیں تو یہ شخص حقیقت میں مسلمان نہیں۔

عالم اسلام کے سربراہوں سے اپیل

میں اسلامی دنیا کے تمام سربراہان سے کہنا چاہتا ہوں اور پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آیا آپ کا خدا امریکہ ہے؟ روس ہے یا اللہ پاک ہے؟ مصائب اور مشکلات یہ سب کچھ اللہ رب العزت کے جانب سے آتے ہیں کہ انسان کی تقدیر لکھی جاچکی ہے انسان کو ان سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے کہ اگر میں نے یہ فلاں فلاں عمل کیا تو میں کسی بڑی مصیبت میں پھنس جاؤنگا تمام کی تمام تکالیف اللہ رب العزت کی جانب سے آتے ہیں اور ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ کے ماسوا کسی دوسرے پر توکل نہ کرے اگر کوئی شخص اللہ کے ماسوا پر توکل کرتا ہے اور اس کے پاس بڑے بڑے ایٹمی ہتھیار کیوں نہ ہو لیکن وہ دنیا میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتا اور اصل کامیابی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے اور فقط اُسی ہی کی ذات سے ڈرا جائے ہماری بڑی مصیبت یہی ہے کہ ہماری جتنی بھی عوام ہیں اسلامی ممالک میں، وہ سب کے سب صحیح مسلمان ہے دین کی تبلیغ کرنی چاہیے اور پوری زندگی میں اُس پر عمل کرنا چاہیے لیکن جتنی بھی حکومتیں ہے سب کے سب شرک میں مبتلا ہیں۔

جمہوریت کی طرف مغرب کی دعوت

مغربی ممالک ہمیں اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی حکومتیں جمہوری طور سے چلائیں اور وہ اپنے تمام تر وسائل استعمال کرتے ہیں تاکہ ہمیں جمہوریت کی راہ پر گامزن کرسکے اور ہم میں جمہوریت کا علم منتقل کرسکے لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا راستہ خود منتخب کرلے اور اسلامی حکومتیں اور اسلامی قانون خود نافذ کرلیں اور میں آپ سے یہ کہنا چاہونگا کہ جمہوریت کیا ہیں؟

جمہوریت کی حقیقت

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مغرب ڈیموکراسی (جمہوریت) کا جو نعرہ لگاتا ہے یہ ایک بہترین پردہ ہے اور ایک بہترین پناہ ہے جو مغرب کو ملا ہے اسی کے ذریعے وہ مسلمانوں کے وسائل استعمال کرتا ہے مسلمانوں کے خلاف، اور انھیں جس قسم کا نقصان بھی پہنچاتے ہیں اسی پردہ کے ذریعے سے پہنچاتے ہیں ڈیموکراسی (جمہوریت) ایک بہترین پردہ ہیں جو مغربی ممالک نے اپنی بقاء وتحفظ کے لئے بنایا ہے آپ کو اس کا علم ہوگا کہ روس میں بھی جمہوریت ہے، امریکہ میں بھی جمہوریت ہے اور دوسری مغربی ممالک میں بھی جمہوریت ہے اگر وہاں جاکر عیسائیت کے خلاف کوئی بات کہہ دے تو معلوم ہوجائے گا کہ وہاں کتنی جمہوریت ہے؟ یہ جمہوریت صرف مسلمان ممالک کے لئے چاہتے ہیں جہاں لوگ حکومت کے خلاف کسی قسم کی کوئی بات نہیں کرسکتے۔

جمہوریت اسلام کی بیخ کنی کا ذریعہ

یہ انتہائی بہترین قسم کا نام ہے جوکہ مغربی ممالک کی تخلیق کردہ ہیں اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کو ہر ممکن طریقے سے نقصان پہنچایا جائے اور اسلام کے خلاف

جارحیت کرے اور اسلام کی نشو ونما کو روک سکے جن ممالک میں جمہوریت کے نام سے تحریکیں جاری ہیں ان سب کا مقصد مسلمانوں کو عیسائیت کی راہ پر چلانا ہے اور اس جاہلیت کی طرف لے جانا چاہتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور سے پہلے تھی اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کو نیست ونابود کر دیا جائے لیکن بدقسمتی سے ہم خود اسلام کو کمزور کر رہے ہیں دنیا کے جتنے بھی ممالک ہیں چاہے وہ آزاد ہو یا غیر آزاد اُن کو چاہئے کہ اپنی علیحدہ اسلامی حکومتیں قائم کرلیں میں نے پاکستان آنے کے لئے تقریباً دو ماہ کی مسلسل کوشش کی، تاکہ میں پاکستان آؤں، تو جب ایک ملک اسلامی ملک ہے تو کسی مسلمان کو وہاں جانے کے لئے اجازت نامے کی کیا ضرورت ہے؟ آج اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان ملک جانا چاہتا ہے تو وہ مسلمان ملک پہلے امریکہ اور روس سے اجازت مانگتا ہے اگر اجازت مل جائے تو وہ مسلمان، دوسرے مسلمان ملک میں داخل ہو سکے گا ورنہ نہیں اس حالت میں ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہ کہیں، بلکہ ہم اپنے آپ کو روسی کہیں، یا اپنے آپ کو امریکی کہیں، اس لئے کہ مسلمان اللہ سے پوچھتا ہے اور اسی کی ذات کے احکامات کا پابند ہوتا ہے اور وہ صرف اللہ کے قانون پر عمل کرتا ہے اللہ رب العزت کا حکم ہے اور فرمان ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے فیصلے اللہ کے قانون پر کرے اور جو لوگ اپنے فیصلے اللہ کے قانون پر نہیں کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہیں تمام مسلم ممالک کو دیکھ لیں کوئی بھی ملک ایسا نہیں جس میں اللہ کا قانون ہو بلکہ اللہ کے قانون کی بجائے وہاں پر یا تو امریکہ کا قانون ہے یا روس کا، یا کوئی دوسری مغربی طاقت کا قانون ہے۔

مسلم ممالک اور مغربی قوانین

آج اسلامی ممالک میں تمام فیصلے مغربی قانون کے مطابق ہو رہے ہیں کوئی

ایک فیصلہ بھی اللہ کے قانون کے مطابق نہیں اس کے برعکس اسلام تو پورا ایک مکمل نظامِ حیات ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں کسی قسم کی اختلاف پیدا نہ کرے جہاد کی مختلف صورتیں ہیں جہاد کی ایک قسم یہ ہے جو میدان میں نکل کر اسلحہ کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے اور ایک قسم یہ ہے کہ جو کتاب وقلم کے ذریعہ سے مساجد ومدارس میں دیا جاتا ہے جو حصولِ علم کا راستہ ہے تو جو لوگ علم حاصل کررہے ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اُن لوگوں کو نفی کردے جو اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے میدان کارزار میں جاکر اسلحہ کے ساتھ لڑرہے ہیں اور وہ لوگ جو میدان میں اسلحہ کے ذریعے سے جہاد میں مصروف ہے یہ اُن طالب علموں کے جہاد کی نفی نہ کردے جو مدارس میں علم دین حاصل کررہے ہیں۔

جہاد کی کئی قسمیں

جہاد کی کئی قسمیں ہیں جہاد صرف یہ نہیں کہ اسلحہ اٹھا کر دشمنان دین کیساتھ جنگ کیا جائے بلکہ زندگی کا ہر مرحلہ جو دین کے احکامات کے موافق ہو وہ سب جہاد ہیں پس ہمیں چاہیے کہ ہماری پوری زندگی اسلامی قانون کے مطابق ہو جہاد کی بہت سی صورتیں ہیں ہمیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہے کہ جہاد کے ایک پہلو کو اُٹھالیں اور دوسرے پہلو کی نفی کردیں جہاد یہ بھی ہے کہ میدان جنگ میں اسلحہ کے ذریعے لڑے، جہاد یہ بھی ہے کہ اقتصادی طور پر مدد کی جائے، اور جہاد یہ بھی ہے کہ جو طالب علم مدارس میں بیٹھ کر علم دین حاصل کررہے ہیں یہ بھی جہاد ہے، اور اس کے علاوہ بھی جہاد کی کئی اقسام ہیں تو ہمیں بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کی نفی وتردید کریں چاہے کہ ایک دوسرے کی تائید کریں اور ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں۔

جہاد کی تیاری

ہمیں چاہے کہ ہم مسلسل جہاد کی تیاری میں رہیں چاہے وہ جہاد اسلحہ کے ذریعے ہو، یا اقتصاد کے ذریعہ سے ہو، یا علم کے ذریعہ سے، جو لوگ میدان جہاد میں

مصروف ہیں وہ تو صحیح ہے لیکن جو بھی ان کے علاوہ ہیں اُن کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے میدان میں جہاد کی تیاریاں شروع کردے مجھے کل معلوم ہوا کہ کشمیر میں مختلف جہادی گروپ کام کررہے ہیں مجھے افسوس ہوا کہ آخر کیوں مسلمان متفرق ہوچکے ہیں؟ ان کو چاہئے کہ ایک پلیٹ فارم سے ایک قیادت کے تحت کام کرے اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہے۔

کشمیری مجاہدین

اگر کشمیر کے مجاہدین صرف اور صرف اللہ کیلئے ،اور اللہ کے نام کیلئے جہاد کررہے ہیں تو میں اُن کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ ایک قیادت کے تحت جمع ہوجائے اور اللہ کے نام کیلئے جہاد کو جاری رکھے میں جب پاکستان پہنچا،تو ہر جگہ مجھے خوش آمدید کہا گیا میں جب کراچی گیا تو وہاں پر میرا خوب استقبال کیا گیا اور اسی طرح پشاور اور آج یہاں پر آپ کے ساتھ اور جب میں اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھا تو ایک چھوٹے سے بچے نے مجھے امداد کے طور پر کچھ رقم پیش کی اور اس بچے نے تین کلونے کی کاریں مجھے دیں اور ساتھ یہ بھی کہا کہ آپ اپنے ساتھ لے جائیں تا کہ اس کے ساتھ مجاہدین جہاد کریں گے۔

پاکستان کی اسلامی جماعتوں میں اختلافات

جب میں پاکستان آیا تو میں نے اس بات کو محسوس کیا کہ یہاں بھی اسلامی جماعتوں (تنظیموں) کے درمیان کافی اختلافات پائے جاتے ہیں تو اس چیز کو ختم کرنا ہوگا کیونکہ مغرب کی کوشش یہ ہے کہ مسلمانوں کے مابین اختلافات پیدا ہوں اور ان کو آپس میں تقسیم کیا جائے اور وہ اس سے اپنے مفادات حاصل کرلیں اکثر اوقات ایسی

جماعتوں سے ایسی غلطیاں ہوجاتی ہے جو بعد میں بڑے بڑے اختلافات کا بنیاد بن جاتے ہیں تو ان تمام چیزوں سے بچنا چاہیے۔

اتحاد کی ضرورت

ہم تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ ہم سب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائے اتحاد واتفاق قائم کرے جب تک ہم آپس میں اتفاق واتحاد نہ کرلے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ خلافت کا نظام رائج ہوجائے یا خلافت کے نام سے ہم اسلامی حکومت بنالیں امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ تعالیٰ کو میں دیکھ رہا ہوں کہ صرف اور صرف وہ خلافت کے راستے پر ہیں خلافت وہ ہے جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل سے ملی ہیں جب کبھی بھی ہم میں خلافت قائم ہوگئی نہ تو کشمیر کا مسئلہ باقی رہ جائے گا، نہ ہی فلسطین کا نہ ہی بوسنیا کا اور نہ ہی وہ جو آج کل تکلیف میں مبتلا ہے خلافت ہر مسلمان کی دفاع کرے گی اور اس کو مضبوط کریں گی یہ وہ واحد راستہ ہے جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دکھایا ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

استاذ سید عبداللہ نوری صاحب

تعارف

سینٹرل ایشیاء کی ریاست تاجکستان کی تنظیم حرکہ نہضۃ اسلامی کے رہنما و دینی سکالر

سنٹرل ایشیاء کے نوآزاد مسلم ریاست تاجکستان میں غلبۂ دین اور بیداریٔ ملت کی لہر

تاجکستان کے عظیم اسلامی رہنما اور نہضت اسلامی تاجکستان کے اپوزیشن لیڈر استاذ سید عبداللہ نوری کی جامعہ حقانیہ میں تشریف آوری اور طلبہ دارالعلوم سے خطاب

۲۷ راکتوبر ۱۹۹۴ء تاجکستان کے عظیم اسلامی رہنما نہضت اسلامی کے اپوزیشن لیڈر استاد سید عبداللہ نوری جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے کمیونزم کے جبرو استبداد کے زمانۂ عروج میں جب روس نہیں ٹوٹا تھا موصوف نے اسلامی تحریک و جہاد کے سلسلہ میں حکومت کے مظالم کے خلاف جہاد کیا روسی نظام کے مقابلہ میں شب و روز کام کیا اسلامی تحریکوں پر پابندی کے باوجود وہ اپنے کام کو آگے بڑھاتے رہے، روس کی شکست وریخت کے بعد موصوف نے اسلامی نظام کے قیام کے لئے جدو جہد کا آغاز کیا وہاں پر مختلف دینی گروپوں اور جماعتوں نے جب مشترکہ پلیٹ پر کام کرنے اور وہاں کے فرسودہ نظام کے خلاف ایک منظم تحریک چلانے کا فیصلہ کیا تو سب نے اپنی اپنی قیادت وامارت سے دستبردار ہو کر سید عبداللہ نوری کو نہضت اسلامی کا امیر مقرر کیا اقوام متحدہ کی تحریک پر تاجکستان

حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مصالحت اور مذاکرات کے سلسلہ میں وہ پاکستان تشریف لائے تھے ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ جامعہ حقانیہ کا معائنہ کریں اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے بھی ملاقات کر کے تحریک جہاد اور نہضت اسلامی کے سلسلہ میں باہمی تعاون اور ارتباط کے استحکام کے سلسلہ میں مذاکرات کریں چنانچہ موصوف وقت نکال کر اپنے وفد کے ہمراہ ۲۷/اکتوبر کو جامعہ حقانیہ تشریف لائے ، دارالعلوم کے تمام شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا تاجکستانی طلبہ کے ہاسٹل (احاطۂ ماوراء النہر) میں پہنچے تو تاجکستانی طلبہ کی والہانہ عقیدت، جذبۂ جہاد، دارالعلوم کی جانب سے ان کی تعلیم و تربیت اور ان ہی کی زبان میں ان کی تعلیم کا نظام و نصاب دیکھ کر جوش مسرت اور طلبہ کے ولولہ جہاد سے آبدیدہ ہو گئے ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی جامعہ مسجد دارالعلوم حقانیہ میں استقبالیہ تقریب میں مفصل خطاب کیا ، ذیل میں موصوف کی تقریر کے بعض حصے نذر قارئین ہیں جس سے وسطی ایشیاء کی نو آزاد مسلم ریاست تاجکستان کی تازہ ترین صورتحال اور وہاں پر مجاہدین کی جہادی سرگرمیوں اور عالمی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا اندازہ ہوتا ہے تاہم یہ بات امیدا فزا ہے کہ تاجکستان میں بیداری ملت کی لہر عروج پر ہے اور اسلام کے غلبہ کے امکانات ابھر رہے ہیں موصوف کا وہ خطاب اب شامل خطبات کیا جا رہا ہے۔

حقانیہ علوم دینیہ کا سرچشمہ اور غلبہ دین کا ذریعہ

خطبہ مسنونہ کے بعد! محترم حضرات ! اصلاً تو میں حکومت پاکستان کا مہمان ہوں لیکن آج جو اس دارالعلوم میں آیا ہوں یہاں حاضری میری دیرینہ تمنا تھی مولانا سمیع الحق اور دارالعلوم کی زیارت کا شرف حاصل کروں جو علمی اور دینی معارف کی اشاعت کا مرکز ہے جہاں سے علم کے چشمے پھوٹتے ہیں اور ہر طرف تقدس اور پاکی

کا دور دورہ ہے پوری دنیا میں اس مرکز کی دینی خدمات کا شہرہ ہے اس سرزمین سے اسلامی تعلیمات کی اشاعت ہوتی ہے تو یہ بات ہر کسی پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دین کا غلبہ دارالعلوم حقانیہ کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج خداوند تعالیٰ کے نور اور رحمت خداوندی ان علاقوں میں، افغانستان میں، تاجکستان میں جلوہ گر ہو رہی ہے تاجکستان کے لوگ جوان، بوڑھے اور بڑے بڑے علماء مختلف علوم وفنون اور اسلامی تعلیمات کے حاصل کرنے کے سلسلے میں اسی سرچشمہ علم وعرفان کے ممنون ہیں ہم ایک زمانے میں تاجکستان میں چوری چھپے اپنے علاقے میں اسلام کی تبلیغ کرتے تھے روسیوں کے آخری دنوں میں جو تھوڑی بہت آزادی ملی تھی وہ بھی دینی علوم کی اشاعت کیلئے نہیں تھی پھر جب تاجکستان کو آزادی ملی تو وہ آزادی بھی دین اور علوم دین کی خدمت واشاعت اور نظام اسلامی کے قیام کے لئے نہیں تھی۔

روس اور تاجکستان حکومت کے مسلمانوں پر مظالم

روس اور تاجکستانی حکومت نے ہم پر مظالم کئے اور ہم ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے، ہمارے بہت افراد شہید ہوئے تاجکستانی حکومت ہر جگہ ہم پر کفر والحاد اور مظالم کے پہاڑ ڈھانے لگی بہر حال ہم نے ہجرت کا راستہ اختیار کیا اور جہاد کا اعلان کیا جو یہاں کے علماء حقانیہ کے فضلاء نے درس دیا ہے اور افغانی علماء نے بھی یہاں سے یہ جہاد کا سبق حاصل کیا ہے اور یہ جہاد اور ہجرت کی ہی برکت ہے اور یہاں کی تعلیمات کی برکت ہے آج یہاں اگر آپ کی خدمت میں کھڑے ہونے اور بات کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور ہمارے لوگوں کے لئے، مظلوموں اور مہاجرین کے لئے اور تاجک طلبہ کے لئے اس دارالعلوم میں علم حاصل کرنے کا

موقع ملا اور آج میں یہاں تاجکستانی طلبہ کو دیکھ کر یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ علم اور نور ہدایت لے کر جب تاجکستان جائیں گے تو اسلامی تعلیمات کو مزید فروغ حاصل ہوگا دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم کا میں اس پر تہہ دل سے شکر گزار ہوں انشاء اللہ وہ یقیناً ہماری مزید سرپرستی اور تعاون فرمائیں گے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ کا ہجرت مدینہ

ہمیں یقین ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کہ آخرین پیغمبر ہیں اور حضرت جبرائیلؑ ان پر وحی لے کر آتے تھے مجبور ہوئے کہ ہجرت کریں جو کوئی بھی اسلامی مملکت کی بنیاد رکھنا چاہے تو اس کو ہجرت کے مکتب میں پڑھنا پڑتا ہے، ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم کو اس کی راہ میں اسلام کی خدمت، ہجرت کرنے اور جہاد کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے، آپ ہمارے انصار ہیں دارالعلوم حقانیہ ہماری علمی پناہ گاہ ہے انشاء اللہ تاجکستان میں اسلامی حکومت، خدا کے نظام کی حکومت قائم ہوگی اور وہاں الٰہی پرچم لہرائے گا۔

تاجکستان کی اسلامی تحریک کی کامیابی سے سنٹرل ایشیاء میں دروازہ نکل جائیگا

اگر تاجکستان میں اسلامی تحریک کامیاب ہو جائے اور یہ دروازہ کھل گیا تو اس کے بعد ازبکستان، قرغزستان، تاتارستان، ترکمانستان مرکزی ایشیا کی ہر جگہ میں اسلامی پرچم لہرائے گا اور یہ کام بھی یہاں کے طلبہ اور فضلاء اور روحانی فرزندوں کے ذریعہ تکمیل کو پہنچے گا دارالعلوم حقانیہ جو علم و معرفت و علوم دینیہ کا مرکز ہے میں تو چاہتا ہوں کہ آپ سے درخواست کروں اور آپ کے لئے اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ارشاد خداوندی وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا

اور علم کے اس مرکز کے علماء بالخصوص یہاں کے اکابر علماء سے خواہش کرتا ہوں کہ افغانستان میں اسلامی اتحاد کے لئے جو کوششیں وہ کر رہے ہیں انہیں اسی طرح آگے بڑھائیں، تاکہ کفر و الحاد کا خندۂ استھزاء نہ بنیں۔

باہمی بے اتفاقی مسلمانوں کو تباہ کر رہی ہے

افسوس! کہ آج مسلمان صحیح معنوں میں متحد نہیں ہیں اتحاد کا عملی مظاہرہ نہیں جو چیز آج تمام مسلمانوں کو ضعیف اور کمزوری کر رہی ہے وہ آپس کی ناچاکی اور بے اتفاقی ہے یہی وجہ ہے کہ کشمیر، تاجکستان، افغانستان، مصر، الجزائر وغیرہ تمام جگہوں میں اسلامی تحریکیں کافروں کے ہاتھوں پٹ رہی ہیں گو کہ دوسری طرف ان کی مساعی، جہاد، مجاہدہ اور قربانیوں سے اسلام زندہ ہے اور زندہ رہے گا اور ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے جار ہے ہیں لیکن یہ علمی مرکز جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں جو دیکھ رہا ہوں میرا اطمینان اور امید اور بھی مضبوط ہو رہا ہے کہ ایسے مراکز علماء اور یہاں علمبرداران حق کی موجودگی میں امت کے خلاف سازشیں ناکام ہوں گی، آیئے! دعا کریں کہ تاجکستان کی اسلامی تحریک کامیاب ہو جائے افغانستان میں بے اتفاقی دم توڑ دے اور وہ لوگ متحد ہو جائیں اور ساری دنیا میں اسلام پھیلے۔

ضبط و ترتیب: جناب شفیق الدین فاروقی صاحب

الحق ج۔۳۰، ش۔۲، نومبر ۱۹۹۴ء

ارشادات

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ

تعارف

علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سعودی عرب کے مفتی اعظم آل الشیخ میں ممتاز اور منفرد صفات کے حامل تھے نابینا ہونے کے باوجود علمی تبحر، استحضار مسائل میں سلف کے نابینا علماء کی خصوصیتیں برقرار رکھیں بایں ہمہ عظمت تواضع انکساری سادگی کی ایسی حالت کہ حرمین شریفین میں دیکھنے والوں کو گمان ہی نہ ہوتا کہ یہ ایسے نابغۂ روزگار بزرگ ہیں۔سعودی عرب کے مشہور عالم، اور مفتی تھے ، اُس وقت وہ سعودی حکومت کی طرف سے مدینہ منورہ کی عظیم مذہبی یونیورسٹی ’’جامعہ اسلامیہ‘‘ کے وائس چانسلر ، مسجد نبوی ﷺ کی مقدس فضا میں بخاری شریف کا درس اور روزانہ بے شمار علمی مسائل کا جواب اور مفتی کا کام بھی سرانجام دیتے رہے۔

الأدلة النقلية والحسية

على إمكان الصعود إلى الكواكب

مدینہ منورہ میں پہلی حاضری اور قیام کے دوران جامعہ اسلامیہ کے مشائخ سے تبرکاً کلاسوں میں شرکت کا موقع ملا اور شیخ کی کلاسوں میں بھی شرکت کا اعزاز حاصل رہا، انہوں نے چاند تک انسان کی رسائی کے بارے میں احقر کے سوالات کے جواب میں حسب ذیل مقالہ ارسال فرمایا جسے ''چاند تک انسانی رسائی کے خلاف کوئی نقلی یا عقلی دلیل موجود نہیں'' کے عنوان سے ماہنامہ الحق شمارہ ۳ رمضان المبارک ۸۹ھ میں ترجمہ کے ساتھ شائع کیا گیا، افادیت کے پیش نظر شامل خطبات کیا جا رہا ہے کیونکہ حقانیہ کے منبر و محراب کی طرح ماہنامہ الحق بھی میزاب علوم وحکم ہے (س)

چاند کی تسخیر کے بارہ میں مقالہ بھیجنے کی اطلاع اور الحق میں اشاعت کی خواہش

من عبدالعزیزبن عبداللّٰہ بن باز الی حضرۃ الأخ المکرم رئیس تحریر مجلة الحق شیخ عبدالحق حفظه اللّٰہ السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاته و بعد لرفق لکم بهذا کلمة کتبنا هافیما یتعلق بالرحلة الی القمر أرجو التکرم بنشر هافی مجلتکم تعمیما للفائدة واللّٰہ یوفقکم

والسلام علیکم ورحمة اللّٰہ برکاته

نائب رئیس الجامعه الاسلامیه مدینه منوره، ۱۷/اگست ۶۹ء

القول فی الشرع بغیر علم حرام

الحمد للّٰہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبیّ بعدہ وعلی آلہ وصحبہ أمابعد فقد تکرر السوال عما یدعیه بعض رواد الفضاء من الوصول إلی سطح القمر، وعما یحاولونه من الوصول إلی غیرہ من الکواکب، ولکثرۃ التساؤل والخوض فی ذلك، رأیت أن أکتب کلمة فی الموضوع تنیر السبیل، وترشد إلی الحق فی هذا الباب إن شاء الله، فأقول إن الله سبحانه وتعالی حرم علی عبادہ القول بغیر علم، وحذرهم من ذلك فی کتابه المبین، فقال عز وجل قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (الاعراف:۳۳) وقال تعالی وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (الاسراء: ۳۶) وأخبر سبحانه أن الشیطان یأمر بالقول علیه بغیر علم، فقال تعالی يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرہ:۱۶۸ تا ۱۶۹) وأمر سبحانه عبادہ المؤمنین بالتثبت فی أخبار الفاسقین، فقال تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (الحجرات:۶)

الإمساك عن الخوض فیما لا یعلم

فالواجب علی المسلمین عموما وعلی طلبة العلم خصوصا :الحذر من القول علی الله بغیر علم، فلا یجوز لمن یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر أن یقول هذا حلال وهذا حرام أو هذا جائز وهذا ممتنع إلابحجة یحسن الاعتماد علیها وإلا فلیسعه ما وسع أهل العلم قبله وهو الإمساك عن الخوض فیما لا یعلم وأن

يقول "الله أعلم أو لا أدرى" وما أحسن قول الملائكة عليهم السلام لربهم عزوجل سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (البقرة:۲۳) وكان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضى الله عنهم إذا سألهم الرسول صلى الله عليه وسلم عن شيء لا يعلمونه قالوا الله ورسوله أعلم وما ذاك إلا لكمال علمهم وإيمانهم، وتعظيمهم لله عز وجل، وبعدهم عن التكلف، ومن هذا الباب وجوب التثبت فيما يقوله الكفار والفساق وغيرهم عن الكواكب وخواصها، وإمكان الوصول إليها، وما يلتحق بذلك، فالواجب على المسلمين فى هذا الباب كغيره من الأبواب التثبت، وعدم المبادرة بالتصديق أو التكذيب، إلا بعد حصول المعلومات الكافية، التى يستطيع المسلم أن يعتمد عليها ويطمئن إليها، فى التصديق أو التكذيب، وهذا هو معنى قوله سبحانه فى الآية السابقة من سورة الحجرات يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (الحجرات:٦) والتبين هو التثبت حتى توجد معلومات أو قرائن تشهد لخبر الفاسق ونحوه بما يصدقه أو يكذبه ولم يقل سبحانه إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فردوا خبره بل قال فَتَبَيَّنُوا لأن الفاسق سواء كان كافرا أو مسلما عاصيا، قد يصدق فى خبره فوجب التثبت فى أمره وقد أنكر الله سبحانه على الكفار تكذيبهم بالقرآن بغير علم، فقال جل وعلا بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ (يونس: ۳۹) وما أحسن ما قاله العلامة ابن القيم رحمه الله فى قصيدته الكافية الشافية ......

إن البدار برد شيء لم تحط
علماً به سبب إلى الحرمان

الحذر من ورطات اللسان فی التکفیر

وأعظم من ذلک وأخطر، الإقدام علی التکفیر أو التفسیق بغیر حجة یعتمد علیها من کتاب اللّٰه أو سنة رسوله صلی اللّٰه علیه وسلم ولاشک أن هذا من الجرأة علی اللّٰه وعلی دینه ومن القول علیه بغیر علم وهو خلاف طریقة أهل العلم والإیمان من السلف الصالح رضی اللّٰه عنهم وجعلنا من أتباعهم بإحسان وقد صح عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أنه قال من قال لأخیه یا کافر فقد باء بها أحدهما وقال صلی اللّٰه علیه وسلم من دعا رجلاً بالکفر أو قال یا عدو اللّٰه ولیس کذلک إلا حار علیه أی رجع علیه ما قال وهذا وعید شدید یوجب الحذر من التکفیر والتفسیق إلا عن علم وبصیرة کما أن ذلک وما ورد فی معناه یوجب الحذر من ورطات اللسان والحرص علی حفظه إلا من الخیر۔

الوصول إلی القمر ممکن ولا یخالف الشرع

إذا علم هذا فلنرجع إلی موضوع البحث المقصود، وقد تأملنا ما ورد فی الکتاب العزیز من الآیات المشتملة علی ذکر الشمس والقمر والکواکب فلم نجد فیها ما یدل دلالة صریحة علی عدم إمکان الوصول إلی القمر أو غیره من الکواکب وهکذا السنة المطهرة لم نجد فیها ما یدل علی عدم إمکان ذلک وقصاری ما یتعلق به من أنکر ذلک أو کفر من قاله، ما ذکره اللّٰه فی کتابه الکریم فی سورة الحجر، حیث قال سبحانه **وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ** (الحجرات:١٦ تا ١٨) وقال تعالی فی سورة الفرقان **تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا** (الفرقان:٦١) وقال فی سورة الصافات **إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ لَا**

يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ (الصفت:۹ تا ۱۰) وقال سبحانه فى سورة الملك وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (الملك:۵۵) وقال فى سورة نوح أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (نوح:۱۵ تا ۱۶)

الرد على زعم الفلاسفة

وظنوا أن ما ذكره الله فى هذه الآيات الكريمات وما جاء فى معناها يدل على أن الكواكب فى داخل السماء أو ملصقة بها، فكيف يمكن الوصول إلى سطحها، وتعلقوا أيضا بما قاله بعض علماء الفلك من أن القمر فى السماء الدنيا وعطارد فى الثانية والزهرة فى الثالثة والشمس فى الرابعة والمريخ فى الخامسة، والمشترى فى السادسة وزحل فى السابعة وقد نقل ذلك كثير من المفسرين وسكتوا والحواب أن يقال ليس فى الآيات المذكورات ما يدل على أن الشمس والقمر وغيرهما من الكواكب فى داخل السماء ولا أنها ملصقة بها

تحقيق معنى السماء واستواء اللّٰه على العرش

وإنما تدل الآيات على أن هذه الكواكب فى السماء وأنها زينة لها، ولفظ السماء يطلق فى اللغة العربية على كل ما علا وارتفع كما فى قوله سبحانه أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ (الملك : ۱۶ تا ۱۷) قال جماعة من المفسرين فى هاتين الآيتين إن فِى للظرفية، وأن السماء المرادبها :العلو، واحتجوا بذلك على أن الله سبحانه فى جهة العلو فوق العرش، وما ذاك إلا لأن إطلاق السماء على العلو أمر معروف فى اللغة العربية وقال آخرون من أهل التفسير إن فِى هنا بمعنى على، وأن المراد بالسماء هنا

السماء المبنية كما قال سبحانه فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ(التوبة: ١٧) أى على الأرض وعلى هذا يكون المعنى أن اللّه سبحانه فوق السماء فيوافق ذلك بقية الآيات الدالة على أنه سبحانه فوق العرش وأنه استوى عليه استواء يليق بجلاله عز وجل ولا يشابهه فيه استواء خلقه كما قال عزوجل لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ(الشورىٰ:١١) وقال سبحانه وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ(الاخلاص:٤) وقال تعالى فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ(النحل: ٧٤) ومن أنكر هذا المعنى ووصف اللّه سبحانه وتعالى بخلافه، فقد خالف الأدلة الشرعية من الكتاب والسنة، الدالة على علو اللّه سبحانه واستوائه على عرشه استواء يليق بجلاله من غير تكييف ولا تمثيل ولا تحريف ولا تعطيل كما خالف إجماع سلف الأمة ومن هذا الباب قوله سبحانه فى سورة البقرة يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ(البقره: ٢١ تا ٢٢)ذكر جماعة من المفسرين أن المراد بقوله سبحانه فى هذه الآية وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً أن المراد بالسماء هنا هو السحاب، سمى بذلك لعلوه وارتفاعه فوق الناس ومن هذا الباب أيضاً قوله عز وجل فى سورة الحج مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ(الحج:١٥) قال المفسرون معناه فَلْيَمْدُدْ بسبب إلى مافوقه من سقف ونحوه فسماه سماء لعلوه بالنسبة إلى من تحته، ومن هذا الباب قوله تعالى أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (ابراهيم: ٢٤) فقوله هنا فِي السَّمَاءِ أى فى العلو وقال صاحب القاموس سما سموا ارتفع، وبه أعلاه كأسماه إلى أن قال والسماء معروفة تؤنث وتذكر وسقف كل شيء انتهى والأدلة فى هذا الباب من كلام اللّه سبحانه وكلام رسوله محمد صلى اللّه عليه وسلم وكلام

المفسرين وأئمة اللغة على إطلاق لفظ السماء على الشيء المرتفع كثيرة إذا عرف هذا فيحتمل أن يكون معنى الآيات أن الله سبحانه جعل هذه الكواكب فى مدار بين السماء والأرض وسماه سماء لعلوه وليس فيما علمنا من الأدلة ما يمنع ذلك وقد ذكر الله سبحانه أن الشمس والقمر يجريان فى فلك فى آيتين من كتابه الكريم وهما قوله عز وجل فى سورة الأنبياء وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (الانبياء:۳۳) وقوله سبحانه فى سورة يس لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (يس:۴۰) ولو كانا ملصقين بالسماء لم يوصفا بالسبح لأن السبح هو الجرى فى الماء ونحوه

تحقيق معنى الفلك

وقد ذكر ابن جرير رحمه الله فى تفسيره المشهور أن الفلك فى لغة العرب هو الشيء الدائر وذكر فى معناه عن السلف عدة أقوال ثم قال ما نصه والصواب من القول فى ذلك أن يقال كما قال الله عز وجل فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ وجائز أن يكون ذلك الفلك كما قال مجاهد كحديدة الرحا وكما ذكر عن الحسن كطاحونة الرحا وجائز أن يكون موجا مكفوفا، وأن يكون قطب السماء وذلك أن الفلك فى كلام العرب هو كل شيء دائر فجمعه أفلاك ونقل رحمه الله عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم أنه قال ما نصه الفلك الذى بين السماء والأرض من مجارى النجوم والشمس والقمر، وقرأ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا (الفرقان: ۶۱) وقال تلك البروج بين السماء والأرض وليست فى الأرض انتهى قد نقل الحافظ ابن كثير رحمه الله فى التفسير كلام ابن زيد هذا وأنكره ولا وجه لإنكاره عند التأمل لعدم الدليل على نكارته وقال النسفى فى تفسيره ما نصه والجمهور على أن الفلك

موج مكفوف تحت السماء تجرى فيه الشمس والقمر والنجوم انتهى وقال الألوسى فى تفسيره روح المعانى ما نصه وقال أكثر المفسرين هو موج مكفوف تحت السماء تجرى فيه الشمس والقمر انتهى وعلى هذا القول فى تفسير الفلك والآيات المتقدمة آنفا لا يبقى إشكال فى أن الوصول إلى سطح القمر أو غيره من الكواكب لا يخالف الأدلة السمعية ولا يلزم منه قدح فيما دل عليه القرآن من كون الشمس والقمر فى السماء۔

المراد من الفلك

ومن زعم أن المراد بالأفلاك السماوات المبنية فليس لقوله حجة يعتمد عليها فيما نعلم بل ظاهر الأدلة النقلية وغيرها يدل على أن السماوات السبع غير الأفلاك ويحتمل أنه أراد بالسماء فى الآيات المتقدمة السماء الدنيا كما هو ظاهر فى آية الحجر وهى قوله سبحانه **وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ**(الحجر: ١٦) وصريح فى آية الملك وهى قوله سبحانه **وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ** (الملك :٥) ولم يرد سبحانه أن البروج فى داخلها وإنما أراد سبحانه أنها بقربها وتنسب إليها كما يقال فى لغة العرب فلان مقيم فى المدينة أو فى مكة وإنما هو فى ضواحيها وما حولها وأما وصفه سبحانه للكواكب بأنها زينة للسماء فلا يلزم منه أن تكون ملصقة بها ولا دليل على ذلك، بل يصح أن تسمى زينة لها وإن كانت منفصلة عنها، وبينها وبينها فضاء كما يزين الإنسان سقفه بالقماش والثريات الكهربائية ونحو ذلك من غير ضرورة إلى إلصاق ذلك به ومع هذا يقال فى اللغة العربية فلان زين سقف بيته وإن كان بين الزينة والسقف فضاء وأما قوله سبحانه فى سورة نوح **أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا**(نوح: ١٥ تا ١٦)

نور الشمس والقمر فی السماء لا عینهما

فلیس فی آلایة ما یدل علی أن معناه أن الشمس والقمر فی داخل السماوات وإنما معناه عند الأكثر أن نورهما فی السماوات لا أجرامهما فأجرامهما خارج السماوات ونورهما فی السماوات والأرض وقد روی ابن جریر رحمه اللّٰه عند هذه الآیة عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنهما ما یدل علی هذا المعنی حیث قال فی تفسیره حدثنا عبد الأعلی قال حدثنا ابن ثور عن معمر عن قتادة عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنهما أنه قال إن الشمس والقمر وجوههما قبل السماوات وأقفیتهما قبل الأرض انتهی وفی سنده انقطاع لأن قتادة لم یدرك عبد اللّٰه بن عمرو ولعل هذا إن صح عنه مما تلقاه عن بنی إسرائیل وظاهر الآیة یدل علی أن نورهما فی السماوات لا أجرامهما وأما كون وجوههما إلی السماوات وأقفیتهما إلی الأرض فموضع نظر واللّٰه سبحانه وتعالی أعلم بذلك ـ

الأخذ بقول من تبیین لا بمن ضمن

وأما قول من قال من أهل التفسیرأن ذلك من باب إطلاق الكل علی البعض لأن القمر فی السماء الدنیا والشمس فی الرابعة كما یقال رأیت بنی تمیم وإنما رأی بعضهم فلیس ببعید ولا دلیل علیه ولیس هناك حجة یعتمد علیها فیما نعلم تدل علی أن القمر فی السماء الدنیا والشمس فی الرابعة وأما قول من قال ذلك من علماء الفلك فلیس بحجة علیها لأن أقوالهم غالباً مبنیة علی التخمین والظن لا علی قواعد شرعیة وأسس قطعیة، فیجب التنبه لذلك ویدل علی هذا المعنی ما قاله الحافظ ابن كثیر رحمه اللّٰه فی تفسیره عند قوله سبحانه أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا (نوح:۱۵) حیث قال ما نصه قوله تعالی أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا أی واحدة فوق

واحدة وهل هذا يتلقى من جهة السمع فقط أو هو من الأمور المدركة بالحس مما علم من التسيير والكسوفات

اقوال علماء الفلك فى الكواكب

فإن الكواكب السبعة السيارة يكسف بعضها بعضا فأدناها القمر فى السماء الدنيا وهو يكسف ما فوقه، وعطارد فى الثانية والزهرة فى الثالثة والشمس فى الرابعة والمريخ فى الخامسة والمشترى فى السادسة وزحل فى السابعة وأما بقية الكواكب وهى الثوابت ففى فلك ثامن يسمونه فلك الثوابت والمتشرعون منهم يقولون هو الكرسي والفلك التاسع وهو الأطلس والأثير عندهم الذى حركته على خلاف حركة سائر الأفلاك وذلك أن حركته مبدأ الحركات وهى من المغرب إلى المشرق وسائر الأفلاك عكسه من المشرق إلى المغرب ومعها يدور سائر الكواكب تبعا ولكن للسيارة حركة معاكسة لحركة أفلاكها فإنها تسير من المغرب إلى المشرق وكل يقطع فلكه بحسبه فالقمر يقطع فلكه فى كل شهر مرة والشمس فى كل سنة مرة وزحل فى كل ثلاثين سنة مرة وذلك بحسب اتساع أفلاكها وإن كانت حركة الجميع فى السرعة متناسبة هذا ملخص ما يقولونه فى هذا المقام على اختلاف بينهم فى مواضع كثيرة لسنا بصدد بيانها (ابن كثير:ص١٦ـ١٥)

الاختلاف بين علماء فى الفلك فى مواقع الكواكب

فقول الحافظ رحمه اللّه هنا على اختلاف بينهم إلخ يدل على أن علماء الفلك غير متفقين على ما نقله عنهم آنفا من كون القمر فى السماء الدنيا وعطارد فى الثانية والزهرة فى الثالثة والشمس فى الرابعة إلخ وغيرذلك مما نقله عنهم ولو كانت لديهم أدلة قطعية على ما ذكروا لم يختلفوا ولو فرضنا أنهم اتفقوا على ماذكرفاتفاقهم ليس بحجة لأنه غير معصوم وإنما الإجماع

المعصوم هو إجماع علماء الإسلام الذين قد توافرت فيهم شروط الاجتهاد لقول النبى ﷺ لا تزال طائفة من أمتى على الحق منصورة (الحديث) فإذا اجتمع علماء الإسلام على حكم اجتماعا قطعيا لا سكوتيا فإنهم بلا شك على حق لأن الطائفة المنصورة منهم وقد أخبر النبى صلى الله عليه وسلم أنها لا تزال على الحق حتى يأتى أمر الله، وظاهر الأدلة السابقة وكلام الكثير من أهل العلم أو الأكثر كما حكاه النسفى والألوسى أن جميع الكواكب ومنها الشمس والقمر تحت السماوات وليست فى داخل شىء منها۔

تصديق ما ادعاه رواد الفضاء بالادلة العلمية لا عشوائيا

وبذلك يعلم أنه لا مانع من أن يكون هناك فضاء بين الكواكب والسماء الدنيا يمكن أن تسير فيه المركبات الفضائية يمكن أن تنزل على سطح القمر أو غيره من الكواكب ولا يجوز أن يقال بامتناع ذلك إلا بدليل شرعي صريح يجب المصير إليه كما أنه لا يجوز أن يصدق من قال إنه وصل إلى سطح القمر أو غيره من الكواكب، إلا بأدلة علمية تدل على صدقه، ولا شك أن الناس بالنسبة إلى معلوماتهم عن الفضاء ورواد الفضاء يتفاوتون فمن كان لديه معلومات قد اقتنع بها بواسطة المراصد أو غيرها دلته على صحة ما ادعاه رواد الفضاء الأمريكيون أو غيرهم، من وصولهم إلى سطح القمر فهو معذور فى تصديقه ومن لم تتوافر لديه المعلومات الدالة على ذلك فالواجب عليه التوقف والتثبت حتى يثبت لديه ما يقتضى التصديق أو التكذيب عملا بالأدلة السالفة ذكرها

الدليل الشرعى على امكان الوصول إلى الكواكب من الكتاب والسنة

ومما يدل على إمكان الصعود إلى الكواكب قول الله سبحانه فى سورة الجن فيما أخبر به عنهم وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا

وَشُهُبًا وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا (الجن: ۸ تا ۹) فإذا كان الجن قد أمكنهم الصعود إلى السماء حتى لمسوها، وقعدوا منها مقاعد فكيف يستحيل ذلك على الإنس فى هذا العصر الذى تطور فيه العلم والاختراع حتى وصل إلى حد لا يخطر ببال أحد من الناس حتى مخترعيه قبل أن يخترعوه أما السماوات المبنية فهى محفوظة بأبوابها وحراسها فلن يدخلها شياطين الإنس والجن كما قال اللّٰه تعالى وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ (الانبياء:۳۲) وقال تعالى وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ (الحجر:۱۷) وثبت فى الأحاديث الصحيحة أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لما عرج به إلى السماء مع جبريل لم يدخل السماء الدنيا وما بعدها إلا بإذن، فغيره من الخلق من باب أولى ۔

التحقيق فى التفسير آية سورة الرحمن

وأما قوله سبحانه فى سورة الرحمن يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ (الرحمٰن: ۳۳) فليست واضحة الدلالة على إمكان الصعود إلى الكواكب لأن ظاهرها وما قبلها وما بعدها يدل على أن اللّٰه سبحانه أراد بذلك بيان عجز الثقلين عن النفوذ من أقطار السماوات والأرض وقد ذكر الإمام ابن جرير رحمه اللّٰه وغيره من علماء التفسير فى تفسير هذه الآية الكريمة أقوالا أحسنها قولان أحدهما أن المراد بذلك يوم القيامة، وأن اللّٰه سبحانه أخبر فيها عن عجز الثقلين يوم القيامة عن الفرار من أهوالها، وقد قدم ابن جرير هذا القول وذكر أن فى الآية التى بعد ها مايدل على اختياره له والقول الثانى أن المراد بذلك بيان عجز الثقلين عن الهروب من الموت لأنه لا سلطان لهم يمكنهم من الهروب من الموت، كما أنه لا سلطان لهم على الهروب من أهوال يوم القيامة، وعلى هذين القولين يكون المراد بالسلطان القوة ومما ذكرناه يتضح أنه لا

حجة فى الآية، لمن قال إنها تدل على إمكان الصعود إلى الكواكب وأن المراد بالسلطان العلم ويتضح أيضا أن أقرب الأقوال فيها قول من قال إن المراد بذلك يوم القيامة أخبر اللّٰه سبحانه فيها أنه يقول ذلك للجن والإنس فى ذلك اليوم تعجيزا لهم وإخبارا أنهم فى قبضة اللّٰه سبحانه وليس لهم مفر مما أراد بهم ولهذا قال بعدها يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ (الرحمٰن ۳۵) فالمعنى واللّٰه أعلم أنكما لو حاولتما الفرار فى ذلك اليوم لأرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران منهما أما فى الدنيا فلا يمكن لأحد النفوذ من أقطار السماوات المبنية لأنها محفوظة بحرسها وأبوابها كما تقدم ذكر ذلك واللّٰه سبحانه وتعالى أعلم وصلى اللّٰه وسلم وبارك على عبده ورسوله نبينا محمد وآله وصحبه.

(اردو خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

چاند تک انسان کی رسائی

عقلی ونقلی دلائل کی روشنی میں

چاند تک انسانی رسائی کے خلاف کوئی نقلی یا عقلی دلیل موجود نہیں

آج کل بعض خلا باز چاند کی سطح تک پہنچنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دیگر ستاروں تک رسائی کی کوششیں جاری ہیں اس مسئلہ کے بارے میں بار بار پوچھ گچھ کے بعد مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر ایک ایسا مقالہ لکھوں جو انشاء اللہ مشعل راہ اور جادۂ حق کا مینار ثابت ہو، تمہید کے طور پر صرف اتنا عرض کر دینا مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کسی نادیدہ و نادانستہ حقیقت پر لب کشائی سے منع فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۶ میں تنبیہ فرما دی: ''اور آپ اس چیز کے تابع نہ ہوں جس کے متعلق آپ کو علم نہ ہو یقیناً کان، آنکھ، اور دل سے قیامت کے دن پوچھا جائیگا'' اللہ تعالیٰ نے فاسق کی خبروں کے بارے میں سورہ الحجرات آیت نمبر ۶ میں فرما دیا ہے ''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لادے تو تم اسکی تحقیق اور چھان بین کرلو'' اہل اسلام کو کسی فاسق کی خبر سننے کے بعد تحقیق و تتبع سے کام لینا چاہیے مسلمانوں پر عموماً اور اہل علم

حضرات پر خصوصاً لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر نادانستہ طور پر کوئی بات نہ کہے اور نہ اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال یا حرام، جائز و ناجائز قرار دے جب تک کہ معتمد طریقہ اور یقینی دلائل سے اسکو معلوم نہ ہو ہمارے علماء کرام اور اسلاف عظام کو جب بھی کسی مسئلہ میں مکمل علم نہ ہوتا تو وہ بلا تکلف اللہ أعلم "خدا بہتر جانتا ہے" یا لا ادری "میں نہیں جانتا" سے جواب دیتے فرشتوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (البقرہ: ۲۳) کا جواب دیا، صحابہ کرامؓ سے جب بھی آنحضرت ﷺ کسی مسئلہ کے بارے میں دریافت فرماتے اور صحابہ کو وہ مسئلہ معلوم نہ ہوتا تو اللہ و رسولہ اعلم کا مؤدبانہ جواب دیا کرتے یہ درحقیقت ان کے کمال علمی، پختہ ایمان، تعظیم خداوندی کا اثر تھا اسی طرح آج ہمیں بھی جبکہ تسخیر قمر کا چرچا ہے ان بے دین لوگوں کی خبروں کی نہ تصدیق کرنی چاہیے اور نہ تکذیب بلکہ ہمیں تحقیق اور تدبر قرائن و معلومات کا تجسس لازمی ہے اگر دلائل و قرائن فاسق اور کافر کی بات کی تصدیق میں ہوں تو ہمیں ان کی باتوں کو مان لینا چاہیے ورنہ رد کر دینا چاہیے علامہ ابن قیمؒ نے کتنی پختہ بات فرمائی ہے......

ان البدار برد شیء لم تحط

علماً به سبب الیٰ الحرمان

کسی بات کو فوراً ہی رد کر دینا (جبکہ آپ کے احاطہ علم سے بالاتر ہو) محرومی کا ذریعہ ہے اور سب سے بری بات یہ ہے کہ آپ بغیر کسی حجت کے کسی مسلمان پر کافر اور فاسق کا فتویٰ لگا دیں، حالانکہ روایات سے ثابت ہے کہ اگر کسی نے ایک شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا جو درحقیقت مسلمان تھا، اور کفر سے پاک، تو یہ فتویٰ لگانے والے پر چسپاں ہو جاتا ہے

بنابریں! ہم نے موضوع زیر بحث کے سلسلہ میں اُن قرآنی آیات اور نبوی ﷺ روایات کا بغور مطالعہ کیا جن میں شمس وقمر اور کواکب کا تذکرہ ہے پس ہمیں کوئی ایسی حجت دستیاب نہ ہوسکی، جس کی رو سے چاند اور دیگر ستاروں تک انسانی رسائی ممنوع قرار دی گئی ہو۔

منکرین تسخیر کے دلائل

البتہ سورۂ حجر کی آیت نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸ سورۂ فرقان کی آیت نمبر ۱۶ سورۂ صافات کی آیت ۶ تا ۱۰ سورۂ ملک کی آیت نمبر ۵ سورۂ نوح کی آیت نمبر ۱۵، ۱۶ اور اسی مضمون کی دیگر آیات جن سے وہ گروہ استدلال کرتا ہے جو تسخیر قمر کا منکر ہے اور وہاں تک رسائی کے ماننے والوں کو کافر و فاسق کی نسبت کرتے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ستارے آسمانوں کے اندر ہیں یا آسمانوں سے پیوست ہیں، پس انسان وہاں تک نہیں پہنچ سکتا نیز ان کا استدلال قدیم فلاسفہ، علماء افلاک کے قول پر مبنی ہے، کیونکہ فلاسفہ کے ہاں چاند کا مرکز آسمان دنیا ہے عطارد دوسرے آسمان میں مرتکز ہے، زہرہ تیسرے، سورج چوتھے، مریخ پانچویں، مشتری چھٹے، زحل ساتویں آسمان میں موجود ہے بعض مفسرین نے بھی قدیم فلاسفہ کا قول نقل کر کے سکوت کرلیا ہے اور ان کے معتقدات پر کسی قسم کی تنقید نہیں کی جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ستارے آسمانوں میں ہیں، ہم ان کے دلائل سے جواب دیتے ہیں کہ مذکورہ آیات میں نہ تو یہ صراحت موجود ہے کہ سورج، چاند و دیگر ستارے آسمانوں کے بیچ میں ہیں اور نہ ان کے ساتھ ملصق و پیوست ہیں۔

سماء سے مراد

ہاں اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ ستارے آسمان میں ہیں اور آسمان کیلئے باعث آرائش و موجب زینت ہیں سماء کا کلمہ عربی لغت میں ہر اونچی چیز کیلئے مستعمل ہوتا ہے

جیسے وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً کے ذیل میں مفسرین نے لکھا ہے کہ سماء سے مراد بادل ہے اسی طرح فلیمدد بسبب الی السماء میں بھی یہ تفسیر کی گئی ہے فلیمدد دبسبب الی ما فوقه من سقف ونحوه اور وفرعها فی السماء میں بھی ای فی العلو سے تفسیر کی گئی ہے قرآن مجید اور حدیث شریف میں کئی جگہ سماء کا استعمال صرف اونچی جگہ میں کیا گیا ہے اور مفسرین اور ماہرین لغت نے بھی متعدد مقامات میں لفظ سماء کو بلند اور مرتفع کے معنی میں استعمال کیا ہے بنا بریں ان آیتوں کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو آسمان دنیا اور زمین کے درمیانی مدار میں لٹکا دیا ہے۔

لفظ فلک کی تحقیق

جیسا کہ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چاند و سورج اپنے فلک میں تیرتے ہیں سبح کے معنی تیرنا ہے، اگر چاند وسورج آسمان میں مرتکز ہوتے تو تیرنا کیسے متحقق ہوسکتا ہے مفسر ابن جریرؒ نے اپنی مشہور تفسیر میں فلک کی تعریف الشئی العائر "گھومنے والی چیز" سے فرما کر سلف کے کئی اقوال اس کے معنی میں نقل کردئے ہیں۔

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ مجاہدؒ نے فلک کی تشبیہ چکی سے دی ممکن ہے یہ درست ہو حسنؒ نے فلک کی تشبیہ پن چکی سے دی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ فلک سے موج مکفوف مراد لیا جائے یا آسمان کا قطب پھر ابن جریرؒ نے تائید کے لئے عبدالرحمانؒ بن زید بن اسلم کی عبارت نقل کردی ہے کہ فلک آسمان و زمین کے درمیان اس فضا کا نام ہے جہاں ستارے گردش کرتے ہیں اور فرمایا کہ قرآن میں جہاں بروج کا لفظ آیا ہے اس سے بھی آسمان و زمین کے درمیان اس فضا کا نام ہے جہاں ستارے گردش کرتے ہیں اور فرمایا کہ قرآن میں جہاں بروج کا لفظ آیا ہے اس سے بھی آسمان و زمین

کے درمیان جائے گردش مراد ہے، اسی طرح علامہ نسفیؒ اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں رقمطراز ہیں کہ جمہور علماء فلک سے مراد موج مکفوف لیتے ہیں، جو آسمان و زمین کے درمیان شمس وقمر اور دیگر کواکب کی جولانگاہ ہے شیخ آلوسی بغدادیؒ نے بھی اپنی تفسیر روح المعانی میں فلک کی تعریف موج مکفوف سے فرما کر واضح فرما دیا ہے کہ اس تعریف پر اب کوئی اشکال باقی نہیں رہتا اور سطح قمر تک رسائی نقلی دلائل سے متعارض نہیں آگے چل کر فرماتے ہیں کہ سبع سموات "سات آسانوں" اور افلاک ہم معنی نہیں، جہاں شمس وقمر کا آسمان میں ہونا ثابت ہے وہاں آسمان سے مراد آسمان دنیا ہے جیسا کہ آیت ۱۶ تا ۱۸ سورۂ حجر سے ظاہر ہے کہ بروج آسمان دنیا کے قریب ہیں، یہ مقصد نہیں کہ آسمان میں جڑے ہوئے ہیں، جیسا کہ عرب کہتے ہیں فلان مقیم فی المدینہ او فی مکۃ "فلاں مدینہ یا مکہ میں مقیم ہے" حالانکہ وہ مدینہ یا مکہ کے مضافات و اطراف میں مقیم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ میں نے آسمان دنیا کو ستاروں سے آراستہ کر دیا ہے' اس دعویٰ کا موید نہیں کہ ستارے آسمان سے وابستہ ہیں، جس طرح ایک انسان چھت کو بیش قیمت پردوں اور بجلی کے فانوسوں سے مزین کر دیتا ہے، اگرچہ زینتی سامان اور چھت کے درمیان فضا حائل ہو سورۂ نوح کی آیت ۱۵، ۱۶ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ شمس وقمر آسمانوں کے اندروں میں ہیں بلکہ اکثر مفسرین کے نزدیک اس کا یہ مطلب ہے کہ سورج و چاند دونوں کی روشنی آسمانوں میں ہیں اور ان دونوں کے اجرام و اجسام آسمانوں سے خارج ہیں۔

ماہرین فلکیات کے اقوال

فلاسفۂ متقدمین و ماہرین فلکیات کے اقوال قابل اعتماد حجت نہیں وہ صرف تخمین اور ظن پر مبنی ہیں شرعی قواعد اور قطعی دلائل پر مبنی نہیں حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر

میں سورۂ نوح کی آیت ۱۵، ۱۶ کے ذیل میں علماء افلاک کے اقوال نقل کئے ہیں اور پھر آخر میں یہ تنقیدی عبارت تحریر فرمادی ہے هذا ملخص ما يقولونه في هذا المقام على اختلاف بينهم في مواضع كثيرة لسنا بصدد بيانها (ابن کثیر:ص١٦-١٥)
ماہرین فلکیات نے اس مقام پر جو مختلف آراء بیان کئے ہیں، یہ ان کا خلاصہ ہے، آپس میں وہ مختلف ہیں ان کے باہمی اختلافات اور متضاد اقوال کو یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا اگر ان علماء افلاک کے پاس قطعی دلائل ہوتے تو وہ آپس میں مختلف نہ ہوتے بالفرض اگر اتفاق بھی کر لیتے تو ان کا اتفاق بھی حجت نہیں اجماع معصوم تو علماء اسلام کا اجماع ہے جن میں اجتہاد کے جملہ شروط موجود ہوں جن کے بارے جناب نبی معصوم ﷺ نے خوشخبری دی ہے "میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہیں گے" ظاہری دلائل اور اکثر اہل علم (جیسا کہ علامہ نسفیؒ اور علامہ آلوسیؒ نے بیان کر دیا ہے) کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ستارے سورج چاند آسمان سے نیچے ہیں۔

تلخیص وترجمہ:
مولانا شیر علی شاہ صاحب، مدرس دارالعلوم حقانیہ،
الحق ج ۵، ش ۳ دسمبر ۱۹۶۹ء

خطاب
شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ

تعارف

سعودی عرب کے معروف خاندان کے فردِ فرید، عظیم مجاہد، جہادِ افغانستان کے ہیرو، القاعدہ کے مؤسس، مغرب کو عرصہ دراز تک ناکوں چنے چبوانے کے بعد آخر کار ۲رمئی ۲۰۱۱ کو ایبٹ آباد میں امریکی آپریشن کے دوران شہید کردیئے گئے۔

تحديات القرن الواحد

و العشرين ومسئوليات الأمة

أن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره و نعوذبالله من شرورأنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له وليا مرشداً وأشهد ان لا اله الا اللّه وحده لا شريك له أشهد أن محمداً عبده ورسوله: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (ال عمران:۱۰۲)

وقال تعالىٰ: فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (التوبة:٤) وقال النبى ﷺ بعثت بين يدى الساعة بالسيف حتى يعبد الله وحده (المصنف ابن ابى شيبة۔ ح ۱۹٤۰۱) فهذاالحديث عن النبیﷺ يبين مدى أهمية السيف فى هذه الدعوة المباركة و يبين العلة من وجود السيف وهى حتى يعبدالله سبحانه وتعالىٰ فهذا هو الطريق الذى بينه اللّه سبحانه وبينه رسوله ﷺ فمن آراد ان يكون الدين كله للّه فلاسبيل له الا سبيل

محمد ﷺ وفی الحدیث الآخرالصحیح قال النبی ﷺ أمرت أن أقاتل الناس حتٰی یشهدوا ان لا اله إلاالله و أن محمداً رسول الله(بخاری : ٢٥) فهذا هو سبیل الدعوة ندعو الناس إلی الإسلام والسیوف عتبة بایدینا فان استجابوا فهم إخواننا فی الدین و إن أبوا تعین الجهاد حتٰی یکن الدین کله لله واتباع محمد ﷺ کثیرون جدافی هذا الزمان ولکنّهم کما فی حدیث ثوبانؓ غثاء کغثاء السیل الا من وفقه الله واتبع المنهج منهج محمدا

الجهادملخص حیاة النبیﷺ

فی هذاالحدیث الذی معناییین علیه السلام وهو الذی غفر له ماتقدم من ذنبه وماتأ خر وهو صاحب الشفاعة وصاحب اللواء یوم القیامةو هو الذی لاینطق عن الهوٰی یبین المراد من هذه الحیاةالدنیا والناس اذا أرادوا ان یفقهوا مسئلة ما فی ایٔ علم ما فانما یذهبون الیٰ اهل هذا العلم فالاطباء یسمعون الیٰ کبیر الأطباء والتجار یسمعون الیٰ کبیرالتجاروهکذا الا اننا نحن کمسلمین نستمع الی محمد ﷺ یبین لنا ما هو الغرض من وجودنا فی هذا الحیاة فبعد ان بین سبحانه وتعالیٰ ذلك فی قوله تعالیٰ: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:٥٦) یبین علیه السلام قمة هذه العبادة وخلاصة هذه الدنیا و یقول مافی الصحیحین فی البخاری و مسلم والذی نفسی بیده لولا أن أشق علی المسلیمن ما قعدت خلف سریة تخرج فی سبیل الله أبدا فهذا هو أمنیة محمد ﷺ ان یبقی فی الجهاد أبدا فکیف بالذین لم یعزوا فی سبیل الله أبدا کیف یفقهون الطریق علیٰ طریق محمد ﷺ ثم یکمل فی آخرالحدیث فیقول والذی نفس محمدﷺ بیده لوددت أن أعزوا فی سبیل الله فأقتل ثم أعزو فأقتل ثم أعزو فأقتل ثم أعزو

فأقتل (ابن ماجه: ۲۲٤۲) فهذه هي الخلاصة هذا الذي غفرله ماتقدم من ذنبه وما تأخرعليه الصلاة والسلام صاحب اعلىٰ مرتبة في البشرية عند اللّٰه يتمنّٰى ان يجمع معها منزلة الشهيد ومرتبةالشهيد فمن آرادالطريق والمنهج القويم فهذا هومنهج محمد ﷺ

نحن المسلمون مسئولون عن قتل الاطفال والمسلمين بايدى الكفار

ضروب العلىٰ شتى واكثرها التى تريق الدماء فى جانبيها الحجاز فهو طريق الجهاد اكثر الطريق الموصلة الى اللّٰه وسبحانه واليوم الأمة الاسلاميةاحوج ماتكون هذه السبيل والىٰ هذه السبيل والى هذه الثورة العظيمة الشامخة والشافعة التى بينها عليه السلام فى حديث الصحيح رأس الأمر الإسلام و عموده الصلوٰة و ذروة سنامه الجهاد فى سبيل اللّٰه (ترمذی: ۲٦١٦) نسمع ونقرأ فى هذه الأيام عن هذه المحاذر العظيمة التى ترتكب اخواننا فى فلسطين فى حق الأطفال الأصفياء الأبرياء الذين لاحول لهم ولا قوة يقتلون عن امراء وتعمد باسلحة فتاكة بايدى اليهودى وباسلحة امريكة و بريطانيه فماذا نقول لربنا عزّوجل اذا سئل عن هولآء وكيف يستقيم الدين وكيف يستقيم الايمان فى قلوب اهل الايمان اتباع لا إله إلا اللّٰه يقتلون ويذبحون المسلمون ما ينبغى لهم ان يحركوه فهذا امرعظيم خطر جدا فقد صح عن النبى ﷺ فى الحديث لزوال الدنيا أهون عنداللّٰه من قتل رجل مسلم (سنن الکبریٰ :۳٤۳٥) بغير حق فكم من هولآء الذين يقتلون بغير حق

الجهاد طريق وحيد للنجاة

فالواجب علىٰ المسلمين ان يجاهدوا باموالهم وانفسهم فى سبيل اللّٰه فهذا فرض عين على كل مسلم قادر علىٰ حمل السلاح وقادر علىٰ بذل

النفس النفيس فى سبيل الله فهذا فرض الساعة وفرض هذه اللحظات التى نعيشها فى الوقت الذى قد استبيحت المقدسة فبعد ان اخذوا النبى ﷺ وبعد ان احتلوا بلاد الحرمين هاهم اليوم يبيدون هولآء الا برياء الذين لاحول لهم ولا قوة فحروب العباد مستمرة منذ ما يقال۔

فبعداحتلال فلسطين احتلال العالم الاسلامى هاهى لبنان قل ابيد فيها من ابيد الاطفال والنساء وما مزرت قاع عنا ببعيد قام ولا صابرة ولا شتيلة عنا ببعيد قتل فيها اكثر من ثلاث مأة الاف من الأطفال والنساء بل قتل الا جنه فى بطون الأمهات ولا حول ولا قوة الا بالله وقتل من اطفال عراق اكثر من مليون من الأطفال ولاحول ولاقوة الا بالله تحت الحصار الظالم وقد صح عن النبى ﷺ فى الصحيح قال دخلت امرأة النار فى هرة ربطتها فلا هى اطعمتها ولا هى أرسلتها تأكل خشاش الأرض (سنن ابن ماجه: ۲٤٥٦) هذا فى هرة يا عباد الله فكيف بالاجنة يقتلون و نحن نسمع ونرئ و نريب من فرض الساعة بامور اعمال الخيروانما الاتباع والمنهج وهواتباع محمدﷺ لما جاءه خبر ان عثمان ابن عفانؓ فى الحديبيه لما بعث الى مكه وصل الى المسلمين ان عثمان ابن عفان قتل فما كان منهﷺ الا ان بسط يده الشريفه وقال من يبايع فبايعوه جميعا الا ام المنافق الذى اختفى خلف جمله الحر بن قيس فهذا هومنهج النبىﷺ وقال والله لا نبرح حتئ ننازلهم فالامر خطير جدا فينبغى على الناس ان يستعفرالله سبحانه تعالئ من الاشتغال بالامور المهمة عن ترك فرض الساعة فهذه هوفرض الساعة انقاض المؤمنين انقاض المستضعفين من هذا القتل الواضح البين الذى تواطئ الحكام مع اليهود النصارئ ۔

الکفر یتأمر علی الاسلام

وما مؤتمر شرم الشیخ الذی انعقد الادلیل بین محتمع زعماء العرب مع رؤس الکفرواتخذوا قراراً فی شرم الشیخ لنصرة هؤلآء الاطفال الابریاء وانما لتبلیتهم ولادانتهم انهم ارهابیون هؤلاء الذین یدافعون عن انفسهم قال عنهم حکام العرب ارهابیون وهذا لا یخفیٰ انه من نواقض الاسلام ،الظاهرة البارزة فهؤلآء بهذا التفرقات وغیرها من نواقض الایمان قد خرجو عن الملة ولاحول ولا قوة الا باللّٰہ۔

یفترض الجهاد عند إعتدأت أعداء الإسلام

اما اجتماعهم الأخیر فی هذا الأیام فی مؤتمر شرم الشیخ فما هو الا هو محادلة لضرب الرماد فی العیون ولم یحرك الساکن وما زالت المحاذر الی هذا اللحظات تقوم فی اخواننا وقد سبق من ذالك محاذر فی بوسینا وهرزك بضعة سنین وتدخلت امریکه بمنع السلاح عن المستضعفین فی وقت یذبح العرب فیه المسلمین علی مسمع من العالم احمع هاهی محاذر شیشان الثانیه مستمرة ویسهل الشباب بالملرعات امام الناس ویقتلون وههنا الیوم وها نستمع فی اندونیشیا ان المسلمون یحرقون وهم فی المساحد۔

وهاهی محاذر فی کشمیر مستمرة علیٰ مرأی ومسمع من العالم احمع فمتیٰ نتحرك ومتیٰ نقوم بواجب وماذا نقول لربنا غدا ففرض الساعة هو الجهاد فی سبیل اللّٰہ وقد صح عن النبیﷺ انه قال افضل الشهداء انه من یقتل فی الصف الاول لا یتفتون وجوههم حتیٰ یقتلوا اؤلئك یضحك الیهم ربك

واذا ضحك ربك الىٰ عبد فی موطن فلا حساب علیه فما ذا نبتغی الا رضوان اللّٰه فطریق الجنة هوالجهاد فی سبیل اللّٰه ۔

ارجواللّٰه ان یوفقنا وایاکم لنصرة دینه باموالنا وانفسنا اقتداء بخیر البریة ﷺ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمین۔

(اس خطاب کا اردو ترجمہ وخلاصہ اگلے صفحہ میں ملاحظہ فرمائیں)

اکیسویں صدی اسلام کی سربلندی وعظمت کی صدی

شیخ اسامہ بن لادن شہید کا خصوصی پیغام امت مسلمہ کے نام

عالم اسلام کے مردغیور ملت اسلامیہ کے نامور مجاہد الشیخ السید الکریم اسامہ بن لادن شہید کا دارالعلوم میں آنے کا اتفاق تو نہیں ہوسکا مگر دارالعلوم کے ترجمان ماہنامہ الحق کے خصوصی شمارہ ''اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام'' کے لئے مدیر الحق کی خواہش پر ان کا ٹیپ کردہ پیغام عربی زبان میں موصول ہوا جس کا اردو ترجمہ خصوصی شمارہ اگست تا نومبر ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ یہ ایک حساس اور دردمند مسلمان کا ملت اسلامیہ کا خصوصی پیغام ہے جو منبر حقانیہ اور میزاب علم وعمل مجلہ الحق کے ذریعہ بھیجا گیا (س)

ان الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیاً مرشداً واشھد ان لا الا الہ اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (ال عمران: ۱۰۲)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو''

اسلام کی عظمت ووقار کے لئے مساعی

میرے معزز مسلمان بہنو اور بھائیو! آپ کو معلوم ہے کہ اکیسویں صدی شروع ہوگئی ہے ان شاء اللہ یہ صدی اسلام کی سربلندی شان وشوکت اور اس کی عظمت ووقار کی صدی ثابت ہوگی لیکن اس کے لئے ہم سب کو ایک عظیم جدوجہد سے گزرنا ہوگا اور پہلے عالم اسلام کو عالمی استعمار اور اس کے ایجنٹوں سے آزاد کرانا ہوگا اور ہر محاذ پر باطل قوتوں کے خلاف جہاد کرنا ہوگا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

بعثت بين يدى الساعة بالسيف حتى يعبد الله وحده

''مجھے قیامت سے قبل تلوار کیساتھ مبعوث کیا گیا ہے تا کہ کائنات میں صرف اللہ رب العزت کی عبادت کی جائے'' (المصنف ابن ابی شیبة، ح:١٩٤٠١)

اس حدیث مبارکہ میں دعوت الی اللہ میں تلوار کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے حضور اکرم ﷺ کو تلوار کے ساتھ کیوں مبعوث کیا گیا؟ اس کی علت بھی اس حدیث میں درج ہے فرمایا کہ ''تا کہ دنیائے کائنات میں صرف اور صرف اللہ کی عبادت کی جائے'' دعوت الی اللہ کا یہ طریقہ اللہ رب العزت اور اس کے پیغمبر نے بیان فرمایا ہے جو بھی یہ چاہتا ہے کہ کائنات میں صرف اللہ کے دین کا بول بالا ہو اسے اللہ اور اس کے رسول کے اس طریقہ کی پیروی کرنا ہوگی ایک دوسری صحیح حدیث میں آیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا

أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله (بخاری، ح: ٢٥)

''مجھے اس وقت تک لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ شہادت (لا إله إلا الله محمد رسول الله) کا اقرار نہ کرلیں''

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

لہٰذا دعوت الیٰ اللہ کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں اگر غیر مسلم ہماری اس دعوت کو قبول کرلیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں بصورت دیگر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور یہ جہاد اس وقت تک جاری رہے گا، جب تک کائنات میں دینِ الٰہی کا الٰہی اقتدار قائم نہیں ہو جاتا:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

"یہاں تک کہ سارا دین اللہ ہی کیلئے ہو جائے" (الانفال:۳۹)

آج پیغمبر آخر الزمان کے پیروکاروں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ان میں سے اکثر کی حالت سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والے خس وخاشاک اور جھاگ کی ہے جیسا کہ حضرت ثوبانؓ سے مروی حدیث میں مذکور ہے:

ولكنكم غُثاء كغثا السيل (أبي داؤد، ح ٤٢٩٧)

"لیکن تم جھاگ (بیکار) ہوگے سمندر کے جھاگ کی طرح"

کامیابی کی راہ پر گامزن صرف وہ مسلمان ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے اور اپنی زندگیوں میں پیغمبر اسلام ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کی پیروی کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل متعین کرنے والی وہ ذات اقدس ہے جن کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں جو صاحب شفاعت ہیں اور قیامت کے دن نبیوں اور متقیوں کے سردار بنا دیئے گئے ہیں جن کی ہر بات حکم خداوندی ہے یہ ذات حضرت سیدنا نبی آخر الزمان ﷺ کی ہے جو حق تعالیٰ کے فرمان:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:۵۶)

"اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے"

میں بیان کردہ عبارت کے درجہ کمال اور حقیقت دنیا کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ یہ عمل میری امت کے لئے باعث مشقت بن جائے گا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنے والے کسی لشکر سے بھی پیچھے نہ ہوتا"

ہدایت و رہنمائی کا واحد ذریعہ سیرت نبویؐ ہے

افسوس! آج مسلمان اپنے صحیح راستے او ر رہنماؤں کی تعلیمات سے منہ موڑے ہوئے ہیں' حالانکہ حیات مستعار کے تقریباً تمام شعبوں میں یہ طریق کار مروجہ ہے کہ پیش آمدہ مسائل اور بحرانوں میں متعلقہ شعبوں اور علوم وفنون کا ماہرین سے رجوع کیا جاتا ہے مسلمان کے لئے زندگی کے تمام شعبوں میں ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ سیرت نبوی ﷺ ہے نبی آخر الزمان ﷺ کو سنیئے! وہ اس دار فنا میں مسلمانوں کی زندگی کی حقیقت کی وضاحت کرتے ہیں۔

"اسی ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید کر دیا جاؤں دوسری بار مجھے زندگی عطا کی جائے پھر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید کر دیا جاؤں پھر تیسری بار مجھے زندگی عطا کی جائے اور پھر تیسری بار بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے شہادت کی موت نصیب ہو"

یہ ہیں پیغمبر اسلام جن کی تمنا ہے کہ وہ عمر بھر اللہ کی راہ میں جہاد میں مصروف ہوں اور یہ کہ انہیں بار بار زندگی صرف اس لئے نصیب ہو کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے بار بار شہادت سے سرفراز ہوں عاشق جہاد پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے

امتیوں (ہم) نے کبھی سوچا ہے کہ ہمارا جہاد میں کیا حصہ ہے؟ ہم پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے اس دستور حیات پر کتنے کار بند ہیں؟

جہاد ایک عظیم عمل

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دربار میں سرخرو ہونے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں لیکن ان میں سے سب سے بہترین طریقہ اللہ اور اس کے رسول کے دین کے لئے خون کا نذرانہ پیش کرنا ہے خصوصاً آج کے حالات میں جب کہ امت محمدیہ علی صاحبها الف الف تحية وسلام پر ظلم کے انبار توڑے جا رہے ہیں آج جبکہ ہم دیکھ اور سن بھی رہے ہیں کہ فلسطین (اور دیگر مسلم ممالک) میں مسلمانوں کو وحشیانہ انداز میں ذبح کیا جا رہا ہے اور ان کی نسل کشی کی جا رہی ہے ہمیں حضور ﷺ کا یہ فرمان کیوں یاد نہیں آتا رأس الأمر الإسلام وعموده الصلوٰة وذروة سنامه الجهاد (ترمذی، ح ٦٢١٦) جس کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے عظیم امر اسلام ہے جس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔

مسلمانوں کے قتل عام کیوں؟

فلسطین کے نابالغ، معصوم اور بے سہارا بچوں کو یہودی ہاتھوں اور تباہ کن امریکی ہتھیاروں کے ذریعے بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے اور ہم مسلمان ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں تصور کیجئے قیامت کے دن کا جب ہم سے پوچھا جائے گا کہ ہم نے فلسطین کے ان مظلوموں کے لئے کیا کیا؟ ہم سب ذوالجلال کے اس سوال کا کیا جواب دیں گے؟ کیا ہم حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کو بھول نہیں گئے ہیں کہ لزوال الدنیا أهون عندالله من قتل رجل مسلم (سنن الکبریٰ، ح: ٣٤٣٥) یعنی اگر کوئی مسلمان ناحق قتل ہو جائے تو اس کے مقابلے میں اگر ساری دنیا مٹ جائے' اللہ کے نزدیک آسان ہے۔

کیا آج دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں کو ناحق قتل اور نیست و نابود نہیں کیا

جارہا ہے؟ کیا مسلمانوں کے مقدس مقامات کو پامال نہیں کیا جارہا ہے؟ کیا ارض معراج یہودیوں کے ناپاک قدموں تلے نہیں روندھی جارہی ہے؟ کیا بلاد حرمین غیر مسلم افواج کی آماجگاہ نہیں بنادیئے گئے ہیں؟ کرہ ارض میں متعدد مقامات پر مسلمانوں کو نیست و نابود کیا جارہا ہے فلسطین کے بعد لبنان پر نظر ڈالئے، کیا صابرہ اور شتیلا میں مسلمانوں کا قتل عام قصہ پارینہ بن گئے ہیں؟ اس قتل عام میں تین لاکھ سے زیادہ عورتیں اور بچے انتہائی ظالمانہ طریقے سے ذبح اور قتل کئے گئے حاملہ ماؤں کے پیٹ چیر کر رحم مادر میں موجود جنین ضائع کئے گئے عراق پر وحشیانہ اقتصادی پابندیاں مسلط کی گئیں جن کے نتیجے میں دس لاکھ معصوم عراقی بچے شہید کروائے گئے کیا ہم حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کو بھول گئے ہیں؟ دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلا هی اطعمتها ولا هی أرسلتها تأكل من خشاش الارض (سنن ابن ماجه' ح:٤٢٥٦)

ایمان والو! ایک بلی کو بھوک سے مارنے بالفاظ دیگر اس پر اقتصادی پابندیاں لگانے کے جرم کا ارتکاب کرنے والی کے متعلق نبی کریم ﷺ فرمارہے ہیں کہ ہو جہنم میں پھینک دی جائے گی۔ کیا ہم دس لاکھ عراقی بچوں کے قتل میں معاونت کے مجرم نہیں ہیں؟ ہم نے اس ظالمانہ قتل عام کو روکنیں کے لئے کیا کیا ہے؟ کچھ بھی تو نہیں ہمیں دیگر اہم کاموں سے فرصت نہیں ہے لہٰذا ہم اس صورتحال کے نتیجے میں وقت کی پکار، جہاد کو ٹال رہے ہیں۔

جہاد میں حضور ﷺ کا اسوہ کیا ہے؟

اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کا اسوہ کیا ہے؟ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مسلمانوں کے پاس اطلاع آئی کہ قریش مکہ نے آنحضرت ﷺ کے سفیر حضرت عثمانؓ کو شہید کردیا ہے حضور اکرم ﷺ نے اس موقع پر قریش مکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور

بیعت کے لئے اپنا ہاتھ پھیلا دیا چنانچہ سوائے ایک منافق الحر بن قیس کے تمام صحابہ کرامؓ نے آپ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی کیا حضور اکرم ﷺ کی قائم کی ہوئی مثالیں ہمارے لئے واجب التقلید اور واجب الاتباع نہیں ہیں؟

ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کیوں نہیں؟

برادران اسلام! اللہ سے اپنے گناہوں اور غفلت کی معافی مانگو اور نام نہاد ضروری امور سے چھٹکارا حاصل کر کے وقت کی پکار، جہاد پر لبیک کہو کرہ ارض کے کئی حصوں میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے' بوسنیا کے مسلمانوں کو گائے بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا' عیسائی سربوں کی طرف سے ان کا قتل عام برسوں تک جاری ہے' اس دوران امریکہ نے مظلوم مسلمانوں تک اسلحہ پہنچانے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے بوسنیائی حکومت اور بوسنیائی مسلمانوں پر فوجی پابندیاں عائد کر دیں' جن کی وجہ سے ان مظلوم مسلمانوں تک اسلحہ پہنچانا "بین الاقوامی جرم" بنا دیا گیا چیچنیا میں مسلمانوں کو بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں تلے کچلا جا رہا ہے، انڈونیشیا میں مسلمانوں کو مساجد کے اندر عبادت کرتے ہوئے بھسم کیا جا رہا ہے، کشمیر کے مذبح خانوں سے کون واقف نہیں ہے جہاں آزادی کی شمع روشن کرنے والوں کو بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے آخر ہم کب اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کی تابعداری کرتے ہوئے غیرت و حمیت اسلامی کا اظہار کرتے ہوئے حکم جہاد بلند کریں گے یاد رکھئے! وقت کی پکار جہاد ہے کندھے سے کندھا ملا کر دشمنان اسلام کے خلاف بنیان مرصوص بن جائیے اور اپنے رب اور پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی رضا حاصل کیجئے مسلم حکمرانوں سے کوئی بھی توقع مت رکھیں' انہوں نے شرم الشیخ جیسی شرمناک کانفرنسوں میں مسلمانوں کا سودا کر لیا ہے اللہ ہمیں اپنے دین کی نصرت عطا فرمائے (آمین)

خطاب

الشیخ الدکتور عبداللہ بن الزائد

نائب رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

تعارف

سابق نائب رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، افریقہ اور خلیجی ممالک میں دین کی نشر واشاعت میں پیش پیش رہے اور سعودی عرب میں بہت سے دینی اور رفاہی اداروں کے سربراہ بھی رہے، ۱۷ر فروری ۲۰۱۲ء کو اس دارفانی سے کوچ فرماگئے۔

وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کی

دارالعلوم حقانیہ میں آمد اور استقبال

۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء اتوار کا دن دارالعلوم حقانیہ کیلئے مسرتوں کا دن تھا کہ اس دن مرکز اسلام مدینہ طیبہ کے ممتاز تعلیمی ادارہ جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے سربراہ اور برگزیدہ شخصیت شیخ عبداللہ بن عبداللہ الزائد حفظہ اللہ نے دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدوم سے نوازا۔ کئی دن سے شیخ الجامعہ کی آمد کا غلغلہ تھا اور تمام اساتذہ وطلبہ چشم براہ تھے، شیخ الجامعہ کی آمد سے قبل حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ نے ایک خصوصی اجتماع میں طلبہ کو مدینہ طیبہ کے ضیف مکرم کی آمد کا مژدہ سنایا تھا اور یہ کہ علم وعمل ہر لحاظ سے قابل احترام مہمان کے لئے دیدہ ودل فرشِ راہ کئے جائیں۔ معزز مہمان کی آمد کا وقت ایک بجے دوپہر طے تھا۔ مگر زہے نصیب کہ شیخ موصوف پروگرام سے دو ڈھائی گھنٹے قبل دارالعلوم اچانک پہنچ گئے۔ ابھی استقبال کی تیاری جاری تھی اور طلباء اسباق میں مصروف تھے۔ تاہم مہمانوں کی آمد پر طلبہ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی قیادت میں پُر جوش خیر مقدم کیا۔ کچھ دیر دفتر اہتمام میں آرام فرما کر استراحت کے لئے احقر کے غریب

خانہ تشریف لے گئے۔ گھنٹہ ڈیڑھ آرام فرمایا اور دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی معیت میں جامع مسجد دارالعلوم تشریف لائے۔ مسجد مشاقینِ دید سے بھری ہوئی تھی۔ شیخ مکرم کے اقتداء میں نماز ظہر ادا ہوئی۔ نماز ظہر کے بعد معزز مہمان نے جلسہ گاہ ترحیبی میں جانے سے قبل دارالعلوم کا معائنہ کرنا تھا۔ مسجد سے سیدھے دارالعلوم کے ابتدائی شعبہ تعلیم القرآن ماڈل سکول جانا ہوا۔ اسی دوران طلبہ دارالعلوم اساتذہ اور علماء دو رویہ قطاروں میں کھڑے ترحیبی نعروں سے مہمان مدینہ کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرتے رہے۔ سیدا سیدا مرحبا مرحبا عاش الجامعة الاسلامیه و الجامعة الحقانیه، عاش المملكة العربية السعودية، عاش الاتصالات العلم والدين بيننا و بينكم کے نعروں سے دارالعلوم کے درو دیوار گونج رہے تھے۔

شعبۂ تعلیم القرآن میں تقریباً سات سو زیر تعلیم بچوں نے اساتذہ و ہیڈ ماسٹر کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں گارڈ آف آنر پیش کیا، عربی اردو ترانے پڑھے اور عربی سپاسنامہ کے بعد عربی میں طلبہ نے مکالمات سنائے شیخ موصوف معصوم بچوں کے نظم وضبط اور دینی معلومات سے بے حد متاثر دکھائی دے رہے تھے۔ واپسی میں آپ نے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا فرمائی اور شکریہ ادا کیا یہاں سے آپ استقبالیہ قطاروں کے گھیرے میں کتب خانہ دارالعلوم دیکھنے گئے اور کتب خانہ کا کچھ دیر معائنہ کیا یہاں سے دفتر الحق میں فروکش ہوئے، جہاں احقر نے الحق اور مؤتمر المصنفین کی مطبوعات کا تعارف کرایا، الحق کے کچھ مجلدات اور مطبوعات مؤتمر کے مکمل سیٹ شیخ موصوف اور ان کے رفقاء کو پیش کئے گئے۔ نماز ظہر سے قبل آپ نے دارالعلوم کے دارالحفظ و التجوید کی جدید پُر شکوہ عمارت اور زیرِ تعمیر ہاسٹل کا بھی معائنہ کیا اور بار بار واللہ انها جهود عظيمة جیسے کلمات سے خوشنودی ظاہر فرمائی۔

دارالتدریس کی درسگاہوں کو سرسری دیکھنے کے بعد استقبالیہ تقریب میں جلوہ افروز ہوئے دارالحدیث سے باہر دارالعلوم کے صحن میں پنڈال بنایا گیا تھا اور سٹیج پر چند حضرات کی نشست کا انتظام تھا۔ شیخ نے سٹیج پر قدم رکھا تو ایک بار پھر دارالعلوم کے در و دیوار اللہ اکبر اور استقبالیہ نعروں سے گونج اٹھے، دارالعلوم کا صحن طلباء، علماء کے مجمع سے بھرا ہوا تھا، تقریب کا آغاز دارالعلوم کے ایک جید قاری کے تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد احقر نے دارالعلوم کے اساتذہ طلبہ اور شیخ الحدیث مدظلہٗ کی طرف سے عربی میں مبسوط سپاسنامہ پیش کیا، جس میں جامعہ اسلامیہ اور مملکۃ عربیہ سعودیہ کے اسلام اور علوم اسلام کے لئے لازوال مساعی جمیلہ پر شکریہ ادا کیا تھا۔ اس کے بعد برصغیر میں انگریزی سامراج کی آمد دینی علوم کی نشر و اشاعت کا نظام درہم برہم ہو جانے اور اہل اخلاص علماء کے مدارس طلبہ کا انتظام کرنے کا ذکر تھا۔ نیز یہ کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے تعلیمی مرکز دارالعلوم دیوبند کا سلسلہ سند و تلمذ کن اساتذہ و رجال سے چلا ہے۔ اس ضمن میں شاہ ولی اللہ اور ان کے تلامذہ و اخلاف سے لیکر حضرت نانوتویؒ اور اس کے بعد مشاہیر علم و فضل کی قومی دینی و علمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

سپاسنامہ میں علم حدیث کی ترویج و اشاعت کے لئے ان حضرات اور ان کے مدارس کے جہود مبارکہ کا بھی ذکر تھا کہ اس سے قبل ہندوستان کی تعلیمی و تدریسی پرواز صرف فقہی کتابوں تک تھی، ان اکابر ہی سے حقیقت میں برصغیر کا گوشہ گوشہ حدیث رسول کی اشاعت اور سنت نبوی ﷺ کے فروغ سے منور ہوا۔ اس کے بعد دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس سے لیکر اب تک اس کی ہمہ گیر سرگرمیوں، خدمات، شعبوں کے تعارف تلامذہ اور فضلاء کے فروغ دین کے لئے مساعی کا تفصیلی ذکر تھا اور یہ کہ دارالعلوم حقانیہ کو آپ

کے مادی تعاون کی نہیں بلکہ علمی و تعلیمی میدانوں میں اشتراک سندات کے معادلۃ اور اسکی علمی حیثیت کے اعتراف کی توقع ہے۔

سپاسنامہ کے جواب میں شیخ عبداللہ الزائد نے نہایت پُر درد عالمانہ خطاب فرمایا جس میں دارالعلوم کی تائید و تحسین، اہل علم کے باہمی اتحاد دعوت و تبلیغ اور جہاد افغانستان کے لئے استعداد جیسے اہم مسائل پر روشنی پڑتی تھی۔ شیخ مکرم کے اس گھنٹہ بھر خطاب کا متن اور ترجمہ شریک الحق ہو گا۔ تقریر کے اختتام میں معزز مہمان دارالعلوم حقانیہ کی علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ امداد کا بھی علان فرمایا اور عربی اساتذہ کی بھی پیشکش فرمائی۔ شیخ مکرم کے وقیع خطاب کے بعد ان کے رفیق سفر جو (وفاق المدارس کی نمائندگی بھی فرما رہے تھے) جناب ڈاکٹر استاد عبدالرزاق اسکندر جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن نے تقریر کی اردو میں ترجمانی کی۔ اختتام میں احقر نے شیخ موصوف کا گرانقدر امداد پر شکریہ ادا کیا، تقریب کے بعد دارالعلوم کے طلبہ کے لئے ایک ہاسٹل کا سنگ بنیاد رکھوانے کا پروگرام تھا۔ دارالحدیث کے دائیں جانب بالائی حصہ پر ایک دارالاقامہ شاہ اسماعیل شہید کے نام پر منسوب مکمل ہو چکا ہے۔ بائیں جانب سید احمد شہید قدس سرہٗ کے نام پر دارالاقامۃ کی تعمیر زیر تجویز ہے۔ کچھ عرصہ قبل عالم اسلام کی ممتاز شخصیت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہٗ نے اس عمارت کی پہلی اینٹ اپنے ہاتھوں سے رکھی تھی مگر تعمیر کا کام تا حال شروع نہیں ہو سکا۔ آج کے معزز مہمان شیخ الزائد نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اسی اینٹ کے ساتھ دوسری اینٹ رکھی اور اس طرح عرب و عجم کے اس قران السعدین کی شکل میں یہ مبارک بنیاد رکھی گئی۔ شیخ الزائد نے جس امداد کا اعلان فرمایا وہ بھی اسی

عمارت کی مد میں خرچ کی جائے گی۔ تقریب تاسیس کے بعد معزز مہمان جامع مسجد دارالعلوم گئے اور نماز عصر کی امامت فرمائی۔

عصر کے بعد معزز مہمان کو طلبہ نے بادیدہ پُرنم الوداع کہا اور آپ پشاور تشریف لے گئے۔ شیخ محترم کے ساتھ اس دورہ میں ان کے معزز رفقاء القاری المقری عبدالقوی استاذ جامعہ اسلامیہ مدینہ محترم ومکرم مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب فیصل آباد محترم ومکرم جناب میاں فضل حق صاحب امیر جماعت اہل حدیث پاکستان اور ہمارے محترم فاضل دوست مولانا عبدالرزاق سکندر کراچی بھی شریک تھے۔ الحمد للہ کہ وسائل کی کمی ہر طرح بے ربطی وسادگی کے باوجود معزز مہمان نے خوشگوار اثرات لئے۔ جس کا بعد میں اطلاعات سے پتہ چلا کہ وہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے محترم شیخ الحدیث سے سب سے بڑھ کر اس دورہ میں متاثر ہوئے۔ حضرت مدظلہ سے تو ان کی وابستگی اور مناسبت کا یہ حال ہوا کہ یہاں دوران قیام وہ بار بار حضرت کو والدی الکریم کہہ کر پکارتے رہے اور بار بار پیشانی کو چومنے کی سعی کرتے رہے۔ ہماری دعا ہے کہ برگزیدہ مہمان کا یہ دورہ دو علمی و دینی اداروں کے مابین گہرے علمی اور ثقافتی روابط کا ذریعہ بنے اور مرکز اسلام سے دارالعلوم حقانیہ کو قوی سے قوی نسبتوں کا حامل ثابت ہو۔

وما ذلك على الله بعزيز والله يقول الحق و هو يهدى السبيل

ماہنامہ الحق نومبر دسمبر ۱۹۸۱ء

نصائح لطلاب دارالعلوم

شیخ عبداللہ الزائد کے دارالعلوم اور شیخ الحدیثؒ
کے بارہ میں تاثرات اور طلباء کو سنہری نصائح

الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہٗ و نتوب الیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور أنفسنا و من سیئات أعمالنا و من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ و من یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ اصحابہ وآتباعہ أجمعین ۔

المدارس الدینیۃ سرّ بقاء الباکستان

اما بعد ! فانی أحمد اللّٰہ تبارك و تعالی ھیئالی ھذا اللقاء وزیارۃ المدرسۃ الحقانیۃ الواقعۃ فی ھذہ المدینۃ ویحب علی الأمۃ الاسلامیۃ التقدیر لھذہ المدارس ولمؤسیسھا لان قیام ھذہ المدارس یأتی فی طلیعۃ المھمات الدینیۃ ذلکم ان ھذہ المدرسۃ تھتم بترسیخ عقیدۃ الإسلامیۃ فی أذھان طلابھا، و ھذا الاھتمام من ھذہ المدرسۃ و أمثالھا انما ھو سِرٌّ بقاء الشعب الباکستانی مسلمًا متمسکا بدینہٖ و اخلاقہٖ ، فجزی اللّٰہ القائمین علی ھذہ المؤسسات ، و منھم والدنا الکریم الشیخ عبدالحق حفظ اللّٰہ مؤسس ھذہ المدرسۃ التی أسسھا علی غرار دارالعلوم الدیوبندیۃ فی دیوبند بھند ، نسأل اللّٰہ أن یبارك فی

هذه المدارس وأن يكثر المُقبلين على هذه المدارس من أبناء هذا الشعب وغيره ، حتّٰى تودى هذا المدارس الرسالة على هذا الاستمرار ـ

أنتم حراس الدين

أيها الأخوة ! و أيها الأبناء ! ايها الزملاء ! إنكم هنا فى هذا البلد على الثغو رفى وقت تشتد فيه حراسة الملحدين، ويشتد فيه طمعهم فى البلاد الاسلامية وهم الآن يحتلون جزأ غالبًا من الوطن الاسلامى ، يستقرؤنه مقرّاً لاختلافهم و توسعهم فى البلاد الإسلامية ، و لكنهم باذن اللّٰه تستخيب آمالهم ، و يرتدون على أعقابهم خاسئين ذليلين حقيرين ، بعد أن يذيقهم اللّٰه من العذاب ألوانًا و من الهوان أنواعًا ، و بعد أن يتحقق قول اللّٰه تعالى: إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ (الانفال:۳۶)

الإخلاص فى العمل رأس كل نجاح

نشأ السوال متى هو ذالك الوقت؟ و من هم أؤلئك الذين يبدل اللّٰه على أيديهم هذه العزة للمسلمين و تلك الذلة والهوان لاعداء المسلمين ؟ هل هم نحن أم غيرنا؟ الحواب ليس احد أحق من أحد الا من بعد ما يقدم بالاخلاص فى العمل اما الذين يخلصون فى جهادهم وفى عملهم للّٰه تبارك و تعالى و يتجهون بقلوبهم و أعمالهم الى اللّٰه و يضحون بالنفس النفيس و يريدون أن يحق الخير لهذ الدين الذى يتحق بخيريته خير الأمة الإسلامية الذين يريدون ذلك وهم الذين يذل اللّٰه على أيديهم اما الذين لا يفعلون ذلك فانهم لايستعجلون أن يجرى على أيديهم هذ الخير و ان من أهم المهمات لحصول

هذا الخير و لتحقق وصف الخيرية فيمن يريد ان ينال هذا شرفًا عظيمًا وان من اهم المهمات بعد الاخلاص للّٰه تعالىٰ التحرد والاندماج فى وحدة الأمة الإسلامية، الوحدة التى يقودها الايمان باللّٰه والاعتماد على اللّٰه وحدهٗ دون من سواه والنظر الى ماعنده دون النظر الى عنده من سواه، الوحدة ألتى اضع بها يدى فى يدأخى حنديا كنت اوقائدًا لأن مطلبى ان تحقق وحدة الأمة الإسلامية و فى ذلك الحين يكون نصر اللّٰه و تكون العزة للامة و ينزل نصر اللّٰه بملائكة من السماء وبكن ينصربها اللّٰه عباده و يذلل بها اعداء ه و ماالنصر إلاَّ من عند اللّٰه بملائكته او بغير ملائكة، انما اذا اردنا ان نحقق العزة لامّتنا فان علينا ان نطلب نصر اللّٰه نصر اللّٰه نعم نصر اللّٰه وحدهٗ فى عباده المخلصين و فى ذلك اليوم تحقق عزة الامة و يمدحر اعداء اللّٰه و ينزل نصر اللّٰه و يومها يمدخر الشيوعيون و اعوانهم احمعون واعداء اللّٰه كافة من الغربيين والشرقيين ان الذين يعتمدون على الغرب من أحل أن يساعد الشرق انما هم مخطئون فى طريقتهم، و انما هم مغالطون لأمتهم أن الغرب لايريدون بنا خيراً أبداً لأنهم اعداء نا و ان كانت العداوة تختلف من الغرب الى الشرق لكهنا تتحر لانهم لايريدون بالمسلمين خيرًا و لايريدون بالاسلام عزًا و انما يريدون ان يسيطروا على الناس و لايريدون أن تتأسس قتأسى بالاسلام دولةً ولا أن تقوم له قائمًا حينما اشتهر بان الباكستان تريد ان تصنع سلاحًا نوويًا قامت ضحة فى الشرق والغرب وفى نفس الوقت يمدون الهند، من يمد الغرب يضحون هنا و يحافون هنا و يمدون الهند بما شاء ت لاننا مسلمون ولانهم كفار، يريدون ان يموت المسلمون، يريدون ان لايقوم المسلمون من أحل ذلك لايريدون لهم تقدمًا بل

يريدون الذل للمسلمين ومن أجل ذلك يقودن الهند و يمدونها بماشاء، الشرق والغرب يتعاونون على تقوية الهند و على إضعاف باكستان والله غالبٌ على امره ان الاسلام لوقام حقًا و نفّذ حقالما غلب احد لوشاع الاسلام فى عدله ورحمته كان خيرًا للبشرية احمعين لان الاسلام لايعرف الظلم ولا يعرف العدوان ولايترك ظلمًا ولا عدوانًا ولا جورًا والناس سواسيةً فى عدله حتى الأعداء يقول محمد عليه الصّلوة والسلام من قتل معاهدًا له ذمة الله وذمة رسوله برأت عنه الذمه و فى بعض الالفاظ لم يرح رائحة الجنة (سنن ابن ماجه، ح :۲٦٨٧) اوكما قال عليه السلام اما هم فيقولون من قتل مسلمًا له اهمية فانه ينال القدوة عند الشرق والغرب من ضيّق على المسلمين فهو الزعيم هكذا يفعل أعداء الإسلام وذلك هو الإسلام لوكانوا يعقلون لتركوا للاسلام حرّيةً و تركوا للمسلمين ارادتهم الحرّة فانهم خيرٌ للبشرية فانهم خير أمةٍ اخرجت للناس كما قال تعالى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ(ال عمران: ١١٠)

والإسلام حين كان الاسلام فى أروّبا كان خيراً للأروبا والمؤرخين وبعض المخلصين من كُتّابها يدعون دائمًا على اؤلئك الذين أخرجوا الاسلام من أروّبا بعد قرون ذهبية حكم الإسلام فى أروّبا عدلًا و رحمةً و شفقةً و مواساةً فأخرج الإسلام من أرُوّبا تذوق المسلمون انواعًا من العذاب

عباد اللّٰه! انه لاخير الا فى الإسلام ولاسعادة الا فى الإسلام هذه حقيقةٌ مسلمة لاولى العقول الذين عرفوا الاسلام و قرؤا عن الاسلام وهنا أيها الاخوة ولابناء والزملاء! عليكم عقد كبيرلأنكم تقضون على ثغرعظيم من

ثغور المسلمين على الحدود وانتم رضوان فعليكم أن تسلحوا أبناء كم بالعلم والايمان، بالعلم والعمل؟ لأن العلم بلا عمل لايفيد بل ربما يكون حجة و يبطل الذهن والفكر معًا ولكن العلم عندنا نحن المسلمون يراد به العمل والعلم الذى نقصد هو علم كتاب اللّٰه وسنة رسوله والعمل الذى نقصد هى القدوة والتأسى برسول اللّٰه محمد ﷺ و اصحابه من يعده والتابعين لهم باحسان الذين ساروا على النهج ساروا على صراط مستقيم متأسين بهم متبعين لهم غير منحرفين و من أهم المهمات دعوة اخوان لكم اضلهم الشيطان وا غواهم وصدّهم عن سبيل اللّٰه و وقعوا فى انواع من المخالفاتِ والبدع فلايجوز تركهم لانهم جزأٌ منا ثم ان اللّٰه سائل عنهم ان لم نقم بدعوتهم اليه فان كثيرًا من الناس قد يقوم بواجب الدعوة المناسب ولم يستمر فى دعوة اخوان لكم هم فى حاجة اليكم اذا صلحوا يكثر و من سوادكم و يشدّ وا من عضدكم و كانوا لكم اعوانًا وكانوا لكم من اصدق الاخوان فلا تتركوهم للشيطان يحترسه ـ

يجب الاجتناب عن البدع والمخالفات

ايها الاخوان ! أن الدعوة الى اللّٰه تحتاج الى الحكمة ولاخلاص للّٰه تعالى والصبر على الاذى مهما طال الوقت والصبر على الاذى مادام فيه طروفة للاصلاح والدعوة فان من لايقدر على تحمل الاذى و يرده القليل من الاذى لايصلح ان يكون الدعاة المخلصين فكونوا كذلك أيها الاخوة! كثير من المسلمين وقعوا فى المخالفات و كثير منهم لايظنون انها مخالفات و يظنون انها تعظيمًا للصالحين و تعظيمًا للاولياء و تعظيمًا لرسول اللّٰهﷺ و تاكيداً لمحبته و ما هم بعالمين ان ذلك يرفعهم بينا و آخر ان محبته لرسول اللّٰه فيما

جاء به واتباعه باخلاص و تقديمه على الاهل والنفس والولد و كيف يقدم محبته على محبة النفس والولد والوالد اذا اطعنا امره وابتعدنا عن معصية و ابتلانا عن تعصيهٖ و قدمنا ما يحب على ما نحب هذه هى المحبة ان رسول اللهﷺ لم يأت بشئ الا لهذا الا بدعوة الناس ماجاء الا لدعوة الناس الى الله ولتصحيح عقائد الناس لم يأت بأمر من اُمور الدنيا ولم يدع صلى الله عليه وسلم اليه، كفار قريش عرضوا عليه ان يكون ملكًا لهم ان يملكوه على العرب فلا ينازعه احدٌ و ان يعطوه من المال حتٰى يكون اغناه مالًا و ان يختاروا له اجمل بنات العرب فزوجوه فكيف عن آلهتهم فقال والله! لو انزل الشمس فى يمينى والقمر فى يسارى ان اترك هذا الامر ما تركته حتّٰى يظهره الله

قيل له عرضت عليه البطحا ان تنقلب ذهبًا و ما اراد ذلك اراد ان يكونَ عبدًا رسولًا ماتريد ان تكون ملكًا رسولًا و عبدًا رسولًا قال لا بل اريد ان اكون عبدًا رسولًا و لهذا ناداه الله بأشرف المقامات لهذا الوصف سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ(بنى اسرائيل:۱) ان محبة رسول الله ﷺ و تعظيمه هو باتباعهٖ بالصدق والاخلاص و تعظيم الله بعبادته و باخلاص القصد والنية له والعبادة و تقديم هوىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم على هوى النفس لايؤمن احدكم حتٰى يكون هواه تبعًا لما جئت به يجب ان نفهم هؤلاء القوم و ان ولاية الله لاتنال الا بالصدق فى عبادته والصدق فى اللجوء اليه والتوجه اليه مباشرةً دون صحاب الوسائط فانه نادىٰ عباده ان يدعوه و انه قريب اليهم وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (ق:۱۶) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ

فَإِنِّیْ قَرِیْبٌ أُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرة :۱۸٦) وقال تعالی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ(ق: ١٦) و قال رسول اللّٰہ ﷺ ان الذی یرضیٗ علی انفسکم ان الذی تدعون اقرب الی احدکم من شراق من عتق راحتله او کما قال النبیﷺ ۔

من هو الولی ؟

الولایة : ولایة اللّٰه انما قوله تعالی أَلَآ إِنَّ أَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(یونس:٦٢) من هم ! اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ (یونس:٦٣) وما من احد من الناس الا هو ولیه اما ولیٌ للرحمٰن او ولیٌ للشیطان فالمسلم ولی اللّٰه والکافر عدو اللّٰه و لـکن ولایة المسلمین تختلف بحسب قوة الایمان و ضعفہ ولکن قوة الایمان و ضعفہ انما هو للشعب و کلما قویت ولایة الانسان قویت همتهٗ باعتماد علی اللّٰه کما فی قوله تعالی أُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ: ای من الملائکة والصالحین الذین یدعونهم هؤلآء المشرکون وقال تعالیٰ أُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ إِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ أَیُّهُمْ أَقْرَبُ ای یسارعون فی فعل الخیرات و ترك المنکرات و یتنافسون فی ذلك وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا(بنی اسرائیل:۵۷) علینا ان نفهم هولآء بل هم أولیاء اللّٰه و بما یکون محبة رسول اللّٰه لعلهم یرجعون او تقوم حجة اللّٰه علیهم

کیف نتمکن من تنفیذ الحکم الشرعی فی باکستان

یا أیها الاخوان ! لا ارید ان اطول علیکم فانی احسست بان الوقت

طال عندكم فاقصر كلامى مصراً دعوتى ايّاكم يا علماء الدين ! و يا طلاب العلم! ابذلوا جهودكم بوحدة الأمة و جمع الكلمة فان ذلك مطلب واجب فى كل الوقت و فى هذا الوقت الذى تتصرّف فيه الامة الباكستانيه علىٰ فرض تحكم الشريعة الاسلامية ان هذه الشريعة التى هى مطلب أساسى من تقسيم الباكستان والهند ان الشعب الباكستانى انما انفصل عن الهند حتّٰى يتم دولتهٗ علىٰ أساس الاسلام و تحكيم شريعة الإسلام و هذه هى الفرصة ان شاء اللّٰه وعليكم ان توحدوا صفوفكم و ان تمزقوا كل اختلاف يتمزق الوحدة و عليكم ان تجتمعوا من اجل اللّٰه حتّٰى تتحد الكلمة و حتى يحصل التعاون على البرّ والتقوىٰ أسأل اللّٰه تبارك و تعالىٰ ان يتم على الشعب الباكستانى نعمة تحكيم الشريعة حتى يعم العدل ويعم الرخاء و يحصل الخير و ان توحد كلمة المسلمين فى كل مكان و ان ينصر اخواننا فى افغانستان فى فلبائن و فى كل مكان يقاتلون فيه المسلمون اعداء اللّٰه نسأل اللّٰه تبارك و تعالىٰ ان ينزل بعباده النصر اللّٰهم ارحم عبادك المستضعفين و انزل عليهم نصرك المؤزر ووحد صفوفهم و اجمع كلمتهم اجمعين ياارحم الراحمين و انزل على اعدائك باسك الذين مديرد عن القوم المجرمين لا اله الّا انت انا كنا من الظّٰلمين اللهم اصلح قلوبنا و اصلح ولاة أمرء نا واجعل ولايات المسلمين و تحكيمهم فيمن يخاف و يتقى و يتبع ما يرضيك يا ارحم الراحمين و انه يسرنى بختام هذه الكلمة ان بان بين الجامعة الاسلامية و هذه المدرسة الحقانية علاقة لاتحتاج الى تقرير لان الاسلام قررها ولان المنهج الواحد هو تصحيح العقيدة والدعوة

الى هذ الدين هدف للجميع والعلاقة مقررة ووقيه والحمد للّٰه انه يسرّنا ان تنتهى المعادلة مقررة الحمد للّٰه انـّـــــهٗ يسرنا ان تنتهى المعادلة ان شاء اللّٰه و يكون للجامعة شرف عظيم ان تستقبل الخريجييّن من هذه المدرسة العزيزة كما انه يسرنى ان تسهم الجامعة فى جهود هذه الجامعة المخيّره بخمسين آلاف روبية يسلمها الشيخ ميان فضل حق الى ادارة المدرسة والسلام عليكم ورحمة اللّٰه و بركاتهٗ ۔

(حضرت الشیخ کی تقریر کا اردو ترجمہ وخلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

دارالعلوم کے طلباء کو نصائح

دینی مدارس دینی اقدار کے محافظ ادارے

خطبۂ مسنونہ کے بعد! میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے ملاقات کے لئے موقع عطا فرمایا اس مبارک ادارہ دارالعلوم حقانیہ کو دیکھنے کے لئے جو کہ اس شہر میں واقع ہے، اُمتِ اسلامیہ پر ان مدارس اور اس کے اہتمام چلانے والوں کی عزت افزائی لازم ہے، کیونکہ ان مدارس کا قیام مہماتِ دینیہ کے پیش نظر ہوتا ہے، اس جیسے اداروں میں پاکستانی قوم کی بقاء مضمر ہے کیونکہ صحتِ عقیدہ اور اخلاقی اقدار کی نشوونما اس میں ہوتی ہے، پس اللہ تعالیٰ ان کے چلانے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے والد مکرم فضیلۃ الشیخ عبدالحق نے اس پاکیزہ مدرسہ جس کی بنیاد انہوں نے دارالعلوم دیوبند (ہند) کے مسلک ونہج پر رکھی، اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مدارس اور ان کے معاونین پر برکتیں نازل فرمائے تاکہ یہ مدارس اپنی دعوت پیغام کو بحسن وخوبی انجام دیں۔

اہل پاکستان پر بھاری ذمہ داری

محترم بھائیو اور دوستو ! آپ پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ آپ ایسی سرحد پر واقع ہیں جس کے اردگرد دشمنانِ اسلام ہیں جو ہر وقت اس سوچ میں ہیں کہ ہم افغانستان کو اپنا اڈہ بنا کر اسلامی ملکوں کو ہضم کر سکیں اور وہ اس وقت مسلمانوں کے بہت بڑے قیمتی حصہ پر قابض ہیں، ایک تو ان کے توسیع پسندانہ عزائم کی وجہ سے اور دوسرا خود مسلمانوں کے مابین اختلاف کے خلیج کے باعث، اگرچہ اللہ تعالیٰ ان کو گوناگوں عذاب اور ذلت و رسوائی سے ہمکنار فرمائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ (الانفال:۳٦)

''بلاشک یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لئے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں، سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے پھر وہ مال ان کے حق میں باعثِ حسرت ہو جائیں گے، پھر مغلوب ہو جائیں گے اور کافروں کو دوزخ کی طرف جمع کیا جائے گا''

عقائد کی درستگی میں خلوص

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وقت کب آئے گا؟ اور کون لوگ ہوں گے؟ جن کو خداوند قدوس ذلیل و رسوا کریں گے اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی عزت افزائی ہوگی؟ تو جواب یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے عقائد درست کئے اور اپنے اعمال میں خلوص وللّٰہیت کا مظاہر کیا، اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس اور ذاتی منافع کو قربان کر دیا، اور

وہ کام کرتے ہوں جن میں تمام اُمتِ مسلمہ کی بھلائی ہو، تو اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں خیر جاری کرے گا، کیونکہ ان کا ارادہ خیر اور بھلائی کا ہے۔

وحدت امت کے مساعی

سب سے اہم چیز اس شرف عظیم کا ارادہ ہے، جس میں اخلاص کے جذبے اور ایمان باللہ وحدہ کے ساتھ ساتھ اُمتِ مسلمہ کے اتحاد کی کوشش ہو ایسی وحدتِ اسلامی جو اسلامی عقیدہ پر مبنی ہو، اور اس میں اعتماد علی اللہ وحدہٗ کا جذبہ کارفرما ہو، نہ کہ اپنے وسائل پر توکل اور اغیار پر بھروسہ بلکہ اپنے بھائی کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھیں اس مقصد کے لئے ہم اپنے بھائی کو سر پر اُٹھالیں، جب اُمت میں اتحاد پیدا ہوجائے تو اللہ کی طرف سے رحمتوں کا نزول ہوگا، اور ان کی امداد ہمارے شامل حال ہوگی، اور ہمیں عزت کی زندگی نصیب فرمائیں گے، خواہ وہ ہماری امداد آسمانی فرشتوں سے فرمائی یا کن کے ذریعے۔

صرف ایک اللہ پر بھروسہ

اگر ہمیں اس اُمت کی عزت و وقار مطلوب ہے، تو ہمیں صرف ان ہی سے امداد طلب کرنی ہے تب ہماری عزت افزائی ہوگی، ہمارا وقار ہوگا، دشمنانِ اسلام تباہ و برباد، خستہ حال اور کمزور ہوجائیں گے۔ سوشلسٹ اور ان کے حواری ذلیل و خوار ہوکر نکل جائیں گے، خواہ وہ مغرب میں ہوں یا مشرق میں، اہلِ مشرق میں سے جو لوگ مغرب پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ وہ ہماری مشکل حل کریں گے، ہمیں امداد دیں گے تو یہ لوگ غلطی پر ہیں، کیونکہ مغرب کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مشرق کو نیست و نابود کردے، وہ مشرق کے لئے کسی قسم کی بھلائی نہیں چاہتے، پھر بھی مشرق کی دشمنی میں وہ تمام اختلافات بالائے طاق رکھتے ہیں۔

پاکستان کی ایٹم بم سے تمام کفار کو تکلیف

بطورِ مثال میں معذرت چاہتا ہوں، جب یہ مشہور ہوا کہ پاکستان اسلامی ایٹم بم بنانا چاہتا ہے تو مشرق و مغرب میں ہلچل مچ گئی اور ہندوستان کو بھرپور امداد دینے لگے، اہلِ مغرب کیوں چیخنے چلانے لگے، انہوں نے کیوں ہندوستان کے ساتھ تعاون شروع کردیا؟ اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں، اور وہ مسلمان نہیں، وہ یہ نہیں چاہتے کہ مسلمان طاقت ور بنے، وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہمارا محتاج اور ہمارا دست نگر ہو، اور یہ مشرق ومغرب کی گاڑی میں پس جائے، اگر اسلام صحیح معنوں میں نافذ ہوجائے اور اس کے عدل و انصاف کے تقاضوں کا لحاظ رکھا جائے تو اس میں تمام انسانیت اور عالمِ بشریت کی بھلائی ہے، کیونکہ اسلام میں ظلم و زیادتی کا نام نہیں، تمام اس کے عدل میں برابر ہیں حتیٰ کہ دشمن بھی۔

اسلام کا نظام مساوات

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جس مسلمان نے کسی غیر مسلم ذمی کو قتل کیا جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد میں آچکا ہے تو اس سے ذمہ بری ہے اور بعض الفاظ میں آیا کہ وہ جنت کی ہوا تک نہ سونگھے گا ان کے نزدیک جس شخص نے کسی مسلمان زعیم اور لیڈر کو قتل کیا تو وہ ان کے نزدیک ہیرو بن جاتا ہے جو مسلمانوں پر سختی کرتا ہے وہ ان کا منفرد لیڈر بن جاتا ہے، اسلام ان کے بارے میں کیسے سلوک کی تلقین کرتا ہے اور ان کا کیسا رویہ ہے، کاش! ان کو عقل وخرد ہوتا، اگر وہ اسلام کو آزادی اور مسلمانوں کو آزادیٔ رائے دیتے تو اس میں خود ان کی بھلائی تھی۔

یورپ کا عہدزریں

بعض مخلص مغربی ادیب ومؤرخ بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ جب یورپ میں اسلامی حکومت قائم تھی، وہ اس وقت کا عہد زریں تھا، اب وہ ان لوگوں کو بد دعائیں دیتے ہیں جنہوں نے اسلام کو یورپ بدر کیا، یورپ میں جب اسلامی حکومت قائم تھی، مسلمان حکمران تھے، وہ عہد یورپ کا عہدزریں کہلاتا ہے، کیونکہ اس اُمت کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (ال عمران: ۱۱۰)

جب اسلام یورپ سے نکلا تو وحدتِ اُمت پارہ پارہ ہوگئی اس کے بعد جو کچھ مسلمانوں اور معصوم بچوں پر مظالم ڈھائے گئے، اس کی نظیر نہیں ملتی اے اللہ کے بندو! صرف اسلام میں خیر کثیر اور سعادتِ ابدی ہے یہ مسلّمہ حقیقت اور نا قابلِ انکار صداقت ہے جنہوں نے اسلام کو صحیح معنوں میں جانا اور اسے پڑھا۔

نسل نو کو علم سے مسلح کرنا

بھائیو اور دوستو! تم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ تم مسلمانوں کی سرحد پر ہو، تم پر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو علم سے مسلح کرو، عمل کے ساتھ، کیونکہ علم بغیر عمل کے غیر مفید ہے، بلکہ بسا اوقات فکر و ذہن کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے، تو علم سے وہی علم مراد ہے جو باعمل ہے، اور جس علم کا ہم قصد کرتے ہیں، وہ علم کتاب اللہ و سنت رسول ﷺ ہے، اور جو عمل ہمیں مقصود ہے وہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے بعد صحابہ و تابعین جو صراطِ مستقیم پر چلتے ہیں ان کی پیروی ہے۔

اہل بدعت کی رہنمائی کرنا

اس بات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے جن کو شیطان ورغلاتے ہوں، ہم ان کو دعوت دیں جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت اور بدعات کے مرتکب ہوئے، ہم ان کو ویسے نہ چھوڑیں، کیونکہ وہ ہماری قوم کے افراد ہیں، اگر ہم ان کو دعوت نہ دیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے ان کے بارے میں پوچھیں گے، پھر دعوت کے لئے بھی مناسب وقت اور مناسب اسلوب چاہیے، اگر ان اُمور کا لحاظ نہ رکھا گیا تو پھر کامیابی سے ہمکناری ناممکن ہے، تمہارے بھائی تمہارے محتاج ہیں، اگر وہ راہِ راست پر آگئے تو اس میں تمہاری جماعت کا اضافہ اور وہ تمہارے قوتِ بازو ہوں گے اور تمہارے سچے بھائی اور مددگار ہوں گے، ان کو شیطان کی پناہ میں نہ چھوڑو۔

دعوت میں حکمت، خلوص نیت اور تکالیف پر صبر

بھائیو! بے شک دعوت الی اللہ حکمت کا محتاج ہے، اور ساتھ ساتھ خلوصِ نیت کی، اس راہ میں تکالیف آئیں گی تو اس پر صبر لازمی ہے، ایذا پر صبر کرو، جب تک ان میں اصلاح کی صلاحیت ہو، معمولی مصیبت سے جو شخص اپنے مقصد سے پھرتا ہے تو یہ مخلص داعی بن سکتا، بہت سے مسلمان مخالفات و بدعات میں پڑے ہوئے ہیں، ان کا یہ یقین ہے کہ یہ طریقہ اللہ و رسول کی خوشنودی کا ہے اور اس میں صالحین کی تعظیم ہے یہ ان کے ساتھ محبت کا ذریعہ ہے، حالانکہ ان کو یہ معلوم نہیں کہ یہ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ دشمنی ہے، اور صالحین کے طریقوں کی مخالفت ہے پس ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کو سمجھائیں کہ اللہ و رسول کی محبت اس کی اطاعت و اتباع میں ہے حضور ﷺ کی محبت کو ہم اپنے نفس اہل و عیال پر مقدم رکھیں گے اصلی محبت یہی ہے کہ ہم حضور ﷺ کے اوامر پر عمل پیرا ہوں اور نواہی کے اجتناب کریں

حضور ﷺ کی بعثت کے اہداف و مقاصد

حضور ﷺ تو دعوت الی اللہ لے کر آئے، لوگوں کے عقائد درست کرنے کے لئے آئے، نہ کہ دنیا طلبی کے لئے، نہ کسی اور منفعت کے لئے، اور نہ اس کی دعوت دی کفارِ قریش نے آپ کو پیش کش کی کہ اگر آپ بادشاہ بننا پسند کرتے ہیں، آپ جاہ و جلال کے متمنی ہیں تو ہم آپ کو شاہِ عرب بنا دیں گے، اور اگر زر و مال کی خواہش ہو تو ہم آپ کو مالا مال کر دیں گے اور اگر آپ کو بیوی کی ضرورت ہو تو ہم عرب کی حسین ترین دوشیزہ کا عقد نکاح آپ سے کر دیں گے۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ اگر میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو پھر بھی میں اپنے مشن سے باز نہیں آؤں گا، آپ پر بطحا پیش کیا گیا کہ یہ آپ کے لئے سونا بنا دیں گے، تو آپ نے اس کو ٹھکرا دیا اور فرمایا کہ مجھے بندگی پسند ہے، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ بادشاہِ رسول بننا پسند کرتے ہیں یا عبد اور رسول؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں عبد اور رسول پسند کرتا ہوں تو آپ کو عبد کے ساتھ مخاطب کیا گیا۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ (بنی اسرائیل: ۱)

نبیؑ کی اطاعت ان سے محبت کا ذریعہ ہے

پس نبی علیہ السلام کی محبت ان کے اتباع میں اطاعت میں ہے، اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم اس کی عبادت اور اخلاصِ نیت سے ہوتی ہے، اور اپنی خواہشات کو حضور علیہ السلام کی تعلیمات کے تابع کر دے حضور ﷺ کا ارشاد ہے تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنی خواہشات کو میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ کرے، ہم پر لازم ہے کہ ہم اس قوم کو سمجھائیں، اللہ تعالیٰ کی ولایت اس کی عبادت میں خلوص کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی، پس بندوں کو چاہیے کہ اسی ذات کو پکاریں، کیونکہ وہ ان کی شاہ رگ

سے زیادہ قریب ہے۔

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ: ۱۸۶)

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں، منظور کرلیتا ہوں عرض درخواست کرنے والے کی جبکہ وہ میرے حضور درخواست دیں سو ان کو چاہیے کہ میرے احکام کو قبول کرلیں اور مجھ پر یقین رکھیں، اُمید ہے کہ وہ لوگ رُشد حاصل کرسکیں گے''

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (ق: ۱۶)

''اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم اس کو جانتے ہیں، اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ''

اولیاء اللہ کون ہیں؟

وِلایت کیا ہے؟ ولی اللہ کون ہے؟ اللہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ (یونس: ۶۲-۶۳)

''یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوتے ہیں وہ کون ہیں؟ وہ جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے ہیں''

ہر انسان ولی ہے یا شیطان کا ولی یا رحمان کا ولی، پس مسلمان ولی اللہ ہے اور کافر عدوّ اللہ، لیکن مؤمن کی ولایت اس کے ایمان کی قوت وضعف کے لحاظ سے مختلف ہے، جب انسان کی ولایت قوی ہو تو اس کا اعتماد علی اللہ اور ارادہ بھی قوی ہوگا جیسا کہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ وَ يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَ يَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا (بنی اسرائیل:۵۷)

"یہ لوگ کہ جن کو مشرکین پکار رہے ہیں وہ خود ہی اپنے ربّ کی طرف ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں زیادہ مقرب بنتا ہے، اور اس کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، واقعی آپ کے ربّ کا عذاب بھی ڈرنے کے قابل ہے"

پس ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کو سمجھائیں کہ وہ اولیاء اللہ بنیں، اور حق کی طرف رجوع کریں، اور ان پر حجت قائم ہو جائے۔

وحدت امت کے لئے کوششیں تیز کرنا

بھائیو! میں بیان کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا میں محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا بہت وقت لیا، پس میں کلام مختصر کرتا ہوں آپ اپنی دعوت پر اصرار کریں، آپ وحدت امت کیلئے کوشش کریں، کیونکہ اس کی اشد ضرورت ہے، خاص طور پر اس وقت جب کہ پاکستانی قوم اپنی کوشش صَرف کر رہی ہے، شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کیلئے، وہ شریعت جو پاک و ہند کی تقسیم کی بنیاد ہے، اور اس کیلئے پاکستانی قوم ہند سے جدا ہوئی، تاکہ اسلامی بنیادوں پر حکومت قائم کریں، اور یہ شریعت ان شاء اللہ نافذ ہوگی آپ پر لازم ہے کہ اپنی صفوں میں اعتماد پیدا کریں، اور ہر وہ اختلاف جو اس وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا سبب ہو، اس سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے جمع ہو جائیں، تاکہ کلمۃ اللہ متحد ہو، اور نیکی پر تعاون کریں میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ پاکستانی قوم شریعتِ

مطہرہ کی نعمت سے مستفید ہو اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کی مدد فرمائے، افغانستان، فلپائن میں جہاں بھی مسلمان دشمنانِ اسلام سے برسرِ پیکار ہیں، اللہ ہم پر اپنی مدد نازل فرمائے اے اللہ! اپنے دشمنوں کو تباہ و برباد کر، ہمارے دلوں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما اور مسلمانوں کے دلوں میں خوف وتقویٰ پیدا فرما تا کہ وہ اپ کی رضا جوئی اختیار کریں۔

جامعہ حقانیہ اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے درمیان معادلہ

اور آخر میں مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ جامعہ اسلامیہ اور جامعہ حقانیہ کے درمیان ایسا اٹوٹ رابطہ ہے کہ وہ محتاجِ بیان نہیں اسلام نے اس تعلق کو مضبوط کیا ہے اور ان دونوں کا منہج و دعوت ایک ہے، دونوں کا ایک ہی صحیح عقیدہ ہے تو یہ تعلق قوی اور مستحکم ہے اور مجھے اس بات سے بھی خوشی ہے کہ معادلہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا تو یہ جامعہ اسلامیہ کیلئے شرفِ عظیم ہوگا کہ وہ جامعہ حقانیہ کے فضلاء کو قبول کرے، اور مجھے خوشی ہے کہ جامعہ اسلامیہ کی طرف سے جامعہ حقانیہ کو ان خدماتِ جلیلہ پر پچاس ہزار روپے میاں فضل حق صاحب ادا کریں گے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

ضبط وترجمہ: مولانا مصطفیٰ حسن صاحب، مولانا محمد ابراہیم فانی،
(''الحق'' جنوری ۱۹۸۲ء، ص:۱۹)

خطبات

مشائخ واساتذہ جامعۃ الامام ریاض سعودی عرب

☆ الشیخ فالح بن محمد الصغیر

☆ الشیخ صالح بن العساف

☆ الشیخ عبدالرحمٰن بن زبید الزبیدی

جامعة الامام الریاض
کے مہمان اساتذہ کی آمد

ستمبر ۱۹۹۲ء کے دوسرے اور تیسرے عشرے میں جامعۃ الامام محمد بن سعود (ریاض یونیورسٹی) اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے باہمی علمی اور ثقافتی روابط کی پیشرفت کے سلسلہ میں ریاض یونیورسٹی کے مہمان پروفیسر ز دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں کے اکابر علماء، اساتذہ کرام اور انتظامیہ سے تعلیمی امور سے متعلقہ مسائل پر تبادلۂ خیال کیا، مختلف علمی و تحقیقی اور جدید موضوعات پر مفصل مباحث اور مناقشے ہوئے، ایک دوسرے کے خیالات، نقطہ نظر، طرز تحقیق و تدریس اور باہمی روابط میں مزید استحکام کے لائحہ عمل کو سمجھنے کی کوشش کی۔ دو ہفتوں پر مشتمل اس مفید پروگرام کی افتتاحی اور اختتامی تقریبات میں جامعہ حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی شریک رہے، مولانا سمیع الحق نے اپنی افتتاحی تقریب میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس سلسلۂ بحث و تحقیق اور علمی مناقشوں کو دونوں جامعات کے اساتذہ کیلئے مفید اور خوش آئند قرار دیا، جامعۃ الامام کے اساتذہ نے کہا ہم یہاں دارالعلوم حقانیہ

کے نظام ونصاب تعلیم، طرز تدریس، اساتذہ اور شیوخ سے استفادہ کرینگے، اسی روز حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اپنی قیام گاہ پر عرب مہمانوں کو ضیافت دی جس میں عرب مہمانوں کے علاوہ دارالعلوم کے اساتذہ اور تمام شعبہ جات کے کارکنوں نے شرکت کی۔ دوسرے روز سے باقاعدہ دارالعلوم کے مختلف ہالوں میں دونوں جامعات کے مختلف ماہرین کا آپس میں ایک دوسرے کے اُمور کو سمجھنے اور افادہ و استفادہ کا سلسلہ شروع ہوا جو دو ہفتے تک جاری رہا۔

۲۴ ستمبر کو دارالعلوم کے کتب خانہ میں اختتامی تقریب منعقد ہوئی تو عرب اساتذہ اور قائد وفد نے دارالعلوم کے نظام و نصاب تعلیم، طریقہ تدریس، طلبہ کی سادگی، سنت کے اہتمام، دینی امور اور اخلاق میں اسلامی معیار اور اساتذہ کی شفقت و تعلیم و تربیت سے بے حد متاثر ہونے کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم نے دارالعلوم میں اپنے مطالعاتی دورہ اور قیام کے دوران یہاں سے علمی و دینی طور پر حظِ وافر حاصل کیا جو زندگی کا عظیم سرمایہ ہے۔ ارکان وفد کے اسماء گرامی یہ ہیں: الدکتور الشیخ فالح بن محمد الصغیر، الدکتور صالح بن العساف، الدکتور عبداللہ بن موسیٰ العمار، الدکتور صالح بن ابراھیم الصیع، الشیخ عبدالرحمٰن بن زبید الزبیدی، الشیخ یحییٰ بن محمد۔ اب ان میں سے شیخ فالح، شیخ صالح اور شیخ عبدالرحمٰن زبید الزبیدی کی تقاریر شامل خطبات کی جارہی ہیں۔

جامعة الحقانية مركز العلم و العرفان

خطبة الشيخ فالح بن محمد الصغير

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين وصلى الله عليه وسلم وعلى اله وأ صحابه أجمعين نحمد الله سبحانه وتعالى ونشكره على نعمه وآلائه الكثيرة التى لا تعدولا تحصى ، ثم أ شكر هذه الحامعة الطيبة العريقة العلمية المؤسسة على البر والتقوىٰ ان شاء الله تعالىٰ وعلى رأ سه أ صحاب هذه الحامعة و مدير هذه الحامعة ورئيسها الشيخ سميع الحق أشكر هم على بذل جهود هم وعلى مايقدمونه للعلم وأهل العلم وعلى ما يبذلونه من جهد فى خدمة الاسلام والمسلمين ـ

اهتمام الشيخ سميع الحق بالعلم والعلماء

وأعتبر دعوتهم للمشاركة بدورة مصغرة فى هذه الأيام من حامعة الامام محمد بن سعود الاسلامية ثمرة من الثمارالطيبة التى تبين مافى صدورهم و قلوبهم من حب للعلم وأهل العلم ورقى بمستوى هذه الحامعة ومن محاولة الاستفادة من الآخرين بقدر مالديهم من الا فادة ولقد سرنى كثيرا نيابة عن

زملائی المشار کین فی هذه الدورة سرنا کثیراً ماوجدناه من اقبال نصفه بأکثر من شدید علی هذه الدورة وما فیها من مقتطفات علمیة وتربویة ألقیت وحصل فیها النقاش والأخذ والعطاء ومحاولة الا ستفادة۔

أعجبنی تواضع شیوخ الجامعة

وأقول لقد سرنا هذا الاقبال الشدید کما سرنا أکثر ذلك التواضع الجم الذی لقیناه من مشائخ هذه الجامعة وعلی رأسهم مدیر الجامعة الشیخ سمیع الحق هذا التواضع الکبیر أخجلنا جمیعا ونحن نتحدث فی قاعة الدرس کما أخجلنا جمیعا ونحن نلقی هذه الوجوه الطیبة نحن الذی قدمنا هذه الجامعة استفدنا کثیرا عرفناماقی هذه الدیار من حب الأصالة العلمیة وحماس للدعوة الاسلامیة واقبال علی العلم وأهل العلم أسال اللّٰه سبحانه وتعالی أن یدیم هذه النعمة وأن یرزقنا التطبیق بعد قود وأن یرزقنا العمل بعد العلم وأن نواصل مشوار التعاون بین هذه الجامعة وبین جامعة الامام محمد بن سعود الا سلامیة بقدر ماتسمح به سبل التعاون وأسئل سبحانه وتعالیٰ ان یجزی الجمیع خیر الجزاء کما لایفوتنی أن أشکر مندوب الجامعة فی بشاور الشیخ زید اسلامك سینتر علی ما بذله من تیسیرات فی اقامة هذه الدورة وأشکر أیضا الزملاء الذین شارکوا فی القاء هذه المحاضرات بما لدیهم وأسئل اللّٰه سبحانه وتعالیٰ أن یثیب الجمیع وأن یجعل أعمالهم فی میزان اللّٰه تعالیٰ یوم القیمة تلقونه وصلی اللّٰه علی نبینا محمد ۔

(اس خطاب کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

جامعہ حقانیہ علم وعرفان کا مرکز

شیخ فالح بن محمد بن الصغیر کا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین ،وصلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ أجمعین

حقانیہ کی بنیاد تقویٰ واخلاص

جامعہ حقانیہ ایک قدیم علمی آماجگاہ ہے جسکی بنیاد تقویٰ اور اخلاص پر رکھی گئی ہے، میں جامعہ کی اراکین اور بالخصوص مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو جامعہ کی خدمت میں دن رات ایک کر کے مسلسل جدوجہد فرماتے ہیں، تاکہ دنیا میں قرآن وسنت کی روشنی سورج کی طرح عام ہو کر امت مسلمہ اپنی علمی تشنگی پوری کریں۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی تعلیمی کاوشیں

جامعۃ الامام محمد بن سعود کی طرف سے منعقدہ دورے میں مجھے شرکت کی دعوت دینا مہتمم صاحب کی علم اور اہل علم کے ساتھ محبت کی نشانی ہے، اور دار العلوم کو ترقی

کی راہ پر گامزن کرنے اور علماء کا ایک دوسرے سے استفادہ کرنے کا باہمی موقع فراہم کرنا ہے۔

مجھے اس بات پر بہت خوشی ہوئی کی اس دورے میں دارالعلوم کے نصف سے بھی زیادہ تعداد میں طلباء نے شرکت کی ، جنہوں نے اس میں علمی اور تربیتی لیکچرز (مواد) پیش کئے۔

جامعہ کے شیوخ کی درویش مزاجی متاثر کن ہے

دوسری چیز جس سے میں زیادہ متاثر ہو چکا ہوں وہ دارالعلوم کے اساتذہ اور شیوخ کی عاجزی و انکساری ہے ، بالخصوص حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب کی عاجزی نے ہمیں دل میں شرمندہ کیا ان نورانی چہروں کو دیکھنا ہمارے لئے باعث سعادت ہے، یہاں آکر ہمیں بہت فائدہ ہوا، ہمیں ان دیار کے لوگوں کا علم اور اہل علم کے ساتھ محبت کا علم ہوا ، اللہ تعالیٰ اس نعمت عظمیٰ کو تا قیامت قائم رکھے اور ہمیں علم پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے اور دارالعلوم اور جامعۃ الامام کے درمیان تعاون اور اس رابطے کی رسی کو ہمیشہ کیلئے قائم رکھے اور اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کو جزائے خیر عطاء فرمائے ،اور شیخ زید اسلامک سنٹر کے نمائندے کا بھی شکرگزار ہوں جس نے اس دورے کی انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔

و آخر دعوٰنا أن الحمد للّٰه ربّ العالمين۔

إنتصار الأمة فى القرآن والسيف معاً

خطبة الدكتور الشيخ صالح بن العساف

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد واله وأصحابه أجمعين أما بعد! فأ شار أخى الكريم الى نعمة العلم وكلنا نعلم فضل العلم والى متى نحصل هذا العلم؟ كما قال اطلب العلم من المهد الى الحد ولكن الى متى نصل الى درجه معينة والذى أعرفه من سيرة سيدنا محمد عليه الصلاة والسلام أنه هو(الضحوق) القتال وأن نقارن العلم مع الجهاد فى سبيل الله وأن نجعل علمنا تطبيقا فى واقع الحياة العلم أ جره عظيم وطلبه ذكر وتسبيح ، ولكن اخواننا ! هناك يجب أن نحمل القرآن نقدمه بيد الى العالم ونحمل السيف كذلك والله اذا وقع السيف من أيدينا فيسقط القرآن من أيدينا وسنداس تحت أقدام الكفار الكفرة الظالمون الملحدون ان لم يكن مع العلم قوة والصلاح والجهاد والله يا اخوة! لافائدة فى هذا العلم الآن اخوتنا جاهدوا فى افغانستان جهاداً طويلا اربع عشرة سنة الآن بتربية الشياطين يجعلونهم فى السياسة والمؤمرات والله ان الأمة الا سلاميه خاصة

فی هذا القرن الأخیر لا نعلم الأانها خضعت حینما وضعت السلاح فیا اخوة الأ کارم وشیوخنا الأ فاضل! یجب کذلك أن نعلم تلامیذنا القتال وأن نتمرس القتال ولذلك لیس عجبا ان نری حینما سئل حبیبنا محمد ﷺ عن الجهاد فی سبیل اللّٰہ ماذا یفضل الجهاد قال لاتستطیعون أیکم یستطیع ذلك هل تستطیع ذلك اذا خرج المجاهد فی سبیل اللّٰہ أن تدخل مسجدا ان تد خل غرفة فتقوم ولا تفتر وتصوم ولا تفطر فأینا یستطیع ذلك فیأیها الاخوة الأکارم!کم یکون! کما قال شیخنا کم یکون طیبا! حینما یکون مع مداد العالم دمه ینفح ویبعث الروح فی نفوس هؤلا ء فی نفوس الملا یین الکثیره هذا العالم الاسلامی وکما تعلمون لیست مقدساتنا وانتهکت أعراضنا وسلبت أموالنا ولا حول ولا قوة الا باللّٰہ فأرجوا منکم جمیعاً ان نستعمل العلم لقارعة الطواغیت لحرب الطواغیت وأن نقود العالم الاسلامی الی الجهاد فی سبیل اللّٰہحربا علی الطواغیت فیمکننا سبحانه وتعالیٰ وکما تعلمون قد ارسل عبداللّٰہ بن مبارك رحمه اللّٰہ الیٰ فضیل بن عیاض رحمه اللّٰہ ......

یا عابد الحرمین لوأبصر تنا

لعلمت أنك بالعبادة تلعب

نعم سماه عابد الحرمین وکاَن عبادته صلوة و صیام و قراة کتب، سماه لعبا أیها المشارکون! فی هذا البر نامج الذی أقیم بین الجامعه الحقانیة وبین الجامعة محمد بن سعود الاسلامیه فی المملکة العربیة السعودیة بعد الکلمات الحماسیة التی سمعناها من الاخوة الذین یحرصون علی طلب العلم أقول لکم أیها الاخوة! ان التعاون والتاَلف بین المسلمین قد أمر اللّٰہ به سبحانه

وتعالىٰ قيل هذا المنهج منهج التعاون التآلف ومنهج التدارس أحوالها عند ذلك تستقيم أحوال الأمة وأن معادلة الحامعة الا مام محمد بن سعود الاسلامية والحامعه الامام عند ما بدأت في بر نامجها لخدمة الاخوة الأ فغان من المهاجرين والمجاهدين مع اقامة الدورات لتعليم اللغة العربية ودورات في ألعلوم الشرعية شاركت فيه أعداد المناهج المدارس الاسلامية والمدارس للحكومة المقررة لمجاهدين الأفغان والخطوة التي تمت عند ما طرح الشيخ سميع الحق التعاون مع الحامعة أوبين الحامعتين الحامعة حقانية والحامعة الامام محمد بن سعود الا سلامية وانما هي خطوط التعاون الدولة الاسلامية الباكستان وبين المملكة السعوديه فتلك الدولتين من احزاء العالم الاسلامي اذا حصل التعاون التألف وبنيت لبنتان من تلك اللبنات للأمة الاسلامية تحصل البناء ان شاء الله وفي الواقع ان هذه الدورة الثانية التي تشارك فيها الحامعه في دولة الباكستان حيث شاركت الحامعة في حامعه علامه اقبال في اسلام آباد هي دورة لتعليم اللغة العربيه انما كان مديرالمعهد الا ستاذ محمد حنيف رحمه الله فنحن نخطوا خطوات في هذا الطريق وتشكر الحامعة لقيادة الشيخ سميع الحق على هذه الخطوة الطيبة وكما ذكر الاخوة وأكدوا ان شاء الله انها بداية لخطوات الا خرى فنسأل الله أن يجمع القلوب فان طموحات الشيخ سميع الحق طيبه فهود انما كان نبر اساودا عيا للخير فنسأل الله ان يجزى عليه خيرا كثير وصلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه اجمعين۔

(اس خطاب کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

قرآن اور جہاد
ہی امت مسلمہ کے عروج کا ذریعہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلاۃ
والسّلام علیٰ سیدنا محمد و آلہ و أصحابہ أجمعین وبعد

علم اور جہاد کا تلازم

ہمارے ایک ساتھی نے علم کی نعمت کی طرف اشارہ کیا، ہم سب علم کی فضیلت جانتے ہیں، لیکن اس علم کو کب تک حاصل کریں گے؟ کیا اس کی کوئی انتہاء ہے؟

حدیث شریف میں ہے کہ اطلبوا العلم من المھد الیٰ اللحد ماں کی گود سے لیکر قبر تک علم حاصل کرتے رہو لیکن آپ ﷺ کی سیرت کی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک مجاہد اور شہسوار تھے ہمیں چاہئے کہ علم اور جہاد دونوں پر عمل کریں اور علم کو اپنی زندگی کا جزء لاینفک بنا کر عملی زندگی اسی کے مطابق بنائیں، علم کی فضیلت، اجر و ثواب اپنی جگہ پر مسلم ہے لیکن ہمیں چاہئے کہ قرآن کے ساتھ تلوار بھی ہمارے ہاتھوں میں ہو،

میں قسم سے کہتا ہوں کی اگر تلوار ہمارے ہاتھوں سے گری تو قرآن بھی گرے گی پھر ہم مسلمان کافروں کے پاؤں تلے روندتے چلے جائیں گے، اگر علم کے ساتھ طاقت اور جہاد نہ ہو تو ذلت و مسکنت ہماری مقدر ہوگی، محض علم کا آج کل کوئی فائدہ نہیں، ہمارے بھائیوں نے افغانستان میں ۱۴ سال اپنی سروں کی قربانیاں دیں، اب ان کو شیطانی جالوں کے ذریعے سیاست اور سازشوں میں پھنسانے کی کوششیں کرتے ہیں، امت مسلمہ نے تلوار پھینک کر خود ذلت کو گلے لگادیا۔

جہاد سے افضل کوئی عمل نہیں

عزیز طلباء کرام و اساتذہ کرام! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے طلباء کو جہاد کی عملی ٹریننگ دیں، جہاد سے کوئی عمل افضل نہیں، آپ ﷺ سے کسی نے جہاد سے بہتر عمل کے بارے دریافت کیا تو جواباً عرض کیا کہ کوئی عمل بہتر نہیں اور پھر فرمایا کہ کیا تم میں یہ استطاعت ہے کی مجاہد جہاد کیلئے نکلے اور تو مسجد جا کر مسلسل نماز پڑھتے رہیں اور مسلسل روزہ رکھا کریں؟ تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ ہم میں سے کون اس کی استطاعت رکھتا ہے۔

مسلمانوں کی عزت جہاد میں

کتنا ہی اچھا ہوگا کہ قیامت میں ہمارے سیاہی کے ساتھ خون بھی ہو آج شعائر اسلام کی توہین کی ہورہی ہے ہماری بہنوں کی عصمت دری کی جاتی ہے، ہمارے مال و دولت کو لوٹا جاتا ہے لیکن کوئی شخص سے مس نہیں ہوتا (کسی پر جوں تک نہیں رینگتا) ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس علم کو ان طواغیت اور کفار کے خلاف استعمال کریں اور پوری دنیا کو کفر کے خلاف جہاد پر آمادہ کریں۔ عبداللہ ابن مبارکؒ کا شعر آپ نے سنا ہوگا کہ

یا عابد الحرمین لو أبصرتنا   لعلمت أنك فی العبادة تلعب

اگر حرم شریف میں عبادت کرنے والے کو جہاد فی سبیل اللہ میں تقرب الی اللہ اور مزے کا پتہ لگ گیا تو عبادت کو کھیل کود سمجھے گا۔

دار العلوم اور جامعۃ الامام کا تعلق قائم رہے گا

آپ لوگوں نے جامعۃ الامام اور دار العلوم کے درمیان منعقدہ پروگرام میں بھرپور شرکت کی اور علم سے دلی لگاؤ رکھنے والے طلباء سے ہم نے بہادرانہ کلمات سنے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دوسرے کیساتھ تعاون اور محبت کا حکم کرتا ہے، ہمارا منہج اور نصاب بھی وحدت کا درس دیتا ہے۔ جامعۃ الامام اور دار العلوم کا تعلق بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جامعۃ الامام افغان مہاجرین کیلئے لغة العربية کے دورہ کا بھی اہتمام کرتا ہے جس میں دینی اور حکومتی مدارس کے نصاب پڑھائے جاتے ہیں، حضرت مہتمم صاحب کی دار العلوم حقانیہ کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی پیشکش، پاکستان اور سعودی عرب کا آپس میں تعاون ہے، اور یہ دونوں ممالک اسلامی دنیا کے اہم ممالک ہیں، جب ان دونوں ممالک کا آپس میں تعاون ہو اور ترقی کی اینٹیں لگاتے ہوں تو امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم عمارت کھڑا کر لیں گے۔ دراصل پاکستان میں یہ دوسرا دورہ ہے جس میں جامعۃ الامام شرکت کر رہا ہے پہلا دورہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں منعقد کیا گیا تھا، یہ ہماری ابتدائی کوششیں ہیں آئندہ ہم اس راستے پر اور بھی آگے جائیں گے

آخر میں میں جامعۃ الامام کی طرف سے مولانا سمیع الحق صاحب کی اس اقدام کا شکریہ ادا کرتا ہوں ہم ان شاء اللہ مستقبل میں بھرپور تعاون کریں گے، اللہ ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے قرب پیدا فرمائے اور مولانا سمیع الحق صاحب کی تمنائیں اللہ پورا فرمائے۔

الحياة كلها علم

خطبة الشيخ عبدالرحمن بن الزبيدالزنيدى

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم يا ربنا لك الحمد كماينبغى لحلال وجهك و عظيم سلطانك حمداً كثيراًطيباً مباركاً فيه مل ء ا لسموات ملء ومل ء الأرض مل ء ومل ء مابينهما ملء وملء ماشئت من شئي بعد ، اللهم لا سهل الا ما جعلته سهلا وأنت تجعل الحزن ان شئت سهلا، سهل لناأمورنا ، واغفرلنا ذنوبنا و كفرعنا سيئاتنا ، وخذ بأيدينا ونواصينا الى مافيه رضاك عنا يا ارحم الرحمين أيها الأحباب ! أصحاب الفضيلة! الاخوة الأكارم! تذكرت وأنا بينكم عند ما كنت طالبا فى جامعة محمد بن سعود حيث اننى درست فيها منذ زمن طويل وكنت أ جمع بين الدراسة والتدريس فى المدينة المنورة تذكرت ذلك الفضل العظيم الذى كان يصبه علينا أساتذتنا الأكارم ونحن أيضا ندرس ونأخذ منهم العلم ونعلم أبناء نا واخواننا فالحياة كلها العلم، اطلب العلم من المهد الى اللحد والمؤمن انما هو وسيلة لتلقى العلم ، المومن لايقف عنده حد لطلب العلم وطلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة

ومتى نرى؟ العالم أنه عالم فقد اعترف بالجهل كله ولذلك يبقى مستمراً فى طلب العلم الى ان يلقى اللّٰه تعالىٰ وهو راض عنه وكما قال أو كما قيل : كن عالما أو متعلماولا تكن ثالثا فتهلك وطلب العلم من الصغير أو الكبير من العالم والمتعلم ويبقى مستمرا فى ذلك حادا على ذلك الى ان يلقى اللّٰه تبارك وتعالىٰ ولذا نرى أن اللّٰه تبارك و تعالىٰ قد فضل العلم والعلماء وأعطاهم الأجر الكثير الكبير لأنهم مصابيح الأمة ولأنهم كما وصفهم سيدنا رسول اللّٰه ﷺ : العلما ورثة الانبياء وأنهم لم يورثوا د رهما ولادينارا وانما ورثوا العلم ، واحترامك للعلماء انما هو احترام لسيدنا رسول اللّٰه ﷺ فاننا نشكر اخواننا الذين شاركوا فى هذا العطاء العلمى، فنسأل اللّٰه تبارك وتعالىٰ بأسمائه الحسنى وبصفاته العلى، نسأله سبحانه وتعالى أن ينور قلوبنا بكتابه العظيم وأن يهدى به نساء ناوبناتنا وشبابناوأن يجعله لنا اماما ليقود نا الىٰ الجنة ولا يجعله خلفنا فيسوقنا الى النار ، نسأل اللّٰه عزوجل أن يجمعنا على الرضا وعلى الطاعة وعلى المحبة ليحشرنا اللّٰه تبارك و تعالىٰ على منابر النور وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمين وشكرا لكم

والسلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاتهٗ

ماہنامہ الحق: ج ۲۷ شمارہ ۱۲

(اس خطاب کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

علم زندگی کا خلاصہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم یا ربنا لک الحمد کما ینبغی لجلال وجهك و عظیم سلطانك حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه يا أرحم الراحمين ـ

مومن ہمیشہ حصول علم کیلئے کوشاں رہتا ہے

میرے عزیز و محترم بھائیوں اور دوستوں! مجھے ایک بات یاد آ گئی، میں نے جامعۃ الامام میں بہت عرصہ طالبعلمی کی زندگی گزاری ہے، اور مدینہ منورہ میں پڑھا بھی ہے اور پڑھایا بھی ...... مجھے وہ رونقیں اور فیوضات یاد آتی ہیں، جس میں ہم پڑھتے تھے، اساتذہ سے استفادہ کرتے اور خود بھی دوسروں کو سکھاتے، پوری زندگی علم کے حصول میں گزرتی۔

حدیث نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ ماں کی گود سے لیکر قبر تک علم حاصل کرتے رہو، مؤمن علم کے حصول کا ذریعہ ہے، مؤمن کی شان یہ ہے کہ طلب علم میں ہمیشہ لگا رہتا ہے، علم دین کا حصول ہر مومن (مرد و عورت) پر فرض ہے، اور جب کوئی عالم یہ

سمجھے کی میں عالم ہوں تو گویا اس نے اپنے آپ کو جاہل کہا لہٰذا ہمیں ہر وقت اور ہر گھڑی حصول علم میں مشغول رہنا چاہیئے یہاں تک کہ موت آجائے ،حدیث میں ہے کی عالم بن جا یا متعلم بن جا یا انکا محبّ یا متبع بن جا پانچواں نہ بنو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ (المدخل الیٰ السنن الکبریٰ للبیھقی)

علماء ہدایت کے چراغ ہیں

حصول علم چاہے چھوٹے سے ہو یا بڑے سے، عالم سے یہ ہو یا طالب سے ،ہمیشہ موت تک ہونا چاہیئے ،اللہ تعالیٰ نے علم اور علماء کو دوسروں پر فضیلت دی ہے اور آخرت میں عظیم اجر وثواب کا وعدہ ہے،علماء امت کے لیے ہدایت کے چراغ ہیں ، آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں ،انبیاء نے وراثت میں درہم ودینار کو نہیں چھوڑا بلکہ علم دین میراث میں چھوڑا ہے تو علماء کا احترام حقیقت میں انبیاء کا احترام ہے،میں ان ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس علمی محفل میں شرکت کی اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو قرآن سے منور کرے اور اپنے کتاب سے ہمارے اولاد ،عورتوں اور نوجوانوں کو ہدایت دے ،اور قرآن کو ہمارے لئے ایسا امام بنادے کہ ہمیں جنت میں داخل ہونے کا سبب بنے ،اور جہنم سے بچائے ،اللہ تعالیٰ ہم سب سے راضی ہوجائے اور ہمیں جنت میں اکھٹا فرمائے۔(آمین)

(مترجم: مولانا راحت نیاز حقانی)

خطاب

الشیخ الدکتور عبداللہ عمر نصیف

تعارف

رابطہ عالم اسلامی کے سابقہ مرکزی سیکرٹری جنرل اور دینی و رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے

دکتور عبداللہ عمر نصیف اور پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی کی دارالعلوم تشریف آوری

۲ جون ۱۹۸۹ء بروز جمعہ، رابطہ عالم اسلامی کے مرکزی سیکرٹری جنرل جناب ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف جب گذشتہ دنوں پاکستان کے دورے پر تشریف لائے تو انہوں نے از خود مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کے تعارفی اور مطالعاتی دورہ اور دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا عرب علماء، سکالروں اور اپنے رفقاء سمیت دارالعلوم حقانیہ حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کی مولانا سمیع الحق مدظلہ اور دارالعلوم کے اکابر اساتذہ و مشائخ نے ان کی تشریف آوری کو دارالعلوم کی علمی و دینی خدمات اور بین الاقوامی سطح پر اس کا اعتراف قرار دیتے ہوئے اسے خوش آئند قرار دیا چنانچہ موصوف حسب وعدہ معینہ وقت پر بروز جمعۃ المبارک تقریباً ایک بجے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تو دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق، نائب مہتمم مولانا حافظ انوارالحق، طلبہ و اساتذہ، اکابر علماء، معززین شہر اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی و پارلیمانی راہنماؤں مولانا قاضی عبداللطیف سینیٹر، مولانا شہید احمد ایم این اے، مولانا

نعمت اللہ ایم این اے نے ان کا شاندار استقبال کیا طلبہ نے دو رویہ کھڑے ہو کر استقبالیہ فلک شگاف نعروں سے اضیاف کرام کے لیے دیدہ و دل نچھاور کیے جناب ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کے ارکان وفد میں افغان عبوری حکومت کے صدر جناب پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی، جناب شیخ عبدالمجید زندانی وزیر الیمنی، جناب شیخ فتح معصری کے علاوہ کئی ایک نامور عرب سکالر اور دانشور بھی شامل تھے مہمانوں نے مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کی معیت و راہنمائی میں سب سے پہلے تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول کا معائنہ کیا نصاب تعلیم، طلبہ کی تربیت، اساتذہ کا تعلیمی طریق کار اور طلبہ کی دینی شکل وصورت اور ذہانت اور نظم و ضبط دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے اور اپنے مختصر خطاب میں انہیں بڑے حوصلہ افزا کلمات سے نوازا وہاں سے فارغ ہوئے تو دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات، دفتر اہتمام، دارالافتاء مؤتمر المصنفین ماہنامہ الحق، شعبہ تخصص فی الفقہ، دارالحفظ والتجوید کا اجمالی معائنہ فرمایا ہر جگہ سادگی، کفایت شعاری اور خالص اسلامی رنگ کے غلبہ اور دینی نہج پر حیرت و استعجاب کے ساتھ ساتھ بڑے اطمینان، مسرت اور کمال سرور کا اظہار فرماتے رہے معزز مہمان ڈیڑھ بجے جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تو مسجد میں دارالعلوم کے طلبہ اور عامۃ المسلمین کا عظیم اجتماع بن چکا تھا مسجد، صحن مسجد، باہر کے چمن کھچا کھچ بھر چکے تھے، مسجد کو اپنی وسعتوں کے باوجود تنگدامنی کی شکایت تھی دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اولاً مہمانوں کا تعارف کرایا اور پھر اضیاف کی دارالعلوم تشریف آوری پر ان کا عربی زبان میں بھرپور شکریہ ادا کیا اور جناب دکتور عبداللہ عمر نصیف کو خطاب کی دعوت دی انہوں نے اپنے مفصل خطاب میں مرکز علم دارالعلوم حقانیہ کی عظیم دینی و تاریخی خدمات بالخصوص جہاد افغانستان میں مرکزی کردار کو ایک لازوال تاریخی کارنامہ قرار دیا اور اب کے سیاہ انقلاب میں مولانا سمیع الحق کی دینی اور اسلامی مساعی کو خراج تحسین

پیش کیا افغان عبوری حکومت کے سربراہ مولانا پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی نے اپنے عربی خطبہ جمعہ میں جہاد افغانستان کی تازہ ترین صورت حال، مسلمان ممالک کی ذمہ داریاں، پاکستان کی حالیہ حساس ذمہ داری، دینی قوتوں کی بیداری، دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کا جہاد میں مرکزی کردار اور اس سلسلہ میں مستقبل کے عزائم پر تفصیل سے روشنی ڈالی مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعوت پر نماز جمعہ بھی حضرت مجددی صاحب مدظلہ نے پڑھائی نماز جمعہ کے بعد مولانا سمیع الحق مدظلہ نے دارالعلوم کے مہمان خانہ میں اضیاف محترم کو ظہرانہ دیا اور اس موقع پر عالم اسلام کے اہم ترین مسائل بالخصوص جہاد افغانستان اور پاکستان کی حالیہ نازک ترین سیاسی صورت حال پر تفصیل سے تبادلۂ خیال کیا اس موقع پر رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب دکتور عبداللہ عمر نصیف اور افغان عبوری حکومت کے سربراہ جناب پروفیسر صبغۃ اللہ مجددی نے خطاب فرمایا الشیخ دکتور عبداللہ عمر نصیف کا مرکز علم دارالعلوم حقانیہ تشریف آوری کے موقع پر نماز جمعہ سے قبل اساتذہ و مشائخ اور طلباء اور عامۃ المسلمین سے خطاب کا اردو ترجمہ شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ

اتحاد امت اور جہاد افغانستان

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی مرکزیت

خطبۂ مسنونہ کے بعد! الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع مرحمت فرمایا کہ آپ کے اس عظیم جامعہ دارالعلوم حقانیہ، جس کی مرکزیت اور تاریخی کردار کے متعلق بہت کچھ سن چکا تھا، کی زیارت کرسکوں اور پھر یہاں کے اکابر مشائخ اور آپ حضرات کی ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوگئی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی احسان ہے کہ آپ کو علوم دینیہ کے اندر مشغول رکھا ہے، تحصیل علم دین اور اشاعت علم کی توفیق بخشی ہے۔

خطرناک فتن اور عالم اسلام

یہ دور بہت پرفتن دور ہے اس دور میں مختلف طریقوں سے، عجیب وغریب اور خطرناک فتنے عالم اسلام پر مسلط ہورہے ہیں، فتنہ اور فساد پورے معاشرہ میں پھیل چکا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (الروم: ۴۱) طلب علم اس

زمانے میں ایک عظیم جہاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا جائے اور علم حاصل کیا جائے اور پھر تمام عالم اسلام کو دین حق کی طرف دعوت دی جائے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی کوشش کی جائے اور اصلاح معاشرہ کی سعی کی جائے کہ یہی رضائے الٰہی کا راستہ اور قرب خداوندی اور نجات وفلاح کا راستہ ہے۔

پاکستان کی اساس نفاذ اسلام

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کا قیام محض اسلام کی خاطر عمل میں آیا تھا، اب یہاں کے مسلمان اس عظیم مقصد کے حصول اور مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں اس بات کے بہت زیادہ محتاج ہیں کہ وہ اپنی کاوشیں منظم کریں، نوجوانوں کی تربیت کریں، باہمی اعتماد اور بھرپور اتحاد کا مظاہرہ کریں کیونکہ پاکستان کی اسلامی حیثیت اور اس کی نظریاتی اساس کے خاتمہ کیلئے بہت بری سازشیں کی جارہی ہیں اسلام دشمن قوتیں مستعمرین، صیہونی اور یہودی سب یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر نفاق پیدا کیا جائے اور پھوٹ کی فضا قائم ہو اور اسلامی معاشرہ کو تہس نہس کر کے افتراق و انتشار کو ہوا دی جائے اس عظیم جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا یہ فریضہ ہے کہ ان سازشوں کی مدافعت اور بھرپور مقابلہ کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز سے تیز تر کردے اور اپنی سابقہ تاریخی اور شاندار روایات کو قائم رکھے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آپس میں تعلق و الفت، محبت، اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں کیونکہ سارے مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں مسلمان آپس میں وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى کا مظاہرہ کریں یعنی نیکی اور تقویٰ کی باتوں میں ایک دوسرے کی نصرت وحمایت کریں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان سارے کے سارے بمنزلہ جسد واحد کے ہیں جس کے تھوڑے سے حصے کو تکلیف ہو تو پورا جسم تکلیف میں رہتا ہے۔

جہاد اور افغانی قائدین کے اتحاد میں حقانیہ کا کردار

مجھے اور پورے عالم اسلام کو اس بات پر بے حد مسرت ہوتی ہے کہ جامعہ حقانیہ جہاد افغانستان کی امداد و حمایت میں پورے اخلاص سے حصہ لے رہا ہے اور جامعہ ہذا کے فضلاء، اساتذہ اور طلبہ کی اس عظیم جہاد میں بھرپور نمائندگی اور قیادت کا مرکزی کردار ہے جہاد افغانستان واقعتا ایک عظیم جہاد ہے اس کی تکمیل اور کامل فتح مندی کیلئے مسلمانوں کی صفوں میں باہمی اعتماد، یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے مجھے یہ سن کر بھی بہت مسرت ہوتی ہے کہ اس جامعہ حقانیہ کا افغان قائدین، مجاہدین اور مسلمانوں کی صفوں کے اندر اتحاد و اتفاق قائم کرنے کے سلسلہ میں بھی بڑا حصہ اور بنیادی کردار ہے اور ہم بھی اور پوری امت مسلمہ ایسے عظیم جامعات کی طرف محتاج ہیں کہ ان کے فضلاء اور علماء مسلمانوں میں وحدت پیدا کریں، ان کے تشخص کا بچاؤ اور حفاظت کا اہتمام کریں اور یہ کام جامعہ حقانیہ جیسے اسلامی جامعات اور ادارے ہی کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اخلاص، للّٰہیت اور یہ سلسلۂ جہاد جاری اور مستحکم رکھے۔

فساد کی رفتار اور اصلاح کیلئے جدوجہد

جس طرح آج کا عمومی ماحول اور اجتماعی معاشرہ بگڑ چکا ہے تو اس کی درستگی اور اصلاح کے لیے بڑے حوصلے، حکمت عملی، دوراندیشی اور صبر و استقامت کی ضرورت ہے، یکدم اور فوری طور پر ہم انقلاب برپا نہیں کر سکتے بلکہ یہ جدوجہد سالہا سال تک اور صبر آزما مراحل اور بڑی قربانیوں کی محتاج ہے کیونکہ فساد کی رفتار بہت تیز ہے جس طرح آگ فوراً جنگل میں پھیل جاتی ہے اسی طرح خرابی، بربادی اور فساد بھی تیزی سے معاشرہ کے اندر پھیل جاتا ہے اور پورے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور بھلائی و اصلاح کی رفتار بہت کم ہے کیونکہ نفسِ انسانی بھی شہوات کی طرف آسانی سے مائل

ہوتا ہے تو ہم علم صحیح، عقیدۂ صحیح اور صحیح حکمت عملی کا راستہ اختیار کریں گے تب کہیں جا کر کامیاب ہوں گے۔

مولانا سمیع الحق اور جامعہ حقانیہ کی کاوش کی تحسین

آپ کا اور جامعہ حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا نہایت شکر گذار ہوں کہ آپ نے میرا والہانہ استقبال کیا اور اتنی محبت و اخلاص کا مظاہرہ کیا اور مجھے یہاں کے علمی و دینی ماحول، یہاں کے دینی کام، یہاں کے اساتذہ و طلبہ اور بابرکت مقامات کی زیارت سے سعادت مند ہونے کا موقع بخشا اللہ تعالیٰ جامعہ حقانیہ اور آپ کی سعی کو جاری و ساری رکھے اور اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے ان عظیم مقاصد اور انقلاب اسلامی کے مقدس مشن میں ہم آپکی، جامعہ حقانیہ کی اور اس کے مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب کی کاوشوں کی پوری تائید اور حمایت جاری رکھیں گے۔

اسی مناسبت کے ساتھ میں مولانا صبغۃ اللہ مجددی کی جامعہ حقانیہ میں تشریف آوری پر بھی بہت خوش ہوں اور ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور افغان مجاہدین نے میدان جنگ میں جس صبر و استقامت اور حوصلہ کا ثبوت دیا ہے پورا عالم اسلام اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہاد افغانستان کو سازشوں اور فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے اور اس عظیم جہاد کو کامیابی سے ہمکنار فرمادے آمین

(الحق ج ۲۴، ش ۹، جون ۱۹۸۹ء)

خطاب

امام حرم شیخ صالح بن حمید صاحب

تعارف

امام حرم و نائب رئیس مسجد الحرام و مسجد نبوی ﷺ ، جامعہ اُم القریٰ کے لیکچرر و رئیس مجلس اعلیٰ للقضاء ،کئی رسالوں اور کتابوں کے مصنف اور دیوان ملکی کے مشیر

امام حرم شیخ صالح بن عبداللہ بن حمید

اور دیگر عرب زعماء کی دارالعلوم تشریف آوری

۱۵/ اپریل ۱۹۹۴ء جمعہ کا دن جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے لیے دینی مسرت روحانی وجد و کیف، علمی اعترافِ عظمت اور مرکز تجلیات کعبۃ اللہ سے نسبتوں کے استحکام کے ولولوں اور پورے علاقے کے لیے پُر جوش مسرتوں کا دن تھا کہ اس دن مرکز کائنات قبلہ عالم کعبۃ اللہ مسجد الحرام المکی کے امام و خطیب شیخ صالح بن عبداللہ بن حمید شیخ عبداللہ الزائد سابق رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ شیخ عبداللہ الفیصل نائب سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی شیخ عبداللہ المصلح رئیس جامعۃ الامام ابہا، نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر شیخ محمد یوسف المطبقانی اور مجلس الدعوۃ کے شیخ عبداللہ الفالح بھی ان کے ہمراہ تھے یہ حضرات یوں تو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مقام، علمی عظمت، تاریخ و کردار سے پہلے سے واقف تھے جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ذاتی مراسم کی وجہ سے انہیں مزید حقائق کا علم ہوا شیخ عبداللہ الزائد تو اس سے قبل بھی جامعہ تشریف لا چکے تھے مگر اب کے

باران حضرات کی تشریف آوری اچانک تھی یہ حضرات افغانستان میں جنگ بندی کے سلسلہ میں پشاور کانفرنس میں شرکت کے لیے آئے تھے دارالعلوم اور مولانا سمیع الحق صاحب سے تعلق ومحبت کی بنا پر انہوں نے جامعہ دیکھا اور یہاں پر نماز جمعہ پڑھنے کا پروگرام بنایا (حرم مکی کے امام اور خطیب اول شیخ عبداللہ بن السبیل اسی دن دوسری جگہ طے شدہ پروگرام اور نماز جمعہ کے فوراً بعد سعودی عرب روانگی کے پروگرام کی وجہ سے مولانا سمیع الحق سے بار بار معذرت کرتے رہے اور آئندہ آمد کے موقع پر دارالعلوم کے تفصیلی دورہ کا وعدہ کرتے رہے) جب اچانک ان کی تشریف آوری کا علم ہوا تو حضرت مہتمم صاحب نے ایک خصوصی اجتماع میں اساتذہ اور طلبہ دارالعلوم کو حرمین شریفین کے اضیاف کرام کی آمد کی خوشخبری سنائی اور یہ بھی تاکید فرمائی کہ ائمہ حرمین کے اضیافِ مکرمین کی تشریف آوری کے موقع پر ہر ممکن اکرام کا احترام نظم وضبط اور دیدہ و دل فرش راہ کئے جانے کا اہتمام کیا جائے۔

چونکہ اسی روز اخبار میں بھی اُن کی جامعہ تشریف آوری کی خبریں لگ چکی تھی اس لئے جامعہ کے طلبہ و اساتذہ سمیت اکوڑہ خٹک اور گرد ونواح کے علاقہ بھر کے مسلمانوں کا ایک تاحدِ نظر اجتماع معزز مہمانوں کے لئے چشم براہ تھا طے شدہ پروگرام کے مطابق امام حرم شیخ صالح بن حمید اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ تقریباً ۱۲ بجے دارالعلوم تشریف لائے تو طلبہ کے علاوہ ہزاروں مسلمانوں نے عامۃ المسلمین دو رویہ قطاروں میں کھڑے ترحیبی نعروں کے ساتھ امام حرم کا گرم جوشی سے خیر مقدم کرتے رہے دارالعلوم تشریف لاتے ہی انہوں نے جامعہ کے مہتمم کی معیت میں تمام شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا دارالعلوم پہنچتے ہی سیدھے لائبریری تشریف لے گئے لائبریری کے ہمہ

فنون وعلوم پر مشتمل کتب خانہ و ہمہ جہت موضوعات پر مشتمل کتب کا معائنہ کیا اور ان کے استعمال و استفادہ کے معاملہ میں دلچسپی لی مدیر الحق کے دفتر، ماہنامہ الحق کے انتظامی دفتر کے بعد ادارۃ العلم والتحقیق اور مؤتمر المصنفین کی حقائق السنن اور ادارۃ العلم والتحقیق کی توضیح السنن میں خوب دلچسپی لی اور اسے علم حدیث کی عظیم خدمت قرار دیا اور خواہش ظاہر کی کہ ان کتابوں اور تصانیف کا عربی ترجمہ ہونا بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کی حقائق السنن کے بارے میں بے حد خواہش اور دلچسپی کا اظہار کیا اس کے بعد شعبہ تعلیم القرآن ہائی سکول دفتر اہتمام درس گاہوں اور مختلف ہاسٹلوں کا معائنہ کرتے ہوئے جب دورۂ حدیث کے نوتعمیر شدہ جدید ہاسٹل اور سیمینار ایڈیٹوریم پہنچے تو ان سے حضرت مہتمم صاحب نے ہال کے ایک نوتعمیر مغربی مینار کا سنگ بنیاد بھی تبرکاً رکھوایا تاکہ حرم مکی سے نسبت اور یاد قائم رہے مہمان دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات اور تعمیری ترقیات اور تعلیمی کارکردگی سے بے حد متاثر دکھائی دے رہے تھے یہاں سے فراغت کے بعد دارالحفظ والتجوید تشریف لے گئے جہاں زیر تعلیم بچوں میں سے بعض کا قرآن سنا دارالحفظ سے باہر سامنے دارالعلوم کے قبرستان میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ العزیز کے مزار پر سب نے فاتحہ پڑھی اور حضرت ؒ کے عظیم خدمات اور شخصیت کو دیر تک سراہتے اور خراج تحسین پیش کرتے رہے پھر احاطہ ماوراء النہر گئے اور نو آزاد وسطی ایشیا کی ریاستوں تاجکستان وغیرہ کے طلبہ کے ہاسٹل میں ان سے ملاقات کی انکے سر پر دست شفقت رکھا اور دارالعلوم میں ان کے تعلیمی نظام کو مستقبل کیلئے خوش آئند قرار دیا بعض طلبہ کی تلاوت سنی اور ماسکو سے آئے ہوئے ایک طالبعلم کے تجوید وقراءت سے تو آبدیدہ ہوئے۔

دارالعلوم کے تفصیلی معائنہ کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے گھر

تشریف لائے جہاں نے انہوں نے انہیں ضیافت دی گھنٹہ ڈیڑھ مولانا کے دولت کدہ پر رہے ادھر نماز جمعہ کا وقت ہو چکا تھا جامع مسجد دارالعلوم میں مہمانوں کے لیے استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جامع مسجد دارالعلوم، آس پاس کے چمن، سڑک کے کنارے قرب و جوار کی گلیاں الغرض قرب و جوار کے تمام متعلقہ جگہوں کو اپنی تنگ دامنی کی شکایت رہی امام حرم اور علماء و مشائخ نے نماز جمعہ کے وقت حضرت مہتمم صاحب کی معیت میں جب سٹیج پر قدم رکھا تو ایک بار پھر دارالعلوم کے در و دیوار اللہ اکبر اور استقبالیہ نعروں سے گونج اٹھے، وقت مختصر تھا لوگ دو ڈھائی گھنٹوں سے سراپا انتظار تھے تقریب کا آغاز دارالعلوم کے جید قاری صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا حضرت مولانا سید یوسف شاہ مدرس دارالعلوم نے عربی میں ترحیبی نظم پڑھی جس سے خوب سماں بندھا دارالعلوم کے مہتمم نے دارالعلوم کے اساتذہ طلبہ عامۃ المسلمین اور اپنی طرف سے عربی میں فی البدیہ خطاب میں خیر مقدم کیا اور اضیاف کرام کو خوش آمدید کہا اور ان کا تعارف کرایا جس میں امام حرم اور مملکت عربیہ سعودیہ کے اسلام، عالم اسلام بالخصوص جہاد افغانستان کے لیے لازوال مساعی جمیلہ پر شکریہ ادا کیا مولانا مفتی غلام الرحمٰن نے جامع دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس سے لے کر اب تک اس کی ہمہ گیر سرگرمیوں خدمات شعبوں کے تعارف، تلامذہ اور فضلاء کے فروغ دین کے لیے مساعی پر روشنی ڈالی پھر امام حرم الشیخ صالح نے خطبہ جمعہ دیا اور اپنے خطبہ میں انہوں نے مسلمانوں کو قرآن پر عمل کرنے، خدا سے ڈرنے، تقویٰ اختیار کرنے، باہمی اتحاد و یگانگت اور وحدت وایثار کی تلقین کی خطبہ جمعہ کے بعد موصوف نے نماز جمعہ پڑھائی قراءت قرآن کی آواز نے انہی جذبات سے معمور کر دیا جو ایک مخلص زائر حرم کو نصیب ہوتے ہیں دارالعلوم کے

تاریخی مقام، طلبہ کی کثرت بلند اخلاقی تربیت اورلوگوں کے اشتیاق کے پیش نظر امام حرم نے فرض نماز سے فراغت کے بعد از خود کھڑے ہو کر مزید مختصر خطاب کیا اس خطاب میں انہوں نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی عظمتوں، تاریخی کردار دینی مساعی، جہادی مہمات، اس کے بانی مرحوم کے اخلاص، مولانا سمیع الحق کے مساعی اور اس مرکز علم سے وابستگی اور خلوص وشفقت کا اظہار فرمایا۔

الحمد للہ کہ وسائل کی کمی ہر طرح کی بے ربطی اور سادگی کے باوجود معزز مہمانوں نے بہت خوشگوار تاثرات لیے سرزمین نجد وحجاز کے مہمانوں کا دورۂ جامعہ حقانیہ اور حرمین کے مراکز کے مابین گہرے علمی اور ثقافتی روابط کا ذریعہ بنے گا اور اس طرح حرمین شریفین اور مراکز اسلام سے جامعہ حقانیہ کو قوی سے قوی نسبتوں کا شرف حاصل ہوا۔

ارشادات

شیخ عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی، سعودی عرب

الامین العام لرابطه العالم الاسلامی

نائب رئیس جامعة الامام ورئیس المحلس الاستشاری الملکی

تعارف

ڈاکٹر صاحب سعودی عرب کے سرکردہ علمی شخصیات میں سے ہیں مختلف تعلیمی اور دینی مناصب پر اپنا لوہا منواتے رہے، جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض کے سربراہ رہے، پھر سعودی مجلس شوریٰ کی اہم ذمہ داری نبھائی، اب عالمی تنظیم رابطہ عالم اسلامی کے سربراہ ہیں جامعۃ الامام کے وقت سے تعلق قائم ہوا، پاکستان آمد کے موقع پر میرے خواہش پر ۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ہیلی کاپٹر کے ذریعہ حقانیہ بھی آئے۔

دارالعلوم حقانیہ

محض خدا کے فضل وکرم سے روبہ ترقی ہے

شیخ عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی امین عام رابطہ عالم اسلامی سعودی عرب

دارالعلوم حقانیہ میں آمد اور خطاب

۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء بروز جمعرات سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور شاہ فہد کے معتمد مشیر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی سابق رئیس جامعۃ الامام ریاض اپنے سرکاری دورے پر پاکستان تشریف لائے تھے صدر، وزیر اعظم سے ملاقات ومذاکرات اور دونوں ممالک کے باہمی معاہدات وروابط اور سرکاری امور کی تکمیل کے بعد انکی یہ خواہش تھی کہ وہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ دیکھیں اور اس کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ملاقات کریں مولانا سمیع الحق سے ان کے دیرینہ علمی روابط اور ذاتی تعلق ہے چنانچہ بروز جمعرات ساڑھے بارہ بجے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ مولانا سمیع الحق کی معیت میں اسلام آباد سے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، دارالعلوم کے اکابر اساتذہ، مشائخ، طلبہ نے دو رویہ ہو کر انکا استقبال کیا انہوں نے دارالعلوم کے مہتمم کی معیت میں جامعہ کے تمام شعبہ

جات درسگاہوں، اقامت گاہوں، لائبریری، ماہنامہ الحق، موتمر المصنفین اور ادارہ العلم و التحقیق کے دفاتر، دارالحفظ و التجوید، نو آزاد وسطی ایشیا کی ریاستوں کے طلبہ کے احاطہ ماوراء النہر کا تفصیلی معائنہ کیا، جامع مسجد دارالعلوم میں مولانا سمیع الحق مدظلہٗ نے انکے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا تلاوت قرآن سے آغاز کے بعد مولانا سمیع الحق نے اپنے مختصر خطاب میں معزز مہمان کی دارالعلوم تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا مولانا مفتی غلام الرحمٰن نے جامعہ اور اس کا تاریخی پس منظر، نصاب و نظام تعلیم اور اسکی ملکی و عالمی خدمات کا اجمالی تعارف پیش کیا شیخ الترکی نے اپنے خطاب میں دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی، اخلاقی اور تربیتی ماحول سے اپنے گہری دلچسپی کا اظہار کیا وہ حیران تھے کہ بغیر کسی سرپرستی کے دارالعلوم اپنے اہداف اور مقاصد میں روبہ ترقی ہے انہوں نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ کی اہمیت کے پیش نظر سعودی عرب کی مختلف جامعات سے اس کے مکمل انضباط و ارتباط اور معادلے کے بارے میں مزید پیش رفت ہوگی مولانا سمیع الحق نے اپنی اقامت گاہ پر معزز مہمان کو ضیافت دی جہاں وہ ڈیڑھ گھنٹہ تک حضرت مہتمم کیساتھ رہ کر تین بجے اسلام آباد واپس گئے" ایک اور دورہ پاکستان کے موقع پر مولانا سمیع الحق نے سینیٹ کے مذہبی امور کے مجلس قائمہ کی حیثیت سے انہیں سینٹ کے ہال میں استقبالیہ دیا جس میں چیئرمین سینیٹ اور ارکان پارلیمنٹ اور عمائدین حکومت نے شرکت کی۔

الحق ستمبر ۱۹۹۴ء

تاثرات

شیخ حمد ابراہیم صاحب

وزارت تعلیم سعودی عرب کا وفد

تعارف

مدیر التوعیۃ الاسلامیہ سعودی عرب

سعودی عرب کی وزارت تعلیم کا وفد
دارالعلوم آمد اور شیخ حمد ابراہیم کا خطاب اور تاثرات

۲۳ راگست ۱۹۷۳ء کو اچانک سعودی عرب کی وزارت تعلیم، اوقاف اور بحوث الاسلامیہ کا ایک معزز وفد دارالعلوم تشریف لایا، وفد کے ارکان میں سعودی عرب کے ممتاز اصحاب علم وفضل الاستا حمد ابراہیم الصلیفیح مدیر التوعیۃ الاسلامیہ وزارۃ المعارف الریاض، الاستاذ عبدالحسن وزارۃ الحج والأوقاف مکہ مکرمہ الاستاذ عبدالمحسن بن ابراہیم آل الشیخ مندوب البحوث الاسلامیہ والافتاء الریاض شامل تھے دفتر اہتمام میں مولانا سمیع الحق (مدیر الحق واستاد دارالعلوم) نے انہیں دارالعلوم کے تفصیلی حالات سے روشناس کیا بعد میں وفد نے دارالعلوم کے مختلف شعبوں، عمارات، تعلیمی نظام، کتب خانہ اور دفتر الحق کا معائنہ کیا دارالحدیث میں وفد نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ سے ملاقات کی اور ان کی درس حدیث سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا طلبہ کی خواہش پر وفد کے ارکان میں سے استاد حمد ابراہیم نے برجستہ تقریر فرمائی جس میں یہاں اپنی آمد پر اپنی مسرت کے اظہار کے ساتھ ساتھ علم دین اور علماء کی فضیلت اور اس پرفتن دور میں ان کی ذمہ داریوں، عالم

اسلام کے اتحاد کی ضرورت اور حکومت سعودی عرب کے دینی جذبات اور احساسات پر روشنی ڈالی وفد نے دارالعلوم کی کتاب الآراء میں اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھا:

الحمدللّٰہ الذی انزل الذکر وحفظہ ' والصلوة والسلام علی من جاھد فی اللہ حق جہادہ حتیٰ اتم اللّٰہ بہ الدین واکمل بہ النعمة و بعد فقد سررنا کثیراً بما سمعناہ وشاھدناہ فی ھذا المعھد الشامخ الذی ینتظم فیہ طلاب العلم والمعرفة لتخرج افواجاً الی الناس تدعوا الی اللہ علی علم و بصیرة ونعتقد ان لھذہ الدار الکریمة أبلغ الاثر فی مثل ھذا الموقع البعید عن ضوضاء الدین وضحبھا وفق اللہ القائمین علیہ لخدمة الاسلام والمسلمین ۔

محمد ابراھیم الصلیفیح
مدیر التوعیة الاسلامیة
وزارت المعارف الریاض

عبدالحسن
مدیر التوعیة الاسلامیة
وزارة الحج والاوقاف
بالمملکة العربیہ السعودیہ

عبدالمحسن بن ابراھیم آل الشیخ
مندوب المبحوث الاسلامیة
والافتاء الریاض

تاثرات

جناب احمد محمد محمود

مدیر روزنامہ "المدینہ" سعودی عرب

مظاهر الاحترام والمحبة بالأراضی المقدسة

روزنامہ "المدینۃ" سعودی عرب کے ایڈیٹر جناب احمد محمد محمود کی آمد اور تاثرات
(المدینۃ المنورہ پیر ۲۸ صفر ۱۳۹۳ھ)

سعودی عرب کے صحافیوں کے ایک وفد نے دارالعلوم حقانیہ کا معائنہ کیا' اس وفد کے ارکان نے اخبارات میں اپنے وقیع تاثرات کا اظہار کیا' یہاں ہم سعودی عرب کے کثیر الاشاعت روزنامہ المدينة المنوره سے جناب احمد محمد محمود صاحب کے تاثرات معہ ترجمہ پیش کررہے ہیں۔

تأسيس الجامعة الحقانية

وكان اول برنامجنا ان نزور مدرسة دارالعلوم الحقانية فى(اكوره ختك) خارج مدينة بشاور وهذه المدرسة هى فرع كبير للوحة علمية عظيمة تأسست فى الهندوكانت مصدر التخريج عمالقة فى العلوم الاسلامية فى "ديوبند"وبعد تقسيم شبه القارة الهندية وانشاء دولة باكستان أراد اولئك الرواد الاوائل وفى مقدمتهم الشيخ عبدالحق المحدث انشاء مدرسة على غرار

دارالعلوم فی دیوبند فی دولة الباکستان الفتية لنشر المعارف الاسلامية واعداد رجال الدعوة والتبليغ۔

التعليم فی الجامعة مجاناً

وقد خرجت هذه الدار حتى الان ۲۰۰۰ خريج يساهمون فی نشر الاسلام والتبليغ والدعوة الى الله فی اوربا٬ وامريكا٬ وافريقيا وشبه القارة الهندية ذاتها وفی هذه الدار الان ۱۰۰۰ طالب فيهم تلاميذ من ٦ سنوات حتى الشيخوخة كلهم يطلب العلم او يستزيده۔وكل الطلاب القادمين من خارج قرية (اكوره) التى تقع على مشارفها هذه الداريتم توفير العلاج والمسكن والمأكل والمصروفات الاخرى له مجانا، بالاضافة الى الكتب الدراسية وأولئك الطلاب يأتون من الصين وروسيا وايران وافغانستان وتايلاند للدراسة فی هذه الدار اوالجامعة بالاخرى۔

مراحل التعليم بالجامعة

والداربها۳مراحل دراسية يحضرفيها الطالب۹سنوات والفترة الدراسية صباحية ومسائية موزعة بين ۷ ساعات كل يوم الدارتشكو نقصاملحوظافی الكتب خاصة الكتب التى تعلم اللغة العربية وذكرلی "شير على شاه" استاذ اللغة العربية فی هذه ا لمدرسة انهم يتمنون ان تساعدهم الحكومات العربية٬ والهيئات الاسلامية الاخرى بمجموعة من الكتب الدراسية فی مناهج قواعد اللغة والنحو والصرف والبلاغة لتعينهم على الارتقاء بمستوى دراسة العربية الى المستويات العصريه۔

تكاليف الجامعة

وميزانية هذه الدارتأتيها من تبرعات الاهالى، والاثرياء وقد حرص موسسوها على توفيرجوالحريةالعلمية لهذه الدار وذلك لانهم لايبذون مساعدة حكومية لهذا تاتى مساعدات مالية لهذه الدارمن امريكا و بريطانيا من المسلمين الباكستانين هناك وفى نية هذه الدار ادخال التعليم العصرى مستقبلامتى ماتوفر لها التمويل اللازم لادخال العامل وافتتاح اقسام لتعليم الطب وغيره۔

اقتراح الشيخ مفتى محمود

ومن منطقة الحدود الشمالية الغربية بشاور وما حولها انطلقت دعوة السيد مفتى محمود عضو البرلمان الباكستانى على ان تكون اللغة العربية هى اللغة الرسمية فى الباكستان وعلل السيد مفتى محمود طلبه هذا بسببين احدهما داخلى والآخر خارجى۔

اما السبب الداخلى فهو لان باكستان بها اقاليم كثيرة فهناك الحدود الشمالية الغربية البنجاب، السنده، بلوخستان، ولكل هذه الاقاليم لغاتها، فلغة اقليم الحدودهى البشتو،ولغة بنجاب البنجابية والسند السندية والبلوخستانية: البلوشية فلا بد اذن ان تكون لهذه الدولة لغة واحدة جامعة تجمع اهل الباكستان، ولا تتوفر شروط كافية لهذه اللغة الجامعة فى غير اللغة العربية فاللغة الانجليزية هى السائدة الان: لكن لابد من التخلص من هذه اللغة واحلال العربية مكانها۔

الامر الثانى: هو ان اللغة العربية هى لغة الاسلام ولغة القرآن ولغة

اخواننا العرب وهى الصلة الوحيدة للتعارف بين الدول الاسلامية كلها۔۔ فلابد من دراستها، شيء هام اثار الرهبة فى نفوسنا ونحن على مشارف مدرسة دارالعلوم الحقانية۔

أعجبنى ترحيب الطلاب

ففيما كنا على وشك الانحدار اليها من الطريق الرئيسى رأينا صفوفاً من الطلاب على جانبى الطريق يحملون الورود والزهور، ورأينا من بعيد قوسا من اقواس النصر نستطيع ان نتبين فيه كلمة اهلاو سهلاً۔

اول مادار فى ذهنى ان كبير وزراء المنطقة ، فى اضعف الاحتمالات سيزور هذه المدرسة اليوم لهذا استعدواله بما يستحق من وسائل الترحيب،ولكن ما ان توقفت السيارة حتى وجدنا عجبا صفوف طويلة من الطلاب على جانبى الطريق الطويل المؤدى الى مبنى الدارتهلل وتكبر وتهتف بصوت واحد يحيارائد التضامن الاسلامى الملك فيصل، اهلا وسهلا بضيوفنا القادمين من الاراضى المقدسة۔

التفت ابحث عن الزميل راشد فهذا الراشد الذى كان معى فى السيارة وقد دخل عليه البرد من مكان۔۔۔ وكان يمنى نفسه الامانى ان يجد مكانا يتدثرفيه من هذا البرد الذى قال انه لم يشهد له مثيلا:

التفت ابحث عنه واذا هذه النداء اة قد فاجأته من كل مكان واذا هو يخطوخطوات خفيفة وسريعة بين ترحيب اساتذة وطلاب الدارية لقد طارالبرد وحق لهذا الحماس ان يمزق حجبة تمزيقا بالفرق الشاسع كنا نحن الذين نشارك فى الارتصاص للترحيب بالضيوف القادمين الى بلادنا وكان ابعد شئى

على اذهاننا ان يكون لنا هذا الاستقبال الحماسى المثير الذى لايلقى مثله الاالزعماء والرؤساء وما نحن بزعماء ولارؤساء وانتهينا من تلك الزيادة،ولم نصدق ماحصل لنا،اجتمعت صدمة المفاجاة،بضخامة الاستقبال: فكان مزيجا من وفقة تامل فى كل ذلك الموقف، ماالذى دعى اولئك الرجال وكثير منهم نحن فى حساب العمرابناؤه ان لم نكن احفاده ان يغرقونا بهذا الكرم المثير۔

لم يكن امامى الاتفسير واحد ولم اسمع لنفسى ان يكون لى غيره ان ذلك الشعور بالاحترام ومظاهر الاكرام التى قوبلنا بها انما هى رمز مجرد رمز' لمايمكنه اولئك المسلمون من اقصى ا لمد الاسلامى لهذه الارض التى جئنا منها :الجزيرة العربية التى بها الاراضى المقدسة حيث شاع الاسلام

خطاب الشيخ شير على شاه

"شير على شاه" مدرس دارالعلوم العربية بهذه الدارتكلم فى حفل خطابى اقيم عند وصولنا وما تزال كلما ته ترن فى أذنى: "اننا قاصرون عن اداء فرائض الضيافة لأبناء اولئك الرجال الذين اسبغوا علينا نعمة الاسلام وعلموا العجم فى هذه البلاد الدين۔" "فضل الرحمن" ابن الشيخ مفتى محمود الذى كان كبيرا لوزراء المنطقة تلا فى ذلك الحفل ايات من القرآن الكريم ما تزال حلاوتها فى اذان كل الوفد الصحفى حتى هذه الساعة۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِهٖ
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ

تُؤْذُوْنَنِي وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (الصف: ۵۔۱)

تلا الشيخ فضل الرحمن كل سورة "الصف" بترتيل جميل جمع بين حمال الصوت والتجويد ۔ فكنا نصت بكل ماتملك من خشوع الى الايات البينات وهى تنزل فى اذاننا حلاوة وطراوةً زيارتنا لهذه المدرسة قللت فى نظرنا زيارة اى شئى اخرفكان لنا من بعد سلوك الطريق الذى سلكة الغزاة "ممرخيبر" عودة الى راوالبندى

(جناب احمد محمد محمود کے تاثرات کا اردو خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ارض مقدس حرمین سے
والہانہ وابستگی کا بے مثال مظاہرہ

جامعہ حقانیہ کی بنیاد

آج ہمارا اولین پروگرام تھا کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی زیارت کریں یہ مدرسہ دارالعلوم حقانیہ درحقیقت اس عظیم علمی شجر "دارالعلوم دیوبند" کی ایک بہت بڑی شاخ ہے جو ہندوستان میں قائم کیا گیا تھا جو علوم اسلامیہ کے متبحر فضلاء کا مصدر ہے تقسیم ہند کے بعد جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا توان پیشرؤوں نے (جن کے سرخیل حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث تھے) دارالعلوم دیوبند کی نہج پر ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جو نوخیز پاکستان میں اسلامی تعلیمات کی نشرواشاعت اور دعوت وتبلیغ کیلئے علماء مہیا کرے اوراب تک اس علمی ادارہ سے دو ہزار فضلاء سندِ فراغت حاصل کرچکے ہیں جو یورپ وامریکہ افریقہ اور پاکستان کے اطراف واکناف میں اسلام کی نشرواشاعت کے سلسلہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اوراس مدرسہ میں حالاً ایک ہزار طلبہ زیرتعلیم ہیں جن میں چھ سالہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک حصول علم میں مصروف ہیں

جامعہ حقانیہ میں مفت تعلیم

یہ مدرسہ تمام بیرونی طلبہ کے معاشی ضروریات علاج ادویہ، رہائش ، طعام اور دیگر اخراجات کا متکفل ہے، جملہ طلبہ کو درسی کتابیں دارالعلوم کی طرف سے دی جاتی ہیں اور یہ طلبہ سرحدات چین، روس، ایران، افغانستان، تھائی لینڈ اور پاکستان کے قرب وجواب اور دور دراز سے اس مدرسہ بلکہ علمی یونیورسٹی کو حاضر ہوتے ہیں۔

تدریس کے تین مراحل

دارالعلوم میں درس و تدریس کے تین مراحل ہیں‘ ہر مرحلہ میں تین سال گزرنے سے طالب علم کو مجموعی طور پر حصول علم میں نو سال صرف کرنے پڑتے ہیں اوقاتِ تعلیم صبح وشام سات گھنٹے ہیں، دارالعلوم کو کتابوں کی کمی کی شکایت شدت کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے خاص کر وہ کتابیں جو لغت عربی میں مدد دے سکیں اور مجھے ’’شیر علی شاہ‘‘ مدرس دارالعلوم حقانیہ نے یہ بھی تذکرہ کیا کہ مدرسہ دارالعلوم حقانیہ قواعد لغت نحو‘ صرف‘ بلاغت پر مشتمل کتابوں کی اعانت کے سلسلہ میں عرب ممالک کی توجہ کا متمنی ہے تاکہ طلبہ علوم دینیہ دور حاضر کے مطابق عربی تقریر وتحریر پر عبور حاصل کرسکیں۔

حقانیہ کے اخراجات

بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کے جملہ اخراجات مسلمان قوم کے تبرعات واعانت سے پورے ہوتے رہتے ہیں بانیین دارالعلوم کی یہی کوشش ہے کہ دارالعلوم اسلامی علوم کی اشاعت و ترویج میں آزاد اور خودمختار ہو اور یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم حکومت کی اعانت کو محبوب نہیں سمجھتا پاکستان اور دیگر ممالک اسلامیہ میں رہنے والے مسلمان اس ادارہ کی اعانت فرماتے رہے ہیں اور دارالعلوم کے عزائم میں سے ہے کہ

موجودہ عصری علوم کو بھی دارالعلوم میں داخل کر دیا جائے جبکہ مناسب مالی قوت میسر ہو جائے جس سے تمام ضروری شعبے بروئے کار لاسکیں۔

مفتی محمودؒ کی تجویز

اسی طرح فن طب کی تعلیم و تدریس کا بھی دارالعلوم ارادہ رکھتا ہے دارالعلوم حقانیہ میں ہمیں یہ معلوم ہوا کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مفتی محمود صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان کی رسمی زبان عربی ہو جائے اور مفتی صاحب نے اس کیلئے دو اسباب بیان کئے ہیں ایک داخلی اور ایک خارجی داخلی سبب تو یہ ہے کہ پاکستان چار مختلف صوبوں میں منقسم ہے جو مختلف زبانیں بول رہے ہیں' صوبہ سرحد میں پشتو' بلوچستان میں بلوچی' سندھ میں سندھی اور پنجاب میں پنجابی بولی جاتی ہے' پس پاکستان کی مختلف بولیاں بولنے والی قوم کو متحد کرنے کے لئے لغت عربی کو رسمی زبان قرار دیا جائے انگریزی زبان کو پاکستان سے نکال کر اس کی جگہ عربی زبان کو دینا چاہیے جو تمام خصوصیات و مزایا کی حامل ہے داخلی سبب یہ ہے کہ عربی لغت اسلام کی لغت ہے قرآن پاک اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کی زبان ہے اور ہمارے عرب بھائیوں کی زبان ہے اور یہ لغت درحقیقت باہمی اتحاد کا ذریعہ اور ممالک اسلامیہ کے تعاون کا سبب وحید ہے۔

پرتپاک استقبال نے ورطہ حیرت میں ڈالا

ایک اہم چیز جس نے ہمارے دلوں میں رعب برپا کیا جبکہ ہم دارالعلوم حقانیہ کو جی ٹی روڈ سے اترنے والے تھے' ہم نے راستہ کے دونوں جانب طلبہ کے عظیم ہجوم کو قطاروں کی شکل میں دیکھا جو اپنے ہاتھوں میں گلاب اور دیگر قسم کے پھول اٹھائے ہوئے تھے اور کتبوں پر اھلاً وسھلاً کے کلمات درج تھے سب سے پہلے میرے ذہن میں

جو خیال گذرا وہ یہ تھا کہ شاید یہاں صوبے کے بڑے وزراء آئیں گے' اس لئے انہوں نے ترحیب وخوش آمدید کا یہ انتظام ہے لیکن جب ہماری کار کھڑی ہوئی تو ہم نے عجیب منظر دیکھا' طلبہ کی طویل قطاریں لمبے راستے کے دونوں طرف کھڑی تھیں' جو سڑک سے دارالعلوم تک پھیلی ہوئی تھیں' تکبیر اور تہلیل کے نعرے ایک ہی آواز میں گونج رہے تھے۔ ''اسلامی اتحاد کا علمبردار شاہ فیصل زندہ باد اھلاً وسھلاً مہمان حرم خوش آمدید میں اپنے دوست راشد فہد الراشد کو ڈھونڈ رہا تھا جو میرے ساتھ گاڑی میں سردی کو محسوس کر رہا تھا اور وہ کسی گرم مکان میں گرمی حاصل کرنے کا متلاشی تھا میں نے بعد از تلاش اسے دیکھا کہ وہ نرم وگرم رفتار میں خراماں تھا اور طلبہ اساتذہ کے ترحیبی نعروں نے اس سے سردی کو اڑا دیا تھا اور اس اعزاز وتواضع کے سامنے سردی کا حجاب پھٹنا لازمی تھا۔

حیرت وتعجب ہے اس فرق عظیم پر کہ ادھر ہم اپنے شہروں میں ان مہمانوں کی تشریف آوری کے موقعہ پر استقبال میں شریک ہوتے تھے اور یہ بات ہماری عقول سے بہت دور تھی کہ ہمارا بھی ان مہمانوں کی طرح استقبال کیا جائے گا مروت وشجاعت کا یہ استقبال جو صرف زعماء رؤسا کے لئے منعقد ہوتا ہے کونسی وہ خصوصیت ہے جس کی بناء پر ان بزرگوں نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا' جن کے ہم باعتبار عمر کے اگر نواسے نہیں تو بیٹے تو ضرور ہیں۔

میرے سامنے صرف یہی توجیہ تھی کہ احترام واکرام کے مناظر صرف اور صرف رمز واشارہ ہیں کہ ہم جزیرہ عرب سے آئے ہوئے ہیں جہاں اسلام کی روشنی دنیا کے گوشوں میں پھیلی ہے شیر علی شاہ مدرس دارالعلوم حقانیہ نے استقبالی جلسہ میں خطاب کیا جس کے کلمات اب بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں ہم ان شخصیات کی اولاد کے فرائض مہمان نوازی کی ادائیگی میں قاصر ہیں' جنہوں نے ہم پر اسلام جیسی عظیم نعمت

کو پیش کیا اور تمام مجمع میں دین اسلامی کی تعلیم دی فضل رحمٰن، مولانا مفتی محمود صاحب، وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کے فرزند ارجمند نے جو دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم ہیں، قرآن مجید کی چند آیات سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصفت: ۱۔۳)

خوش آوازی اور دلکش قرات کے ساتھ تلاوت کیں جن کی حلاوت تمام وفد کے کانوں میں اب تک محسوس ہو رہی ہے، ہم پوری قوت سکوت اور خشوع کے ساتھ آیات بینات کو سن رہے تھے اور وہ ہمارے کانوں میں حلاوت وبشاشت مہیا کر رہی تھی اس دارالعلوم کی زیارت نے ہماری نگاہوں میں دیگر مشاہد و تاریخی آثار کی زیارت کی قدر و قیمت کو گھٹا دیا۔

ترجمہ از مولانا شیر علی شاہ، مدرس دارالعلوم حقانیہ

تاثرات

علامۃ الشام، سیف الاحناف

شیخ عبدالفتاح ابو غدہؒ

تعارف

شیخ الاسلام علامہ محمد زاہد الکوثریؒ کے شاگرد رشید، ملک شام کے جید فاضل ومحقق اور عبقری شخصیت، عالم عرب میں مذہب احناف کے دفاع کرنے والے، درجنوں کتابوں کے مصنف۔

علامۃ الشام، سیف الاحناف

شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ کی آمد وتاثرات

شام اور عرب کے ممتاز ترین جید اور محقق علامہ اور مجاہد رہنما شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو اس وقت ریاض سعودی عرب میں شام سے جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے اور ریاض یونیورسٹی میں علم وتحقیق کے گوہر لٹا رہے تھے، ۳۰ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ کو دارالعلوم تشریف لائے اور یہ آپکی دوسری بار آمد تھی حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے فرزند مولانا محمد بنوری ان کے ہمراہ تھے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ساتھ دفتر میں دیر تک قیام فرمایا پھر دارالعلوم کے مختلف شعبوں بالخصوص کتب خانہ دیکھا مسجد دارالعلوم میں نماز ظہر کی امامت فرمائی اور طلبہ اور اساتذہ کو زیارت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد جناب مولانا سمیع الحق کے مکان پر چند گھنٹے آرام فرمایا کتاب الآراء میں دارالعلوم اور حضرت بانی دارالعلوم کے بارے میں فصیح وبلیغ عربی میں جامع اور عمیق تاثرات کو قلمبند کیا جس کا عربی متن اور اردو خلاصہ شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

الشیخ عبدالحقؒ تاج العلماء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی أکرمنی بزیارۃ دارالعلوم الحقانیۃ والاکتحال برؤیتھاورؤیۃ شیوخھا الأفاضل، وتاجھم البھیج، صاحب العطر الأریج مولانا العلامۃ الجلیل والدراکۃالنبیل، والإمام البجیل،الشیخ

عبدالحق،أمد اللّٰہ العظیم ظله،ونفع به العباد والبلاد واناربه الحق لطالبیه،وأمتع به محبیه ومربیه ان لقاء مثل شیخناالأجل المفضال، بلسم الروح والقلب وغذاء للعزم والهمة، واستنارة بروح اهل الروح ،وائمةالعلم والرسوخ،فلقاؤه غذاء أیّ غذاء، وشفاء من الداء العمیاء، فالحمدللّٰہ أننی سعدت بلمس یدیه والجلوس لدیه،ورأیت من خدام حضرته العلماء،الطلبة النجباء،ماأثلج صدری وفرح قلبی فجزاہ اللّٰہتعالٰی خیر الجزاء علیٰ غراسه المثمرة، واشجاره المزهره فهی دار أسست علی التقویٰ والدین، ونشر الکتاب والسنة بین المسلمین بالعلم والعمل والجهد والاجتهاد، فخرج طلابها شیوخا فی العلم،وقادة فی الجهاد فآتاهم اللّٰہ الفضل بطرفیه لحلول أنظار مولانا علیهم وتوجهه الیهم۔

وانی لألتمس منه الدعوات المرفوعه، فی الاوقات المسموعةلی و لاخوانی المسلمین فی کل مکان وبخاصة فی بلاد الشام والدعاء سلاح المتقین والمجاهدین خصهم اللّٰہ به ومیزّهم علی عدوهم بالتسلح به فنرجوا من سماحة الشیخ الدعاء فی السحر،لأهل الجهد والجهاد،والبسالة والاستشهادفی کل أرض من بلاد المسلمین، واللّٰہ یبارك لنابحیاته الشریفة وأنفاسه المنیفة واستودعه اللّٰہ تعالٰی وأسأله أن یجمع بیننافی دار کرامة باکرم الاکرام،وهو العلی العلام،والحمدللّٰہ رب العالمین۔

کتبه: العبد الضعیف عبدالفتاح ابوغده

فی دارالعلوم حقانیه فی یوم الخمیس ۳/ربیع الاول ۱۴۰۲

(اردوخلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں)

مشائخ کے سرتاج

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے ملاقات

الحمدللہ کہ اللہ نے مجھے دارالعلوم حقانیہ کے رؤیت سے نوازا کہ اسکے دیکھنے کا سرمہ نگاہوں میں ڈال سکوں اس کے مشائخ بالخصوص ان مشائخ کے سرتاج وانوار روحانی کی مہک سے سرشار مولانا علامہ جلیل اور دانائے بصیر امام معظم شیخ عبدالحق کی زیارت سے نوازا، اللہ ان کے سایہ سے اپنے بندوں اور ملک کو نفع مند کرتا رہے طالبین حق کے لئے حق ان کے ذریعہ روشن ہوتا رہے ان کے معتقدین اور مریدین کو ان سے فیض یاب کرتا رہے ان کی زیارت روح کی تقویت عزم وہمت کی غذا اور روحانیوں کی روحانیت میں اضافہ کا ذریعہ ہے ان کی زیارت غذائے روح اور شفائے امراض باطنی ہے، الحمدللہ کہ میں ان کے ہاتھ چومنے اور صحبت میں بیٹھنے سے مشرف ہوا۔

دارالعلوم ایسی جگہ ہے جس کی بنیاد وتقویٰ پر اور مسلمانوں میں کتاب وسنت کی اشاعت کے لئے رکھی گئی ہے وہ بھی علم وعمل ومحنت و جدوجہد و جہاد کے ذریعہ، اس وجہ سے یہاں سے شیوخ اور جہاد کے قائد بن کر نکلتے ہیں انہیں ہر لحاظ سے ہمارے شیخ

(مولانا عبد الحقؒ) کی توجہات عالیہ، نظر کرم سے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے نوازا، اور میں نے حضرت کے خدمت گار اور شریف طلباء میں وہ چیز دیکھی جس نے میرے سینے کو ٹھنڈا اور خوش کیا اللہ تعالیٰ آپ کو اس پھل دار اور پھولدار درخت لگانے کا جزائے خیر عطاء فرمائے۔

میں اپنے لئے اور اپنے تمام مسلمان بھائیوں کے لئے مقبول اوقات میں دعاؤں کا طلبگار ہوں خاص طور پر شام کے مسلمانوں کیلئے اور دعا تو متقی اور مجاہد لوگوں کیلئے اسلحہ ہے اور اسی اسلحہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انکو دشمنی پر ایک خصوصیت اور امتیاز دی ہے تو ہم حضرت سے رات کے آخری حصہ میں تمام بلاد مسلمین میں مجاہدین، بہادر اور فدائی بھائیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں آپکی حیاۃ طیبہ اور آپکی پاک سانسوں کے ساتھ بابرکت بنائے اللہ کے ہاں میں آپکو سپرد کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے التجاء ہے کہ ہمیں دار کرامت میں اعلیٰ عزت کیساتھ جمع کریں۔ (آمین)

خطاب

شیخ العلامہ بشیر الابراہیمی الجزائری

تعارف

افریقی ملک الجزائر کے انقلابی رہنما ،علم و ادب کے فاضل شخصیت ،شیخ عبدالحمید بادیس کے رفیق ،فقہ مالکی کے پیروکار، جمیۃ علماء المسلمین کے قائد، کئی کتابوں کے مصنف، الجزائر پر فرانسیسی استعمار اور تسلط سے اپنی قوم کو آزادی دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔آپ نے ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء کو وفات پائی۔

دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند کی طرح روشنی کی ایک قندیل ہے

الجزائر کے عظیم انقلابی رہنما الشیخ بشیر الابراہیمی کا دارالعلوم حقانیہ میں آمد اور خطاب

اکوڑہ خٹک ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ الجزائری مسلمانوں کا وفد جو اِن دنوں پاکستان کا دورہ کررہا تھا، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی دعوت پر اکوڑہ خٹک آیا دارالعلوم کی زیرتعمیر عمارت کے قریب گاؤں کے لوگوں' دارالعلوم حقانیہ کے طلباء نے آپ کا شاندار استقبال کیا رات کو دارالعلوم حقانیہ کی قدیم عمارت میں ایک جلسہ عام ہوا' جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے کی جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی' وفد کے اراکین علامہ بشیر الابراہیمی صاحب اوراستاد احمد بودہ صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کے طلباء' واساتذہ اوراراکین کے ساتھ کافی دیر تک تبادلہ خیالات کیا بشیر الابراہیمی صاحب جوخود جید عالم اوراستاد ہیں اور جو ہزاروں شاگردوں کے استاد رہ چکے ہیں نیز جنہوں نے الجزائر میں تین سو دارالعلوموں کا اہتمام اورانتظام چلایا ہے' نے دارالعلوم حقانیہ کو چند تحریری مشورے دیئے اوراپنی قیمتی رائے سے نوازا، احمد بودا صاحب ''پشتو اولس''

کے کارکنوں کے ساتھ کئی گھنٹے مصروف گفتگو رہے اور ان کو مفید مشورے ملے جلسہ ساڑھے نو بجے شروع ہوا اور دوپہر ایک بجے ختم ہوا' جلسے کے اختتام پر الجزائر کے مجاہدین کیلئے امدادی کمیٹی بنائی گئی جس کے سرپرست حاجی محمد اعظم خان رئیس اعظم اکوڑہ خٹک اور خان نور الٰہی خان صاحب سابق ڈائریکٹر محکمہ تعلیم صوبہ سرحد ہوئے، مہمانوں نے رات دریائے کابل میں محمد اعظم خان کے مکان میں گزاری یہ وفد آج ۷ بجے صبح بذریعہ کار راولپنڈی روانہ ہوا اور ۱۰ بجے راولپنڈی پہنچا معلوم ہوا ہے کہ آج رات ساڑھے نو بجے راولپنڈی کی جامع مسجد میں جلسہ عام ہوگا حضرت العلامہ بشیر الابراہیمی صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کی وسیع جلسہ گاہ میں ہزاروں مسلمانوں کے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر کی۔اب وہ تقریر شامل خطبات کیا جارہا ہے۔(س ۱۳۷۵ھ)

اکوڑہ خٹک والوں میں روح سلف باقی ہے

بھائیو! میں نے آج ۶ بجے اکوڑہ خٹک پہنچ کر جو کچھ دیکھا اس سے میں نہایت متحیر اور متعجب ہوا کیونکہ اس چھوٹے سے قصبے میں اس قدر شاندار استقبال اور عظیم اجتماع میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قریہ کے عوام میں سلف کی روح باقی اور تازہ ہے مجھے آپ لوگوں کا ذوق وشوق دیکھ کر واقعی تعجب ہوتا ہے گاؤں چھوٹی سی بستی کو کہتے ہیں' مگر گاؤں کی اہمیت کا یہ حال ہے کہ خود خالق کائنات نے قرآن شریف میں بیسیوں مقام پر دیہات کا ذکر کیا ہے اور شہر کا ذکر صرف دو مقام پر آیا ہے' اور صرف یہ نہیں قرآن شریف میں مکہ معظمہ کو ام القریٰ یعنی دیہات کی ماں کہا گیا ہے ام المدائن یعنی شہروں کی ماں نہیں کہا گیا۔

دیہات بہت اہم ہیں

اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ خداوند پاک خود دیہات کی اہمیت کی طرف ہماری توجہ دلا رہا ہے مگر دیہات اور قصبات کی اس حیثیت اور اہمیت کو صرف سمجھدار لوگ جانتے ہیں آج میں نے یہاں اکوڑہ خٹک میں جو ایک قریہ ہے' آ کر دیکھا اور سمجھا کہ واقعی دیہات اہم اور قابل قدر ہوتے ہیں' میں نے اس گاؤں میں جو کچھ دیکھا اس میں مجھے وہ روح نظر آئی جو حقیقت میں اسلام کی روح ہے آپ لوگوں نے جس ذوق وشوق کا مظاہرہ کیا وہ اسلام کی اصل حقیقت ہے عربی میں ایک ضرب المثل ہے کہ چھوٹی نہروں میں وہ نایاب چیزیں پائی جاتی ہیں جو بڑے بڑے دریاؤں اور سمندروں میں نہیں ہوتیں اس چھوٹے قصبے میں پہنچ کر مجھے یہ ضرب المثل اس لئے یاد آئی کہ اس گاؤں میں دین اسلام کے لئے جو ذوق وشوق موجود ہے وہ مجھے بڑے بڑے شہروں میں کم نظر آیا ہے۔

اکوڑہ خٹک سرچشمہ علوم بنے گا

میں نے یہاں دیکھا کہ یہاں دین اور دینی علوم کی سرپرستی ہو رہی ہے' یہاں کا بچہ بچہ طالب قرآن اور خادم دین ہے اور ان لوگوں نے ہمارا جس شان سے استقبال کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اسلام پروری اور اخوت بھی بدرجہ اتم موجود ہے' میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر یہاں یہ کیفیت برقرار رہی تو اس گاؤں اکوڑہ خٹک کو سرچشمہ علوم دینیہ بننے میں کوئی تامل نہیں کرے گا۔

دارالعلوم دیوبند کی طرح حقانیہ مینارہ نور ثابت ہوگا

ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند ہے جو ہندوستان بھر میں اسلام کا بلند ترین

مینار ہے اس مرکز سے دنیا کے کونے کونے میں دین پہنچا یعنی بت کدہ کے اندھیروں میں ایمان کا ایک چراغ ہے' اب یہ دارالعلوم حقانیہ اس روشنی کے مینار کا ایک روشن قندیل ہے اس کی ترقی' اس کے طلباء کا جوش وخروش' یہاں کے اساتذہ کی ہمت اور یہاں کے لوگوں کے دینی جذبات دیکھ کر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ دارالعلوم ان شاء اللہ دیوبند کی طرح بلکہ اس سے زیادہ روشنی کا مینار ہوگا میں نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اس دارالعلوم (حقانیہ) کے ساتھ نہ تو حکومت کوئی امداد کرتی ہے اور نہ اس کی وقف جائیداد ہے اور یہ صرف عوام کے چندوں پر چلتا ہے یہ معلوم کرکے مجھے حیرت ہوئی کہ عوام اتنے بڑے دارالعلوم کو اس شاندار اور منظم طریقے پر چلا رہے ہیں' مجھے امید ہے کہ آپ اس دارالعلوم کو اس سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں گے (آپ نے اپنی تقریر کو دعائیہ کلمات پر ختم کرتے ہوئے کہا) میں آپ کے لئے صدق دل سے یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کے اس عملی جہاد (دارالعلوم حقانیہ) کو کامیاب بنائے اور اس سلسلے میں آپ جو قربانیاں دے رہے ہیں خدا آپ کو اس کی جزائے خیر دے' اور یہ دارالعلوم دنیا بھر کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہو اور دنیا بھر کے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں آپ نے الجزائری وفد کا جس جوش وخروش کے ساتھ استقبال کیا اور جس بھاری تعداد میں آپ جمع ہوئے ہیں' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے دلوں میں ایمان اور اخوت موجود ہے' جس کے لئے آپ شکریہ کے مستحق ہیں میں اپنی طرف سے اور الجزائری مجاہدین اور ارکان وفد کی طرف سے اکوڑہ خٹک اسکے عوام اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم' سٹاف' کارکنوں اور طلباء کا شکریہ ادا کرتا ہوں (اس موقع پر استاد احمد بودہ نے بھی خطاب کیا)

الحق: شیخ عبدالحق نمبر ص ۴۷۷

خطاب

الشیخ علامہ محمد محمود صواف

تعارف

عراق کے شہر موصل کے رہنے والے، اخوان المسلمین عراق کے متحرک رکن، جمعیة الاخوة الاسلامیه کے مؤسس، مجلہ الاخوة الاسلامیه کے مدیر، کئی کتابوں کے مصنف اور ایک جید عالم دین، جہادی جذبے سے سرشار، بیت المقدس کے تحفظ اور اسرئیل کے خلاف جہاد میں پیش پیش رہے اور عراق میں اپنے دور میں کیمونسٹوں کے خلاف سرگرم عمل رہے۔ ان کی وفات ۱۱ راکتوبر ۱۹۹۲ء کو ترکی کے دارالخلافہ استنبول میں ہوئی بعد میں ان کے جسد خاکی کو مکہ مکرمہ کے مقبرہ المعلاۃ میں جلیل القدر صحابی عبداللہ ابن زبیرؓ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

دور أبناء الجامعه الحقانيه

فی جهاد افغانستان و نشر الدين

۱۹۸۸ء دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کے اختتام پر جامع مسجد دارالعلوم میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی ۱۵۰ سے زائد فضلاء درس نظامی اور ۴۰ طلبہ درجہ حفظ وتجوید کی دستار بندی ہوئی دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی دعوت پر عرب کے سکالروں اور علماء کے ایک نمائندہ وفد نے بھی دارالعلوم تشریف لاکر اس تقریب کو مزید رونق بخشی قائدِ وفد جناب الشیخ علامہ محمد محمود صواف اور جناب الشیخ علامہ عبدالمجید زندانی نے اجلاس سے بھی خطاب فرمایا ذیل میں افادۂ عام کی غرض سے ان کی عربی تقاریر مع اردو ترجمہ شامل خطبات کی جارہی ہیں (س)

الشیخ علامہ محمد محمود صواف کا خطاب

الحمد لله ثم الحمد الله العظيم والسلام على عباد الله الصالحين وعلى رؤسهم امامنا وحبيبنا وقائدنا ونبينا محمد صلواة الله عليه امابعد هذه عمائم الصحابة ، هذه عمائم الائمة وهذ طريقهم، الطريق الى الله ، الطريق الى الاسلام هوطريق العلم ، وهوطريق المحد ، وهو طريق الاتحاد وطريق الدنيا والأخرة فى الحنة انشاء الله تعالىٰ ۔

ياايها الاخوان ! كان ودّى ان أحدثكم بلغتكم وبلغة الاسلام الاردية كان ودّى ولكن ...... ع زبان یار من ترکی ومن ترکی نمی دانم

قال الأستاد مولانا سميع الحق (كلهم يعرفون العربية ويفهون الكلام)

الحمد لله

ننتقل هذا المشهد الى العرب

يا اخوان! اننا سعداء بهذه الزيارة ولا نقول الا لخير وسوف تنقل هذا المشهد الى اخواننا فى العرب ونحن جئنا كم من مكة مكة المباركة وندعوالله الله أن نراكم جميعًا هناك حاجّين ومعتمرين جميعًا ان شاء الله وعند رسول الله عندالامام الاكبر للدنيا صلى الله عليه وسلم حيث تقرؤن سيرته واحاديثه وسننه، وبنىٰ به الامارة ، وبنى به الشريعة، وبنىٰ به جد الدنيا وآلاخرة هذه كنتم تقرؤنها من الصحاح السة السنن والمغازى والموطا من عند الله وعلمه الله اياهَا، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُوحى عليه الصلوٰة والسلام ۔

أنتم أنصار المهاجرين والمجاهدين

يا أيها الإخوة! إننا نعرف انصار باكستان وأنا هنا فى كراتشى لما قام المؤتمر الأول ونحن شهداء بقيام دولة الاسلام فى هذا البلد العزيز بقيام دولة القرآن فى هذا البلد العزيز وكنا نرىٰ اللاجئين فى أرضها واذًا نتوقع ان هذه الدولة تقوم وتتقدم وتعلو والحمد لله تصبح ركنا ومجداً للإسلام ونسأل الله أن يحمى باكستان وأن يحمى افغانستان وهذا الجهاد الأفغانى الذى هو جهادكم وأنتم الأنصار والمهاجرون هم الأفغان والامة الواحدة تكون كما تكون مجد الإسلام وجيش الإسلام فى العصر الأول وبقيادة سيد الأنام

محمدﷺ تكون جيشهم من المهاجرين والأنصار فطوبىٰ للمهاجرين لاخواننا المجاهدين الذين محو من ديارهم و من وطنهم ولكنّ اللّٰه عزهم ونصرهم وهزم أعداء هم وخرج أعداء الاسلام مدحورين خرجوا اذلاء صاغرين وارتفعت راية الاسلام وستر فع على كل ضيقٍ فى كابل وفى افغانستان علىٰ كل ضيق ترفرق راية لا اله إلااللّٰه محمّد رسول اللّٰه ۔

فطوبىٰ لشعب افغانستان و طوبىٰ للقادة الكرام الذين قادواهذا الجهاد فانتصروا وطوبى لكم يا انصار ! حيث استقبلتم هذه الشعب بالود والمحبة والجهاد واختلطت دمائكم بدمائهم وشهداء كم بشهدائهم وشهدا ئنا نحن لانقول نحن العرب وإنما نقول نحن المسلمون ونحن أمة الاسلام لا فرق فيها بين عنصر وعنصر، ان هذه أمتكم أمة واحدة ونحن أمة باكستانيين وطننا الاسلام عزنا الإسلام امامنا الاسلام قدوتنا رسول اللّٰهﷺ

عليكم التمسك بكتاب الله والسنة رسول اللّٰهﷺ (الناس علماء الامة لاالشعراء)

ياأيها الاخوة ياأيها الأحباب يا أيها العلماء ! أنتم الناس أيها العلماء لااقول كما قال الشوقى انتم الناس أيها الشعراء لا لا أنتم الناس أيها العلماء انتم القاده كنتم روح الجهاد فى الأمة رُبوا الامة على الجهاد ربوا الامة على الاستشهاد ربوا الامة على التمسك بكتاب الله وسنة رسول الله ﷺ

الجهاد طريق الأمن والسلام

ياايها العلماء ! هنيأً لكم هذا الطريق انه طريق النور انه طريق الامان انه طريق المجد انه طريق العزة انه طريق الكرامة لامتكم وللمسلمين سيروا على طاعة اللّٰه وسيروا بنور اللّٰه وتفقهوا فى دين اللّٰه وانشروا هذا العلم وهوعلمنا وتجنبوا مدارس الكفار تجنبوا سنة الكفار فى تكوين شخصيتنا وفى اضاعة

هويتنا وفى اضاعة أقدارنا النيرة تحنبوها وتمسكوا بهذه الهدى بهذه الطريقة و بهذه الشريعة التى قامت على كتاب اللّٰه و سنة رسول اللّٰه ﷺ

ايها الإخوة! أهتئكم بكل قلب وباسم اخوانى الكرام الذين معى هنا فى الحفلة كفضيلة الشيخ عبدالمجيد زندانى عزه اللّٰه و حفظه وغيره من رجال الدعوة الى الاسلام كلهم هنا فى الجهاد يدنا مع يدالافغان روحنا مع الافغان ويد ناو روحنا مع باكستان اننا جنود بامام واحد و هو رسول اللّٰه ﷺ

(علامہ محمد محمود صواف کی تقریر کا اردو خلاصہ کا اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ترویج شریعت اور جہاد افغانستان میں فضلاء حقانیہ کا کردار

پگڑی صحابہ اور ائمہ کرام کا طرہ امتیاز

یہ صحابہ کی پگڑیاں ہیں، یہ ائمہ کی پگڑیاں ہیں اور یہ انہی کا راستہ ہے خدا کی رسائی کا راستہ، اسلام کی رسائی کا راستہ یہی عظمت کا راستہ ہے یہی دنیا اور آخرت کی بھلائی اور جنت کا راستہ ہے بھائیو! میری دلی خواہش تھی کہ میں تمہاری زبان اور اسلامی زبان اردو میں تم سے بات کروں لیکن ...... ع زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم

استاد محترم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے فرمایا حضرت! سب عربی جانتے ہیں اور آپ کی بات سمجھ رہے ہیں الحمدللہ!

ملاقات باعث سعادت

بھائیو! ہم یہ ملاقات اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں ہم خوش نصیب ہیں کہ آپ سے ملے ہیں اور اس ملاقات کو اچھا ہی سمجھتے ہیں اور ہم نے جو کچھ دیکھا ہے عنقریب اسے عرب بھائیوں تک پہنچا دیں گے ہم تمہارے پاس مکہ مبارک سے آئے ہیں اور اللہ

سے دعا کرتے ہیں کہ تم سب کو وہاں حج اور عمرہ کرتے ہوئے دیکھیں اور ساری دنیا کے عظیم پیشوا رسول ﷺ کی زیارت کرتے ہوئے دیکھیں جن کی وہ سیرت، احادیث اور سنت تم پڑھتے ہو جس پر انہوں نے حکومت، شریعت اور دنیا اور آخرت کی عظمت کی بنیاد رکھی تھی یہ جو تم صحاح ستہ سنن، مغازی اور موطا وغیرہ پڑھتے رہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس کی تعلیم دی ہے وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے یہ تو وحی ہی ہے جو اس پر نازل کی گئی ہے اور آج کی طرح اس وقت بھی ہم اس کی زمین پر پناہ گزیں دیکھتے تھے اس وقت ہمیں توقع تھی کہ یہ حکومت قائم رہے گی، سر بلند رہے گی اور اسلامی دنیا کا حصہ اور اسلام کی عظمت کا سبب بنے گی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت کرے، افغانستان اور افغانی جہاد کی حفاظت کرے جو آپ ہی کا جہاد ہے۔

انصار اور مہاجرین ایک ملت

تم انصار ہو اور مہاجر افغان قوم ہے اور ملت ایسے ہی بنتی ہے جیسے کہ زمانہ اولیٰ میں اسلامی عظمت کا سبب اور اسلام کا لشکر بنا تھا ہمیں پاکستان کے انصار معلوم ہیں میں اس وقت جب پاکستان پہلے پہل بنا تھا کراچی میں تھا اور ہم اس خطہ زمین کے قیام (کی جدوجہد) کے گواہ ہیں اور نبی کریم ﷺ کی قیادت میں انکا لشکر مہاجرین اور انصار سے بنا تھا پس ہمارے مہاجر بھائیوں کیلئے ہمارے مجاہد بھائیوں کیلئے خوشیاں جن کو اپنے گھروں سے اور اپنے وطن سے نکال دیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت بخشی ان کی مدد کی ان کے دشمنوں کو شکست دی اور اسلام کے دشمنوں کو دھکے دے کر اور ذلیل و رسوا کر کے نکالا اسلام کا پرچم بلند ہو گیا اور ہر رکاوٹ کے باوجود کابل میں بلند ہو گا اور انشاء اللہ اب ہر رکاوٹ کے باوجود لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جھنڈا افغانستان میں لہرائے گا۔

مسلمان امت واحدہ

پس خوشیاں ہوں افغانستان کے مجاہدین کی جماعتوں کے لئے اور ان معزز جرنیلوں کے لئے جنہوں نے اس جہاد کی قیادت کی اور غلبہ پایا اور اے انصار! تمہارے لئے بھی خوشیاں ہوں کہ تم نے ان گروپوں کا استقبال پیار، محبت اور جہاد کے ساتھ کیا تمہارے خون ان کے خون اور تمہارے شہید اُن کے شہداء کے ساتھ مل گئے خود ہمارے شہداء بھی ان سے مل گئے ہم نہیں کہتے کہ ہم عرب ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مسلمان امت واحدہ ہیں اس میں کسی ایک قبیلے کا دوسرے قبیلہ سے فرق نہیں ہے بے شک تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور ہم پاکستانی بھی ہیں (کہ ہم سب مسلمان ہیں) اور ہمارا ملک اسلام ہے ہماری عزت اسلام ہے ہمارا پیشوا اسلام ہے اور ہمارا قائد رسول اللہ ﷺ ہے۔

علماء کرام ہی کام کے لوگ ہیں

بھائیو، دوستو اور علماء حضرات! تم ہی کام کے لوگ ہو میں شوقی کی طرح یہ نہیں کہوں گا کہ شاعرو! تم ہی کام کے لوگ ہو نہیں نہیں اے علماء! تم ہی کام کے لوگ ہو تم ہی رہنما ہو امت میں جہاد کی روح ہو تم امت کو جہاد کی تربیت دو ان میں جہاد کا شوق پیدا کرو امت کی تربیت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر کرو۔ اے علماء! تمہیں یہ راستہ مبارک ہو یہ روشنی کا راستہ ہے یہ عظمت و سربلندی کا راستہ ہے اور یہ تمہاری امت اور مسلمانوں کے لئے احترام کا راستہ ہے اللہ کی اطاعت پر گامزن رہو اللہ کے نازل کردہ نور کے ساتھ چلو اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کرو اور اس کے علم کو پھیلاؤ یہ ہمارا علم ہے کفار کے مدارس سے بچتے رہو اپنی شخصیت کے بنانے میں کفار کے طریقوں پر اعتماد نہ کرنا ہماری حقیقت اور روشن اقدار کو ضائع کرنے کے لئے کفار کی مساعی سے بچو اور اس

ہدایت کو اس طریقہ کو اور اس شریعت کو جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر قائم ہے تھامے رکھو۔

دل کی گہرائیوں سے مبارکباد

بھائیو! میں دل کی گہرائی سے آپ کو اپنی طرف سے اور اپنے ان معزز اور عرب بھائیوں کی طرف سے جو اس جلسہ میں میرے ساتھ موجود ہیں جیسے فضیلۃ الشیخ عبدالمجید وزندانی صاحب اور اسلامی اقدار کی طرف دعوت دینے والے میرے دوسرے ساتھیوں کی طرف تمہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں میرے تمام ساتھی یہاں جہاد میں شریک ہیں ہماری قوت افغانوں کی قوت اور ہماری روح افغانوں کے ساتھ ہے اور ایک ہی رہبر کے لشکر ہیں اور وہ رہبر رسول اللہ ﷺ ہیں۔

خطاب

الشیخ علامہ عبدالمجید زندانی صاحب

بانی ورئیس جامعۃ الایمان صنعاء یمن

تعارف

یمن کے شہر صنعاء کے رہنے والے، جید عالم دین، جامعۃ الایمان یمن کے مؤسس اور الهيئة العالميه للاعجاز العلمی للقرآن والسنة کے بانی، الاخوان المسلمین یمن کے متحرک رہنما، کئی ایک کتابوں اور مقالات کے مصنف۔

بذل جهود الجامعة الحقانيه وخريجيها فی تطبيق الشريعة والثورة الاسلامية

ان اللّٰہ سبحانه وتعالی هدیٰ الناس الی الطریق المستقیم و انزل لنا نوراً مبینا قال الله تعالیٰ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدة: ١٥-١٦)

المدارس الدينية مصانع العلماء

وبعد الرسل العلماء ورثة الانبياء هم الذین یحملون هذا النور ویبینون للناس الطریق والمدارس العلمية الشرعية هی مصانع هولاء العلماء وبیوت هولاء العلماء واذا كانت هذه المدارس صالحة فانما تخرج العالم الصالح واذا كان غير ذلك كان العالم يتلون بلونها والعالم العالم يرفع النور فيراه الناس من بعيد فيقتدون طريقه والعالم القاعد يرفع بالنور فی الارض فلا یری النور الامن كان بالحوار والذين رفعوا النور شهد هم الناس ـ

حمل لواء الجهاد الحقانيون

اخواني! سمعت عن هذه المدرسة الحقانية ورأيت نورها قبل ان آزور باكستان و قبل ان أعرف باكستان يوم التقيت بحلال الدين الحقانى فقلت من اين هذا الرجل ؟من قبيلة حقان؟ قالوا لا ليس القبيلة حقان و انما هذه مدرسة اسمها المدرسة الحقانيه فى باكستان فقلت الحمد لله شعاع وصل وحمله أحد خر يحيها واحد علماء ها فرأته الدنيا وسمعت به الأرض والناس يردون مسلمهم و كافرهم من قائد المعركة؟ فيقولون حقانى فهنيئاً لهذهٖ المدرسة فى تخريج انصار هؤلاءِ القادة لها بانها مدرسة صحيحة و مدرسة حقانية و تخرج علماء حق وهنيأ للمسلمين بهؤلاء العلماء و بهذه المدرسة ۔

العمائم معرفة المجاهدين

واللّٰه اننى فى غاية السرور انى رأيت هذه المدرسة تخرج امام عينى هؤلاء العلماء فى العمائم هذه العمائم التى أها نها المستعمرون الكفار و أها نها تلاميذ المستعمرين تخلعت العمائم وتخلينا من هذه الملا بس التى تدل على العلم والعلماء والشيوخ والصحابة الكرام وعنّنا اننا نكتسب النصر والعزة ومضينا فى ذل وخذلان و يوم ان تابعنا الكفار ما حاء النصر مرة ثانية وعلىٰ ايدى من يلبسون العمائم فرأ ينا العمامة الكبيرة فى افغانستان تخرج حيوش الروس و تطردهم و اصبحت علامة العزة و علامة الشرف واصبح صاحب العمامه اذا مرقيل هؤلاء الذين غلبوا الروسية ۔

إيّاكم أن تتفرقوا

هكذا اذ اعمل العالم ورفع النورو قام بالعلم ورأىٰ الناس نورهم إما اذا قعد فانه يضئ ما حوله والنور عند ما تتجمع و تتجمت المصابيح فان النتيجة هو نور قوى الى المسافات البعيدة فاذا تفرقت المصابيح اصبحت ضئيلة لا نرىٰ الا من كان فى جوارنا و اذا اضطرمت فى الطريق تساء ل الناس فيقال هناك مصباح فالطريق هناك و يقول الآخر مصباح هناك فهيا هناك ويقول الآخر مصباح هناك فهيا هناك فتفرقت الامة ويضيع الناس وترىٰ اصحاب هذه المصابيح نورهم ضعيف لايريهم بانفسهم الطريق وما اصاب المسلمين مصيبة اكبر من تفرق حملة المصابيح اكبر من تفرق العلماء فالحذر الحذر من التفرق والا ختلاف هنيًالكم فى هذا الاجماع وهذه المناسقة

أفيدكم نكتة علمية

أحب أن أزف اليكم خبراً يبين لنا إنما النصرة للإسلام فى كل ميدان و ان العزة للإسلام حديث من احاديث الرسول ﷺ يا حملة الحديث كان هذاالحديث مشكلا من الاحاديث المشكلة عند ارباب هذا الفن يقرؤن قول رسول ﷺ الذى رواه البخارى الحبة السوداء شفاء من كل داء "كلونجى" نعم الحبة السوداء (كلونجى) شفاء من كل داء قال احد الشيو عيين إلىّ فى زمن قديم اذا لا نحتاج الى الأدوية اذا لا نحتاج الى المستشفى الرسولﷺ يقول هكذا الحبة السوداء شفاء من كل داء ولكن الحواب جاء اليوم أتدرون من اين جاء؟ من امريكه، من امريكه جاء الحواب على يد عالم مسلم قال رسول الله ﷺ يقول الحبة السوداء شفا لكل داء فقوله حق اذا لا بدّ أن ارىٰ ان هذه الحبة

السوداء لماذا؟ فاختار عشرين شخصاً وقسمهم محموعتين واعطى المحموعة الاولىٰ الحبة السوداء و اعطى المحموعة الثانيه مسحوقاً من الفحم ثم اختبر عشر الحبة السوداء على جهاز فى الحسم اسمه جهاز المناعة ماذا يعمل جهاز المناعة؟ يقضى على كل الامراض قال فما هواثر الحبة السوداء على جهاز المناعة قال تحصل جهاز المناعة فى الذين اكلو الحبة السوداء بنسبة ثلث و سبعين فى المائة فقال الحمد لله الحواب موجود الحبة السوداء تقوى جهاز المناعة وجهاز المناعة يطرد كل الامراض صدق رسول الله ﷺ

نهضة المسلمين فى انشاء المدارس الدينية

اهل الاسلام فى تكلىر فى كل الميا دين ولكن كثير من الناس يقولون ما هو الطريق لا يقاظ المسلمين؟ فيقولون ان يوحد العلماء العاملون اما انا فاقول انما الطريق لا يقاظ المسلمين اقامة المدارس التى تخرج العلماء العاملين اقامة المصانع التى تخرج العلماء العاملين الاتقياء هذا هوالطريق لايقاظ المسلمين وانى فى غاية السرور والسعادة ان احد نفسى مع العلماء فى هذه المدارس اسأل اللّٰہ العظيم ان يبارك فيها وان يوفق قادتها والقائمين عليها وطلا بها والموظفين لها وا لمواصلين لها وان يا خذ بيدهم الى اعلاء كلمة الله ونشر دين اللّٰہ واقامة سنة رسول اللّٰہ ﷺ اسأل اللّٰہ العظيم رب العرش العظيم ان يكتب النصر للمحاهدين فى افغانستان وان يحمع كلمتهم ويوحد صفو فهم وان ينصرهم نصراً عزيزاً واسأل اللّٰہ ان يحمع كلمة علماء المسلمين فى الارض وان يعلى كلمتهم۔

(شیخ عبدالمجید زندانی کی تقریر کا اردو خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

نفاذ شریعت اور اسلامی انقلاب کی جدوجہد میں جامعہ حقانیہ کا کردار

صراط مستقیم کی طرف راہنمائی

اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی رہنمائی فرمائی اور ہمارے لئے واضح روشنی نازل کی اللہ تعالیٰ ارشار فرماتے ہیں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب پہنچ گئی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سلامتی کے راستوں کی جانب ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے رستے پر جاتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور انکو اپنے امر کے ذریعے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہیں اور سیدھے راستے کی طرف انکی رہنمائی کرتے ہیں لیکن اس نور کی تعیین اور توضیح کے لئے سلسلہ نبوت و رسالت جاری کی گئی رسول ہی وہ لوگ ہیں جو یہ نور حاصل کرتے ہیں اور اس کی جانب لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

انبیاء کرام کے نور کے وارث علماء کرام

رسولوں کے بعد انبیاء کے وارث علماء ہی اس نور کے حامل ہوتے ہیں اور

لوگوں کو راستہ دکھاتے ہیں اور علوم شریعت کے یہ مدارس ہی ان علماء کے آدم گری کے کارخانے اور گھر ہیں اگر یہ مدارس صحیح ہوں تو صالح علماء پیدا کرتے ہیں اگر مدارس کی بناء درست نہیں تو ان سے فارغ ہونیوالے علماء بھی اسی ماحول کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں اور عالم باعمل اس نور اسلام کو بلند کرتا ہے تو لوگ دور سے اسکو دیکھ کر اس کی اقتدا کرتے ہیں جب کہ کاہل اور سست عالم اس کو لے کر زمین پر بیٹھ جاتا ہے، تو یہ روشنی سوائے پڑوسیوں کے کسی کو نہیں دکھائی دیتی اس کے برعکس اسکو بلند کرنے والے لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے عظیم سپوت اور جرنیل مولانا جلال الدین حقانی سے تعارف

بھائیو! پاکستان آنے سے قبل بلکہ پاکستان کو جاننے سے قبل میں نے اس مدرسہ حقانیہ کے بارے میں سنا تھا اور اسکی روشنی کو دیکھا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب مجھے پاکستان کی بھی معرفت نہیں تھی یہ وہ دن تھا جب میری ملاقات دارالعلوم حقانیہ کے عظیم سپوت اور جہاد افغانستان کے معروف جرنیل جلال الدین حقانی صاحب سے ہوئی تھی میں نے پوچھا کیا یہ شخص قبیلہ حقان سے تعلق رکھتا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ نہیں حقان قبیلہ نہیں پاکستان میں ایک مدرسہ ہے جس کا نام حقانیہ ہے اس وقت میں نے کہا الحمدللہ کہ نور ہدایت کی شعاع تھی جو ہم تک پہنچ گئی اور اسکو اٹھانے والا مدرسہ حقانیہ کا ایک فارغ التحصیل فاضل اور ایک عالم ہے اور پوری دنیا نے اسے دیکھا اور اہل زمین نے سنا لوگ چاہے کافر ہوں یا مسلمان ان کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

جامعہ حقانیہ کی عظمت کی گواہی

کوئی پوچھتا ہے تمہارا کمانڈر کون ہے؟ تو کہتے کہ حقانی لہٰذا مبارک ہو اس مدرسہ کو کہ وہ ایسے کمانڈروں مرد میدان کیلئے معاون پیدا کرتی ہے مبارک ہو کیونکہ یہ

مدرسہ کیلئے اس کی عظمت کی گواہی ہے کہ یہ صحیح اور حقانی مدرسہ ہے اور جو علماء حق کی مادر علمی اور آدم گری کا کارخانہ ہے نیز مسلمانوں کو ایسے علماء اور ایسا مدرسہ مبارک ہو

پگڑیاں باندھنے والوں نے روس کو نکال دیا

بخدا مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ میرے دیکھتے دیکھتے میری آنکھوں کے سامنے یہ مدرسہ حقانیہ یہ مادر علمی پگڑیوں والے علماء، فضلاء کو تحصیل علم سے فارغ کر کے رخصت کر رہی ہے یہی پگڑیاں تھیں کفار کے استعماری قوتوں نے جن کی تحقیر کی اور ان کے شاگردوں نے جن کی توہین کی چنانچہ پگڑیاں اتاری گئیں اور ہم نے وہ لباس جو علم، علماء، شیوخ اور صحابہ کرام کی یاد دلاتا تھا اتار پھینکا اور ہم گاتے رہے کہ ہم فتح اور عزت کی راہ پر لگ گئے جبکہ ہم ذلت رسوائی اور ہلاکت کے گڑھوں میں اسی روز سے گرتے جا رہے ہیں جس دن سے ہم نے کافروں کا اتباع کیا مسلمانوں کو دوبارہ فتح پگڑیاں باندھنے والوں کے ہاتھوں سے ملی چنانچہ ہم نے افغانستان میں بڑی پگڑی دیکھی جو روس کی فوج کو نکال دیتی ہے اور انہیں دھتکارتی اور ہزیمت پر مجبور کر دیتی ہے پھر یہ دستار عزت و شرف کی علامت بن گئی اور پگڑی والا جب کہیں سے گذرا تو یہ کہا جانے لگا کہ کہ یہ وہی لوگ ہیں جو روس پر غالب آئے۔

عالم باعمل ہی روشنی کا مینار بن کر لوگ اس سے مستفید ہو جاتے ہیں

حضرات! یونہی جب عالم باعمل ہو اور حق کی روشنی کو اٹھا کر بلند کر دے، علم کی طرف توجہ دے تو لوگ اس کی روشنی سے مستفید ہوتے ہیں اور اگر وہ بیٹھا رہے تو وہ صرف آس پاس کی چیزوں کو روشن کرتا ہے پھر جب بہت سے چراغ جمع ہو جاتے ہیں تو نتیجہ کے طور پر ایسی تیز روشنی بنتی ہے جو دور دور تک پھیلتی ہے

افتراق اور اختلاف سے اجتناب کی تائید

جب چراغ متفرق ہو جاتے ہیں تو روشنی ماند پڑ جاتی ہے ہم ان سے سوائے قریب کے لوگوں کے کچھ نہیں دیکھ سکتے اور جب ایسے چراغ راستے میں کہیں ادھر ادھر جلتے ہیں تو لوگ پوچھا کرتے ہیں پھر کوئی کہتا ہے وہاں چراغ جل رہا ہے لہٰذا راستہ بھی ادھر ہے دوسرا کہتا ہے نہیں اس طرف چراغ جلتا ہے آؤ! ادھر چلیں تیسرا کہتا ہے وہاں ہے وہاں چلو چنانچہ امت منتشر ہو جاتی ہے اور لوگ ضائع ہو جاتے ہیں تم دیکھو گے کہ ان متفرق چراغوں والوں کی روشنی کمزور ہوتی ہے حتیٰ کہ یہ خود ان کو بھی راستہ نہیں دکھا سکتی مسلمان پر جب کبھی بھی بڑی مصیبت آئی تو وہ حاملین نور اور علماء کے تفرق اور انتشار کی وجہ سے آئی۔ چنانچہ ڈرتے رہو اختلاف اور تفرق سے بچتے رہو آج تمہیں یہ اتحاد مبارک ہو۔

نبی ﷺ کا فرمایا ہوا حق ہے

یہ ہم آہنگی مبارک ہو میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں جو واضح کرتی ہے کہ ہر میدان میں اسلام کی فتح ہو گی اور اسلام ہی کے لئے سربلندی ہے حدیث کے حامل لوگ جانتے ہیں کہ رسول ﷺ کی احادیث میں سے ایک حدیث ہے جو اصحاب حدیث کے ہاں ایک مشکل حدیث تھی وہ نبی کریم ﷺ کا یہ قول پڑھا کرتے تھے جسے امام بخاری نے روایت کیا کہ الحبة السوداء شفا من کل داء ہاں کلونجی ہر مرض کا علاج ہے تو کچھ مدت پہلے مجھ سے ایک اشتراکی نے کہا کہ پھر تو ہمیں دواؤں کی ضرورت ہے نہ ہسپتال جانے کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ کلونجی میں ہر مرض کی دوا ہے۔

لیکن آج جواب مل گیا ہے پتہ ہے کہاں سے؟ امریکہ سے ایک مسلمان عالم کے ہاتھ جواب آ گیا اس نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

کلونجی ہر مرض کی دوا ہے تو اس کا قول حق ہے اب میرے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ الحبۃ السوداء یعنی کلونجی کا فائدہ کیا ہے؟ لہٰذا اس نے بیس آدمیوں کا انتخاب کیا اور ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ کو کلونجی کھلائی اور دوسرے کو پسا ہوا کوئلہ دیا پھر کلونجی والے گروہ کے ایک جسمانی نظام جسے دفاعی نظام کہتے ہیں کا معائنہ کیا دفاعی نظام کا کیا کام ہے؟ یہ قوت تمام امراض سے بچاؤ کا کام کرتی ہے کلونجی کا اثر دفاعی قوت پر کیا پڑا؟ وہ کہتا ہے کہ کلونجی والے گروہ میں دوسرے گروہ کی نسبت ۳ فیصد دفاعی قوت بڑھ گئی تو اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ جواب مل گیا کلونجی دفاعی نظام کو طاقت ور بناتی ہے اور دفاعی نظام تمام امراض کا خاتمہ کرتی ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ سچے ہیں۔

مسلمانوں کی بیداری کا راستہ کیا ہے؟

اہل اسلام ہر میدان میں آلودگی کا شکار ہیں مگر بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی بیداری کا راستہ کیا ہے پھر کہتے ہیں یہ کہ باعمل عالم پیدا ہوں اور میں تو کہتا ہوں کہ مسلمانوں کی بیداری کا راستہ ایسے مدارس کا قیام ہے جو کہ باعمل علماء نکالیں ایسے کارخانوں کا قیام ہے جو کہ متقی علماء پیدا کریں یہی مسلمانوں کی بیداری کا راستہ ہے۔

دعا اور مسرت کا اظہار

مجھے انتہائی مسرت ہے اور سعادت سمجھتا ہوں کہ اپنے آپکو ان مدارس میں علماء کے ساتھ پاتا ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان میں برکت ڈالے اور انکے اکابر، انتظامیہ، طلبہ، ملازمین اور متعلقین کو توفیق دے کہ وہ کلمۃ اللہ کی سربلندی اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور سنت نبوی ﷺ کی اقامت کا کام کریں اور دعا ہے کہ اللہ رب العزت مجاہدین کیلئے مدد مقدر فرمائے انکی صفوں میں وحدت پیدا فرمائے اور انکی بڑی مدد فرمائے نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد پیدا فرمائے اور انکی بات کو عظمت عطا فرمائے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (ماہنامہ الحق ج ۲۴ ش ۷ اپریل ۱۹۸۹ء)

تاثرات

ڈاکٹر حسن ترابی

تعارف

سیکرٹری جنرل پاپولر عرب اینڈ اسلامک کانفرنس سوڈان

الامین العام المؤتمر الشعبی العربی والاسلامی

عالمی اسلامی کانفرنس سوڈان میں شرکت کی دعوت

۱۶ر نومبر ۱۹۹۴ء کو ڈاکٹر حسن ترابی کی جامعہ حقانیہ آمد اور سوڈان آنے کی دعوت

ڈاکٹر حسن ترابی سوڈان کے ایک اولوالعزم اور ولولہ انگیز شخصیت ہیں۔ سوڈان کی آزادی کے مزاحمتی جدوجہد اور سوڈان کے اسلامی تشخص کے بقاء کیلئے ان کی جدوجہد ناقابل فراموش ہے۔ اس مکتوب میں دشمن کے ہاتھوں عالم اسلام کے دردناک صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے خرطوم میں اسلامی کانفرنس کا ذکر ہے اور اس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے اس کے بعد ڈاکٹر صاحب پاکستان آمد کے موقع پر ۱۶ نومبر ۱۹۹۴ء کو بنفس نفیس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ تشریف لائے اور اس دعوت کی تجدید کی جو سوڈانی حکومت نے کچھ عرصہ قبل دی تھی، احقر کیلئے یہ دعوت باعث تشکر تھی اور ۲؍۳ دسمبر ۱۹۹۴ء کو سوڈان کے دارالخلافہ خرطوم کے اس کانفرنس میں شرکت کی اس میں پاکستان کے اہم دینی اور سیاسی رہنما بھی شریک ہوئے دنیا بھر سے انقلابی اور جہادی رہنما موجود تھے۔

کانفرنس میں شرکت شیخ اسامہ سے ملاقاتیں

عالمی جہادی انقلابی رہنما شیخ اسامہ بن محمد لادن ان دنوں افغانستان سے سوڈان منتقل ہو گئے تھے اور یہاں بظاہر فرنیچر وغیرہ کی فیکٹری لگا کر کاروبار کر رہے تھے وہ بھی کانفرنس ہال کی پچھلی اور درمیانی صفوں میں بیٹھے رہے پاکستان پشاور میں قیام کے دوران ہمارا تعارف ہوا اور مخلصانہ تعلق افغانستان کے جہاد کی وجہ سے قائم ہوا، انہوں نے ہم چند پاکستانی احباب کو گھر پر ضیافت بھی دی اس عالمی اجتماع میں ناچیز کو بھی مختصر مقالہ پیش کرنے کا موقعہ ملا اکثر مقررین کا زور ارھابیت سے لاتعلقی اور اس کی نفی پر تھا میں نے تقریر کے آخر میں کہا کہ ارھابیت اگر مغرب کی من گھڑت اور خود ساختہ مطالب و معانی کے لحاظ سے ہے تو اسکی نفی کر سکتے ہیں لیکن اگر قرآنی اصطلاح کے سیاق و سباق کا لحاظ رکھا جائے تو الأرھابیة فریضة منصوصة قطعیة کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ میں اس کا حکم دیا ہے ان جملوں پر ہال اللہ اکبر کے نعروں اور داد و تحسین سے گونج اٹھا کچھ مصلحت کیش چین بہ جبین ہوئے اس اجتماع میں ہمارے دوست جنرل حمید گل، جنرل اسلم بیگ اور مرحوم دوست مولانا کوثر نیازی، قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمان اور شاہ احمد نورانی بھی شریک ہوئے اور کچھ وقت ایسی رفاقتوں میں گزرے جو یادگار ہیں۔

دعوة للمشاركة فى المؤتمر العالمى

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الأخ مولانا سميع الحق المحترم!

السلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاته!

لقدتعرض المؤتمر منذ تأسيسه لحملة عاتية اضطرته لبعض خفوت الصوت املاً ان ينصلح المناخ بعد انحسار وحنة الخليج لجمع صف الأمة لكن تداعت من جديد على الساحة العربية والاسلامية الأسباب والقضايا والتحديات وعدا لازماً إحياء حركةالتضامن والتناصر العربى والإسلامى للامور هى أخطر وأهم مما دعاه لإجتماع التأسيس فقد شهدت القضية الفلسطينية مرحلة جديدة خطيرة فى أعقاب اتفاق(غزةاريحا)توشك أن تعصف بوحدة الكفاح المشترك كماتفاقمت محنة مسلمى البوسنة والهرسك فلم يكسبوا خيراً من سعى وسطاء المجتمع الدولى وصاروا مثلا يجسد مأساة العصر الفاضحة والى جانب البوسنة ماتزال الاقليات المسلمة فى اروبا تواجه محنة الاضطهاد وفى الصومال تطورت الفتنة الإجتماعية الى مذلة دولية واصبح شعبه مادة يعرب فيها هوى التسلط الدولى وفى افغانستان رغم عظم الانتصار مايزال المشروع

الاسلامی عرضة للتقلبات والمؤامرات وكذلك الأمر فی تاجكستان وازربیجان وفی الجمهوریات الاسلامیة۔ وما تزال الاقلیات المسلمة فی الهندوكشمیر تواجه الضیم۔اما السودان فقد تعاظم علیه الاستهداف بالقرارات الجائرة والتهدید بالعقوبات السیاسیة والاقتصا دیة والتلویح بالتدخل العسكری۔وكذلك الشعب العراقی والشعب اللیبی الذان سبق علیهما الحصار ووجبت النصرة للشعوب فی غمرة طغیان النظام العالی الجدید باسم الشرعیة الدولیة۔كما وجبت النصرة لحركات الاسلام النا هضة فی كل مكان والتی سخرت ضد ها الة العلام الدولی المهولة تد مغها بالاصولیة والارهاب وهی مستضعفة مظلومة محاصره۔

لكل تلك الدواعی والاسباب ند عو كم للا جتماع فی الخرطوم فی الثانی والثالث من دیسمبر۔كانون الاول۔ ۱۹۹۳ء لانعقاد الدورة الثانیة للمؤتمر۔ وستتكفل الامانة العامة للمؤتمر باستضافتكم شخصیا مدی اقامتكم بالخرطوم وتامل التعاون معها فی تحمل نفقات السفر۔ ولكم السلام والمودة والتقدیر۔

حسن عبداللّٰہ الترابی (الأمین العام للمؤتمر)

۲۲/اكتوبر ۱۹۹۳ء

(ڈاکٹر حسن ترابی کے تاثرات کا اردو ترجمہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

عالمی کانفرنس میں شرکت کی دعوت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب سے عالمی کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی اس وقت سے بہت سے مشکلات کا سامنا ہے، لیکن ہمیں امید ہے کہ ماحول سازگار ہوجائے گا اور امت مسلمہ ایک صف میں کھڑی ہو جائے گی، آج پھر عربی اور اسلامی دنیا کے مسائل اور مشکلات ہمیں یکجہتی اور باہم بیٹھنے پر مجبور کر رہے ہیں، مسئلہ فلسطین نے ایک نیا رخ اختیار کیا ہے جس سے امید ہے کہ مسلم ممالک میں اتحاد کی ہوا چلے جیسا کہ بوسنیا اور ہرزگوینا کی محنت رنگ لائی دوسری طرف ابھی تک یورپ میں مسلم اقلیت کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہے۔

اسی طرح صومالیہ کے مسئلہ نے عالمی مسئلے کی شکل اختیار کی ہے اور عالمی توجہ اسکی طرف ہوگئی ہے۔ افغانستان میں اسلامی قانون کی تنفیذ ابھی تک تغیرات اور سازشوں کے نشانے پر ہے یہی صورتحال تاجکستان، آزربائی جان اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی ہے کشمیر میں مسلمان پر ظلم ہو رہا ہے، جبکہ سوڈان پر اقتصادی اور عسکری پابندیاں اور ظالمانہ قراردادوں اور سیاسی سزاؤں نے واضح کیا کہ کفر کی

نظریں ان پر لگی ہوئی ہیں اسی طرح عراق اور لیبیا کے عوام کا پہلے سے محاصرہ کیا گیا ہے۔

اس ضمن میں نئے نام نہاد نظام گلوبلائزیشن سے مسلم اقوام کو دور رکھنا ضروری ہے نیز اسلامی تحریکوں کی مدد بھی ضروری ہے جس کو عالمی میڈیا مختلف حربوں سے بدنام کررہی ہے،ان تمام مسائل اور مشکلات کیلئے ہم تمہیں خرطوم میں ۲، ۳ دسمبر ۱۹۹۳ء کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں، کانفرنس کے تمام اخراجات سفر اور اقامت وغیرہ سب ہماری طرف سے ہونگے۔

والسلام

حسن عبداللہ الترابی

الأمین العام للمؤتمر

۳/ اکتوبر ۱۹۹۳ء

کلمات

شیخ عبدالحلیم محمود شیخ الازہر

تعارف

ایک عبقری شخصیت علم وعمل اور شخصیت کے کمالات فاضلہ کے ساتھ گنے چنے شیوخ الازہر میں شمار ہوتے تھے دورۂ پاکستان کے موقع پر ناچیز کی خواہش پر کلمات نصیحت تحریر فرمائے جسے ماہنامہ الحق اپریل ۱۹۷۴ء کے ذریعہ عام کیا گیا۔ (س)

الدعوة الی التمسک بالدین وبالخُلق الصالح

من کلمات شیخ الازھر کتبھا بیدہ المبارکة اجابةً لطلبنا نصیحةللعلماء والمسلمین ذلک فی جولتہ باکستان ۲۲/۳/۷٤ قابلناہٗ فی غرضتہ فی فندق انترکانتیتل راولبندی برفقة الاخ الصدیق الشیخ محمد تقی عثمانی وتشرفنا بکلامہ اکثر من نصف ساعة من الساعة السابعة والنصف...... (س)

ملاقات اور فرمائش پر کلمات نصیحت

ان یھب الانسان نفسہ للّٰہ تأسیابرسول اللّٰہﷺ الذی یقول اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ لہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ(الانعام:۱٦۲۔۱٦۳) وحیاة الانسان اذن یجب ان تکون للّٰہ، واذاماوھب الانسان حیاتہ للّٰہ فیجب علیہ ان یثقف نفسہ اسلامیاً وذلک بدارستہٖ القرآن والسنة النبویة الشریف ومن افضل الکتب بعدالقرآن الکریم کتب ائمہ الحدیث مثل صحیح البخاری وصحیح مسلم وکتاب ریاض الصالحین۔وکذلک کتاب احیاء علوم الدین وکتاب السیرة النبویة لابن کثیر واذاوھب الانسان نفسہ للّٰہ فعلیہ ان یھدی الاخرون الی اللّٰہ تعالیٰ وذلک بالدعوة الی التمسک بالدین والتمسک بالخلق الصالح ۔

واللّٰہ الموفق عبدالحلیم محمود شیخ الازھر

خطاب

شیخ محمد فحام صاحب

ریکٹر جامعہ الازہر

تعارف

عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامعۃ الازہر قاہرہ مصر کے شیخ اکبر اور محقق عالم

شیخ محمد فحام کی آمد اور خطاب

۵ جنوری ۱۹۷۳ء کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لئے مسرتوں اور خوشیوں کا دن تھا جبکہ دارالعلوم کو عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ کے شیخ اکبر شیخ محمد فحام اور ان کے رفقاء کو خیر مقدم کہنے کا شرف حاصل ہوا، ۴ جنوری کو یہ مژدہ پہنچا کہ شیخ ازھر کا پروگرام نہایت محدود ہے مگر انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے نصف دن کے لئے صوبہ سرحد آنے کیلئے وقت نکال لیا ہے تو دارالعلوم کی فضاؤں میں مسرتوں کی لہر دوڑ گئی شیخ الازہر کیساتھ ادارۃ بعوث فخر سفیر کبرالاستاذ خشیۃ بھی تھے، مہمانوں کا جہاز جب علی الصباح ۶:۴۰ پر پشاور پہنچا تو جمعیۃ العلماء اسلام کے رہنما مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ جناب امیر زادہ خان وزیر تعلیم سرحد اور دیگر افراد انکے خیر مقدم کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے ہوائی اڈہ سے حضرت مفتی صاحب کی رہنمائی میں معزز مہمان سیدھے دارالعلوم حقانیہ روانہ ہوئے اور پونے آٹھ بجے شیخ ازہر موٹروں کے جلوس کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوئے طلبہ، اساتذہ اور حضرت شیخ الحدیث نے معزز مہمانوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا دارالعلوم سے باہر طلبہ نے "باب ناصر" کے نام سے ایک آرائشی دروازہ بنایا تھا اور طلبہ کے عاش جمال عبدالناصر، عاش مفتی محمود ، عاش شیخ الحقانیہ کے نعروں سے دارالعلوم کے در و دیوار گونج اٹھے، معزز مہمان کچھ دیر دفتر اہتمام میں تشریف فرما رہے، یہاں انہوں نے اپنے دستخطوں سے مزین قرآن کریم مطبوعہ حکومت مصر کی ایک

پیش حضرت مہتمم صاحب مدظلہٗ کو پیش فرمائی، بعد میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی طرف سے دارالحدیث میں ضیافت کی تقریب ہوئی جس میں دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور بعض اراکین نے بھی مہمانوں کے ساتھ شرکت کی، اسکے بعد شیخ الازہر نے دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ کیا اسباق کے اوقات شروع تھے، شیخ بعض درسگاہوں میں گئے جہاں اس وقت بیضاوی شریف، مختصر المعانی، ہدایۃ النحو اور مطول کے اسباق ہو رہے تھے، آپ نے مقروہ کتابوں انکے مصنفین اور زیر بحث موضوع کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا اور یہاں کے دین مدارس کے طریقہ درس، نشست اور طلبہ واساتذہ کی صورتوں سے اور دینی تصلب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے معائنہ کے دوران آپ جب دارالعلوم سے ملحق شعبہ اطفال مدرسہ تعلیم القرآن مڈل سکول میں گئے تو بچوں نے خوشی میں ہوائی فائرنگ کی ، پھولوں کے گلدستے پیش کئے، مخصوص سلامی دی اور نہایت نظم وضبط سے شیخ کا خیر مقدم کیا یہاں طلبہ نے تجوید وقرأت کا مظاہرہ کیا جس پر شیخ نے دلی دعاؤں کا اظہار کیا۔

اسکے بعد دارالحدیث ہال میں مہمانوں کے اکرام میں استقبالیہ جلسہ منعقدہ ہوا، نہ صرف ہال طلبہ سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ نصف سے زیادہ سامعین نے باہر کھڑے ہو کر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کارروائی سنی تلاوت کلام پاک نہایت موثر انداز میں مولوی فضل الرحمان صاحب متعلم دارالعلوم حقانیہ (جو مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد کے بڑے صاحبزادہ ہیں) نے فرمائی اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم الحقانیہ نے دارالعلوم کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا جسے مولانا سمیع الحق ''ایڈیٹر الحق'' نے پڑھ کر سنایا، سپاسنامہ میں جامع ازھر کی علمی خدمات، مصر اور حکومت مصر کی سیاسی اہمیت اور دارالعلوم حقانیہ کیساتھ جامع ازھر کے علمی اور ثقافتی روابط کے قیام وترقی اور عالم عرب کے ساتھ اسلامی بنیادوں پر رشتوں کی مزید استواری وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی اوراس شدید سردی اور مصروفیت کے باوجود دارالعلوم تشریف لانے پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا بالخصوص جامع ازھر کا دارالعلوم حقانیہ کی سند کو بی اے کے مماثل قرار دینے پر شیخ ازھر کا شکریہ بھی ادا کیا گیا سپاسنامہ کے بعد فقیہ اسلام مولانا مفتی محمود نے علماء ہند اور جمعیۃ العلماء اسلام کی دینی اور

سیاسی تاریخ پر فی البدیہ ایک نہایت جچی تلی تقریر فرمائی آپ نے نہ صرف دینی مدارس کے پس منظر اور جنگ آزادی میں علماء کی قربانیوں پر روشنی ڈالی بلکہ عربی کی اہمیت کیساتھ عالم اسلام اور عربوں کے درمیان دینی اور اسلامی روابط کی ضرورت اور باہمی اتحاد کی ضرورت کو نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا نیز پاکستان میں علماء کے دستوری مساعی اور مجوزہ دستور کی اسلامی دفعات کا بھی جامع انداز میں ذکر کیا شیخ الازہر نے آخر میں مختصر وقت میں اپنی تقریر میں تجوید وقرأت، عالم اسلام اور پاکستان کے لئے عربی بحیثیت زبان کی ضرورت پر روشنی ڈالی اس خطہ کی دینی وعلمی حیثیت پر بڑی مسرتوں کا اظہار کیا اور دارالعلوم کیساتھ علمی اور ثقافتی جدید کتابوں وغیرہ کی شکل میں امداد کے لئے بھی وعدہ فرمایا آخر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے شیخ الازہر کو ایک ترکستانی چوغہ پہنایا اور اس گرمجوشی کے ساتھ دارالعلوم نے ان معزز مہمانوں کو الوداع کہا۔اب وہ تقریریں شامل خطبات کئے جارہے ہیں۔

(اگلے صفحہ پر مفتی محمود کا خطبہ استقبالیہ اور اس کے بعد شیخ محمد فحام کا تفصیلی خطاب ملاحظہ فرمائیں)

تاریخنا الدینی والسیاسی

خطاب الشیخ المفتی محمود (رئیس وزراء اقیم سرحد)

کلام القاه فی حفلة الترحیب لشیخ الازهر حین قدومه لدارالعلوم الحقانیه

الحمد للّٰه وکفی وسلام علی عباده الذین اصطفی امابعد فیاایها ألاضیاف الکرام لاسیما الامام الاکبر و الشیخ الازهر الشریف والشیخ الدکتور عبدالمنعم النمر أیها الاضیاف هذه المنطقة المنطقة الشمالیة الغربیة أرحب بکم أیها الشیوخ !

جامعه الحقانیة هی شعبة دارالعلوم دیوبند

بعد ذلك اقول ان هذه المدرسة دارالعلوم الحقانیه هی شعبة دارالعلوم الدیوبندیة أن دارالعلوم الدیو بندیة هی أم المدارس کلها فی باکستان والهند وأقول عن ضرورة هذه المدارس العربیة الدینیة أن الأ نحلیز لما تسلط علی هذه البلاد وعلی هذه الدیار جعل المدارس الدینیة کلها مسدودة وانسدوا علینا العلوم والمعارف الاسلامیة فلما اضطررناالی التعلیم الاسلامی الدینی واحتجنا الی المدارس بنینا هذه المدارس واول مدرسة بنیت فی الهند دارالعلوم فی دیو بند ان هذه المدارس کا نت حرة لا تعلق

للحکومة بها وکان کتب فی الخط الاساسی فی دارالعلوم ان لایقبل فیها شي من تبرعات الحکومة وکان ینفق علی هذه المدارس من نفقات الشعب هکذا هولاء الأساتذه والمدرسون والعلماء کانوا یدرسون القرآن والحدیث والفقه والعلوم العربیة کلها مجانا علی هذا الطریق یجلسون فی المساجد والمکاتب وکان حولهم الطلاب یدرسون فهکذا کانت حیا تهم منذ مأتی سنة کانوافی مشقة، وکانوافی مسکنة وتحمّلو الشدائد الکثیرة فی سبیل هذا التعلیم الدینی والتدریس فبعد ذلك لما ذهب الانکلیز و تحرر الوطن صاروا فی رغد من الحیاة۔

ضرورة انشاء المدارس فی باکستان

وانی أقول ان تحریر الوطن فیه حرکات کثیره للعلماء وکان استاذ العلماء شیخ الهند مولانا محمود الحسن الدیو بندی اسیراً و محبو ساً فی جزیرة ما لطاأربع سنین وکذلك تلامذته مولانا السید حسین احمد المدنی والمفتی کفایت الله الدهلوی و مولانا عبید اللّٰه السندهی والشیخ اشرف علی التهانوی والشیخ شبیر احمد العثمانی والشیخ فخر الدین احمد وکذلك العلماء الکثیر الذین کانوا جبال العلم فی عصر هم کانوا خُد ماً للدین وکانوا خداماً للعلوم والمعارف وکانوا فی حرکة وشکلوه فی السجن ولهم تضحیات کثیرة فی سبیل التحریر وبعد ذلك تقبل الله جهودهم، تحرر الوطن ولکن انقسمت الهند ومنحت باکستان وکان باکستان لها جنبتان: جنبة فی الشرق یقال لها الباکستان الشرقیه وجنبة فی الغرب یقال لها الباکستان الغربیة وبین الجنبتین کانت الهند کلها کان الهند فاصل بین جنبتی باکستان ولکن

على الاسف لن تكون بين المسلمين مودة اسلامية واخوة دينية لما لم تبق هذه الاخوة انفصل الباكستان الشرقية من باكستان الغربية فإنى أقول بعد قسمة الهند لما وجد نا المدارس كلهافى الهند وما كان هنا فى باكستان الغربية مدرسه عربية دينية فلهذه الضروة بنينا هنا فى باكستان الغربية مدارس كثيرة حرة لا تعلق للحكومة بها ولهذه المدارس كلها وفاق، وفاق المدارس العربية وتلتحق قريباً من مأتى مدارس بهذا الوفاق وانا الامين العام لهذالوفاق۔

تاريخنا العلمى

فأنا أقول أيها الاضياف الكرام! هذا هو تاريخنا العلمى والآن نحن نحب ان نبدل منهج التعليم شيًاحتى يكون اهل هذه المدارس الذين يتفرغون من هذه المدارس يمشون فى سلك الطرق فى طرق الحياة يمشون مع الشعب بسوية يلزم عليهم ان يسلكوامع الشباب المشقفين فى سبيل الحياة كلها ۔

الجمعية حزبنا الدينى والسياسى

أيها الأضياف الكرام! انى قلت فى خدمتكم بالامس فى راولبندى ان جمعية علماء الاسلام فى باكستان هذا هو حزبنا الدينى والسياسى هذا الحزب انما قررمطالب من الحكومة ان يوضع فى الدستور الدائم ان تكون اللغة العربية هى اللغة الرسمية فى باكستان وهند يلزم علينا الامرالداخلى والأمر الخارجى اما الامر الداخلى فان باكستان فيها اقاليم كثيرة فيه اقليم السرحد الشمالية الغربية وفيه اقليم بنجاب وفيه اقليم سنده وفيه اقليم بلوچستان ولكل من الاقاليم لغات مختلفة راساً۔ لغتنا بشتوالافغانية ولغة اهل فنجاب الفنجابية ولغة اهل السنده السنديه وكذلك اللغة البلوئية والكشميرية لغات كثيرة

مختلفة رأسافى باكستان فيلزم ان تكون لنالغة جامعة تجمعنا وتجمع اهل باكستان ولا يمكن ان تكون لغة تقوم على هذا المقام الا اللغة العربية الآن اللغة الانجليزية هى جامعة بيننا ولكن طرق النجاة من اللغة الا نكليزية ان ناخذ على اللغة العربية وهذه ضرورتنا داخل البلاد يعنى ينبغى لنا ان تكون لنا اللغة الجامعة هى العربية واما الامر الثانى فاللغة العربيه هى لغة الاسلام و لغة القرآن ولغة اخواننا العرب وهذه اللغة هى الوصلة الوحيدة للتعاون بين الدول الاسلامية كلها فيلزم علينا ان نتدرس اللغة العربيه ولكن لنا مشاكل ليس عند نا مدرسون يدرسون اللغة العربية على النهج الجديد وليس عند نا كتب فالرجاء منكم ايها الشيوخ! ان تعطونا المدرسين الاساتذه وان ترسلوا الينا الكتب الجديدة العربية فبعد ذلك ان شاء الله نحن نستطيع ان نتكلم باللغة العربية السهلة الفصحىٰ فى خمس سنين ان شاء اللّٰہ تعالیٰ ۔

الاسلام دين الأخوة

وانى أقول بالا خير ان دين الاسلام ديننا و دين المسلمين جميعاً فى جميع العالم الاسلامى هذا هو دين العرب وهذا هو دين العجم لا فرق بيننا و بينكم كما قال اللّٰہ تعالیٰ انما المؤمنون اخوة و كما قال النبیﷺ مثل المومنين فى توادهم وتراحمهم وتعاطفهم كمثل جسد واحدٍاذا شتكى عينه اشتكى كله واذا شتكى راسه اشتكى كله (الحديث)۔

فنحن نحب ان تكون العلاقات بين الدول الاسلامية قوية مستحكمة وهذالا يمكن إلا أن تكون البيۂ فى جميع الدول الاسلاميه بيۂ اسلامية دينية ونحن قررنا فى لجنة الدستورية وقررنا أن الدستور الدائم الذى يبحث فى

البرلمان وان شاء اللّٰہ نحن نفوز علی ان نضع الدستور الدائم وفق ماشرع الله تعالیٰ ویکون مأخذ القانون کتاب الله وسنة رسول اللّٰہ۔

أهم بنود الدستور

وانا قررنا اولاً فی هذالدستور ان یکون دین الدولة هوالاسلام وقررنا فی هذا الدستور ان لا یو ضع قانون من القوانین الاوفقا لکتاب اللّٰہ وسنة رسولہٖ ا ووضعنا فی هذا الدستور ان تبدل جمیع القوانین الغیر الاسلامیه التی کانت رائحة فی زمن الانکلیز ان تبدل کلها إلی الإسلام وقررنا فی الدستور الدائم ان یکون رئیس الدولة هوالمسلم ویکون رئیس الوزراء هواالمسلم ووضعنا فی الدستور فی حلف الرئیس وفی حلف رئیس الوزراء ان یکون فی حلفہٖ۔ انا مسلم وانا المعتقد بان الله واحد وأنا المعتقد ان الوحی الذی انزل علی محمدا آخر الوحی و یقول فی حلفہٖ أنا أومن باللّٰہ والیوم الاخر ویوم الدین ویقول بان جمیع ضروریات الدین والتعلیمات تعالیم الاسلام کلها حق۔ فالعرض اذاکانت الدول الاسلامیة کلها منشبثین بحبل اللّٰہ المتین کانت العلا ئق بیننا مستحکمة ۔

الیهود والهنود من أعداء نا

واخیراً اذکر با للزوم ان الیهود یهود اسرائیل والهنود المشرکون فی الهند هم اعد اؤنا واعداء اخواننا العرب واعداء المسلمین کلهم نحن وانتم لایمکن لنا ان تحل هذه المشاکل الا بالتعاون بیننا وبینکم وانا اقول بالصراحة اننا معکم فی مقابلة الیهودانشاء اللّٰہ نحن فائزون وهم خاسرون وخائبون خذ لهم الله فی الدارین۔ نحن معکم أجسادنا مع إجساد کم وأرو احنامع

أرواحكم ودماء ناتهرق مع دماء كم وأنتم معنا لاتحل مشكلتنا الابتعا ونكم ولا تحل مشكلتكم الأبتعاونناولقارن الهنود

اليهود والهنود متماثلان

فاقول ان اليهود والهنود متشاكلتان وزناً و محنا وقال الله تعالىٰ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا (المائدة:۸۲) الهنود المشركون فى الهند واليهود فى اسرائيل۔ واخيراً نر حبكم وأقول لكم اهلاً وسهلاً واللّٰه انى اقول من عمق القلب انكم من اهل باكستان انتم كانكم باكستانيون اقول لكم مرحبا وارحبكم بتراحيب كثيرة حارة واشكركم على قدومكم الميمون وقلت بالامس ان الازهر الشريف يخدم العلم منذ الف سنة ان الازهر له منة عظيمة على جميع المسلمين خصوصاً على مسلمى باكستان ان الطلبة من باكستان يتعلمون فى الازهر الشريف واقول الدكتور الشيخ عبدالمنعم النمركان مدرساً فى ديو بند فى دارالعلوم والشيخ عبدالحق عميد هذهٖ الجامعة كان مدرساً فى دارالعلوم الديو بند ية فلهذه المناسبة اشكر الشيخ عبدالمنعم النمر بالخصوص والسلام عليكم رحمة الله وبركاته۔

(اس کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

ہماری دینی وسیاسی تاریخ

شیخ ازہر کے استقبال میں منعقدہ تقریب سے مفتی محمودؒ کا خطاب

الحمد للّٰہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ أما بعد

دینی مدارس حکومت سے امداد نہیں لیتی

میں اس مجلس میں حاضر ہونے والے تمام مہمانوں بالخصوص شیخ الازہر الدکتور المنعم النمر کوتشریف آوری پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

دارالعلوم دیوبند پاکستان میں تمام مدارس کے لئے ایک مادر علمی کی حیثیت رکھتی ہے، آج ان دینی مدارس کی اشد ضرورت ہے، انگریز نے جب برصغیر پر قبضہ کیا تو مدارس کو بند کیا اور اسلامی علوم سیکھنے کے تمام دروازے ہم پر بند کئے پھر ہمارے علماء اور اکابر نے دینی مدارس بنانے شروع کئے اور ہندوستان میں سب سے پہلے جس مدرسے کی بنیاد رکھی گئی وہ دارالعلوم تھا، یہ اور دوسرے تمام مدارس آزاد اور خودمختار تھے کسی قسم کا حکومتی امداد وصول نہیں کرپاتے۔

دارالعلوم دیوبند کے منشور میں یہ بات لکھی گئی تھی کہ حکومت سے کسی قسم کا چندہ یا دیگر امور میں امداد نہیں لی جائے گی عام اہل خیر مسلمانوں کے چندہ سے یہ مدارس چلتے

تھے اسی طرح ان مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ، شیوخ اور علماء قرآن، حدیث، فقہ اور دیگر علوم مفت پڑھاتے تھے، یا تو مسجد میں طلباء کو پڑھاتے یا متعلقہ اداروں میں، دوسو سال تک یہ علماء وطلباء دین کیلئے یہ مشقتیں جھیلتے رہتے تھے، اسلامی علوم کیلئے فقر و مسکنت کی زندگی گزارتے تھے، پھر جب انگریز چلے گئے اور ملک آزاد ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فراخی لایا۔

پاکستان میں دینی مدارس کی ضرورت

برصغیر کو برطانیہ سے آزاد کرنے میں بہت تحریکیں سرگرم عمل تھیں۔ استاذ العلماء شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ نے چھ سال تک اسیری کی زندگی گزاری، اسی طرح ان کے شاگردوں میں سے مولانا حسین احمد مدنیؒ، مفتی کفایت اللہ دھلویؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا فخر الدین احمد جیسے جبال العلم علماء قرآن وسنت کے خادمین نے تکالیف اٹھائیں اکثر جیلوں میں ڈالے گئے، تحریک آزادی میں ان حضرات کی بڑی قربانیاں ہیں اللہ نے ان کی قربانیاں قبول فرمائی اور انگریز چلے گئے لیکن ملک کو دو ٹکڑے کر کے ہندوستان اور پاکستان بنا گئے، پاکستان کے دو حصے تھے ایک مشرقی پاکستان دوسرا مغربی پاکستان اور درمیان میں ہندوستان تھا، لیکن افسوس کہ مسلمانوں کا آپس میں اخوت و بھائی چارہ نہیں تھا اور بدقسمتی سے مشرقی پاکستان ہم سے جدا ہو گیا، جب ہم نے دیکھا کہ مدارس سارے کے سارے ہندوستان میں ہیں اور مغربی پاکستان میں کوئی عربی دینی مدرسہ نہیں تو مدارس بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی اور دارالعلوم کے طرز پر پاکستان میں مدارس بنائے گئے جو حکومت سے امداد اور چندے وصول نہیں کرتے، ان مدارس کے لئے ہم نے ایک بورڈ وفاق المدارس کے نام سے

قائم کیا، اور جلد ہی اسکے ساتھ دوسو مدارس ملحق ہو جائیں گے، میں اس وفاق المدارس کا جنرل سیکرٹری ہوں۔

ہماری علمی تاریخ

مہمانان گرامی! تو یہ ہماری علمی تاریخ ہے، اب ہم چاہتے ہیں کہ نصاب میں تھوڑی تبدیلی کریں تاکہ ان مدارس میں پڑھنے والے طلباء فراغت کے بعد زمانے کے تقاضوں کے مطابق، عوام کی امنگوں پر پورا اتریں، ہمارے فارغ التحصیل علماء کو چاہئے کہ عوام کیساتھ میل جول رکھیں۔

جمعیت علمائے اسلام ہماری دینی وسیاسی پارٹی ہے

میں نے کل بھی راولپنڈی میں آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان میں ہماری دینی اور سیاسی جماعت ہے، ہماری پارٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عربی کو پاکستانی کی آئینی اور سرکاری زبان کا درجہ دے، داخلی وخارجی دونوں وجہوں سے ہم پر لازم ہے، داخلی طور پر پاکستان کے چار صوبے ہیں، شمال مغربی سرحدی صوبہ، صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان ان میں ہر ایک کی اپنی اپنی زبان ہے، ہماری زبان افغانی پشتو ہے، پنجاب کی پنجابی، سندھیوں کی سندھی اور بلوچیوں کی بلوچی ہے اسی طرح کشمیری کشمیری زبان بولتے ہیں، اب ضرورت ایسی زبان کی ہے جو پورے پاکستان کو متحد رکھتی ہو اور یہ زبان عربی کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتی، انگریزی زبان سے چھٹکارے کا واحد راستہ عربی زبان کو اپنانا ہے یہ ملک کے اندر ہمارے لئے ضروری ہے، دوسری چیز کہ ملک سے باہر مسلمان کی پہچان بھی عربی میں ہے کیونکہ عربی زبان اسلام اور قرآن کی زبان ہے اور عالم عرب کی زبان ہے، یہی زبان ہی اسلامی ممالک کے درمیان رابطے اور تعاون کا ذریعہ ہے، ہمیں عربی زبان

سیکھنا چاہئے لیکن ہمارے پاس ایسے مدرسین نہیں جو عربی کو جدید انداز سے سکھائیں، عرب شیوخ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہمیں مدرسین اور کتابیں مہیا کریں تو ہم پانچ سالوں میں اس قابل ہوجائینگے کہ جدید عربی زبان بول سکیں۔

اسلام بھائی چارے کا دین ہے

آخر میں مَیں یہ کہوں گا کہ اسلام ہماری اور پوری اسلامی دنیا میں مسلمانوں کا دین ہے، عرب کا دین بھی اسلام اور عجم کا بھی، عرب اور عجم میں کوئی فرق نہیں، قرآن میں ہے کہ انما المؤمنون إخوة تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے احسان اور تعاون کرنے میں بمنزلہ جسد واحد کے ہیں، اگر ایک عضو کو تکلیف ہو تو پورا جسم بے آرام ہو، اگر سر کو تکلیف ہو تو اس کے ساتھ پورے جسم کو تکلیف (بے آرام) ہو، ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی ممالک کے آپس میں تعلقات مستحکم ہوں اور یہ تب ممکن ہوگا جب تمام اسلامی ممالک میں دینی ماحول ہو، ہم نے آئینی کمیٹی میں قرارداد پیش کی ہے جس پر غور ہو رہا ہے، امید ہے کہ ہم قرآن وسنت کے مطابق آئین وضع کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

آئین کے اہم دفعات

آئین کا پہلا دفعہ یہ ہے کہ ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہو، قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنے گا، انگریز کے غیر شرعی قوانین کو تبدیل کر کے شرعی بنانا، ملک کا صدر مسلمان ہو اور وزیر اعظم کیلئے بھی مسلمان ہونا ضروری ہے، صدر اور وزیر اعظم کا حلف نامہ ان الفاظ سے ہو کہ میں مسلمان، ایک اللہ کا ماننے والا، آپ ﷺ پر وحی کو آخری وحی ماننے والا ہوں اور یہ کہ میں اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہوں، اور تمام

ضروریات دین اور اسلامی تعلیمات حق ہیں ،تمام اسلامی ممالک اللہ کی دین کی رسی جتنی مضبوطی سے تھامے رکھیں گے تو اتنے ہی آپس میں تعلقات مضبوط ہوں گے۔

ہمارا دشمن کون......؟

یہود،ہندو ومشرکین ہمارے اور عرب کے دشمن ہیں ہماری مشکلات صرف اور صرف ایک دوسرے کے ساتھ تعاون سے حل ہونگے ، میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ ہم یہود کے مقابلے میں آپ کیساتھ ہیں ہم ان شاء اللہ کامیاب ہونگے اور یہود ناکام اور رسوا ہونگے ہماری روح اور جسد یں تمھارے ساتھ ہیں،تمھارے خون کیساتھ ہمارا خون بھی بہے گا۔آپ کی مشکلات ہماری تعاون سے اور ہماری مشکلات آپ کے تعاون سے حل ہونگے ،یہود اور ہندو دونوں مسلمانوں کے دشمن ہیں،اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ......

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا (المائدة: ۸۲)

ہندوستان میں ہندو اور مشرکین ہیں اور اسرائیل میں یہود ہیں۔آخر میں تم سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔دل کی گہرائیوں سے میں آپ لوگوں کی تشریف آوری کا شکرگزار ہوں ،جامعہ گزشتہ ہزار سالوں سے خدمتِ دین میں مصروف عمل ہے،یہ تمام مسلمانوں پر احسان ہے،بالخصوص پاکستانی طلباء پر جو جامعہ ازہر میں پڑھتے ہیں ،دکتور شیخ عبدالمنعم النمر دارالعلوم دیوبند میں مدرس تھے اور شیخ عبدالحق ؒ جو اس جامعہ حقانیہ کے مہتمم ہیں،وہ بھی وہاں مدرس تھے اس مناسبت سے میں اس کا شکرگزار ہوں۔

اللغة العربية سبب الأخوة والوحدة بين المسلمين

كلام القاه الشيخ محمد الفحام حين قدومہ لدار العلوم الحقانيه

عليكم بقرأة القرآن مجوداً

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ، وبہٖ نستعين: أظن أنكم لستم بحاجة الیٰ أن تستمعوا كلا ماً بعد الكلام الذی ألقاه صاحب الفضيلة الأستاذ الكبير والمفتی العظيم محمود ولكن لی كلمتان اثنتان الكلمة الاولی عن القرآن لفت نظری وأنا أستمع الی القرآن ان هنا أنا ساً يقرؤن القرآن والقرآن كما ينبغی أن يكون مجوداً حالة قراء ة الانسان وحده فی خلوتہٖ فيجب أن يتعود الانسان أن يقرأ مجودا فاذا ماقرأ مجوداً ليس بقرآن لا فی الصلوٰة ولا فی غير الصلوٰة۔

تعلم العربية واجب

وقد قال فضيلة المفتی أن اللغة العربية هی اللغة اللتی ينبغی لكل مسلم أن يتعلمها وأن يتكلم بها نحن مسلمون و نحن اخوة كما قال تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات: ١٠)

ولكن هذه الأخوة وهذه الوحدة لايتأكد ولا تتمكن الا اذا كانت هناك وحدة فى اللغة العربية ليس معنى هذا أن نترك سائر اللغات لكل انسان لغة فاللغات واختلا فها أمر ضرورى وأمر أراده الله تعالىٰ و يقول وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ(الروم:٢٢) هذا من علامة قدرة اللّٰه ولكن يجب علىٰ كل واحد يتكلم البشتوويتكلم الأردو و يتكلم الفارسية أن يتعلم الى جانب ذلك العربية وليس لها تعصب لان اللغة العربية ليس لغة العرب فقط بل انما هى لغة الاسلام و لغة القرآن ولغة محمدﷺ يجب أن ننظر لها من هذه الناحية وأبو منصور الثعالبى قال فى مقدمة كتابه فقه اللغة من أحب الله تعالىٰ أحب رسولهٗ محمداًﷺ ومن أحب النبى العربى أحب العرب ومن أحب العرب أحب العربية ومن أحب العربية عنى بها وثابر عليها وصرف همتهٗ اليها فاذا كنا نحب الله حقيقة ونحب الرسول ونحب العرب يجب أن نتعلم العربى، ليس سهلاً على مسلم أن يد خل بلداً اسلاميا فلا يسمع فيه اللغة العربية وهذا عار علينا يجب علينا أن نتعلم العربيه وأن نبذل كل جهود۔

عليكم باللغة العربية الحديثة

وقد سررت الآن وأنا أطوف على بعض فصول دارالعلوم الحقانية وأرىٰ اهتماماً عظيماً من بعض الفصول فى تعلم اللغة العربية ولكن أرىٰ أنكم تتعلمون اللغة العربية قديمةً جداً أظن يرجع تاريخ كتبها الى مائتين أوثلاث مأة سنة۔والآن انما يجب أن يكون لكم كتب عصريةحديثة سهلة وأن شاء الله انا أحتهدأن أرسل لكم من الكتب العربية الحديثة مايفيد كم فى اللغة العربية۔ لأن اللغة العربية هى أهم شيٌ عندنا وأرجو الحياة حتى أرىٰ أن المسلمين يتكلمون اللغة الواحدة وهى اللغة العربية وقد سرنى ما يعلنه سياده مفتى محمود من انه طالب الحكومة أن تكون اللغة العربية هى اللغة الرسمية لهذه البلاد وهى لغة

رسمية فى بلاد العرب سرنى هذا الخبر وأرجو ا أن يحقق الله له فى ما يرجوه۔ اللغة العربية والقرآن اهم شئٍ۔ وهناك بعض العلوم الحديثة التى التصق بنا فى الحياة هذه فى الدرجة الثانية من القرآن ومن اللغة العربية۔

كلمة الشكر

بقى علينا أن نتوجه بالشكر الخالص للّٰه تعالىٰ أولاً الذى هدانى لزيارتكم وهذه الزيارة لثالث مرة زرت باكستان أولاً فى سنتيں وخمسين ۱۹۵۲ء وزرتها ثانيا فى ۱۹۶۱ء زرت البلاد والقرىٰ والمساكن والمدن والمواطن الذى زرتها كثيرة ولكن ترك هذه الزيارة فى نفسئ أثراً وكنت مسرور أ جداً بزيارة بشاور ۱۹۶۱ء والتقاء اهلها الىٰ حد افى اشعت فى الناس كلهم۔ان لم يد خل أهل بشاور الجنة فلن يد خلها أحد لأنى أعتقد أنهم مسلمون حقيقةً متمسكون بد ينهم أقوياء شجعان وهذه زيارة ثالثة وانى أرجو الله تعالىٰ أن مد اللّٰه أجلى الىٰ مرة رابعة أن أراكم متكلمين فى الغة العربية ولا أجد من يجهل العربية۔ والباقى الآن هى الشكر لِلّٰه والشكر للسيد الفاضل المفتى العظيم والشكر للشيخ عبدالحق وأرجولهما دوام التوفيق وأشكركم أجمعين على استما عكم هذه الكلمة وعلى حسن مقابلتكم وأرجو الله ان يو فقنا جميعاً لما فيه صلا حنا و صلاح امة محمد ﷺ والصلوٰة والسلام على خير البرية۔

من كلمات شيخ الازهر و مدير البعوث والثقافة بالقاهره الاضياف الكرام يبدون المسرة بزيارتهم دارالعلوم حقانيه فى صباح الخميس ۱۹۷۳/۱/۵ م زرنا المدرسة الحقانيه مع فضيلة المفتى محمود رئيس حكومة بشاور وسرنا كثيراً ما تقول به المدرسة من خدمات ها مةٍ للاسلام واللغة العربية۔ ونر جو الها دوام التوفيق۔

(۱) دكتور عبدالمنعم النمر شيخ الازهرمدير البعوث والثقافة الاسلاميه

(۲) محمد الفحام بالقاهره ۲۸ ذى قعده ۱۳۸۲ھ

(ماہنامہ الحق جلد ۸ شمارہ ۵ فروری ۱۹۷۳ء صفحات ۵۵ سے ۶۳ تک)

(اس کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)

عربی زبان مسلمانوں کے درمیان

اتحاد اور بھائی چارے کا ذریعہ

تلاوت قرآن میں تجوید کے قواعد کا لحاظ رکھو

مفتی محمودؒ کے بیان سننے کے بعد مزید کچھ کہنے اور بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں صرف دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات کہ قرآن کو تجوید کے قواعد کا لحاظ رکھ کر پڑھا کریں، کیونکہ تجوید کے بغیر قرآن پڑھنا نہ ہونے کے برابر ہے چاہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔

عرب کے ساتھ محبت ایمان کی نشانی ہے

حضرت مفتی محمودؒ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کو عربی سیکھنی اور بولنی چاہئے، ہم سب مسلمان اور آپس میں بھائی ہیں لیکن اس بھائی چارے کی بقاء تب ہوگی جب سب کی زبان عربی ہوگی اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنی مادری زبان چھوڑ دیں، زبانوں کا اختلاف طبعی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے ، قال تعالیٰ......وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ(الروم:۲۲) آپ پشتو بولیں، اردو، فارسی

بولیں، لیکن اس کے ساتھ عربی بھی سیکھیں، عربی صرف عرب کی زبان نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کی زبان ہے، ابو منصور الثعالبی نے اپنی کتاب فقہ اللغۃ میں لکھا ہے کہ جو اللہ سے محبت کرنا چاہتا ہو وہ اسکے رسول سے محبت رکھا کریں اور جو نبی ﷺ کے ساتھ محبت رکھنا چاہتے ہیں تو وہ عرب کے ساتھ محبت رکھا کریں اور جو عرب کے ساتھ محبت رکھا کریں وہ عربی سیکھیں اور اس میں محنت کریں، پس اگر ہماری اللہ سے، رسول سے اور عرب سے حقیقی محبت ہو تو عربی سیکھیں، ہمارے لئے یہ بات قابل شرم ہے کہ جب مسلمان کسی اسلامی ملک میں جائے اور وہاں پر عربی نہ سنے۔

جدید عربی زبان سیکھئے

مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ جب میں دارالعلوم کے بعض کلاسوں میں چکر لگا رہا تھا اور طلباء عربی زبان سیکھ رہے تھے، لیکن آپ لوگ قدیم زبان سیکھ رہے ہیں جو دو تین سو سال پہلے کی ہے، اب جدید عربی بھی سیکھنا چاہیئے میں ان شاء اللہ جدید عربی کی کتابیں ارسال کروں گا، مفتی محمودؒ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عربی زبانوں کو ملک کی سرکاری زبان کا درجہ دے یہ بات خوش آئند ہے، اللہ تعالیٰ مفتی محمودؒ کے اس آرزو کو پورا فرمائے۔

خطاب

الشیخ محمد طیب النجار

شیخ الازہر قاہرہ مصر

تعارف

جامعہ الازہر مصر کے سابق رئیس، مجمع البحوث الاسلامیہ اور مجمع اللغۃ العربیۃ کے رکن، تاریخ، اسلامی تہذیب، تفسیر اور دیگر اہم موضوعات پر چالیس کے قریب کتابوں کے مصنف، مصر اور مصر سے باہر کئی اہم علمی اداروں کے اعزازی رکن رہے۔

دارالعلوم أزھر ثان

۲۱ فروری ۱۹۸۳ء جامعۃ الازہر مصر کے وائس چانسلر الشیخ محمد طیب النجار قاہرہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ حسین حمدی ابراہیم اور اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے وائس چانسلر حسن حامدی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے جامعۃ الازہر کے وائس چانسلر شیخ محمد طیب النجار نے استقبالیہ تقریب میں حسب ذیل خطاب فرمایا۔اب وہ تقریر شامل خطبات کی جارہی ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمد اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ و نصلی و نسلم۔ علیٰ انبیاء ورسلہ و علیٰ خاتمھم سید نا محمد بن عبداللّٰہ ﷺ

تسیر دارالعلوم سیر الأزھر القدیم فی نھج التعلیم

أما بعد: فضیلۃ الشیخ الحلیل و العالم الکبیر شیخ عبدالحق حیاہ اللہ تعالیٰ و بارك فیه و غفرله ما تقدم من ذنبه وما تأخر و جعله مع الأنبیاء والصدیقین والشھداء والصالحین۔ اننی فی ھذا الیوم المبارك أعود بالذاكرة الی ما عرفناہ علی الأزھر الشریف منذانشاء ہ الی أوائل ھذا القرن العشرین۔

وقد كان يسير على هذا المنهج الذى تسيرون عليه و كان التعليم فيه ابتدائيا و ثانويا و عاليا يدخل فيه الطالب منذ مفجر حياته ولا يخرج منه الاوقد استكمل علماً و تربيةً و تهذيباً و تادبياً ينفع اللّٰه به الناس و ليكون من العلماء الذين قال عنهم رسول الله ﷺ ان الملئكة لتضع اجنحتها لطالب العلم فرحاً به وان العلماء ورثة الأنبياء وان العلماء لم يورثوا دينا راً ولا درهماً وانما ورثوالعلم فمن آتاه الله العلم فقد أوتى حظاً عظيماً صدق رسول اللّٰه ﷺ هذا المعنى والذى شعرت به حينما جئت لزيارتكم الآن۔

وانني سمعت من أحد المتكلمين الآن أنه يقول اننا لم نقدم شيئاً و لكنكم (والحمد للّٰه) قد قدمتم كل شئي قدمتم المشاعر العظيمة قدمتم هذا اللقاء الكريم الذى يقابل به الأبناء دائما آباء هم۔ الأبناء البررة يقابلون به آباء هم المخلصين قدمتم هذا النشيد الجميل الاسلامى الذى ملأ قلوبنا روعة وجلا لاً واحسسنا رهبتى والخشوع لله سبحانه و تعالىٰ۔

مظهر دارالعلوم مظهر الأزهر القديم

رأينا فيكم الأزهر الذى بدأ منذ ألف عام و نأمل فى المستقبل ان شاء الله أن يروا ابناء ناان شاء الله أن يروا هذاالمعهد وقد أصبح يُشبه الأزهر فى السعة وفى نموه وفى علوه وشمو خه ان شاء الله تعالىٰ و فى أداء ه لرسالة الاسلام فى كل مكان من أرض الله الواسعة أن الحكمة تقول اطلبواالعلم فان كنت فقيراً كان العلم لك ما لاً و ان كنت غنياً كان العلم لك جمالاً وان كنت يتيماً كان العلم لك أباً و خالاً۔ والعلم هوا شرف شيئى يقصده القاصدون والعلم هو أول شيئ بنى عليه الاالاسلام وان أول آية نزلت فى القرآن الكريم۔

انما تشیر الی العلم والی فضله و العلم الذی یبدأ بالقرأة ثم ینبثق العلم منها حینما نزلت أول آیة کریمه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِقْرَاْ بِا سْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِ نْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○ (العلق:۵۔۱)

اطلبواالعلم باخلاص أیها الأبناء! اطلبوا العلم باخلاصٍ وجدٍ و کفاح فان العلم هوالسلاح القوی الذی لا یفل أبدا واجعلو ا من أنفسکم أرضاً طیبة ینبت الله فیها الخیر للأمة الاسلامیة وان رسول الله ﷺ یقول مثل ما بعثنی اللّٰہ به من الهدیٰ والعلم کمثل الغیث الکثیر أصاب أرضاً فکان منها نقیة قبلت الماء فأنبتت الکلاء والعشب الکثیر الی آخر الحدیث لا أریدأن اکمل لأن آخر الحدیث انما یشیر الی قوم لم یفقهوا العلم وانما أرید أن أکتفی بالفقرة الأولیٰ من الحدیث لأ نها تشیر۔ الی الذین نزل الی قلوبهم العلم کما ینزل الغیث الی الأرض الطیبة النقیة فتنبت الکلاء و العشب الکثیر۔ أرجو حینما تقرؤا العلم تقرء وا بقلب واعم و بنفس مؤمنة مطمئنة و بایمان راسخ متمکن فی قلوبکم حتیٰ ینبت لکم الخیرالکبیر الذی یصعدکم انشاء الله فی دنیا کم و آخرتکم اللهم انی أسألك ان تحملنا بالعلم۔ اللهم حملنا بالعلم یارب العالمین اللهم اجعلنا من العلماء الذین یرفعون رایة العلم۔ اللهم وفقنا لما تحبه و ترضاه یا اکرم الاکرمین و صلی الله علی سیدنا محمد النبی الامی و علی آله وصحبه وسلم۔ والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

(شیخ محمد طیب النجار کی تقریر کا اردو خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

جامعہ حقانیہ جامعہ الازہر کا نمونہ

جامعہ حقانیہ نے ازہر قدیم کی یاد دلائی

خطبہ مسنونہ کے بعد! اللہ تعالیٰ شیخ جلیل، عالم کبیر جناب شیخ عبدالحق صاحب کو عمر دراز عطا فرمائے اور ان کی زندگی میں برکت دے ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمائے اور انہیں قیامت کے روز انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے زمرہ میں شامل فرما کر اپنے نیک بندوں کے لئے خاص کردہ ابر رحمت کے سایہ میں جگہ دے آج کے مبارک دن میں میرا حافظہ مجھے جامعہ ازہر کے ان حالات کی یاد دلاتا ہے جو اس کے یوم تاسیس سے لے کر بیسویں صدی کے اوائل تک قائم رہے ان دنوں جامعہ ازہر کا بھی یہی طریق کار تھا جس پر آج تم گامزن ہو وہاں بھی ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کا انتظام تھا اپنے عنفوان شباب میں داخل ہونے والا طالبعلم جب فارغ التحصیل ہوتا تو علم و تربیت کے زیور سے آراستہ ہوتا وہ تعلیم و تادیب میں کامل ہو کر اس قابل ہوتا کہ عامۃ الناس کو فائدہ پہنچائے اور اس کا شمار ان علماء میں ہونے لگتا جن کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طالبعلم کے پاؤں تلے ملائکہ مسرت سے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں اور یہ کہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں جب کہ انبیاء کی میراث اور روپیہ پیسہ نہیں

ہوا کرتی بلکہ ان کی وراثت اور ترکہ علم کی دولت ہے پس جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اسے بڑی دولت مل گئی (صدق رسول ﷺ) بالکل وہی حالت میں نے آج آپ کی ملاقات کے موقع پر محسوس کی اور میں نے ابھی ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم تمہارا استقبال شایان شان طریقہ سے نہ کر سکے لیکن الحمد للہ آپ حضرات نے ہمیں ہر چیز سے نوازا آپ نے اپنے عظیم احساسات کا اظہار کیا ہمارا ایسا اعزاز و اکرام کیا جس طرح کہ شریف بیٹے اپنے مخلص آباء و اجداد کا کیا کرتے ہیں آپ نے جن پر جوش اسلامی نعروں سے ہمارا خیر مقدم کیا اس سے ہم متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور آپ حضرات کی عظمت جلالت قدر ہمارے دلوں میں بیٹھ گئی۔

علم مال، زینت مربی و سرپرست ہے

ہم نے تمہارے ہاں ازہر قدیم کی سی رونق دیکھی جس کا آغاز ایک ہزار سال قبل ہوا تھا اور مستقبل میں ہمیں توقع ہے کہ ہماری نسلیں انشاء اللہ اس ادارے کو وسعت و ترقی اور رفعت و برتری میں اور اسلام کے پیغام کو اللہ تعالیٰ کی وسیع و عریض زمین کے ہر حصہ تک پہنچانے میں جامعہ ازہر کا ہم پلہ پائیں گی داناؤں کا مقولہ ہے کہ علم حاصل کرو اگر فقیر ہو تو علم تمہارے لئے دولت بن جائے گا اگر مالدار ہو تو علم تمہارے لئے زینت بن جائے گا اور اگر یتیم ہو تو علم تمہارے لئے مربی و سرپرست ہے لوگ جن امور کے حصول کا عزم کرتے ہیں ان سب میں علم برتر ہے یہی وہ چیز ہے جس پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات میں علم اور اس کی فضیلت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے اور علم بھی وہ علم جس کی ابتدا قرأت سے ہوتی ہے اس کے بعد پھیل جاتا ہے وہ آیات یہ ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (العلق:۵۔۱)

حصول علم میں محنت کی ضرورت ہے

عزیزو! دل لگا کر پڑھو، محنت اور جانفشانی سے علم حاصل کرو کیونکہ علم کبھی کُند نہ ہونے والا ہتھیار ہے اور اپنے آپ سے وہ زرخیز کھیتی بنا دو جس میں اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کیلئے خیر اگائے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جس علم و ہدایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال زمین پر برسنے والی زوردار بارش کی ہے جس کے برسنے کے بعد زمین کا زرخیز خطہ اس کے پانی کو جذب کر لیتا ہے اور خوب سبزہ اگاتا ہے (الی آخر الحدیث) میں حدیث کو آخر تک بیان کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس کے آخر میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو علم کی حقیقت کو نہیں سمجھتے میں صرف ابتدائی جملہ پر اکتفا کرتا ہوں کیوں کہ یہ جملہ ان لوگوں کی مدح میں ہے جن کے دل تک علم پہنچ گیا ہے جس طرح کہ ایک زرخیز زمین سے اچھی اور زیادہ فصل اُگتی ہے مجھے امید ہے کہ علم حاصل کرتے ہوئے آپ حضرات کے حوصلے بلند ہوں گے اطمینان قلب اور ایمان راسخ کے ساتھ علم حاصل کرو گے تاکہ جو علم آپ حاصل کرتے ہیں وہ آپ کی بھلائی اور دین و دنیا میں سرخروئی و رفعت کا سبب ہو اے اللہ! ہمیں علم کے زیور سے آراستہ فرما اور اے اللہ ہمیں علم کا علم بردار بنا اور ہمیں ان اعمال کی توفیق عطا فرما جو آپ کے ہاں محبوب و مقبول ہوں یا اکرم الأکرمین

خطاب

شیخ وسام

نائب مفتی جامعۃ الازہر

تعارف

جامعہ الازہر مصر کے نائب مفتی ،عصر حاضر کے جدید مسائل پر عبور رکھنے والی شخصیت، عصری مسائل پر کئی مقالات کے مصنف،مسلم امہ کو درپیش چیلنجز کے حوالے سے عالمی کانفرنسوں میں اکثر و بیشتر شرکت کرتے رہتے ہیں، ہمہ جہت شخصیت۔

العلم وفضله

منظمة الصحة العالمية کے ریجنل چیف جناب ڈاکٹر علاء الدین الاعوان العراقی اور جامعہ ازہر کے نائب مفتی جناب شیخ وسام وفد سمیت دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے انہوں نے مولانا سمیع الحق صاحب سے تفصیلی ملاقات کی اور مختلف ملکی اور بین الاقوامی اُمور پر تبادلہ خیال کیا انہوں نے دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ بھی کیا آخر میں جامعہ ازہر کے مہمان شیخ وسام نے دارالعلوم کے مسجد میں مصری لہجے میں تلاوت فرمائی اور پھر طلباء کرام واساتذہ سے فضیلت علم کے موضوع پر موثر خطاب فرمایا وفد میں ان کیساتھ ڈاکٹر نما سعید عابد عراقی اور ڈاکٹر عبدالسلام سمیت دیگر اہم مہمان بھی شریک تھے۔

عنا یة الاسلام بالعلم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسول الكريم و بعد! ان الله شرف الانسان بالعلم والامة المسلمة هی التی قامت بنشر نور العلم فی العالم قال النبی علیه السلام : معناه خير الناس من شغله الله فی طلب العلم وجعله من

حملته كما روى عنه عليه السلام : خير كم من تعلم القرآن وعلمه وروى عنه ايضاً من خرج فى طلب العلم فهو فى سبيل الله حتى يرجع وقال أيضا ان الملائكة لتضع أ جنحتها لطالب العلم رضاً بما يصنع وان العالم يستغفرله ما فى السماء وما فى الأرض حتى الحيتان فى الماء ۔

ثم هذا العلم لا يعطيه اللّٰه كل من هب و دب وانما يعطى من يختاره له من بين الناس ، فمن شغل فى طلب العلم فهذا يدل على أن الله أراد به خيراً وهو راضٍ عنه كما قال النبى عليه السلام من يرد الله به خيراً يفقهه فى الدين ۔

هذه الجامعة بيت مبارك ، والقادم اليه والحاضر فيه يشعر بالطمانينة والسعادة و كل ذلك بسبب ممارسة كلام اللّٰه ، وحديث النبى عليه السلام وبسبب تلاوة القرآن آناء الليل وآناء النهار الذى فضله على سائر كلام الناس كفضل الله على سائر الخلق ۔

الكون والوحى من آثار اللّٰه الموجوده بين الناس

لقد بعث اللّٰه تعالىٰ عيسى عليه السلام ومحمد عليه الصلوٰة والسلام لبيان الحق وقام النبى عليه السلام بالدعوة الى ذلك وقامت أ مته المسلمة بعده بالدعوة والمومنون كلهم يبحثون عنه ويتدبرون وقام النبى عليه السلام بتعليم الأمة أن أساس الدين على الوحى ، وهذا الكون من خلق اللّٰه ، و كل هذه الخلائق لله، وهذه الخلائق كلها موضوع كتاب اللّٰه ووهو مكتوب ومسطورو كلاهما من آثاره ولذلك ديننا هذا حقائق العلم ولا يختلف مع أحوال الكون : كماقال تعالىٰ ولو كان من عند غير الله لو جدوا فيه اختلافا كثيراً

العلوم الحديثة من تراث المسلمين

ولذلك أضاف المسلمون دراسة علوم كونية مع دراسة علوم شرعية

ونوروا بها مشارق الأرض ومغاربها ، وأهدوا إلى العالم هدية الهدى ورحل المسلمون الى البلدان المختلفة ودرسوا حضارتها وأخذوا ماصفا و ودعوا ماكدر هذا مايوافق الفطرة السليمة وأما نحن فخالف السلف ، فينبغي أن نتأسى بهم وأن نحصل على تراثهم الذى سرقه أمم أخرى هو والآ ن فلا حنا الأ كبر ـ

كيفية البحث عن الحقائق

وعلّمنا النبى عليه السلام كيف نبحث عن الحقائق قال الله : يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَاۖ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ (الروم:٧) وسمى الله تعالیٰ الآخرة بالحاقة وهى واد فى جهنم، فى ذلك اليوم يظهر عليك دقائق الأشياء وترى كل شى ءٍ عياناً ويظهر ما فى الصدر على الوجوه قال تعالیٰ: لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (ق:٢٢) وقال تعالیٰ : وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًاؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (الكهف:٤٩)

كلمة الشكر

اخوانى الاعزاء! نحن سعداء بهذه الزيارة فنسأل الله أن يوفقنا لما يحب ويرضى أن يجمعنا فى الجنة وشكراً لكم على أنكم استمعتم الينا جعل الله كلا منا هذا نافعا فى الدنيا والآخرة وأن لا يجعلنا حائلين بين الخالق و مخلوقه ـ

(شیخ وسام کی عربی تقریر کا اردو خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

جامعہ دارالعلوم حقانیہ علم کا مرکز

انسان کی شرافت علم کی وجہ سے

انسان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ نے اس کو صاحب عزت اور صفت علم سے متصف اور نوازا ہے اور امت مسلمہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے علوم کے انوارات کو پوری دنیا میں پھیلایا نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم حاصل کرنے میں مشغول کیا ہوا ہے اور اسی علم کے بار اور ثمرات کو اٹھانے کے لئے منتخب فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو علم سیکھے اور دوسروں کو سکھائیں اور آپ ﷺ سے روایت ہے بے شک طلب علم کے حصول میں پھرنے والا ایسا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں پھرتا ہوں جو علم کی طلب میں نکلے پس وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ جائیں بیشک فرشتے مسرت سے طالبعلم کے راستے میں اپنے پر بچھاتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک علماء کیلئے جو کچھ آسمان میں ہے جو کچھ زمین میں ہے اور یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتے ہیں آپ ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کس و ناکس کو علم عطاء

نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ بھی انتخاب کر کے جس کو قبول کرے اس کو علم کی صفت سے نوازتے ہیں جس کو اللہ حصول علم پر استقامت نصیب فرمائیں اور وہ اس بار کو اٹھائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی رضاء پر دلالت کرتا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرلیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ میں سکون قلبی کو پایا

یہ دارالعلوم حقانیہ ایک مبارک گھر ہے یہاں آ کر انسان کے دل میں سکون، طمانیت اور سرور محسوس ہوتی ہے یہ سب سنت نبوی ﷺ، احادیث مبارکہ، حفظ قرآن اور تلاوت قرآن کے اثرات و برکات ہے چونکہ اللہ کی کتاب قرآن کریم، عظیم رفیع اور افضل کلام ہے اس کا اثر اور اس کا جود تمام مخلوقات میں افضل ہے اور سنت نبوی ﷺ کے ان ہی اثرات و برکات کا نام جامعہ حقانیہ ہے۔

دینی تعلیم کی اہمیت

بے شک اسی حقیقت اور حق کے بیان کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور نبی علیہ السلام نے بھی ہمیشہ اس بات کی تعلیم دی ہے اور تمام مومنین بھی اسی حقیقت سے باخبر ہیں کہ قرآن کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور اس کا پانا ہی حق ہے اور نبی علیہ السلام نے ہمیں سکھایا کہ اس دین کا وجود اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہے اور یہ کائنات بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہے، اللہ ہی کیلئے یہ ساری مخلوقات ہے۔

علوم کونیہ کی اہمیت

پس اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کا موضوع کائنات ہے اور یہی وحی اللہ تعالیٰ کی

کتاب میں مسطور ہے یہ دونوں اسکی حقیقت کو روشناس کرتے ہیں اسی وجہ سے ہمارا دین حقائق العلم اور کائنات کے مختلف احوال کو جاننے سے اختلاف نہیں کرتا لہٰذا مسلمانوں نے علوم شرعیہ کے ترویج کے ساتھ ساتھ علوم کونیہ کی ترویج و تدریس میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور دنیا کو نور اور برکات سے منور کیا اور اس کو مشرق و مغرب میں پھیلا بھی دیا ہے پوری دنیا کو ہدایت کا تحفہ دیا اور مسلمانوں نے اس مقصد کے لئے شہروں کے شہر چھانے اور زمین کی سیر کی ہے اور قدیم تہذیبوں کا مطالعہ کر کے ان میں سے جو اچھا لگا اور جو مسلمانوں کے لئے فائدہ مند اور سود مند تھے اس کو لیا اور فطرت سلیم اور عقل صحیح بھی اس بات سے متفق ہے کہ اچھی چیز کو لیا جائیں۔

اسلاف کا علمی ورثہ اور مسلمان

اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم تو اسلاف کے خلاف ہے ہم کو تو چاہے کہ ہم اپنے ورثے تک اپنے آپ کو پہنچائیں جو ہم سے دوسرے اقوام نے سرقہ کیا ہے اس وقت یہی ہمارے لئے بہت بڑا مرتبہ ہوگا نبی علیہ السلام نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم حقائق سے کیسے بحث کریں؟

آخرت کی فکر سے غفلت

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ بے شک یہ لوگ دنیا کی ظاہری زندگی کو جاننے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں لیکن روز آخرت سے غافل ہیں اور ان اللہ نے آخرت کو منسوب کیا ہے "الحاقہ" سے اور "الحاقہ" جہنم کی وادی کا نام اور یہ تمام اشیاء کی باریکیوں کو ظاہر کرینگی اور ہر چیز کی وضاحت ہو جائیگی اور جو کچھ دلوں میں ہوگا وہ چہروں پر ظاہر ہو جائیگا:

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ (ق:۲۲)

''بے شک تم غفلت میں تھے اس سے پس ہم نے واضح کردیا پردوں کو پس
تمہاری انکھیں درحقیقت تھا تو پڑا ہوا غفلت میں اس سے اس سے سو ہٹا دیا
ہم نے تیرے سامنے سے پردہ جو پڑا ہوا تھا تیرے نگاہوں پر اور تیری نگاہ
آج کے دن خوب تیز ہے''

وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًاؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (الکهف:۴۹)

''اور جو عمل کیا ہوگا وہ حاضر ہوگا اور کوئی مدد گار نہیں ہوگا۔''

میرے عزیز بھائیو! ہم نے اللہ تعالیٰ کے کرم سے ملاقات کی واقعی یہ بہت مبارک ملاقات ہے اور ہم اللہ سے دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں ایسا بنا کہ جس پر تو ہم سے خوش اور راضی ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن بہترین جگہ پر جمع کرے۔

ہم آپ کے شکر گزار ہے کہ آپ نے میری باتوں کو غور سے سنا یہ باتیں ہماری لئے خیر و اصلاح کا موجب بنے اللہ نہ کرے کہ ہم مخلوق اور خالق کے درمیان رکاوٹ بنے والوں میں سے ہو جائے۔ امین

خطاب
شیخ محمد محسن الرفاعی

تعارف

لبنان سے تعلق رکھنے والے صوفی اور عالم دین، بیروت یونیورسٹی کے سابق اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے موجودہ استاد شیخ محمد محسن الرفاعی، جنہوں نے ہمارے ضلع نوشہرہ سے شادی کی اور لبنان میں بدامنی کی وجہ سے یہاں ہجرت کرکے اپنے بچوں کے ساتھ مقیم ہیں۔ شام کے بزرگوں نے حضور ﷺ کے موئے مبارک کو امانتاً ان کے حوالے کیا ہے۔ جس کی پانچ سو سال تک مکمل سند موجود ہے۔

دارالعلوم حقانیہ میں موئے مبارک ﷺ کا دیدار

۷/اپریل ۲۰۱۴ء کو بروز پیر بوقت دن ۱۱ بجے دارالعلوم حقانیہ کا روح پرور دن تھا، تمام اساتذہ، مشائخ اور طلباء کرام سراپا انتظار تھے ہر طرف درود شریف کے زمزمے ہر ایک کے دل وزبان پر ایک ہی جملہ کہ سید الکائنات، سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موئے مبارک کا دیدار کب ہوگا؟ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے اعلان ہوا کہ ایوان شریعت میں موئے مبارک ﷺ کا دیدار پاک ہوگا تمام حضرات باوضو ہو کر آجائیں، مولانا حامد الحق حقانی اور مولانا راشد الحق سمیع حقانی موئے مبارک کے استقبال کیلئے نوشہرہ پہنچ گئے اور جناب شیخ محسن الرفاعی لبنانی اور جناب عبدالستار صاحب کو موئے مبارک سمیت اکوڑہ خٹک قافلے کی صورت میں لائے۔

ایوان شریعت ہال میں تقریب کا باقاعدہ کا آغاز ہوا، جامعہ حقانیہ کے شیوخ الحدیث، اساتذہ، منتظمین، طلبہ کرام کے علاوہ علاقہ بھر کے ہزاروں افراد سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے موقع کی مناسبت سے

خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ لوگ ایسے تبرکاتِ انبیاءؑ کی طلب میں دور دور ممالک تک کا سفر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک کا دیدار ہمیں اپنے گھر میں نصیب فرمایا۔

یہ کتنے احسان و کرم والی بات ہے نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں سر مبارک کا حلق کیا تھا اور وہ بال مبارک بڑی تعداد میں صحابہ کرامؓ نے محفوظ کئے، بعد میں یہ موئے مبارک دنیا کے اطراف و اکناف میں میں پھیل گئے بعض جگہوں میں موئے مبارک کی مکمل اور مستند سند موجود ہے جبکہ بعض مقامات پر سند موجود نہیں، بہرحال اگر ایک چیز کی نسبت بھی نبی کریم ﷺ کی طرف ہو جائے تو وہ نسبت بھی انتہائی عقیدت و احترام کا موجب ہے ہمارے مہمان شیخ محسن پہلے بھی دارالعلوم آئے ہیں، لبنان سے تعلق رکھنے والے ہیں ۔رفاعیہ عرب دنیا میں تصوف کا بہت بڑا سلسلہ ہے اور شیخ محسن کا تعلق بھی اسی سلسلے سے ہے، یہ پاکستان میں گزشتہ دس سالوں سے رہائش پذیر ہیں، لبنان کے لادینی ماحول سے ہجرت کرکے نوشہرہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت اور یہاں کے قدرے اسلامی ماحول میں زندگی بسر کررہے ہیں، مدیر ماہنامہ الحق مولانا راشد الحق صاحب کے پرانے دوست ہیں، اور آپ کی خصوصی دعوت پر دارالعلوم حقانیہ کے ایوان شریعت ہال میں موئے مبارک لے کر تشریف لائے۔ یہ موئے مبارک ان کے پاس مستند سند کیساتھ موجود ہے، جس کی تفصیلات وہ آپ کے سامنے خود بیان فرمائیں گے، ایک موئے مبارک چارسدہ کے حاجی محمد امین صاحبؒ کے پاس بھی ہے، حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور عباسی صاحبؒ جو مولانا مغفور اللہ صاحب کے علاقے کے

تھے، ساری عمر مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے، اپنے دور کے بہت بڑے صوفی اور شیخ طریقت تھے، یہاں بھی کئی مرتبہ آئے تھے، ان کی معیت میں حاجی محمد امین صاحب عمرزئی کے ہاں دیدار کے لئے گئے تھے، اسی طرح ترکی کے عجائب گھر میں بہت سے آثار موجود ہیں، تبرک با ثار الصالحین ایک متفق علیہ مسئلہ ہے صحابہؓ اور تابعین حضراتؒ ان تبرکات کو بڑی بڑی قیمتوں سے خریدا کرتے تھے۔ بال تو جسم کا جز ہوتا ہے اور ہم تو انتہائی گنہگار ہیں، ان کے دیکھنے کے بھی قابل نہیں ہیں اللہ رب العزت شیخ محسن کو عظیم اجر عطاء فرمائے۔ آپ حضرات انتہائی ادب واحترام کا مظاہرہ کریں کیونکہ معمولی سی بے ادبی سے حبط اعمال کا خدشہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ أن تحبط أعمالکم

اب شیخ محسن رفاعی اس موئے مبارک کی سند آپ کے سامنے بیان کریں گے انتہائی احترام کا مظاہرہ کریں“

وآخر دعوانا ان الحمد اللّٰہ رب العالمین

حضرت مہتمم صاحب کے خطاب کے بعد شیخ محسن رفاعی نے تفصیلی خطاب فرمایا جس میں حضور ﷺ کے موئے مبارک کے حوالے سے وارد احادیث مبارکہ اور متعلقہ موئے مبارک کی سند پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ موصوف نے خطاب عربی زبان میں کیا‘ وہی خطاب من وعن اردو خلاصے کے ساتھ شامل خطبات کیا جا رہا ہے۔

التبرك بشعر النبى ﷺ وسنده

كلمة الشكر

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم، الحمد للّٰه رب العالمين له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن صلوات الله البر الرحيم والملائكة المقربين على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه الطيبين الطاهرين ابدأ كلامى بشكر مولانا سميع صاحب جزاه اللّٰه خيرا ؛ الذى أتاح لى الحضور فى هذا المحلس الكريم فى دارالحديث الذى يتلى فيه كلام اللّٰه تعالى ويذكر فيه حديث رسوله الكريم؛ حفظه اللّٰه وبارك فى عمره وعمر الأساتذه الكرام؛

التبرك بشعر النبى ﷺ

هذا وقدأ فادوأحاد حفظه اللّٰه فى مسئلة أن التبرك بشعر النبى صلى اللّٰه عليه وسلم أمر لا شك فيه ولاريب الذى أريد أن أقوله فى كلمات أن الحديث صحيح فى البخارى ومسلم ان النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فى حجة الوداع أمر الحلاق فأخذ جزا من شعره الشريف ثم أخذ الشق الأخر،وفى مجموع الروايات ان النبى صلى اللّٰه عليه وسلم سأل عن أبى طلحة الانصارى قال ها هنا ابو طلحة ؟ فأعطاه قسما من الشعر الشريف وفى مسلم أنه أعطى ام

سليم جزا من شعره الشريف حتى توزعه وفيه أيضا أنه هو تولى بيده الشريفة تقسيم شعره، الشعر والشعرتين ؛ الحاصل من محموع الروايات أن قسم النبى ﷺ بنفسه النفيس قسمه وقسما أعطاه ابا طلحة فقسمه بين الصحابة وقسما اعطاه ام سليم فقسمته بين الصحابيات۔

الحكمة فى قسمة الشعر المبارك

النووى قال فى شرحه ويستفاد من هذا الحديث جواز التبرك بشعر النبى صلى اللّٰه عليه وسلم وجواز اقتنائه للتبرك به وقد ذكر ذلك ايضا ابن حجر فى كتابه فتح البارى وهنا اريد ان أنبه الى شئى ؛ الحديث لاغبار عليه ولا لبس ؛ والنبى صلى اللّٰه عليه وسلم هو الذى أمر بتقسيم شعره الشريف ؛ والذى ورد فى الأثر أن الذى يقطع شيئا من شعره اواظافره من السنة ان يدفنها ؛ لكن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم لم يفعل هذا الشئى بل أمر بتقسيمها بين الصحابه ؛ لأى شئى ؛ ما الحكمة فى ذلك؛ أجاب عنه الزرقانى فى شرح الشمائل فقال لتكون بقية باقية فى أمته وتذكر لهم۔

العلاج بشعر النبى ﷺ

نعم كانت بقية بين الصحابة ؛ كانت ام سلمة رضى اللّٰه عنها يأتونها بالمرضى للاستشفاء فتضع شيئا من الشعرها المبارك فى الماء وتسقيه المريض ؛ هذا فى صحيح مسلم ؛خالد بن الوليد وضع بعض الشعر الشريف فى قلنسوته وخاض بها الحروب ؛أنس بن مالك خادم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أوصى أن تدفن معه ؛هذا من باب انه بركة باقية بين أيديهم ۔

و تذكرة لهم أى لمن جاء بعدهم ممن لم ير رسول اللّٰه لم يدرك عصر رسول اللّٰه؛ هو تذكرة لهم حتى ينظروا الى جزء نبت فى جسده الشريف____

كتاب مؤرخ احمد تيمور باشا

هذا الذى أردت أن أذكره ومنه يؤخذ أن النبى عليه ا لصلاة والسلام هوبنفسه النفيس أمر بتقسيم هذا الشعر المبارك، هوالذى علمنا الشئى فلا يكون تعليمه لنا دعو الى وثنية أو الى أفعال الجاهلية، بل هذا شئى حسن متوارث عند العلماء۔

ثم الصحابة تناقلوا هذا الشعر المبارك فيما بينهم نسلا بعد نسل، كل واحد منهم كان يعطى ماعنده من الشعر لمن بعده۔

سند شعر النبىﷺ

يوجد مؤرخ اسمه احمد تيمور باشا هذا كان فى مصر ؛ ألف كتابا سماه (الاثار النبوية) ذكر فيه تاريخ تقسيم الشعر الشريف وكيف انتقل فى البلاد ؛ثم ذكر كل الروايات المعتمدة فى كتب التاريخ والرجال الواردة فيها ؛ذكر كل ما صح سنده عنده وكل ما ورد فى كتب الرجال من تناقل الصحابة والتابعين ومن بعدهم لهذه الاثار المباركة ۔

ثم عرج الى ذكر الأثار الموجودة فى زمنه ؛ هذا الرجل اسمه احمد تيمور باشا مؤرخ مصرى كتابه هذا طبع تقريبا قبل ستين سنة ؛ هذا مؤرخ مشهور من أراد أن يذهب الى شبكة النت ويفتش عنه يجدله المؤلفات الكثيرة ؛ذكر توزع الشعرات الشريفة فى البلاد ؛ وذكر أن السلطان سليم الاول العثمانى لما فتح مصر واستولى عليها أرسل الى الشريف بركات الذى كان أميراعلى مكة المكرمة وأمره أن يجمع له ما تبقى من الاثار النبوية من الأشراف الذين فى مكة ويرسلها اليه فى استنبول ؛أرسلها اليه فجمعها عنده وهى اليوم فى متحف توب كابى باستنبول فى تركيا ؛ فى ذلك الزمن كانت ثمان

وأربعين شعرة واليوم يوجد فى المتحف ثمانى عشرة شعرة شريفة ؛بالاضافة الى بعض الاثار الاخرى كالبردة المنسوبة الى النبى عليه الصلاة والسلام وبعض السيوف ونحو ذلك؛ لكن كلامنا اليوم فى الشعر الشريف...... السلطان سليم الاول هو من جمعها ووضعها فى استنبول؛ السلطان سليم الثانى الذى جاء بعده كان يرسل بعض الشعرات الى بعض البلاد لأجل التبرك بها؛ أرسل الى القاهرة والى دمشق وأرسل الى فلسطين والى ليبيا ؛والى اليوم يوجد فى المسجد الكبير فى غزة بفلسطين شعرة مباركة وفى ليبيا يوجد شعرة مباركة وفى لبنان فى الجامع العمرى الكبير ببيروت يوجد شعرة مباركة وفى دمشق فى المسجد الاموى الكبير يوجد شعرة مباركة وفى القاهرة بمصر فى المشهد الحسينى أيضا يوجد شعرة مباركة؛ كل هذه الشعرات أرسلها السلاطين العثمانيون الذين كانوا يحبون الخير أرادوا من المسلمين أن يتبركوا بالشعر الشريف۔

ثم هذا المؤرخ قال ومن الشعرات الموجودة اليوم يعنى فى زمنه يعنى قبل سبعين سنة قال شعرة مقام التوحيد فى دمشق وهو المقام المنسوب الى الشيخ سعد الدين الجباوى رضى اللّٰه عنه ؛ هذا رجل عالم صوفى مشهور من رجال السلسلة الرفاعية وكان له شهرة كبيرة جدا وكان قبل اكثر من خمسمائة سنة رحمه اللّٰه؛ هذا السلطان أرسل اليه شعرة هدية ؛ ثم توارث ابناؤه حفظ هذه الشعرة نسلا بعد نسل ؛ يقول هذا المؤرخ شعرة مقام التوحيد فى دمشق وهو المقام المنسوب الى السيد سعد الدين الجباوى رضى اللّٰه عنه سأل عنهاالسيد سعيد الحمزاوى الشيخ بدر الدين السعدى شيخ هذا المقام فأخبره أن والده الشيخ ابراهيم سعد الدين تشرف بهذه الشعرة بالنقل عن والده الشيخ محمد سعد الدين وهو تلقاها وتشرف بها عن والده الشيخ محمد

الامين الشهير ببنى سعد الدين وهكذا بالتسلسل عن احدادهم واوقات زيارتها (كانوا يخرجو نها فى اوقات معينة)؛ وفى هذه الشعرة يقول العلامة الشيخ السيدمحمود الحمزاوى مفتى الشام المتوفى سنة الف وثلاثمائة وخمس (هذا كان مفتيا للشام بعد الشيخ ابن عابدين صاحب رد المحتار تولى افتاء الحنفية فى الشام)

شرف المحل بشرف من قد حله

أمر بد يهى الثبوت بلا خفا

ولذلك المحراب فخر شامخ

اذ حل فيه شريف شعر المصطفى

وكانوا هم قد وضعوا الشعرة (اخذ وهذه الشعره ووضعوها فى) فى محراب المسجد ؛ وكان هذا الشيخ يتولى اخراجها فى المواسم فيزورها الحاضرون وهى فى يده ثم يعيدها الى لفائفها ويرفعها الى مكانها ا ه هذا المؤرخ قبل سبعين سنة ذكر هذه الواقعة وذكر أن مفتى الشام (وهذه شهادة من مفتى الشام ذكرها صاحب الكتاب) كان بنفسه يتولى اخراجها للناس وان هذه الشعرة موجودة فى عائلة الشيخ سعد الدين الجباوى رحمه الله

الان هذه العائلة بنو سعد الدين الجباوى عائلة معروفة فى دمشق الشام ؛ اليوم حفيده الذى هو موجود الان اسمه الشيخ عبد المالك السعدى نسبة الى جده سعد الدين الجباوى هو أعطانا هذه الشعرة المباركة وكتب هذا السند وفيه يقول

وقد من الله علينا ببعض الشعر النبوى الشريف متسلسلا بأهل العناية باسناد متصل ؛فمنى أنا الشيخ عبد المالك عن والدى الشيخ مراد عن الشيخ بدر الدين الثانى المتولى على وقف آل سعد الدين الجباوى(بدر الدين الثانى

هذا الذى مر ذكره فى كتاب احمد تيمور باشا هو ذكر اسمه وسنده كما هو هنا) عن الشيخ ابراهيم عن الشيخ محمد عن الشيخ امين عن الشيخ احمد عن الشيخ مصطفى عن الشيخ ابراهيم ابى الوفا عن الشيخ على بدر الدين الاول عن الشيخ حسن سعد الدين الجباوى عن السلطان الغازى سليم خان الثانى العثمانى المتوفى سنة ٨٢ هجرية ؛ ثم كتب امضائه شيخ السجادة السعدية عبد المالك بن الشيخ مراد سعد الدين الجباوى الحسنى الدمشقى؛ دمشق فى٢٦رجب١٤٢٢ھ من الهجرة المباركة ووضع خاتمه وتوقيعه؛ وللتصديق على هذا السند ايضا يوجد خاتم وتوقيع نقيب السادة الاشراف فى الجمهورية العربية السورية ونقيب السادة الاشراف فى لبنان وبعض علماء الشام ولبنان نحو ست او سبع تواقيع مع خاتم كل منهم ؛الذى أردت بيانه ان صاحب الوقف الذى تولت عائلته حفظ هذه الشعرة المباركة هو كتب هذا السند وجعل عليه مهره وتوقيعه وعليه تصديقات من علماء الشام ولبنان؛

هذا السند بكامله امامكم وعليه مهره ونحن نحسن الظن بالمسلمين ونقول الله اعلم؛ المسلمون اذا أتوا بالشهود وخاصة هؤلاء العلماء الذين هم مشهورون ومعروفون فى الشام نحن نصدقهم ؛ نقول هذه شعرة نبوية شريفة ثابتة ان شاء الله ونعتقد هذا ......والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه الطيبين الطاهرين وسلم

(شیخ محسن رفاعی کی عربی تقریر کا اردو خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

موئے مبارک ﷺ اور اِس کی سند

کلمات تشکر

خطبہ مسنونہ کے بعد! میں اپنی گفتگو کی ابتداء مولانا سمیع الحق صاحب کے شکریہ سے شروع کرتا ہوں، جنہوں نے مجھے اس پروگرام میں حاضر ہونے کا موقع دیا۔ جس نے مجھے ایسے دارالحدیث کی تقریب میں آنے کا موقع دیا، جس میں ہر وقت قال اللہ اور قال الرسول کی صدا بلند ہوتی ہیں، اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کی حفاظت کرے اور آپ کی اور اساتذہ کی عمر میں برکت ڈالے۔

تبرک بشعر النبی ﷺ

مولانا صاحب نے تبرک بالشعر النبی علیہ السلام کے مسئلے کے بارے میں سیر حاصل بحث کی کہ اس کے ساتھ تبرک حاصل کرنے میں میں کوئی شک وشبہ نہیں، میں اسی بارے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مسلم و بخاری کی صحیح حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر نائی کو حکم دیا تو اس نے ایک طرف سے کچھ حصہ سر کے بالوں کا کٹوایا اور دوسری طرف سے بھی۔ اور "مجموع الروایات" کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ابوطلحہ انصاری کے بارے میں پوچھا (کہ وہ کہاں ہے؟) تو اس نے کہا

کہ میں یہاں آپ کے پاس ہی ہوں تو آپ ﷺ نے اس کو اپنے موئے مبارک کا کچھ حصہ دیا، مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ام سلیم کو اپنے موئے مبارک کا کچھ حصہ دیا تاکہ دوسرے صحابہ پر تقسیم کرے۔ اسی روایت میں یہ بھی کہ آپ ﷺ خود اپنے ہاتھ سے اپنے موئے مبارک کو تقسیم کیا۔

حاصل کلام یہ کہ کچھ بالوں کو خود تقسیم کیا اور کچھ کو ابوطلحہؓ نے صحابہ میں تقسیم کیا اور کچھ ام سلیم کو دے کر صحابیات میں تقسیم کیا۔

امام نوویؒ کی شرح مسلم سے تبرک بشعر النبی ﷺ کی بحث سے جواز

امام نوویؒ نے اپنی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے تبرک بالشعر النبی کا جواز ثابت ہوتا ہے اور اسی طرح تبرک کی غرض سے اپنے پاس رکھنے کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے، اسی کو ابن حجر نے اپنی کتاب فتح الباری میں بھی ذکر کیا ہے۔

موئے مبارک ﷺ کو صحابہؓ میں تقسیم کرنے کی حکمت

یہاں میں ایک اور بات بتا تا چلوں، حدیث تو پوری طرح واضح ہے اور آپ ﷺ نے ہی اپنے موئے مبارک تقسیم کرنے کا حکم دیا لیکن ایک اثر میں مروی ہے کہ جو شخص اپنے بالوں یا ناخنوں کو کاٹے تو اسکو دفن کرنا سنت ہے جبکہ آپ ﷺ نے اس طرح نہیں کیا بلکہ صحابہ میں تقسیم کرنے کا حکم دیا، کیوں ایسا کیا؟ اس میں کیا حکمت تھی؟ علامہ زرقانی نے شمائل کی شرح میں اس کا جواب دیا ہے کہ اس لئے تقسیم کیا تاکہ اپنی امت کیلئے ایک یادگار چھوڑ دے اور واقعی اسی طرح ہے۔

شعر النبی ﷺ سے علاج

صحیح مسلم میں ہے کہ ام سلمہؓ کے پاس مریض علاج کیلئے آتے تو وہ ان

بالوں کی تکلیف والی جگہ رکھتی اور پانی میں بھگو کر پانی پلاتی، حضرت خالد بن ولیدؓ موئے مبارک کو اپنی ٹوپی میں رکھتے اور جنگ میں شریک ہوجاتے' حضرت انسؓ (جو کہ آپ ﷺ کے خادم تھے) نے وصیت کی تھی کہ موئے مبارک کو اس کے ساتھ دفن کیا جائے اور بعد میں آنے والوں کیلئے جنہوں نے آپ ﷺ کو نہ دیکھا ہو نہ وہ زمانہ پایا ہو، ایک یادگار ہے تاکہ آپ ﷺ کے جسد مبارک کے ایک جز کو دیکھے، میں یہی کہنا چاہتا تھا اور اس سے یہ بات اخذ کی جاسکتی ہے کہ آپ ﷺ کے موئے مبارک کو تقسیم کرکے ہمیں اس بات کی تعلیم دی تو یہ تعلیم بت پرستی اور جاہلیت والے کاموں کی طرف دعوت نہ سمجھی جائے بلکہ یہ علماء کے نزدیک ایک متوارث عمل ہے، پھر صحابہ نے اس موئے مبارک کو آپس میں ایک دوسرے کو دینے لگے۔

تبرکات نبوی ﷺ اور شعر نبی کی مکمل تاریخ

احمد تیمور بادشاہ مصر کا ایک مؤرخ ہے، نے ایک کتاب الأثار النبویة لکھی ہے۔ اس میں موئے مبارک کی تقسیم کی تاریخ اور ملکوں میں منتقل ہونے کی کیفیت بیان کی ہے' پھر تاریخ اور اسماء الرجال کی کتابوں میں وارد ہونے والی تمام معتمد روایات ذکر کیں، جو روایت ان کے ہاں صحیح تھی، ذکر کیا اور کتب تاریخ میں صحابہ تابعین اور بعد میں آنے والوں کی نقل کردہ تمام آثار کو ذکر کیا پھر ان آثار کو ذکر کیا جو ان کے زمانے میں موجود تھیں، اس مصری مورخ احمد تیمور پاشا کی کتاب ۶۰ سال پہلے طبع ہوئی، یہ ایک مشہور مورخ ہے' انٹرنیٹ میں اگر کوئی اس کے بارے میں جاننا چاہے تو اس کے بہت سے مولفات اس کو ملیں گے' اس نے ملکوں میں موئے مبارک کی تقسیم کو ذکر کیا اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ سلطان اول سلیم عثمانی نے جب مصر کو فتح کرکے اس پر قبضہ کیا تو امیر مکہ شریف برکات کو پیغام بھیجا کہ مکہ کے سرداروں سے باقی ماندہ آثار نبویہ جمع کرکے اس

کی طرف روانہ کرے جو کہ آج بھی استنبول کے عجائب گھر "ٹوب کا پی" میں موجود ہے۔ اس زمانے میں موئے مبارک کی تعداد ۴۴ تھیں اور آج ۱۸ رہ گئیں، اس کے علاوہ اور دوسرے آثار بھی ہیں' جیسے کہ آپ ﷺ کی طرف منسوب بردہ اور بعض تلواریں لیکن ہماری بات کا محور آج موئے مبارک ہے سلطان اول سلیم نے موئے مبارک کو جمع کر کے استنبول میں رکھا اور اس کے بعد سلطان ثانی سلیم تبرک کی غرض سے دوسرے ملکوں کو بھیجتے تھے، قاہرہ، دمشق، فلسطین اور لیبیا کی طرف بھیجے اور آج بھی فلسطین میں غزہ کی مسجد کبیر میں، لیبا میں اور لبنان بیروت کی مسجد جامع العمری الکبیر اور دمشق کی مسجد اموی میں اور قاہرہ میں مسجد السیسی میں ایک ایک موئے مبارک موجود ہے، یہ تمام موئے مبارک عثمانی سلاطین جو دوسرے کیلئے خیر و بھلائی پسند کرتے تھے، نے بھیجے تھے تا کہ مسلمان اس تبرک کو حاصل کریں۔

سعد الدین الجباویؒ کے پاس موئے مبارک

اسی مورخ نے مزید لکھا ہے کہ میرے زمانے میں یعنی ۷۰ سال پہلے آج کل موئے مبارک میں سے ایک دمشق التوحید کے مقام پر ہے جو کہ شیخ سعد الدین الجباویؒ کی طرف منسوب ہے، یہ سلسلہ رفاعیہ میں سے ایک مشہور صوفی عالم تھے' جن کی کافی شہرت تھی' جو کہ تقریباً ۵۰۰ سال پہلے گزرے ہیں' اس سلطان نے اس کو ایک موئے مبارک بھیجا پھر اس کے بیٹوں نے نسل در نسل اپنے پاس محفوظ رکھا۔

مورخ لکھتا ہے کہ مقام التوحید کے موئے مبارک کے بارہ میں شیخ سعید الحمزاوی نے شیخ بدر الدین سعدی سے پوچھا تو اس نے جواب میں کہا کہ میرے والد شیخ سعد الدین اس موئے مبارک کے لینے کا شرف حاصل کیا، جس نے اپنے والد شیخ محمد

سعد الدین سے اور اور اس نے اپنے والد شیخ محمد امین عرف بنو سعد الدین اور اسی تسلسل کے ساتھ اپنے آباؤ اجداد کو نقل کیا۔ زیارت کے اوقات میں باہر نکالتے۔

موجودہ موئے مبارکہ کی سند

اسی موئے مبارک کے بارے میں شیخ سید محمود الحمزاوی مفتی الشام (المتوفی ۱۳۰۵ھ جو کہ ابن عابدین کے بعد افتاء کے منصب پر فائز ہوئے) کہتے ہیں، مکان کی زینت مکین کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اسی محراب کو اعلیٰ فخر کا مقام حاصل ہے کیونکہ اس میں سید الکونین کا موئے مبارک ہے، اور انہوں نے اس موئے مبارک کو لے کر محراب میں رکھا تھا اور حضرت شیخ مختلف اوقات میں باہر نکالتے اور لوگ زیارت کرتے جبکہ وہ موئے مبارک کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہوتے تھے، پھر لفافے میں بند کرتے اور محراب میں رکھتے۔ مورخ نے اس واقعے کو ۷۰ سال پہلے ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ مفتی الشام بنفس نفیس لوگوں کے سامنے باہر نکالنے کا کام سرانجام دیتے تھے اور یہ موئے مبارک اب سعد الدین الجباری کے خاندان کے پاس ہیں۔ اب یہ خاندان بنو سعد الدین کے نام سے دمشق میں مشہور ہے، آج شیخ عبدالمالک سعدی (جد کی طرف نسبت) کے نام سے اسکا ایک نواسہ ہے اس نے مجھے یہ موئے مبارک دیا اور یہ سند لکھی اس کے بعد یہ پوری سند آپکے سامنے ہے اور ہمارا گمان مسلمانوں پر اچھا ہے۔ حقیقت اللہ کو معلوم ہے، مسلمان جب گواہ پیش کریں' خاص طور پر یہ علماء جو شام میں مشہور و معروف ہیں' ہم ان کی تصدیق کرینگے اور کہیں گے کہ یہ نبوی موئے مبارک ہے۔ ان شاء اللہ

(ضبط و ترتیب: مولانا محمد اسرار ابن مدنی، الحق ج ۴۹، ش ۹)

خطاب

علامہ محمد علی تسخیری

الامین العام للمجمع العالمی للتقریب بین المذاہب تہران

تعارف

ایران کے شمالی علاقہ مازندران کے رہنے والے شیعہ عالم اور للمجمع العالمی للتقریب بین المذاھب الاسلامیۃ کے سابق سربراہ۔ شیعہ وسنی کے مابین اتحاد کو برقرار رکھنے کی کوششوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے مسالک کے درمیان اتفاق پیدا کرنے کیلئے متعدد کانفرنسز کا انعقاد کرچکے ہیں اور کئی اداروں کے سربراہ۔

التضامن بين الأمم

صرخة القرن الواحد والعشرين

بسم الله الرحمن الرحيم

والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين السلام عليكم ورحمة الله و بركاته

الاسلام منهج حياة البشرية

أحدث باللغة العربية وأعلم أنكم جميعا تعرفونها وهذه من لغات هذه المدرسة وانتم تعلمون أن اللغة العربية والفارسية لغتين رسميّيّن فى دستور الاسلامى الذى وضع بعد نجاح الثورة الاسلامية فى ايران هذه الاية تعبر عن واقعية الاسلام ،الاسلام ليس تعليما بسيطا يمكن ان تعرف بسهولة،وانما هو نظرة عامة لكل الوجود ولكل التاريخ و لكل شئون الانسان وهو منهج حياة لكل البشرية يريد ان يقود البشرية الىٰ كمالها لتحقق الهدف وهوان لا يشركوا بى شئياً ، وليكون الدين كله لله، الوصول الىٰ هذا الهدف يحتاج الىٰ برنامج عمل واسع ـ

الاسلام هو ذلك برنامج الاسلام لا يمكن ان يعرف بسهولة و لكن

یجب ان یعرفه المسلم این ما کان فی اقصیٰ الارض کان او فی ادنٰها و لا یستطیع کل المسلمین ان یخدعوا الیٰ المدینة و یتفقهوا فی الدین السیر لطلب العلم نفیر للجهاد ولاستعداد الجهاد فی سبیل الله وَ مَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ :مجموعه متخصصة **لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ** : لیعرفوا تعامل الدین ثم ینقلوا هذه العلوم وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ (التوبة:۱۲۲) من یخالف دین اللّٰه تعالیٰ اَنّ المجتمع المدینة التّی مجتمع الصغیره لکن الاسلام دین الشریه وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِہِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ہُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ: (القلم:۵۱) الاسلام دین البشریه ،دین خلاص للانسان من جور الادیان السابقه(المنحرف قیادتهم الیٰ أدلة السماء فالاسلام یخلط لکل البشریة) ،ولاریب اَنّ العلماء الذین یتفقهون فی الدین ویعرفون الدین هم الذین یحملون رسالة الأنبیاء ولذلك جاء فی الحدیث العلماء ورثة الانبیاء العلماء یحملون نفس الرسالة الاسلام کلّ المتکامل ولذلك لا یمکن ان یقود دولة الاسلام الّا عالم الّا عالم متشبّع بالاسلام عارف بالاسلام مطبّق الاسلام علی نفسه قادم علی الادارةِ ولذالك نحن فی الدستور الاسلامی اشترکنا فی القائد اَن یکون عالمافقیها وان یکون عادلا ونسبق کلّ تعلیم الاسلامی اخلاقی و عملی...... نحن نعتقد اَنّ العالم یجب ان یقود للامة القائدا یکون عالما ویجب ان یقضی بین الامّه راعیا لابناء الآمهـ

هذا هو دور العالم ،العالم الکبیر مولانا سمیع الحق هی من افضل

الدور الذی تُرَبّ العالم ومعنیٰ تُرَبّ العالم تُرَبّ القائد وتُربّ القاضی وتربّ المُعلّم وتُرَبّ المفکر الذی یوصل الاسلام انی کلّ الارض لافرق لدی الانسان المؤمن باکستان او افغانستان اوایران کل الأرض أرضی انا المسلم وکل الاذان أخاطبها بندائی أنا المسلم بانّی احمل الی لانسانیة کلام اللّٰہ،کلامُ اللّٰہ لیس مجموعةدون مجموعة لا لأبیض دون الأسود ولاالأسود دون الابیض کلامُ اللّٰہ للبشریه قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا(الاعراف:۱۵۸) وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ(السباء:۲۸) إذاً المسئولیة الکبیرة وهی ملقاة علی عواتفنا ونحن طلبة علم الدین وتزداد کلّ یومٍ قوةً وحمیةً خصوصاً فی هذا العصر ۔

اعزّی واخوتی وابنائی فی هذا العصر احتمع الکفر کلُّه ضِدّ الاسلام کُله انهم یخطّطون تعرفون کم هناك نزاع بین أُممه رأیتم کیف اَنّ الحرب العالمیة الثانیة قَتَلَت ستین بمائة ملین انسان نزاعٌ بین دول الغربیة ستون میلین فقط وقتلوا مائه وعشرون میلین مجروح هؤلاء امور المتنازعه لکنّهم عندنا یقابلوننا یتحدون القرآن الکریم یقول والذین کفروابعضهم اولیاء بعض یعنی یقیومون فیما بینهم ولایةً عامةً اتحاداً عاماً لمحاربة الاسلام تکن فی الارض فتنتاًاو فساداً بهذه المناسبة انا قلت قبل هذه الحلسه المرحوم السیدابوالحسن الندویؒ وهو احد المفکرین الاسلامی الکبار السید ابوالحسن الندویؒ ارسل رسالةً الی مؤتمر التّاسع فی الدوحه مؤتمر الاسلامی لِلکِنّه وقال فی هذه الرسالةِ اُکتبوا هذهٖ لایة علی قلوبکم وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ یعنی أن لا تفعلوامثلهم تُقیموا ولایةًعامةً تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ

كَبِيْرٌ(الانفال:۷۳) القرآن كتاب الوحدة بشطّ الاساليب يدعون على الوحد وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا(ال عمران:۱۰۳) ومعنىٰ تفرق الكفربعينه وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ(ال عمران:۶۲،۶۳)

التفرقه يتّصِل الى حد كُفرِنحن طُلّابُ العلوم الدينية علم الدين واسعٌ حدّاً كبيرا ولذلك واجب اَن اُكونَ بذلك مَسئولِيّةٌ طالب العلم اليوم لا يستطيع ان يقتَصِر على الدراسة ودراسة كُتُب الفقهية طالب علم يحب ان يستزيد من هذهِ العلوم بالاضافة الى علوم اُخرىٰ يحب ان يكون داعياً بما يحرى فى الزمان لدينا فى الحديث عن بعضِ الاكباء العالم بزمانه لا اتححموا عليه لَوَابث يحب ان اكون عالميين بزماننا وعارفيين بالواقع الاسلام منذ يوم الاوّل خدَّدَ قال هذهِ الدار الاعَان بتوفيق الايمان بنبُّوة ،الايمان بمسلماتِ الاسلام القرآن العظيم المَعَاد بعد احكام الواضحه كصلوٰة والزكوٰة والصوم والحج ،الايمان بهذه الامور "من اٰمن بها دخل بدائرة الاسلاميه ومن دخل فى دائرالاسلاميه حَرُمَ دمه وعرضه وماله بعد هذهِ اُصول الاحتهاد مفتوحٌ بتعبير سيدنا معاذ يقول احتهدبرأى وإلا يقول هذا الكلام امامَ رسولِ اللّٰه الاحتهاد مفتوحٌ نوع الروااياة مختلف فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (النساء:۴۳) ماهو صعيدٌ؟هل هو مطلق وحه الايه وهو خصوص التُّراب ،يختلف الفقهاء هذهِ المسئلة بسطٌ يطهرناويطّهرناقرأة تختلف الاسلام يقبل اختلاف الاداء ويقبل تعدُّوالمَذَاهب فى احترام والحُبّ۔

امام ابو حنیفه رحمه اللّٰه تعالٰی یقول سنتان ماھلك النعمان والسنتان هی الّتی درس عن امام الصادق ،امام مالکؒ کان تلمیذ امام صادق، امام شافعیؒ تلمیذ امام مالکؒ ،امام احمد بن حنبلؒ تلمیذ امام شافعیؒ نتّفِق فی الاصول وتختلف فی بعض الفروع بعدهذہ الحرب رأینا اَنّ هُناك مُعاصرةً استعمارّیةً کبریٰ لدفع شقاق واعادة لنزاع بین الشیعة والسنّه انتم متنازعون نحن نعتقد اَنّ کُلّ فرداً منکم یستطع ان یکون علماً من اعلام الوحد والسنّه لیحمل الرسالة الی کل الآخرون وکفا باللّٰه حسیباً ۔

والسلام علیکم رحمة اللّٰہ وبرکاتهٗ

(علامہ تسخیری کی عربی تقریر کا اردو خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

اقوام کی یکجہتی اکیسویں صدی کی صدا

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے

میں عربی زبان میں بات کروں گا کیونکہ تم سب عربی جانتے ہو، شاید آپ کو پتہ ہو کہ انقلاب کے بعد ایران کی آئین میں عربی اور فارسی کو سرکاری زبانوں کا درجہ دیا گیا، یہ اسلام کی حقانیت کی نشانی ہے، اسلام کو سمجھنا آسان کام نہیں کیونکہ یہ ایک نظریہ ہے جو ایک طویل تاریخ پر مشتمل ہے یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو بشریت کو کمال اور کامیابی دلاتا ہے، تا کہ اپنی مقصود اصلی کو حاصل کرے، اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اور عبادت خالص اللہ کے لئے ثابت کرے، اس مقصد کے حصول کیلئے ایک وسیع پروگرام کی ضرورت ہے اور وہ پروگرام اسلام ہے جس کو سمجھنا آسان نہیں تاہم انسانیت کے لئے اسلام کی ضرورت ہے۔

حصول علم کیلئے نکلنا جہاد ہے

حصول علم دین کیلئے کہیں بھی جانا جہاد کیلئے نکلنے کا درجہ رکھتا ہے۔

وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبۃ: ۱۲۲) تاکہ دین کے معاملات سیکھ لے پھر ان علوم کو دوسروں تک منتقل کرے۔"

اسلام انسانیت کا دین ہے، سابقہ ادیان کی افراط و تفریط سے خلاصی کا دین ہے، جو لوگ دین کی سمجھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ پیغام انبیاء کو لیکر آگے پھیلاتے ہیں، حدیث میں ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں تو یہی لوگ اسلامی حکومت کو سنبھال سکتے ہیں کیونکہ علماء اسلام کے تمام پہلوؤں کو جان کر اس پر عمل کرتے ہیں، اس بناء پر ہم نے ایرانی آئین میں ملک کے سربراہ کیلئے یہ شرط مقرر کی ہے کہ وہ عالم ہو، عادل ہو یہی ہمارا عقیدہ ہے عالم کا کام یہی ہے اور یہ کام مولانا سمیع الحق صاحب بخوبی سرانجام دے رہے ہیں، یہ صرف عالم نہیں بناتے بلکہ قائد بناتے ہیں، قاضی، معلم اور مفکر اسلام امت مسلمہ کیلئے تیار کر کے مہیا فرماتے ہیں، مسلمان خواہ پاکستانی ہو یا افغانی، ایرانی ہو یا کوئی اور تو اس میں کوئی فرق نہیں میں مسلمان ہونے کے ناطے تم سب سے مخاطب ہوں، میں بھی اس قرآن پر عمل کرتا ہوں جو نہ کسی خاص جماعت اور فرقے کیلئے ہے اور نہ کسی مخصوص رنگ والے لوگوں کیلئے ہے بلکہ تمام انسانیت کیلئے یکساں ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: ۱۵۸) اور دوسری جگہ ارشاد ہے کہ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سباء: ۲۸) ہماری کندھوں پر بڑی ذمہ داریاں ہیں، ہمیں ہر وقت طاقت کے حصول کیلئے کوشاں رہنا چاہئے۔

میرے عزیزو! آج کفر اسلام کے خلاف یک بستہ ہوا ہے، اسلام کے خلاف منصوبے بناتے ہیں حالانکہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں، دوسری جنگ عظیم میں ۶۰ لاکھ افراد ہلاک ہوئے، یہ جنگ مغربی ممالک کی تھی لیکن مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں، فرمان الٰہی ہے کہ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ

فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ(الانفال:۷۳) یعنی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اسلام کے خلاف پکے دوست ہوتے ہیں تا کہ اسلامی دنیا میں فتنہ وفساد برپا کرے، میں نے اس جلسے سے پہلے ایک جلسہ میں کہا کہ شیخ ابوالحسن علی ندوی جو مفکر اسلام ہیں انہوں نے دوحہ قطر میں نویں اسلامی سربراہی کانفرنس کو خط میں لکھا تھا کہ تم اس آیت کو اپنے دلوں پر نقش کرلو وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ یعنی اگر کافروں کی طرح متحد نہیں ہوتے ہو تو تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ قرآن وحدیث یہ درس دیتا ہے کہ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا(ال عمران:۱۰۳) اور فرقہ بندی کفر ہے، وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْم بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ(ال عمران:۶۲،۶۳)

تفرقہ اور اختلاف کفر کی حد تک لے جاتا ہے، دین کا علم بہت وسیع ہے، طلباء اپنی ذمہ داریوں کو پہچان لیں، آج طلباء عصری علوم پڑھنے میں دلچسپی نہیں لیتے حالانکہ ہمیں ان علوم کے ساتھ عصری علوم بھی سیکھنے چاہئیں، طلباء کو بدلتے ہوئے حالات سے باخبر رہنا چاہئے، جو احکام ضروریات دین میں سے ہیں جیسے زکوٰۃ، صلوٰۃ اور حج وغیرہ، ان پر جو ایمان لائے وہ اسلام میں داخل ہوئے، اس کا مال چھیننا، ناحق خون کرنا اور بے عزت کرنا سب حرام ہیں، اجتہاد کے دروازے کھلے ہیں جیسا کہ معاذ بن جبلؓ نے فرمایا اجتھد برائی، قرآن میں ہے کہ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا(النساء:۴۳) صَعِيْدًا کسے کہتے ہیں کیا وجہ الأرض کو کہتے ہیں؟ تو فقہاء کرام کا اس میں اختلاف ہے، امام ابو حنیفہؒ نے امام صادقؒ سے پڑھا، امام مالکؒ نے بھی پڑھا پھر امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں۔ اصول میں سب متفق تھے اور فروع میں اختلاف ہے، استعماری طاقتیں ہمیں آپس میں لڑاتے ہیں، اللہ ہمیں اختلاف سے بچائے (آمین)

خطاب

پیر طریقت حضرت مولانا

عبدالحفیظ مکی صاحب

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ امیر مجلس ختم نبوت

تعارف

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ امیر مجلس ختم نبوت، حالاً مقیم مکہ مکرمہ اور وہیں سے دین کی نشر و اشاعت، احسان اور سلوک کی ترویج کے لئے ملکوں ملکوں کے اسفار میں مصروف رہتے ہیں۔

اِصلاح نفس

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے تلمیذ رشید اور خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب اپنے رفقاء سمیت ۲۹ اپریل ۲۰۱۵ء کو دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت مہتمم صاحب سے تفصیلی ملاقات کی۔ حضرت مہتمم صاحب کی خواہش پر حضرت مکی صاحب نے دورۂ حدیث میں دارالحدیث میں اجازتِ حدیث سے نوازا اور طلباء کو درج ذیل اصلاحی خطاب بھی فرمایا۔

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلاۃ والسلام علیٰ أشرف المرسلین و خاتم النبیین سید نا وحبیبنا و قرۃ أعیننا ونبینا و مولانا محمدن النبی الامی وعلیٰ واصحابہ و اتباعہ ۔

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کا حکم اور میری سعادت

أما بعد! گرامی قدر، مخدومی، مکرمی، محترمی میرے مشائخ و اساتذہ حضرات علمائے کرام خصوصاً حضرت اقدس حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی و دیگر علمائے کرام، طلبائے کرام!

اللہ تعالیٰ یہ مرکز علم ودین مرکز علم وعرفان قائم دائم رکھے، اللہ تعالیٰ جملہ اراکین کے خدمات قبول فرمائے، میرے لئے خوش بختی تھی کہ حضرت اقدس مولانا سمیع الحق صاحب نے دو روز پہلے مجھے یہاں حاضری کیلئے حکم فرمایا اور ظاہر ہے کہ یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت تھی، میں بھی یہاں کی برکت حاصل کرنا چاہتا ہوں، الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے بہترین موقع عطاء فرمایا، برکت حاصل کرنے کیلئے اصلاً حاضر ہوا ہوں اللہ تعالیٰ اس مرکز علم وعرفان کے برکات سے مجھے بھی منور اور مستفید فرمائے اور آپ حضرات کو بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

جامعہ حقانیہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا روحانی مرکز

یہ ہمارا مرکز ہے بلکہ پورے دنیا کے مسلمانوں کا علمی دینی مرکز ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اور انشاء اللہ فرمائے گا ان شاء اللہ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ پوری پوری حفاظت فرمائے گا جو مراکز دینیہ کے محافظ ہیں، علم کے محافظ ہیں، قرآن وسنت کے محافظ ہیں، اللہ تعالیٰ خود اس کے محافظ ہیں، ان شاء اللہ دشمنان اسلام کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اللہ تعالیٰ سب کی اپنے کرم سے حفاظت فرمائے اور آپ سب حضرات کو قبول فرمائے میں دعا کرتا ہوں ان حضرات اکابر کی محنتوں کو، جہود کو، فکر کو اور جو کچھ یہ محسنین کر رہے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور انکا محافظ ہوں، اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو قدم قدم پر ترقیات سے نوازے ظاہری باطنی، علمی، عملی اور تعمیراتی ہر نوع کی ترقیات سے اللہ نوازے انشاء اللہ۔

اجازتِ حدیث

حضرات کا حکم ہے کہ میں آپ حضرات کی خدمت میں اجازت حدیث پیش

کروں تو اس سلسلے میں اگر حضرت اجازت دیں تو میں پہلے حدیث المسلسل بالروایۃ بیان کروں تا کہ تسلسل اول حقیقی حاصل ہو جائے۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحِیم، وبالأسانید المتصلة من مشائخنا الیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و ا له وسلم قال الراحمون یرحم الرحمن تبارك وتعالٰی ، ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء " و هذا اوّل حدیث سمعته من شیخنا شیخ الحدیث وامام المحدثین فی عصره مولانا محمد زکریا الفاضل المدنی الصدیقی نور اللّٰه مرقده و ایضا من شیخنامن مسند الدنیا مولانا محمدیٰسین الفادانی المکی رحمه الله تعالیٰ ومن غیرهما من المشائخ ، وأنا أجیزکم جمیعاً بذلك قولو قبلنا اور باقی احادیث کی اجازت بھی دی۔

احادیث مبارکہ کے اساتذہ کرام

میں نے دورہ حدیث ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۹۶۸ء جو کہ ہمارے شیخ قطب الاقطاب برکۃ العصر حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی المدنی ؒ کی تدریس کا آخری سال تھا اس میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور یوپی انڈیا میں میں نے دورہ حدیث کیا، اُس سال بخاری شریف جلد اول مکمل سبقاً سبقاً اپنے شیخ مولانا محمد زکریا صاحب سے روایۃً ودرایۃً پڑھی، دوسری جلد حضرت مولانا مفتی مظفر حسین ؒ اجڑاوی صاحب سے دوسری جلد مکمل روایۃً کہیں کہیں مفتی صاحب کلام فرماتے اور جامع ترمذی بھی مکمل ظفر احمد گیلانی سبقاً سبقاً اور شمائل ترمذی مکمل پڑھی، اس کے بعد صحیح مسلم کامل مکمل دونوں جلدیں حضرت مولانا محمد یونس جونپوری ؒ (موجودہ شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور صدر المدرسین مظاہر العلوم) سے پڑھی اور اسکے ساتھ ساتھ سنن نسائی، ابن ماجہ، مؤطاً امام مالک، مؤطاً امام محمد روایۃً مکمل مولانا محمد یونس جونپوری سے پڑھی، سنن ابی داؤد مکمل سبقاً سبقاً مولانا محمد عابد سہارنپوری سے پڑھی، اسکے علاوہ ابی داؤد کی دوسری جلد شرح معانی

الآثار کا اکثر حصہ حضرت مولانا اسد اللہ رامپوریؒ ،خلیفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے پڑھی اور پھر حضرت کی طبیعت کی ناسازگی کی وجہ سے کتاب مکمل نہ کر سکے مظاہر العلوم میں یہ معمول چلا آرہا تھا کہ کوئی بھی کتاب ناقص نہ پڑھایا جائے چاہے سبقاً سبقاً ہو یا روایۃً یا درایۃً ،میرے ان تمام مشائخ نے تفصلاً وتکرماً مجھے ان کتابوں کی اجازت فرمائی جو میں نے ان سے پڑھی ،اور جو جو بھی راویانِ حدیث ہیں اور جن جن کی طرف سے اجازت ملی اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی طرف سے رحمتیں نازل فرمائے ان سب نے مجھے تمام مرویات حدیثیہ کی اجازت فرمائی ،میں بھی حضرت کے حکم سے آپ سب کی خدمت میں اس کی اجازت پیش کرتا ہوں ،قبول فرمائیں ۔

مولانا سمیع الحق کے حکم کی تعمیل

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا حکم ہے کہ کچھ آپ لوگوں کی خدمت میں معروضات پیش کروں کوئی بیان کروں ،یہ تو ہمارا ایک دورہ چل رہا ہے جو سالانہ دورہ ہے اور خانقاہی دورہ کے نام سے مشہور ہے ،ہمارے شیخ کی ایک بات عرض کروں اور اسکی پیدائش کاندھلہ میں ہوئی اس کے بعد فوراً جلدی ہی چونکہ ان کے والد صاحب مولانا یحییٰ صاحب حضرت گنگوہی کے خادم خاص تھے کاتب بھی تھے ۔

خانقاہ گنگوہ کے عروج کا دور

انہوں نے ان کو گنگوہ لے آئے ،گنگوہ کی خانقاہ میں حضرت کا قیام تھا،اور وہ دور خانقاہ گنگوہ کا عروج کا دور تھا ،حضرت کی عمر تقریباً آٹھ سال تھی کہ حضرت گنگوہی کا انتقال ہوا ،حضرت گنگوہی اس وقت بہت کمزور ہوچکے تھے ان کو حجرہ سے ان کے پالکی لئے جایا کرتا تھا ،جب پالکی پر حضرت بیٹھے تھے ،تو پالکی چاروں طرف سے خدام اٹھاتے تھے، ان اٹھانے والے خدام میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی ،حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری ۔

خانقاہ رائے پور کے عروج کا دور

حضرت مولانا عبدالرحیم رائے پوری ایسے ایسے خدام ہوتے تھے حضرت کو مسجد لے جاتے تھے اور یہ اس خانقاہ کی عروج کا زمانہ تھا اس خانقاہ میں حضرت کی آنکھ کھلی۔

خانقاہ تھانہ بھون

اس کے بعد تھانہ بھون کے خانقاہ جو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کی ہجرت کی وجہ سے اجڑ گئے تھے حضرت تھانویؒ نے آباد کیا تھا حضرت تھانوی کے سارا دور حضرت شیخ الحدیث نے دیکھا اور حضرت کی آخری عمر تک اس خانقاہ کا نظارہ کیا رائے پور کی خانقاہ چونکہ شاہ عبدالرحیم رائے پوری نے قائم کی تھی انکے بعد شاہ عبدالقادر رائے پوری نے سنبھالا تھا اس خانقاہ کا سارا دور بھی حضرت شیخ نے دیکھا۔

خانقاہوں کے اُجڑنے پر شیخ الحدیث کا زاروقطار رونا

۱۹۶۸ء کے بعد حضرت نے تدریس چھوڑی اور وہ ساری خانقاہیں اجڑ گئی تھی، ان خانقاہوں میں کوئی ذاکر شاغل نہیں تھا اسی وجہ سے حضرت نے ان تینوں خانقاہوں کا تذکرہ کیا اور بہت روئے اور اتنا روئے کہ بعض دفعہ ہچکیاں بھی بند ہوجاتی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اکابر کے دور میں یہ خانقاہیں آباد ہوئے تھے اور اسی سے رجال کار تیار ہوئے۔

علم کے ساتھ تزکیہ نفس کا اہتمام

ہمارے تمام اکابرؒ کو علم کے ساتھ ساتھ خانقاہی سلسلہ کا بہت زیادہ اہتمام تھا، حضرت تھانویؒ کے ایک ملفوظ سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اکابر کا طرہ امتیاز ہے یہ اصلاح نفس اور تزکیہ نفس کا کام ہے

حضرت تھانوی کا ایک ملفوظ

حضرت تھانوی فرماتے تھے، کہ اگر مجھے کوئی آدمی کہے کہ تمہارے اکابر سے بڑھ کر علم تفسیر میں فلاں بڑا عالم ہے تو میں اس سے جھگڑا نہیں کروں گا کیونکہ ہوسکتا ہے اور ممکن ہے اور اگر کوئی کہے کہ فلاں علم حدیث میں تمھارے اکابر سے بڑھ کر ہے تو اس سے بھی کوئی اختلاف نہیں کروں گا کہونگا کہ ہاں ممکن ہے احتمال ہے اور اگر کوئی کہے کی فقہ اور فتویٰ میں تمھارے اکابر سے بڑھ کر فلاں مفتی ہے تو میں ان سے بھی جھگڑا نہیں کروں گا بلکہ کہونگا کہ ہاں ممکن ہے اور محتمل ہے لیکن میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ للٰہیت، بےنفی، تقویٰ، اور تعلق مع اللہ میں میرے اکابر کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

شریعت وطریقت کا تلازم

ایسے ملفوظات سے پتہ چلتا ہے کہ اکابر کے ہاں اس شعبہ تصوف اور تعلق مع اللہ کا بہت زیادہ اہتمام تھا اور ہمارے شیخؒ کی ایک کتاب ہے ''شریعت وطریقت کا تلازم'' اس میں حضرت اس میں حضرت نے یہ بات ثابت کیا کہ اکابر کی صحبت کی برکت سے خواص تو خواص عوام کی ذھن میں بھی یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ یہ یعنی شریعت و طریقت لازم وملزوم ہے دونوں کے بغیر چارہ نہیں ہے اور زبانی بھی حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اکابر کی رو میں عام شخص بھی دینی کام میں حصہ لیتا اور اگر بیعت ہوتا تو اکابر کے مشورہ سے اس دینی کام میں حصہ لیتا اور اگر بیعت نہیں ہوتا تو پہلے وہ اہتمام سے بیعت ہوتا اور اپنے مشائخ کے مشورہ سے اس دینی کام میں حصہ لیتے، ہر شخص کے دل میں یہ بات بیٹھ گیا تھا کہ اگر خرابی نفس کے ساتھ میں اس دینی کام میں لگ گیا کہیں میرے دل کی خرابی کی وجہ سے دینی کام کا نقصان نہ ہوجائے

دارالعلوم دیو بند کے ادنیٰ ملازم بھی اہل نسبت بزرگ

اس کے تائید مفتی محمد شفیع صاحب کی ملفوظ سے ہوئی، جو حضرت نے تحریر فرمایا ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے دارالعلوم دیو بند کا وہ دور دیکھا ہے کہ دارالعلوم دیو بند کی تعلیمی شعبہ میں صدر مدرس سے لیکر آخر تک اہل نسبت بزرگ ہوتے تھے اور دارالعلوم دیو بند میں قال الله اور قال الرسول ﷺ کا ولولہ ہوتا تھا اور رات کو دارالعلوم کے ہر کونے سے یا تو قرآن کی تلاوت کی آواز آتی تھی یا الا اللہ، اور اللہ اللہ کے ضربوں کی آواز آتی تھی معلوم ہوا کہ اکابر کے ہاں تزکیہ نفس کا بہت اہتمام ہوتا تھا، حتیٰ کہ اکابر میں سے کسی کا بھی زندگی دیکھے تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے علم دین میں کمال حاصل کیا تھا اسکے بعد کوئی چین سے نہیں بیٹھے اکابر میں کسی کے ہاتھ پر بیعت ہوئی اسکے زندگی کو اپنا لیتے حضرت نانوتوی ہو، حضرت شیخ الہند ہو، گنگوہی ہو، رائے پوری ہو، مولانا الیاس صاحب ہو جتنے بھی اکابر تھے سب کے سب اہل نسبت بزرگ تھے ہر شعبہ میں ہماری محنت اور قربانیاں ہے اللہ دین کی تمام شعبوں کی پوری پوری حفاظت و ترقی فرمائے اور دشمنان دین سے مکمل حفاظت عطاء فرمائے۔

آخر میں حضرت شیخ صاحب نے تفصیلی دعا فرمائی اور رو رو کر اللہ رب العزت سے دین کے علمبرداروں اور دینی مدارس کے حفاظت کیلئے دعا فرمائی

ضبط و ترتیب: محمد نعیم حقانی
متخصص بجامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

خطاب

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ العالی

تعارف

ریحانۃ الہند فخر المحدثین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ کے فرزند ارجمند، بلند پایہ عالم دین، عجز وانکساری، تواضع وللّٰہیت، زہدوتقویٰ واخلاص کے پیکر، دین کی نشرواشاعت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ العالی

اور دیگر اکابرین کی جامعہ حقانیہ آمد اور ایک محفل علم وسلوک کا حسین منظر

دو نئی کتابوں

''مولانا سمیع الحق: حیات وخدمات'' اور

"Afghan Taliban War of Ideology"

کی تقریب رونمائی

۱۷ر اپریل ۲۰۱۵ء بروز منگل ایک بجے حضرت الاستاذ مولانا عبدالقیوم حقانی کا فون آیا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ ''ڈیڑھ بجے تک جامعہ حقانیہ آجاؤ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلف الرشید شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طلحہ کاندہلویؒ دارالعلوم حقانیہ تشریف لا رہے ہیں، آپ بھی آجائیں تاکہ ان کی میزبانی ہوجائے' تم قلم کاغذ سنبھالو تاکہ چلیں'' استاذ العلماء مولانا محمد زمان حقانی (مصنف المصنّفات فی الحدیث) صاحبزادہ مولانا حافظ محمد قاسم حقانی اور مولانا عبد الغنی حقانی بھی ساتھ ہوئے اور یوں یہ قافلہ اکابر ومشائخ سے زیارت، ملاقات، اور استفادہ کی غرض سے اکوڑہ پہنچا۔

حیات وخدماتِ سفیرِ امن

قارئین کے علم میں ہے کہ حقانی نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے ''حیات اور خدمات'' پر کتاب لکھی ہے جو دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے ،اس کے پچاس نسخے بھی ساتھ لے گئے ، تاکہ اکابر ومشائخ کی خدمت میں پیش کئے جاسکیں ،جیسے ہی حضرت مولانا سمیع الحق کے حجرے میں داخل ہوئے تو کیا دیکھا وہی منظر تھا جو شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثانی مدظلہ کی تشریف آوری کے موقع پر دیکھا تھا، اکوڑہ خٹک کے راستے گلیاں دریا کی موجوں کی طرح ٹھاٹیں مارتے ہوئے دارالعلوم کی طرف رواں دواں تھیں، ہر کسی کی خواہش تھی کہ حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی سے ملاقات ومصافحہ کی سعادت نصیب ہو اور ان کے ارشادت وملفوظات سے محظوظ ہوں، حضرت مولانا سمیع الحق کی حجرے میں عوام ،خواص ،علماء اور طلبہ کا ہجوم تھا، ہر کوئی ایک جھلک دیدار کے لئے ترستا تھا، حضرت الاستاد مولانا حقانی کے لئے دروازہ کھولا گیا جہاں مہمانِ گرامی تشریف فرما تھے وہاں تشریف لے گئے ،حضرت مولانا سمیع الحق نے جیسے ہی حضرت حقانی کو دیکھا تو فوراً حضرت کاندھلوی سے تعارف کرایا کہ:

''مولانا عبدالقیوم حقانی درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں، آج کل شرح صحیح مسلم لکھ رہے ہیں'' حضرت حقانی حضرت کے پاس پہنچے ،مصافحہ ومعانقہ کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق نے قریب نشست پر بٹھایا۔

حضرت حقانی نے حضرت کاندھلوی کی خدمت عالیہ میں اپنی نئی کتاب ''مولانا سمیع الحق : حیات وخدمات'' پیش کی تو حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ میں کیا اور میری سوانح کیا؟ اگر ضرور لکھنا ہے تو میری زندگی کے بعد لکھو'' مولانا کاندھلوی نے کتاب لی اور الٹتے پلٹتے رہے ،اور دونوں حضرات (سوانح اور مؤلف) کو دعائیں دیتے رہے اور حاضرین آمین کہتے رہے۔

بزرگان دین کا اجتماع

مولانا کاندہلوی کے علاوہ دیگر اکابرین سے کمرا بھرا ہوا تھا، مولانا حقانی پیر طریقت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہ اور پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ سے بھی ملے اور انہیں بھی ''حیات و خدمات'' کے نسخے پیش کیے، کربوغہ شریف کے پیر طریقت حضرت مولانا مفتی مختار الدین مدظلہ، مولانا سید عدنان کاکاخیل، مولانا فضل علی حقانی (ممبر نظریاتی کونسل وسابق وزیر تعلیم خیبر پختونخوا) کراچی کے مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ کے صاحبزادے مولانا محمد یوسف مدنی جو کئی کتابوں کے مؤلف اور مصنف ہیں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے فرزند مولانا یحییٰ لدھیانوی، مفتی خالد، مولانا اسرار ناظم اقراء سکول سسٹم، دیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خان بہادر خان مروت بھی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ و خدام اور قرب و جوار کے علماء اور زعماء بھی تشریف فرما تھے۔

ایک بڑھاپا سو بیماری

سب حاضرین میر محفل حضرت مولانا طلحہ صاحب اور مولانا سمیع الحق مدظلہما کی طرف متوجہ ہمہ تن ان کی گفتگو سن رہے تھے کہ اچانک سیدی وسید العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ تشریف لائے، حضرت شیخ نے مولانا سید عدنان کاکاخیل سے فرمایا کہ ''کراچی گیا تھا وہاں شہداء کے قبور کی زیارت بھی کی مولانا مفتی نظام الدین شہید اور مولانا جمیل خان وغیرہم'' کے قبور پر بھی جانے کی سعادت حاصل ہوئی، پھر ان شہداء کا تذکرہ فرماتے رہے، حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کو بغرض آرام دوسرے کمرے میں لے جایا گیا، تو حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ حضرت شیخ بیمار ہیں لیکن میں نے ان سے درخواست کی تو انہوں نے آج اہم پروگرام چھوڑ کر ہمارے یہاں آمادگی ظاہر فرمائی اس پر شیخ الحدیث حضرت مولانا شیر علی شاہ نے فرمایا کہ حضرت لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بڑھاپا سو بیماری، اس پر مولانا سمیع الحق مدظلہ نے فرمایا

کہ حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ایک حکیم (ڈاکٹر) کے پاس ایک عمر رسیدہ مریض آئے اس نے کہا کہ کان میں تکلیف ہے،ڈاکٹر نے کہا کہ بڑھاپے کی وجہ سے ہے، مریض نے کہا کہ آنکھیں بھی دکھ رہی ہیں، ڈاکٹر نے کہا یہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے اسی طرح مریض اپنی بیماری کا شکایت کرتا اور ڈاکٹر یہی ایک جملہ کہتا کہ یہ بڑھاپے کی وجہ سے ہے،اس پر بابا کو غصہ آیا اور اور ایک لاٹھی اُٹھا کر ڈاکٹر کے سر پر دے ماری تو اس پر بھی ڈاکٹر نے کہا کہ یہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔

جامعہ زکریا کا اجتماع اور ٹیلیفونک خطاب

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدظلہ نے فرمایا کہ ان حضرات کی تشریف آوری مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی اور مولانا عبدالحفیظ مکی کے احسانات ہیں کہ اتنے معزز مہمان تشریف لائے ،حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ ہاں ! ایسا ہی ہے کل میں بھی انکے جلسے میں گیا تھا اور تا حد نگاہ لوگ جمع ہوئے تھے، میں جب راستے پر جارہا تھا تو آپ کی (حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ) کی آواز آرہی تھی، میں نے ساتھی سے کہا کہ مولانا شیر علی شاہ بھی آئے ہیں؟ ساتھی نے کہا کہ نہیں یہ کسی اور کی آواز ہے جب سٹیج پر پہنچا تو آواز تھی مگر صاحبِ آواز غائب تھا بعد میں سمجھا کہ آپ نے بھی الطاف حسین کا کام شروع کیا ہے یعنی ”ٹیلیفونک خطاب“ اس ظریفانہ جملے پر سب حضرات ہنسے،حضرت شیخ نے فرمایا: میں ہمیشہ جاتا ہوں لیکن اس دفعہ امراض کی وجہ سے نہ جاسکا، مولانا عبدالقیوم حقانی سے مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ آپ کی کمی محسوس ہورہی تھی۔

لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

حضرت حقانی نے فرمایا کہ مجھے عزیزم محمد قاسم تقریب کے لمحہ بہ لمحہ رپورٹ سے آگاہ کرتے رہے لیکن آپ کو میرے حالات کا علم ہے، پہلے سے وقت دیا ہوا تھا،

پھر وہاں سے کچھ گھریلو معاملات آڑے آئے، جس کی وجہ سے اجتماع میں شرکت کی سعادت سے محروم رہا، مولانا ہزاروی نے فرمایا: ہاں! مجھے آپکے مصروفیات کا علم ہے خود میرے ساتھ بھی اس طرح ہی ہوتا ہے۔

مولانا ہزاروی کے خدمات

حضرت شیخ مدظلہ نے اضیاف سے فرمایا: مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کے ہم سب شکرگزار ہیں کہ انکی برکت سے ملاقات ہوئی انہوں نے حضرت شیخ مولانا عبدالحقؒ کی بڑی خدمت کی، مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی آخری عمر میں خوب خدمت کی حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی خدمت میں بھی رہے حضرت مولانا ہزاروی نے عرض کیا: کہ یہ سب آپ حضرات اور اکابر کی اور دارالعلوم کی برکتیں ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کا ذکر خیر

حضرت شیخ نے فرمایا: کہ میں دس، پندرہ سال مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی زیارت و استفادہ سے بہرور ہو چکا ہوں، میں نے بڑے بڑے مشائخ و علماء کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے سامنے فرش پر تشریف فرما ہوتے تھے اور حضرت شیخ الحدیث چارپائی پر جلوہ افروز ہوتے تھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور دیگر بہت سارے حضرات دیکھے ہیں، مگر تنہا حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی تھے کہ انہیں حضرت شیخ الحدیثؒ چارپائی پر بٹھاتے، جب دونوں جلوہ افروز ہوتے تھے تو ایک عجیب منظر ہوتا تھا، حضرت حافظ الحدیث مسلسل احادیث نبویہ ﷺ بیان کرتے تھے اور حضرت شیخ الحدیث پورے وجد و کیف کی حالت میں سنتے رہتے تھے۔

علم وحکمت کے سمندر

حضرت شیخ مدظلہ نے مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک دفعہ جامعہ علوم الشرعیة (مدینة منورہ) کی چھت پر حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ نے جامعہ اسلامیہ کے طلبہ کو تین گھنٹے مسلسل بیان فرمایا، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ بھی تشریف فرماتھے، قاری طیبؒ کی تقریر کا موضوع تھا ''کعبہ اوّل عالم‘اصل عالم اور مرکز عالم'' اللہ اکبر! علم وعرفان اور حکمت کے سمندر تھے میں نے وہ تقریر لکھ کر ''ماہنامہ الحق'' کو بھی بھیجی تھی۔

تبلیغی جماعت مدینہ منورہ میں

فرمایا: مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے مخالفین بھی تھے، ایک میجر تھے اسلم نام تھا، اس نے کتاب لکھی جماعة التبليغ مالها وماعليها اللہ کی شان اس کو اسی سال امریکہ میں کسی نے قتل کردیا، فرمایا: کہ تبلیغی جماعت کی بڑے بڑے علماء دفاع کرتے تھے، عبداللہ بن باز اور ابوبکر الجزائریؒ وغیرہم، کسی نے شیخ بن باز سے کہا کہ یہ جماعت ایسی ہے، ویسی ہے تو آپ نے فرمایا: جماعة التبليغ اكبر......في العالم بھی لکھی گئی، جس وقت ہم وہاں تھے تو مسجد نبوی ﷺ سے تشکیل بھی ہوتی تھی مولانا عبد الحفیظ مکی کے والد گرامیؒ ملک عبد الحق مرحوم تشکیل فرماتے تھے ایک دفعہ تقریباً ۱۰۵ جماعتیں نکلی تھیں، مولانا سعید خان عجیب انسان تھے، ان کی باتیں الہامی ہوتی تھیں سہارن پور کے فاضل تھے، ہم بھی ان کے ساتھ جاتے تھے لیکن جب ۱۴۰۰ھ میں ایک فتنہ رونما ہوا، مہدی کا دعویٰ کیا گیا تو اسی وقت سے پابندی لگی۔

سفر ہندستان

فرمایا: ہم بھی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ چند ماہ پہلے ہندوستان گئے تھے،سہارنپور میں حضرت مولانا طلحہ کے ساتھ رہے مولانا ارشد مدنیؒ کو دیکھا تو سوچا کہ حضرت مدنیؒ کا کیا حال ہوگا حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا: ہاں! یقیناً انکا تو ثانی نہیں تھا۔

بڑا کام

حضرت شیخ نے فرمایا: حضرت شیخ الحدیث کے مکان کو دیکھا ان کا خاص کمرہ دیکھا تو حیران رہ گئے کہ اتنی چھوٹی اور معمولی سی جگہ سے اتنا بڑا کام کر گئے اور بستی نظام الدین میں مولانا الیاسؒ کا مکان دیکھا وہ بھی بہت سادہ اور معمولی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے فیض کتنا پھیلایا پورے عالم میں۔

فقر وغربت علماء کی نشانی

حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا: بہت چھوٹا کمرہ تھا،بہت مشکل سے چڑھتے تھے مگر اس کمرے سے کیا کیا کام ہوئے،حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے فرمایا یہ چھوٹا کمرہ رہائش گاہ بھی تھا،خانقاہ اور تصنیف و تالیف کی جگہ اور کتب خانہ بھی، مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم نے فرمایا: کہ یہ کام بلڈنگوں اور محلات سے نہیں ہوتا یہ سلسلہ فقر وغربت سے چلا ہے۔اس دوران شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید اللہ شاہ مدظلہ سابق شیخ الحدیث جامعہ درویش پشاور خلیفہ مجاز مولانا مفتی مختار الدین مدظلہ تشریف لائے،حضرات اکابر وعلماء سے ملے اور اپنے پیر ومرشد کے قدموں میں بیٹھ گئے مولانا مفتی مختار الدین کربوغہ شریف کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کی گئی نماز کے دوران شیخ

الحدیث مولانا مغفور اللہ باباجی اور شیخ التفسیر مولانا عبدالحلیم المعروف دیر باباجی تشریف لائے ،حضرت کاندہلوی سے ملے حضرت مولانا دیر باباجی نے حضرت امام لاہوری کے تفسیری افادات پر مشتمل کتاب پیش کی۔

حضرت کی بچوں سے شفقت اور قرآن کی تلاوت

حضرت مہتمم صاحب کے گھر پر مدیر''الحق'' کے صاحبزادے محمد عمر کو سورۃ اخلاص پڑھائی، پھر بعد میں مولانا سلمان الحق کے صاحبزادے محمد طٰہٰ ،مولانا عرفان الحق کے صاحبزادے محمد معتز کو بھی تلاوت کروائی، اور خاندان کے تمام بچوں کو پچاس پچاس روپے تبرکاً دیئے اور سب بچوں کے ساتھ شفقت و محبت فرمائی اور حضرت مولانا مفتی سیف اللہ کے پوتے محمد ثانی اور مولانا راشدالحق کی ایک سالہ بیٹی شفا راشد کو حضرت کاندھلوی نے دم کرایا۔اس کے بعد خاندان حقانی کی خواتین کو پردے میں بیعت و نصیحت فرمائی۔

مزار شیخ الحدیثؒ پر حاضری

حضرات اکابر مزار شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی طرف روانہ ہوئے مزار پر فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب کیا،مولانا طلحہ صاحب دیر تک مراقبہ کی حالت میں رہے بعد ازاں دارالحدیث روانہ ہوئے تو وہاں کا منظر دیدنی تھا،مزار سے دارالحدیث تک دورویہ طلبہ کھڑے تھے استقبال کررہے تھے انتظامیہ اور خدام کے حصار میں دارالحدیث پہنچے، وہاں مولانا حامد الحق حقانی نے مائیک سنبھالا ،مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہا اور پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کو دعوت خطاب دی۔

پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کا خطاب

پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے بعد از حمد وصلوٰۃ فرمایا:
حضرات علماء اور طلباء! آپ کو معلوم ہے کہ یہ مہمان ہندوستان سہارنپور سے تشریف لائے ہیں، نہایت معزز اور نازک مہمان ہیں، ریحانۃ الہند شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے فرزندار جمند ہیں اور یہ پیدائشی ولی اللہ ہیں، آپ حضرات سے گزارش ہے کی ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے، ہمارے اکابر ہمیں ادب سکھاتے، میں بھی دارالعلوم کا خادم ہوں یہاں پڑھا ہوں، جب کوئی بزرگ تشریف لاتا تو حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے کہ ادب کرنا ہے تو ہم انتہائی احترام کرتے، یہ ادب نہیں کہ بزرگ پریشان ہوجائیں، یہ زیارت بڑی سعادت ہے، اس وقت صرف زیارت کریں اور درود شریف پڑھا کریں، دارالعلوم حقانیہ ایک روشن نام ہے آپ نے ان کو مزید روشن کرنا ہے، ادب کا مظاہرہ کریں کہ یہ علماء جا کر وہاں ادب واحترام کا تذکرہ کریں، بس آپ کا کام درود شریف پڑھنا اور حضرت کا دیدار ہے، حضرت کی نظر تم پر پڑے گی اور بیعت اور احادیث کی اجازت بھی دیں گے۔ ان شاء اللہ۔

حضرت ہزاروی کی تقریر وہدایات کے بعد تلاوت قرآن کیلئے دورہ حدیث کے طالب علم کو دعوت دی گئی۔

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کے استقبالیہ کلمات

تلاوت کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ نے استقبالیہ کلمات ارشاد فرمانے کیلئے مائیک تھاما، بعد از حمد وصلوٰۃ ارشاد فرمایا: ہمارے لئے انتہائی خوشی ،مسرت اور سعادت کا مقام ہے کہ محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے جانشین اور صاحبزادے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ دارالعلوم رونق افروز ہوئے

ہیں ،آج ہمارے لئے عید کا دن ہے ،ہم اتنے خوش ہیں کہ خوشی کا اندازہ آپ نہیں لگا سکتے۔

فیوضات شیخ الحدیث کاندھلویؒ

شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ سے ہماری خط و کتابت جاری رہتی تھی، لیکن بدقسمتی سے ان کا دورہ سرحد نہ ہوا، لاہور ،راولپنڈی ،کراچی آنا ہوتا تھا ہم بھی حاضر خدمت ہوتے تھے ۔ان کی دعائیں اور بے شمار خطوط ہمارے پاس جمع ہیں "مکاتیب مشاہیر" میں ان کے خطوط بھی چھپے ہیں ،اب بحمد اللہ شیخ الحدیث کے فیوضات کی دنیا بھر میں اشاعت ہورہی ہے،سینکڑوں زبانوں میں انکی کتابوں فضائل اعمال وغیرہ کے تراجم ہوئے، تقریباً ہر مسجد میں لوگ روزانہ ان کی فیوضات سے بہرہ ور ہوتے ہیں اس تمام تبلیغی نصاب اور فیوضات کا سرچشمہ حضرت شیخ الحدیث کاندھلویؒ کی ذات اقدس ہے، آج ہمارے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ حضرت شیخ الحدیث کے صاحبزادے راولپنڈی تشریف لائے میں نے مولانا سے درخواست کی کہ اکوڑہ خٹک تشریف لائیں آپ کے ملک بھر میں پہلے سے طے شدہ پراگرام تھے ،آج مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے خوشخبری سنائی کہ حضرت نے سارے پروگرام چھوڑے اور دارالعلوم تشریف لارہے ہیں میرے پاس شکریہ کے الفاظ نہیں لیکن میں حضرت کو بتانا چاہتا ہوں کہ دارالعلوم حقانیہ خالصتاً دارالعلوم دیوبند ،مظاہر العلوم اور سہارنپور کا فیض ہے حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور کئی موقعوں پر فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ دیوبند ثانی ہے ،بلکہ ایک موقعہ پر فرمایا : میں دارالعلوم حقانیہ کو عین دارالعلوم دیوبند سمجھتا ہوں ہمارے شیخ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ شیخ الاسلام مولانا

حسین احمد مدنیؒ کے اجل اور خاص تلامذہ میں سے تھے، دارالعلوم دیوبند میں استاد تھے، ۱۹۴۷ء رمضان و شعبان کی تعطیلات میں حضرت گھر تشریف لائے تو اسی رمضان میں پاکستان بنا، فسادات شروع ہوئے، راستے بند ہو گئے تو آٹھ دس طلباء جو دیوبند و سہارنپور میں پڑھتے تھے، حضرت کے پاس آئے کہ جب تک راستے کھلتے ہیں تو آپ ہمیں یہاں پڑھائیں، اللہ تعالیٰ کو وہی فیض یہاں منظور تھا، سنٹرل ایشیاء اور افغانستان کے طلبہ یہاں پڑھنے آتے تھے اس چھوٹے سے گاؤں سے اللہ تعالیٰ نے دیوبند و سہارنپور کا فیض جاری فرمایا، یہ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات کی برکت ہے یہ اکوڑہ خٹک کی سرزمین نہایت تاریخی اہمیت کی حامل ہے سید احمد شہید اور ان کے رفقاء نے یہاں سے جہاد شروع کیا تھا اور جو جہاد انہوں نے شروع کیا تھا وہ رکا نہیں اسی جہاد کے تسلسل میں دیوبند اور سہارنپور کے علماء اور فضلاء نے انگریز سامراج کو ہندوستان سے نکالا اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور طلباء نے پہلے روس کو شکست فاش دی اور اب امریکہ کو بھی شکست دی، الحمدللہ تحریک طالبان افغانستان میں کثیر تعداد حقانی فضلاء کی ہے، افغان جہاد کے بڑے بڑے زعما مولانا محمد یونس خالص اور مولانا جلال الدین حقانی وغیرہ یہیں سے پڑھے ہیں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے شہدائے بالاکوٹ کی تحریک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ پانچ سو سال بعد پہلی باقاعدہ منظم جہاد تھا، جس میں جس میں جزیہ وغیرہ سب احکام تھے، تو میں عرض کر رہا تھا کہ سید صاحب نے جہاد کا آغاز یہیں سے کیا تھا پھر دریا کے پار معیار کے ایک جنگ لڑی گئی جس میں سید الطائفہ مولانا امداداللہ مہاجر مکیؒ کے دادا پیر (مولانا نور محمد جنجانویؒ کے پیر) حضرت شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ بھی شہید ہوئے ظالموں نے ان شہداء میں بعض کا مثلہ بھی کیا تھا سر تن سے جدا کئے تھے پھر ان کو ایک اجتماعی قبر میں دفن کیا گیا ان کا مزار بھی یہیں ہمارے قریب

مردان میں ہے یہ انہی شہداء کی خون کی برکت ہے کہ روس سوویت یونین اور امریکہ ونیٹو کو شکست ہوگئی ،ان شاء اللہ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا ،اسی کی برکت سے اسلامی نظام کا پرچم بھی لہرایا جائے گا۔

دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند کی اولاد ہے ،ہم آپکے انتہائی ممنونِ احسان اور شکرگزار ہیں کہ دارالعلوم کو قدوم میمنت کے لزوم سے نوازا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ کا خطاب

حضرت مولانا یوسف شاہ حقانی نے مائیک شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی مدظلہ کو دیا حضرت شیخ الحدیث نے حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا:

میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ اتنے عظیم بزرگوں اور اولیاء ،قطب الاقطاب کے سامنے لب کشائی کروں ،آپ یقین جانیں مجھے اتنی خوشی اور فرحت نصیب ہوئی کہ بیان نہیں کرسکتا ،اللہ تعالیٰ نے ہمارے دارالعلوم حقانیہ کو اسی خصوصیت سے نوازا ہے کہ بڑے بڑے اکابر زعماء یہاں تشریف لاتے ہیں ،میرے پاس الفاظ نہیں کہ ان حضرات بالخصوص حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کا شکریہ ادا کروں ،یہ شیخ الحدیث مولانا زکریا کی نشانی ہیں ،مجھے بھی بحمد اللہ پندرہ ،سولہ سال حضرت شیخ الحدیثؒ کی زیارت نصیب ہوئی ہے ،حضرت شیخ الحدیثؒ کے مجلس میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے ،جیسے حضرت بنوریؒ ،حضرت درخواستیؒ ،شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ ،مفتی محمودؒ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ یہ سب جب مدینہ منورہ تشریف لاتے تو ان کے ساتھ میں بھی حضرت شیخ الحدیثؒ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا حضرت شیخ الحدیثؒ کا چہرہ روحانی اور درخشندہ تھا ،اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا رعب دیا تھا۔

سعودی حکمران (آلِ سعود) بھی حضرت شیخ الحدیث کی زیارت کے لئے

آتے تھے، شیخ عبد العزیز بن باز اور ابوبکر الجزائری جو کہ بہت بڑے واعظ تھے تبلیغی جماعت کی حمایت کرتے تھے۔

اکابرین دیوبند کے عالم اسلام پر بہت بڑے بڑے احسانات ہیں علمی، تحقیقی جہادی جو بھی میدان ہو علمائے دیوبند سب سے آگے ہیں، اپنے اکابر کی سوانح دیکھا کریں جو بزبان حال گویا ہے......

تلك آثارنا تدل علينا

فانظروا بعدنا الاثار

کچھ ساتھیوں کے ہمراہ دیوبند، بستی نظام الدین اور سہارنپور جانا ہوا تو حیران ہوئے کہ حضرت مولانا الیاس اور مولانا زکریاؒ نے اتنے معمولی اور مختصر گھر سے کتنا بڑا کام کیا......

فشرقها فليس للشرقها مغرب وغربها فليس للغرب مشرق

یہ اخلاص کی برکتیں ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان حضرات کی آمد کو قبول فرمائے، سب حضرات کو دنیا و آخرت کی خوشیاں نصیب فرمائے، سب کو آقا ﷺ کے جھنڈے (لواء الحمد) کے تحت اپنے اکابر، مشائخ، اساتذہ اور والدین اور رشتہ داروں کی معیت میں جگہ دیں اور آقا ﷺ کی شفاعت سے سرفراز کرتے ہوئے آقا ﷺ کے دست اقدس سے حوض کوثر نصیب فرمائے۔

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کے بیان کے بعد مولانا یوسف شاہ نے کہا کہ اب میں مصنف کتب کثیرہ، شارح صحیح مسلم حضرت مولانا عبد القیوم حقانی کو دعوت دیتا ہوں کہ خطاب کے لئے تشریف لائیں۔

مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ کا خطاب

اکابر، علماء، اولیاء، اضیاف اور میرے اساتذہ موجود ہیں میں سمجھتا ہوں کہ مجھے

خطاب نہیں بلکہ رونمائی کتاب کی بات کرنی چاہئے ،آج استاذ مکرم محدث جلیل مولانا سمیع الحق صاحب کے حوالہ سے دونوں کتابوں کی تقریب رونمائی کا پروگرام تکوینی طور پر موجودہ علمی، روحانی منظر میں ڈھل گیا ہے۔

احقر ''مولانا سمیع الحق' حیات وخدمات'' پر گزشتہ پانچ سال سے کام کررہا تھا، جس کا ذکر اسی دارالحدیث میں مختلف تقریبات میں آپ مجھ سے سنتے رہے، اللہ کریم نے اپنا فضل وکرم فرمایا اور الحمدللہ کہ وہ عظیم تاریخی شہ کار دو جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آگیا ہے، جس میں حضرت کی ذات وصفات اور علمی کمالات کے حوالہ سے کم اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے خدمات، مساعی جمیلہ، تاریخ ،تعلیم، ملک وملت دینی، علمی اور تبلیغی خدمات، نفاذِ شریعت کے لئے بھرپور جدوجہد، فرق باطلہ کے تعاقب بالخصوص مغرب کی اسلام دشمنی، صلیبی دہشتگردی اور اس کے مجاہدانہ تعاقب کا مخلصانہ تذکرہ زیادہ ہے۔ کتاب میں جہاں کہیں بھی حضرت کا ذاتی ذکر آیا یا ان کے تقویٰ اور ذاتی اوصاف وکمالات مذکور ہوئے جن سے خودنمائی کا اظہار ہوتا تھا۔حضرت نے انہیں قلم زد کردیا۔ حیات وخدمات ایک طالب علمانہ کوشش ہے اس کی قبولیت ،محبوبیت اور روشن مستقبل کی ضمانت آج کا یہ حسین منظر اور مبارک لمحات ہیں کہ تقریب رونمائی کے اس پروگرام میں آج کے پہلے سے طے شدہ پروگرام میں حسن اتفاق اور اللہ تعالیٰ ہی کی عنایات سے حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی اور زعمائے قوم وملت تشریف فرما ہیں ۔جن کے مبارک ہاتھوں ،توجہات اور دعاؤں سے کتاب کی تقریب رونمائی منعقد ہورہی ہے۔

دوسری کتاب "Afghan Taliban War of Ideology" جس میں صلیبی دہشتگردی اور اس کے بھرپور تعاقب کی تاریخ ہے اس سے قبل یہ کتاب اردو میں اولاً

القاسم اکیڈمی اور پھر مؤتمر المصنفین نے شائع کی تھی، اسکی تالیف وترتیب کی سعادت بھی مجھے حاصل ہوئی، اب اس کا انگریزی ترجمہ اور تلخیص شائع ہوگئی ہے۔

دنیا بھر بالخصوص مغربی میڈیا کے معروف زعماء اور مشاہیر صحافی جامعہ دارالعلوم حقانیہ آتے رہے اور مولانا سمیع الحق صاحب سے جہاد افغانستان، طالبان افغانستان، دارالعلوم حقانیہ کا نصاب تعلیم، حقانیہ میں تعلیم وتربیت، مقاصد واہداف، مشن، وسائل، مصارف، ملا محمد عمر، اسامہ بن لادن، اسلامی جہاد اور پاکستان میں نفاذ شریعت کے حوالے سے انٹرویوز لیتے رہے، افغانستان میں افغان طالبان کی اسلامی حکومت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی درسگاہیں، کلاس رومز، قیام گاہیں، کتب خانہ، دارالحدیث، لنگر خانے تک کو ٹٹولتے اور پرکھتے رہے۔ خود اساتذہ ودیگر طلبہ سے بھی کھود کرید کرتے رہے۔ مگر الحمدللہ انہیں بالآخر دارالعلوم حقانیہ کے نظامِ تعلیم وتربیت، نظم وضبط، نیک مقاصد اور قیام امن کے سلسلہ میں مساعی جمیلہ کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور آج عالمی سطح پر مولانا سمیع الحق مثبت کردار اور سفیر امن کی حیثیت نمایاں ہوئے۔ اس کتاب کے ذریعے پورے دنیا کو یورپ' امریکہ اور افریقہ کو یہ بتا دیا گیا ہے کہ اللہ کا قرآن، نبی کا فرمان، خانہ کعبہ، مسجد الحرام، مسجد نبوی، دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ علماءِ حق اور مولانا سمیع الحق کا پیغام ایک ہے، قیامِ امن' نظامِ عدل اور تعلیم وتربیت اور پوری انسانیت کی فلاح اس کا ہدف ہے جو ازل سے ابد تک قائم ہے اور قائم رہے گا، ان شاء اللہ۔

جب کتاب' علم وقلم سے تعلق اور ذوق پیدا ہوجائے تو وہ ترقی کا ذریعہ بنتا ہے مدح وستائش سے بالاتر ہو کر محض حقائق کا اظہار کرتے ہوئے کہنے دیجئے، کہنے دیجئے کہ

علمی، مطالعاتی، تصنیفی اور تالیفی مزاج کے اس حقانی ماحول میں ہمارے مخدوم "صاحب سوانح" جیسے لوگ رہنمائی کے منصب پر فائز ہیں انکی سوچ آفاقی اور ذہن ادبی، علمی اور اشاعتی اور تحریکی ہے وہ اسلامی سیاست کی طرح قلم وکتاب کے ذریعہ بھی دلوں میں جگہ بنانا اور زندگی کو متاثر کرنا خوب جانتے ہیں آج یہ عظیم تاریخی اجتماع اور اکابر ومشائخ کی تشریف آوری اس کا شاہد عدل ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نے حیات مولانا سمیع الحق کی دونوں جلدیں سٹیج پر مہمان خصوصی مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی کے مبارک ہاتھوں میں تھما دیں۔ حضرت نے بڑے احترام سے انہیں لیا۔ خوش ہوئے اور کتاب کی قبولیت کی دعائیں کیں۔ انگریزی کتاب "Afghan Taliban War of Ideology" بھی ان کے ہاتھوں میں پکڑوائی اور انہوں نے مبارک ہاتھوں میں لیا۔ اور قبولیت عنداللہ کی دعا فرمائی۔

مولانا عبدالحفیظ مکی دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد یوسف شاہ حقانی نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہ کو دعوت خطاب دی، پہلے تو آپ معذرت کرتے رہے مگر حاضرین کے اصرار پر چند دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے، فرمایا: اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو تا صبح قیامت قائم رکھے اور اکابر اسے دیوبند ثانی کہتے رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے فیض کو اور بھی عام وتام فرمائے، حضرت مولانا سمیع الحق اور دیگر اکابرین کا سایہ امت کے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین، اس کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا مفتی مختار الدین شاہ کو دعوت دی گئی مگر انہوں نے فرمایا کہ اتنے بڑے بڑے اکابر اور مشائخ موجود ہیں ان کے سامنے بولنا بے ادبی ہے۔ اس کے بعد میر مجلس شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طلحہ کو دعوت دی گئی۔ تو مولانا طلحہ نے اس مجلس میں اصلاحی خطاب فرمایا۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

تعلیم وتربیت احسان وسلوک کی اہمیت

مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ کا خطاب

اجازت حدیث اور بیعت اصلاح

اتنے بڑے بڑے مشائخ میں میں کیا عرض کروں بس اپنے مشائخ اوراساتذہ کا ذکر کروں گا (درخواست کی گئی کہ اجتماعی بیعت اور اجازت حدیث سے نوازیں) تو بیعت کے کلمات ارشاد فرمائیں اور فرمایا: کہ معمولات کا پرچہ یہاں منگوائیں اور یہاں چھپوائیں تا کہ یہ لوگ محروم نہ ہوں اللہ تعالیٰ سب حضرات کو علم نافع نصیب فرمائیں،

مولانا محمد الیاسؒ کی شفقت

فرمایا: میرا بچپن سہارن پور اور نظام الدین دونوں میں گزرا ہے چونکہ والد سہارنپور میں ہوتے تھے اور ننھیال نظام الدین میں، مولانا الیاس کو میں نے نہیں دیکھا مگر انہوں نے مجھے دیکھا ہے، میں چھوٹا تھا شعور نہیں تھا مگر انہوں نے اپنے نواسے ہونے کی وجہ سے بہت پیار اور شفقت فرماتے میری والدہ کو بلاتے کہ بیٹی! رات کو تو

اس بچے کی وجہ سے نہیں سوئی کیونکہ یہ تیرا بچہ ہے اور میں تیری جاگنے کی وجہ سے جاگتا ہوں ظہر کے بعد میرا سبق ہے تو تم سوجاو اور بچہ مجھے دو میرا بچپن اسی طرح گزرا ہے۔

مولانا رائے پوری سے بیعت

فرمایا: میں نے درس نظامی کاشف العلوم سہارنپور میں پڑھا ہے یہاں تبلیغ کا انہماک تھا فرمایا مجھے اپنا بچپن یاد ہے حضرت رائے پوری ؒ مجھے بیعت کرنا چاہتے تھے میرے استاد تھے، مولانا عبد المنان ان کا تعلق بھی حضرت مولانا عبد القادر رائے پور سے تھا، حضرت رائے پوری بہت مشکل بیعت کراتے تھے، چنانچہ اسی وقت میں بیعت نہیں ہوا، مولانا عبدالمنان سے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: بیعت کیوں نہیں ہوئے، میں نے کہا: اب تک آپ سے پوچھے کوئی کام نہ کیا تو اتنا بڑا کام کیسے کرتا ، استاذ نے فرمایا کہ حضرت رائے پوری سے میں بھی بیعت ہوں گا، چنانچہ ان حضرات کے ساتھ میں بھی بیعت ہوا، اور اس دن بہت سے مجاذیب بھی بیعت ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے سلوک طے کرایا۔

تعلیم کے دوران دیگر مشاغل سے اجتناب

فرمایا: تعلیم کے ساتھ تصوف وسلوک میں نہیں لگنا چاہئے تعلیم کے لئے یکسوئی ضروری ہے فرمایا بعض طلبہ پڑھنے میں غفلت کرتے ہیں وقت ضائع کرتے ہیں پھر فراغت کے بعد کف افسوس ملتے ہیں مگر ہاتھ کچھ نہیں آتا، اس لئے توجہ اور یکسوئی سے پڑھو فراغت کے بعد تبلیغ میں سال لگائیں جیسے تعلیم میں انحطاط آرہا ہے اسی طرح تبلیغ میں انحطاط آرہا ہے مولانا الیاس اور مولانا یوسف ؒ کے ملفوظات اور تقاریر پڑھیں، مواد مختصر مگر نافع ہیں جتنی محنت کروگے اتنی سہولت ملے گی اور جتنی لاپرواہی سے پڑھوگے تو ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

بدنظری کا علاج

فرمایا: بدنظری ایک تباہ کن بیماری ہے اس سے بچئے "بدنظری کا علاج" کتاب ضرور پڑھیں استغفار کی کثرت کریں سبق کا ناغہ نہیں ہونا چاہئے ۔اجازت حدیث دیتے ہوئے فرمایا: میں نے حدیث کی کتابیں مولانا یوسفؒ، مولانا انعام الحسنؒ ،مولانا عبید اللہؒ ،مولانا منیر الدین یہ استاذ الکل تھے ان سے زیادہ کتابیں پڑھی ہیں اور مولانا یعقوب سہارنپوریؒ سے ان سب حضرات سے مجھے جو اجازت حاصل ہے اسی سند کیساتھ آپکو بھی اجازت ہے۔

فرمایا: ہم نے دو سال میں دورہ حدیث پڑھا ہے اس وقت دورہ حدیث دو سال میں ہوتا تھا،حضرت نے بہت لمبی دعا کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی ،حضرت کے تقریر میں دو اہم باتیں رونما ہوئیں ۔

تصویر کی حرمت

ایک طالب نے حضرت کے خطاب کے دوران ان کی تصویر کھینچی ،حضرت کی آنکھیں بند تھی لیکن جیسے ہی تصویر کھینچی گئی تو بہت غصہ ہوئے ،طالبعلم سے موبائل چھینا گیا اور جو تصاویر کھینچیں تھی وہ مٹادی گئی ،فرمایا شرم نہیں آتی حرام کام کرتے ہوئے؟

غیر فطری اور مغربی چیزوں سے نفرت

ایک طالبعلم نے پسینہ صاف کرنے کیلئے ٹیشو پیپر پیش کیا اس سے بھی سخت ناراض ہوئے کہ یہ کیا بات ہے؟ کہ انگریزوں کی طرف سے جو بھی چیز ہمارے پاس آتی ہے ہم اسے اندھا دھند قبول کرتے ہیں۔

مسجد کے سنگِ بنیاد کا منظر

دارالحدیث (ایوانِ شریعت ہال) سے طلبہ زیرِ تعمیر جامع مسجد شیخ الحدیثؒ تک دو رویہ کھڑے ہوئے درمیان میں حضرات مشائخ گذرتے ہوئے زیرِ تعمیر جامع مسجد تک پہنچے، جہاں حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہم اور دیگر مشائخ نے اپنے دست مبارک سے اینٹیں رکھیں، پھر انہوں نے اپنے جیب سے ۵۰۰ ریال مسجد کے چندہ میں دئے، اور وہاں سے مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے، تو راستے میں مولانا راشد الحق سمیع ایڈیٹر "ماہنامہ الحق" نے اپنے زیرِ تعمیر مکان کی بنیاد کے لئے حضرت سے اینٹ دم کرائی، حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے رہائش گاہ میں مہمانوں کے لئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا تھا، مشائخ یہاں جمع ہوئے۔

پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ، حضرت الاستاد مولانا حقانی مدظلہ کے قریب تشریف فرما تھے، احقر دونوں حضرات کے سامنے بیٹھا، ان کی گفتگو غور سے سنتا رہا حضرت الاستاد مولانا حقانی نے فرمایا: رات کو مولانا سمیع الحق مدظلہ کا فون آیا، انہوں نے آپ کے اجتماع کے بارے میں فرمایا: کہ بہت بڑا اجتماع تھا بہت خوش تھے حضرت مولانا ہزاروی مدظلہ نے فرمایا: حضرت مولانا فضل الرحمٰن بھی تشریف لائے تھے، اسمبلی کا اجلاس جب ختم ہوا تو تشریف لائے، حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا: یہ مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کی کرامت ہے کہ اتنا بڑا اجتماع کر لیتے ہیں، مولانا محمد طلحہ صاحب سے فرمایا: حضرت مولانا محمد یوسفؒ ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم تشریف لائے تھے ان کا خطاب بھی یہاں ہوا تھا، حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب نے فرمایا کہ مولانا محمد یوسفؒ کی ۲۷ تقاریر کراچی سے چھپی ہیں، مولانا سمیع الحق نے فرمایا: ۵۰، ۶۰ سال میں

جو بھی اکابر دارالعلوم تشریف لائے ہیں، ان کی یہاں تقریریں ہوئی ہیں وہ ۱۰؍جلدوں میں منبر حقانیہ سے ''خطباتِ مشاہیر'' کے نام سے آئیگی۔

فرمایا: خطوط کا بہت بڑا ذخیرہ ۸؍جلدوں میں چھپا ہے، مولانا شاہد نے جب مکاتیب مشاہیر کو دیکھا تو ان کو بھی شوق ہوا کہ میں بھی چھاپوں گا، ہم نے مولانا شاہد کو لاہور کے حافظ انیس صاحب کو بھیجی کہ دیوبند اور سہارنپور پہنچائیں مگر انہوں نے واپس بھیج دیں، حضرت مولانا سمیع الحق نے حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ فتاویٰ حقانیہ اور مکاتیب مشاہیر کی مکمل جلدیں پیش کیں، اس کے علاوہ حضرت طلحہ اور مولانا عبدالحفیظ مکی کو تحفے بھی دیئے۔ پھر حضرت آرام کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت حقانی نے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے رخصت لی اور ہم لوگ واپس جامعہ ابوہریرہ پہنچ گئے۔

ضبط وترتیب:
مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی
الحق: مارچ، اپریل ۲۰۱۵ء